بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و ثنا اس خالق بے چون و چرا کی جس کی حکمت بالغہ سے وجود ایسے عناصر اور بسائط کا جو امہات موالید میں ہوا اور ایجاد مرکبات عنصری میں وہ لطائف حکم مطوی ہوئے کہ باوجود تفحص و تلاش و تجارب غیر متناہی حکمائے مجربین کے آج تک کسی ایک گیاہ بے مقدار کے عمدہ خواص ہزار میں سے دس بھی شمار نہ ہو سکے اور درود نامحدود سلالہ کائنات خلاصہ موجودات بلکہ علت غائی وجود و عدم اور جن کا حدوث متصل بقدم ہے یعنی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ جن کا نام نامی اور لقب گرامی بہترین ادویہ مفردہ اور کامل ترین بسائط مجربہ شفائے امراض جسمانی اور روحانی کا ہے۔ بعد اس کے ہیچمیرز ہیچمدان سید غلام حسنین کنتوری بخدمت ماہران خواص طبعی اور آثار نفس نباتی اور دقیقہ رسان اسرار نفوس حیوانی اور معدنی کے گذارش کرتا ہے کہ یہ دوسرا ترجمہ قانون کا ہے خاکسار نے واسطے تسہیل عبارات اور توضیح مطالب بنظر رفاہ طلبہ کے لکھا ہے کہ اس میں ذکر خواص اور طبایع ادویہ مفردہ نباتی خواہ معدنی کا ہوگا اگرچہ شیخ الرئیس نے اس کتاب کو بطور ایک جدول کے تصنیف کیا ہے وہ نقشہ جات جو فن کیمیا اور فروع طبعیات خواہ جرثقیل او روزن صنفی خواہ موسیقی اور نجوم میں مستعمل ہیں اور اس نقشہ کو سولہ خانوں پر تقسیم کیا تھا اور نہایت متانت اور تسہیل سے ان الواح اور خانوں پر اس نقشہ کو شامل کیا ہے کہ اگر یہ کتاب اسی طور پر مرتب کی جائے ہر آئینہ اس کا فائدہ جیسا مرکوز شیخ الرئیس ہے بخوبی ظاہر ہو لیکن مجھے ایسا گمان ہے کہ منطقی اور نازک فہم باریک بین اس طرز کو بطور توضیح واضحات کے سمجھ کر خاص عنوان الواح کو مفقود کر کے پھر عبارت میں ان الواح کو پھر لائے اور فی الحال جس قدر نسخے بہم پہنچے ہیں کسی میں ایک موج بھی نظر سے نہیں گذری تاہم میں نے برائے ملاحظہ ناظرین اوراق ہذا کے دو ایک دواوں کو اسی طرز خاص پر جس طرح شیخ نے مرتب کیا ہے اور جو طریقہ اس نے ممہد کر کے تعلیم اس کی عنوان کتاب سے کی ہے اسی طور پر لکھ دی ہیں اور شاید کہ یہ

نمونہ متعلم کے واسطے ایسا آسان اور سریع الفہم ہو کہ وہ ساری کتاب کا نقشہ اُسی طور پر بنا کر درست کر لے اگرچہ شیخ الرئیس نے بخوبی اس نقشہ کی ترتیب اور تہذیب کے امور بیان کر دیئے تاہم الوان وغیرہ جو بعض خانوں کے واسطے خواہ وہ امور جنسے بخوبی تمیز ہو مجمل چھوڑ دیئے ہیں لہذا مجھے اس کی بھی ضرورت ہوئی کہ اُن الوان غیر مصرحہ کو کسی خاص قسم کی علامت سے تعبیر کروں جو بروقت نقل اور کتابت خواہ چھاپنے کے محتاج اجتماع اور کرادری الوان کے نہ ہو چنانچہ ابتدائے حرف الف سے پہلے بیان اُنکا بخوبی کروں گا ایضاً بعض ادویہ مفردہ ہندیہ جو راقم کے تجربہ میں پوری اُتری ہیں اُنکا اضافہ بھی بطور الحاق کے مرکوز خاطر ہے مگر اصل کتاب سے زیادہ ہونے کے خیال سے تردد ہوتا ہے اصول طبعی مقدمات میں اس کتاب کے بیان اور جس کو کسی قدر قواعد کیمیائی سے ربط ہے اُنکا بیان بطور تمثیل کے نہایت واضح کر دیا ہے اور بقدر ضرورت دو چار تجربہ بھی لکھدیئے ہیں مگر بایں خیال کہ چونکہ اس زمانہ میں علم کیمیا کے مسائل بہت کم معلوم ہیں اور باوجود کمال ضرورت کے اطبا کو اُنکے سیکھنے اور سمجھنے سے نہایت نفرت ہوگئی ہے لہذا چنداں تعرض اُن مسائل کا مناسب معلوم نہ ہوا اور نہ بطور نمونہ تمثیل قطرۂ از دریا ذکر کرنے کا مقام اس کتاب میں ہے اور قرابادین میں زیادہ ہے انشاءاللہ اسی جلد میں بقدر ضرورت کسی قدر لکھوں گا۔ میں ایسا خیال کرتا ہوں کہ ترجمہ اگرچہ حسب خواہش دلی خاکسار کے بوجوہ عدیدہ نہیں ہے اور نہ اس کتاب کی وضع اور ترتیب بموجب اصل مصنف کی وضع کے ہے تاہم جس قدر فرصت وقت نے اعانت کی ہے قابل غور اور لایق دید کے آج اس ترجمہ کی خوبی خواہ بد اسلوبی کو میں زیادہ ذکر نہیں کرسکتا ہوں کہ اردو میں اس قدر توضیع کا یہ نقش اولیں ہے آئندہ رفتہ رفتہ جو جو عیوب اس کی برطرف ہوتے جائیں گے درست ہو جائے گا اب میں اصل کتاب کو شروع کرتا ہوں و باللہ التوفیق۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد خدا کے اور ثناء الٰہی کے اور بعد درود کے اوپر حضرت رسالت پناہ اور آل پاک کے واضح ہو کہ یہ وہی کتاب ہے جسے میں نے فن طب میں تصنیف کیا ہے اس کا پہلا حصہ جو احکام کلیہ میں فن طب کے تھا اُس کی تصنیف سے میں فارغ ہو چکا اور دوسرا حصہ یہ ہے کہ اس میں ادویہ مفردہ کو میں نے جمع کیا ہے اس حصہ کو جو دوسری کتاب منجلمہ پانچ کتابوں کے ہے میں نے دو مقالہ پر تقسیم کیا ہے پہلا مقالہ اس میں بیان اُن قوانین کلیہ کا ہے جن کی معرفت علم طب کے ادویہ مستعملہ کی شناخت سے پہلے ضرورت ہے اور دوسرا مقالہ ادویہ مفردہ کی قوتوں کے بیان میں ہے مقالہ اولی کی تقسیم چند فصلوں کی طرف ہوئی ہے فصل اول تعریف مزا جہائے ادویہ مفردہ کے بیان میں۔ فصل دوم شناخت مزاج ادویہ مفردہ کا بطور تجربہ کے فصل سوم شناخت مزاج ادویہ مفردہ کا قیاس طبی کے ذریعہ سے استقرائی خواہ اور قسم کا استدلال فصل چہارم انفعال قوی ادویہ کی شناخت فصل پنجم جو احکام ادویہ اور خواص ادویہ مفردہ کو خارج سے لاحق ہوتے ہیں فصل ششم ادویہ مفردہ کو درخت وغیرہ سے توڑنا خواہ چن لینا اور انہیں جمع کرکے رکھنا اور ان میں جو جو احتیاط کے امور ضروری ہیں دوسرا مقالہ اس مقالہ میں ادویہ مفردہ کے بیان کو اس طور سے میں کروں گا کہ جیسے نقشہ میں خانہ خانہ ترتیب وار الگ ہوتے ہیں اور ہر ایک خانے میں ایک امر جداگانہ تحریر کیا جاتا ہے اُسی طرح ادویہ مفردہ کے واسطے ایک لوح درست کی ہے کہ اُس کی تقسیم سولہ الواح یا خانوں پر کی گئی ہے لوح اول نام ادویہ کا اُس زبان میں جو عرف اطباء میں مشہور رہے وہ زبان یونانی ہو خواہ عربی خواہ اور کوئی زبان اور ماہیت دوا کی یعنی اس امر کا بیان کہ نباتی ہے یا معدنی اور برگ اور بیخ اور گل اور تخم وغیرہ سب ذکر کروں گا لوح دوم اس بات کا بیان ہے کہ اس دوائے خاص کی عمدہ کونسی قسم ہے۔ جس کا استعمال کرنا لائق ہے لوح سوم کیفیت اور طبیعت خواہ مزاج دوا کا اور درجات حرارت برودت رطوبت یبوست کا بیان ہے لوح چہارم وہ خاص احوال و افعال و دواء خاص کے جو بطور عام ظاہر ہوتے

ہیں جیسے تحلیل اور انضاج اور تعزیہ اور تخدیر وغیرہ خواص اصطلاحی جن کے معنے آئندہ اوراق میں تفصیلاً بیان ہوں گے جب مقالہ اول کی فصل دوم لکھوں گا ایضاً اور قسم کے خواص بھی اگر اس دوا میں ہیں وہ بھی لکھوں گا اور ہر ایک فعل اور خاصیت کے واسطے ایک قسم کی کتابت بطور کنایہ کے مقرر کروں گا تا کہ اس کے سمجھنے اور نکالنے میں ناظر اوراق ہذا کو دقت نہ ہو لوح پنجم اس دوا کے وہ افعال جو متعلق بزینیث جلد ہیں جیسے برص اور بہق وغیرہ کا دور کردینا خواہ بالوں سے متعلق ہیں مثلاً بال گرنے نہ دے خواہ بڑھاوے اور دراز کردے یا سیاہ کردے خواہ پیچدار کردے خواہ پیچدار کو سیدھا کر دے اور دیگر امور متعلق بزنیت کا بھی ذکر اس لوح میں کروں گا اور جس چیز کی زینت یہ دوا کرتی ہے اُسی کے واسطے ایک نشان اور علامت ایک خاص رنگ کی مقرر کی ہے اس واسطے کہ اس علامت سے خاص اسی قسم کے ادویہ بہت جلد ناظر کتاب ہذا فراہم کر سکتا ہے اور بلا دقت اور بدون محنت زائد کے بہم پہنچ سکتی ہیں لوح ششم میں افعال اور خواص ادویہ کے لکھوں گا جو متعلق اورام اور بثور سے ہیں اور ان میں ہر ایک کو ایک رنگ خاص سے الگ کروں گا تا کہ جمیع ادویہ مفردہ ایک قسم کی اور بسہولت جمع ہو سکیں لوح ہفتم قروح اور خراجات یعنی پھوڑوں نسبت جو خواص اس دوا کے ہیں اور امتیاز اس کی بھی خواص رنگ سے کردی گئی ہے اُسی غرض سے جو بیان ہو چکی ہے لوح ہشتم امراض مفاصل یعنی بدن کے جوڑ بند خواہ پٹھے کی نسبت جو خواص دوا کے ہیں۔ اور اس میں بھی علامت رنگ کی رکھی ہے واسطے غرض مذکور کے لوح نہم امراض اعضائے سر کی خواص اور انہیں بھی ایک رنگ سے رنگیں کردیا ہے لوح دہم امراض چشم لوح یازدہم امراض اعضاء تنفس اور سانس لینے کے یہ بھی ایک رنگ خاص سے رنگیں ہے لوح دوازدہم امراض اعضائے غذا یہ بھی ایک رنگ جداگانہ سے رنگین ہے لوح سیزدہم امراض اعضائے نفض یعنی جن اعضا سے کچھ فضول مثال بول براز وغیرہ کے دفع ہوتے ہیں اور ان کا رنگ بھی جدا ہے لوح چہاردہم حمیات اور جو خواص لائق یہ حمیات

ہیں لوح پانزدہم نسبت ادویہ کی طرف سموم اور زہر کے لوح شانزدہم بدل اور عوض ہر دوا کا جب کوئی دوا دستیاب نہ ہو اس کے بدل میں اسی دوا کا استعمال مناسب ہے یہ سولہ خانہ ہر ایک دوا کے واسطے بنائے گئے ہیں لیکن بعض دوا ایسی ہے کہ اُس میں یہ سب خواص نہیں ہیں خواہ ہیں اور دریافت نہیں اس واسطے کسی دوا کے سب خانہ معمور نہ ہوں گے بلکہ جگہ خالی رہے گی بالضرور اُس کی علامت بھی کوئی مقرر کرنی چاہیے جیسے صفر بدیں صورت (ہ) خواہ یہ صورت (+) یہ علامت بیان کردی گئی کہ یہ خاصیت اس دوائے خاص کی نہیں دریافت ہوئی جب اس ترتیب اور تہذیب سے دوسرا مقالہ تمام ہو جائے یہ کتاب دوم اس وقت تمام ہوگی اور کتاب سوم جس میں ذکر امراض جزئیہ کا ہے شروع کروں گا۔ فصل اول بیان میں مزاج ادویہ مفردہ کے ہم نے کتاب کلیات میں بیان کیا ہے کہ دوائے حار اور دوائے بارد خواہ دوائے رطب اور یابس کے کیا معنے ہیں اور یہ بھی اسی مقام میں بیان ہو چکا ہے کہ حرارت اور برودت کا حکم بقیاس اپنے ابدان کے ہم کرتے ہیں اور مصادرات علم طب میں یہ بھی ایک حکم ہم لکھ چکے ہیں کہ جمیع مرکنات معدنیہ اور مرکبات نباتیہ اور مرکبات حیوانیہ کے ارکان اربعہ یہی عناصر چہارگانہ ہیں اور انہیں چار چیزوں سے ترکیب سائر مرکبات مذکورہ کی ہوتی ہے اور طبیب اس مسئلہ کو صحیح جانے اور درپے استدلال اور اثبات اس کے نہ ہو بلکہ حکیم طبعی کے ذمہ اس کا ثبوت اور اثبات چھوڑے اور یہ بھی مذکور ہو چکا ہے کہ ارکان جس وقت یکجا ہوتے ہیں اور امتزاج خواہ آمیزش اس میں پیدا ہوتی ہے پس اس وقت ایک دوسری میں کچھ اثر کرتا ہے اور وہ دوسرا اس اثر کو قبول کرتا ہے اور اس فعل اور انفعال سے کیس کی گرمی ٹوٹتی ہے اور کیس کی سردی کم ہوتی ہے اور کسی کی خشکی مائل برطوبت اور کسی کی رطوبت یبوست کی طرف مائل ہوتی ہے اور بشرطیکہ کیفیت اربعہ ان اخلاط کی برابر ہوں مرکب میں تعادل خواہ اعتدال پیدا ہوتا ہے اور اگر کسی عنصر کی کیفیت غالب ہوتی ہے اس وقت غلبہ اسی کیفیت کا پیدا ہوتا ہے اور بعد اس ترکیب اور خلط و

مزج کے جب یہ مرکب حال واحد پر ٹھہرتا ہے اسی کا نام مزاج ہے اور مزاج کا یہ قاعدہ ہے کہ جب کسی شے میں پیدا ہوتا ہے اُس کو آمادہ قبول ان قوتوں کے اور ایسی کیفیات کے کر دیتا ہے جن کی لائق بحال یہی ہے کہ وہ بعد حصول مزاج کے پیدا ہوں (یعنی بعد مزاج کے جو اور کیفیات مرکب میں حاصل ہونے والی ہیں اُن کے حصول کی استعداد ہو جاتی ہے اور اُسی جگہ یہ بھی ہم نے بیان کیا ہے کہ مزاج کے اقسام کتنے ہیں اور معتدل مزاج سے آدمیوں کے کیا مراد ہے اور دوائے معتدل کے کیا معنے ہیں اور یہ بھی اسی مقام پر مذکور ہو چکا ہے کہ دوائے معتدل وہی ہے کہ جب بدن انسان سے ملاقات کرے اور حرارت غریزی انسانی اس میں کوئی اثر کرے اس وقت اس دوا کا اثر حرارت اور برودت خواہ رطوبت اور یبوست میں ایسا نہیں ہوتا کہ وہ اثر کیفیات موجودہ بدنی سے کچھ زیادہ ہو اور محسوس ہو اور یہ بھی ہم نے لکھ دیا ہے کہ مزاج اس دوائے معتدل کا مثل مزاج انسان کے نہیں ہے اس لیے کہ انسان کا مزاج خاص سوائے انسان کے دوسرے میں کیونکہ پایا جائے گا یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ مزاج کی دو قسمیں ہیں مزاج اول اور مزاج ثانی مزاج اول وہی ہے کہ جو عناصر کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے اور مزاج ثانی وہ ہے جو ایسے مرکبات عنصری کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے جن کے واسطے کوئی مزاج خاص ہے جس طرح ادویہ مرکبہ مثل معجون وغیرہ کے واسطے مزاج ثانی پیدا ہوتا ہے اور یہ مزاج بوجہ ملنے ان اجزا کے حاصل ہوتا ہے جن کے واسطے مزاج اول قبل از ترکیب صناعی کے موجود ہے خواہ تریاق کا مزاج کہ بعد ملانے ادویہ چند کے پیدا ہوتا ہے اور اُن دواں کے واسطے ایک ایک مزاج جداگانہ پہلے سے بھی موجود تھا وہی مزاج اول ہے یہ مزاج ثانی بھی ہمیشہ بوجہ ترکیب صناعی کے پیدا نہیں ہوتا بلکہ اکثر یہ مزاج دوم براہ طبیعت بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ مثلاً دودھ کا مزاج جو مرکب مائیتہ اور جبنیت اور سمنیت سے ہے یعنی دودھ میں تین جز ہیں ایک پانی دوسرا جبن جسے پنیر بولتے ہیں تیسرے چکنائی جس سے گھی بنا ہے اور یہ تینوں اجزاء

دودھ کے بسیط نہیں بلکہ مرکبات عنصری میں داخل ہیں کہ ہر ایک کا مزاج جداگانہ ہے اور ان سے مل کر جو مزاج ثانی پیدا ہوا ہے وہ بھی کسی صنعت سے حاصل نہیں ہوا بلکہ طبیعت خود ہی اسے پیدا کرتی ہے اور ترکیب دیتی ہے۔ مزاج ثانی کی پھر دو قسمیں ہیں۔ مزاج قوی اور مزاج رجو مزاج قوی کے یہ معنے ہیں کہ جن بسائط سے مل کر وہ مزاج پیدا ہوا ہے اُن میں اس قدر آمیزش اور اختلاط بہم پہنچا ہے کہ ہماری حرارت غریزی کو اُن اجزاء کا الگ کر دینا اور متفرق کر دینا بہت دشوار ہو جیسے براہ مزاج اول ہونے کا جسم کہ اس کی رطوبت مائی اور یبوست ارضی میں اس قدر امتزاج اور آمیزش اصل خلقت اور مزاج اولی میں ہوئی ہے کہ اب بروقت پگھلانے گے جب عدد نفحات یعنی ایک سو بیس جو علم سبک میں سونے کے واسطے مقرر ہیں پورے ہو جائیں اور پگھل جائے اور بعد پگھلانے کے زیادہ حرارت آگ کی اس میں بڑھائی جائے جسے اطارت خواہ اڑانا اصطلاح اکسیر میں کہتے ہیں یعنی اس قدر حرارت بعد چرخ دینے سونے کے پہنچائیں کہ وہ جل کر اڑ جائے اور فنا ہو جائے شاید یہ امر بہت دشوار ہوگا بلکہ اجزاء ارضی اجزاء مائی کی اس قدر گرفت کریں گے کہ اسے اڑنے نہ دیں گے اور تمام اجزاء کو اڑنے سے روکیں گے اور تھوڑے سے وقفہ اور سکون میں اس قدر ہوتا ہے کہ پھر منجمد ہو جاتا ہے اور تمام اجزاء چسپیدہ ہو جاتے ہیں برخلاف سونے کے لکڑی کے جسم میں ایسی آمیزش اجزاء ارضی اور مائی میں نہیں ہے بلکہ معدنیات میں سے قلعی اور سیسہ میں بھی یہ اتصال شدید نہیں ہے اور حرارت کو بآسانی ان کے پگھلانے پر دسترس ہوتا ہے اور بعد پگھلانے کے ان کے اجزاء کا اڑا دینا کچھ دشوار نہیں ہے علم سبک کے ماہروں پر یہ بات مخفی نہیں کہ جتنی دیر میں سونے خواہ چاندی میں چرخ آتا ہے اتنی دیر اُتنی مقدار میں اسرب خواہ قلعی پگھل بھی جاتی ہے اور اڑ کر فنا بھی ہو جاتی ہے اور لکڑی راکھ ہو کر اڑ جاتی ہے۔ بہر حال اگر کسی دوا وغیرہ کے اجزا میں ایسا امتزاج شدید براہ صنعت پیدا ہو بذریعہ حل وعقد تعفین وغیرہ کے جو قواعد کیمیائی ہیں اور جن

کے ذریعہ سے استمساک اور گرفت اجزاء میں پیدا ہوتی ہے اور وہ اجزاء براہ طبیعت ایسے متصل اور یک ذات ہو جائیں جیسے سونے کے اجزاء براہ مزاج اولی کے یک ذات ہیں تو کچھ عجب نہیں ہے کہ ہماری حرارت غریزی بھی اس مرکب کے اجزاء اور بسائط کے جدا کرنے میں عاجز ہو اور مرکب کے ایسا ہوا سے ہم موثق کہتے ہیں۔ اگر یہ مرکب موثق اپنے اس مزاج میں معتدل ہوگا بدن میں اتنی دیر تک باقی رہے گا کہ اس کی صورت بدل جائے اور فاسد ہو جائے گی اور اس زمانہ تک اس کا اعتدال بدستور باقی رہے گا اور اگر اس مرکب موثق کا مزاج مذکور کسی کیفیت میں غالب ہوگا یہی کیفیت غالب تا بقائے مرکب مذکور ہمارے بدن میں اور تا زمان استحالہ اور فساد کے بدستور بنی رہے گی خلاصہ یہ ہے کہ مزاج موثق کی جو چیز داخل ہمارے بدن میں ہوگی تاوقتیکہ اس کا استحالہ اور تغیر نہ ہو اسی مزاج پر باقی رہے گی جو اُس میں موجود ہے اور اس سے ایک قسم کا فعل ہمارے بدن میں صادر ہوگا اور جس چیز کا مزاج موثق نہیں ہے بلکہ رخو ہے اور اس کے اجزا کا انفصال ہماری حرارت عزیزی بآسانی بعد تناول اور تصرف کے کر دیتی ہے اور ایک جز اس کا دوسرے جز سے جدا ہو جاتا ہے اور ایسی جدائی ہوتی ہے کہ تمیز ایک کی دوسرے سے بخوبی ہو سکتی ہے اور معہذا وہ اجزا مختلف طبائع اور مزاج کے ہیں اس وقت کسی جزو کا فعل کچھ ہوگا اور کسی کا اُس کے مخالف اور بضد ہوگا اور طرح طرح کے اثر پیدا ہوں گے۔ جس وقت اطبا کہتے ہیں کہ فلاں دوا کی قوت مرکب ہے متضاد قوتوں سے اُس وقت خود طبیبوں کو اور بھی کسی اور سننے والے کو ایسا نہ سمجھنا چاہیے کہ اس دوا کا ایک ہی جز حرارت بھی پیدا کرتا ہے اور برودت بھی پیدا کرتا ہے اور یہ دونوں اثر اُس کے ایک ہی جز سے یکبارگی اس طرح پر پیدا ہوتے ہیں جیسے دو چیزیں حار اور بارد سے جو تمیز ہوں ان سے معاً دونوں فعل ظاہر ہوتے ہیں اس لیے کہ یہ بات جزو واحد سے پیدا ہونی ممکن نہیں ہے بلکہ محال ہے بلکہ یہ دونوں قوتیں حرارت اور برودت کی اس دوا کے دو جزو مختلف میں ہیں اور یہ دوا ان دو اجزاء

سے مرکب ہے اور یہ بھی سمجھنا درست نہیں ہے کہ سوائے اس دوا کے جو از قسم دوائے مذکور ہے اور کسی دوا میں مختلف قوتیں نہیں ہیں اور نہ کوئی اور قسم کی دوا اقوائے متضاد سے مرکب ہے اس لیے کہ جمیع ادویہ مرکبہ کا یہی حال ہے کہ ان کی ترکیب متضاد قوی سے ہوتی ہے۔ بلکہ مراد اطبا کی اس قول سے یہ ہے کہ دوا بالفعل وقوت متضاد رکھتی ہے خواہ قریب بہ فعلیت کے اس میں دو مختلف قوتیں ہیں اور وجہ اس کی یہی ہے کہ اس دوا کا مزاج غیر موثق ہے اور اس کے مختلف اجزا میں فعل اور انفعال ایسا پورا نہیں ہوا اور ایسے متصل واحد یا جز نہیں ہیں کہ سب کا فعل متشابہ اور یکساں ہو گیا ہو اور نہ ان اجزا میں تلازم اور تشابہ تام اس قدر پیدا ہوا کہ اگر بدن میں اس دوا کا کوئی جزو پہنچے دوسری جزو کا پہنچا بھی اسی مقام پر ضرور ہو اس لیے کہ اگر اس دوا کی قوت متشابہ ہوتی۔ اس کا فعل بھی بدن میں متشابہ ہونا مختلف نہ ہوتا اور اگر اجزا میں تلازم اور امتزاج کامل ہوتا گو کہ قوتوں میں اختلاف ہوتا جب بھی ان اجزا کی تاثیر بدن میں مختلف نہ ہوتی بلکہ اگر کسی عضو میں اس دوائے مرکب کا کوئی جز کسی قسم کے آفت خواہ مضرت پہنچاتا اور اس کی ہمراہ دوسرا جز جو پہلے جز کی مضرت کا دافع ہے اپنے اثر سے اس آفت کو دفع بھی ساتھ ہی کر دیتا پس ان دونوں اجزا سے وہ اثر اور فعل معاً پہنچتا ہے جو ان دونوں اجزا میں موجود ہے اور نفع اور نقصان کو مساوی ہونے سے خواہ برابر زمانہ واحد میں دونوں کے پیدا ہونے سے یہ چنداں ضرر محسوس ہوتا اور نہ چنداں احساس فائدہ کا ہوتا اس واسطے کہ ہر ایک جزو کی فعل کا مانع اور عایق بھی اس کے ہمراہ لگا ہوا ہے اور جدا نہیں ہے لہذا اختلاف آثار کا ظہور باوجودیکہ اجزا میں آثار مختلفہ میں ہو نہیں سکتا ہاں ایسے موثق مزاج کی دوا جس کے اجزا کے آثار مختلف ہوں اس وقت البتہ اس کے اثر میں کیس قدر اختلاف پیدا ہو سکتا ہے جب کوئی جزو خاص کسی عضو کے نسبت ایک تخصیص زیادہ رکھتا ہے اور دوسرا نہیں رکھتا خواہ کسی عضو کا ایک جزو خاص بہ نسبت جز واحد اس دوائی مرکب سے زیادہ متاثر ہے اور دوسرا جز عضو اس قدر متاثر نہیں ہے اس

وقت طبیعت ایک جز کو اس دوا کے جو مناسب جز میں یعنی کسی عضو کی ہے استعمال کرتی ہے اور غیر مناسب جز کو چھوڑ دیتی ایسے اختلاف میں اس وقت ہم بحث نہیں کرتے بلکہ اس وقت ہماری بحث اس اثر میں ہے جو بہ نظر نفس اجزائے ادویہ کے واقع ہو یکساں خواہ مختلف اور جس دوا کا اختلاف اثر منسوب اس کے خاص اجزا کی طرف ہو تا ایکہ کسی امر خارج کے جہت سے یہ اختلاف تاثیر پیدا ہوا ہو اور یہ اختلاف تاثیر جس دوا میں بنظر نفس اجزاء کے پیدا ہو گا اس کا منشا بھی ہو گا کہ بسائط اور مفردات اس مرکب کے بخوبی امتزاج کامل اور آمیزش پوری نہیں رکھتے بلکہ مزاج غیر موثق خواہ مزاج رخو چونکہ حاصل ہوا ہے لہذا ہماری حرارت غریزی اس میں تاثیر کر کے اجزا کے اتصال کو مٹا دیتی ہے اور جب اجسم جدا جدا ہو جاتی ہیں اپنے اپنے خاص آثار کو ہر ایک جز پیدا کرتا ہے پھر ادویہ مفردہ میں جب ہم کہتے ہیں کہ اس دوائے مفرو میں قوائے متضاد ہیں اُس مفرد دوا کا بھی یہی حال ہے اور وہ بھی اسی غیر موثق مزاج میں داخل ہے جس میں امتزاج قوی نہ ہوا ہو اور انہیں ادویہ مفردہ میں وہ دوائیں بھی ہیں جن میں امتزاج قوی اور مزاج موثق بھی ہوتا ہے ایسا امتزاج قوی ہوتا ہے کہ حرارت آگ کی بروقت طبخ اور جوش دینے کے اُس کے قوی کو الگ نہیں کر سکتی جیسے بابونہ کہ اس میں قوت تحلیل اور قوت قبض دونوں ہیں اور جب ضمادات میں پکا کر استعمال کریں اس کی دونوں قوتیں جدا نہیں ہوتیں بلکہ باقی رہتی ہیں اور بعض دوائے مفرد ایسی ہے کہ حرارت آگ کی اُس کی قوتوں کو جدا بھی کر دیتی ہے اور کسی قوت کو فنا بھی کر دیتی ہے مثلاً کرنب کہ اس کا جرم مادہ ارضی قابضہ سے اور مادہ لطیف جالی بورتی سے مرکب ہے جب پانی ڈال کر جوش دیں جوہر بورتی کی تحلیل ہو جائے گی اور قوت جلا پانی چھوٹ کر رہ جائے گی اور جواہر ارضی قابض ثقل میں باقی رہے گا اس وجہ سے پانی میں قوت مسہلہ پیدا ہوتی ہے اور جرم قابض باقی رہتا ہے اور یہی کیفیت عدس یعنی مسور کی ہے اور دجاج یعنی مرغ کی بھی یہی کیفیت ہے۔ ثوم یعنی لہسن کا یہ حال

ہے کہ اس میں قوت جلا کی جومحرق ہے اور رطوبت ثقیلہ بھی اس میں موجود ہے اور جوش دینے سے یہ دونوں قوتیں جدا جدا ہو جاتی ہیں اسی طرح پر زرشتی اور مولی وغیرہ بہت سی ایسی مفرد دوائیں ہیں کہ اُن کی مختلف قوتیں بعض تراکیب سے جدا ہو جاتی ہیں۔ اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ مولی ہاضم غیر منہضم ہے اس لیے کہ مولی میں قوت ہاضم ہونے کی بجمیع اجزا نہیں ہے بلکہ اجزائے لطیف اور رقیق جو مولی میں ہیں وہ وقت ہضم گرا دینے کی کہتے ہیں اور جوہر کثیف اس کا خود بطی الہضم ہے جب اجزائے لطیف کہ اپنا فعل ہضم کر کے منہضم ہو جاتے ہیں اور جز کثیف باقی رہ جاتا ہے وہ ثقیل اور بطی الہضم ہے اور قوت ہاضمہ طبعی پر اس کا ہضم گراں اور دشوار ہوتا ہے اور بوجہ لزوجت کے اس کا انہضام بدقت ہوتا ہے اور وہ دوسرا جوہر لطیف ایسا ہے کہ لزوجت کا قاطع ہے۔ منجملہ اُن ادویہ مفردہ کے کہ جن کے اجزائے بسیط میں تفرقہ فقط غسل اور دھونے سے ہو جاتا ہے اور طبخ اور جوش کی ضرورت نہیں ہوتی جیسے کاسنی ونیز اور اقسام ترکاریوں کے بھی ازیں قبیل ہیں کہ اُن کے جوہر مرکب میں مادہ ارضیہ باردہ ہے اور ماہیت باردہ بھی اُن کے اجزا میں بکثرت داخل ہے اور مادہ لطیف ہوائے خواہ ناری اُن میں کم اور تھوڑا سا ہے ایسی دواؤں سے تبرید کا فعل بنظر مادہ دل کے زیادہ پیدا ہوتا ہے اور تفتیح سدہ اور تنفیذ اُنکی اکثر مادہ لطیف سے پیدا ہوتی ہے ایسے ادویہ کا عام قاعدہ یہی ہے کہ اکثر وہ مادہ لطیف ان کی سطح ظاہری پر پھیلا ہوا ہوتا ہے اور اندرون جسم خواہ تخن میں بوجہ۔ لطافت مادہ کے یہ اثر نہیں ہوتا ہے (اس لیے کہ جوہر لطیف مائل بطرف علو کے ہی) اور یہ مادہ لطیف اڑ کر اور صعود کر کے ظاہری سطح پر مفروش ہو جاتا ہے جب ایسی دوا کو پانی میں دھوئیں وہ مادہ لطیف بوجہ غسل کے جدا ہو جاتا ہے اور اس میں سے کسی قدر ایسا باقی نہیں رہتا کہ اب وہ فعل تفتیح اور تنفیذ وغیرہ کا مثلاً اس دوا سے برآمد ہو سکے اور اس وجہ سے شرعاً اور طباً دونوں طرح سے کاسنی وغیرہ کا دھونا ممنوع ٹھہرایا گیا ہے اور یہی سبب ہے کہ اکثر ادویہ کا جب انسان اکلا خواہ شرباً استعمال کرتا ہے اُن

سے تبرید قرار واقعی پیدا ہوتی ہے اور تکثیف کا فعل بوجہ تبرید کے ظاہر ہوتا ہے اور جب اُنہیں دوا اں بطور ضماد کے استعمال کریں تحلیل پیدا ہو گی جو فرع تسخین کی ہے جیسے کشنیز خشک کہ اگر اُس کا استعمال کھانے پینے میں کریں تبرید زائد پیدا کرتی ہے اور اُس کا ضماد ایسا قوی ہے کہ خنازیر وغیرہ کی تحلیل میں کام دیتا ہے خصوصاً جب سویق یعنی جو کے ستو کے ہمراہ استعمال کریں اُس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی دوا جیسے کشنیز ہے اس کی ترکیب جوہر ارضی اور مائی سے ہے اوران دونوں جوہر میں تبرید شدید ہے اور جوہر لطیف ناری اسے خواہ ہوائی سے بھی اس کی ترکیب ہے جب کھانے پینے کے طور سے استعمال ہوتا ہے اور حرارت غریزی اُس کی ہضم کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور جوہر لطیف کی تحلیل کر دیتی ہے اور چونکہ جوہر لطیف کی مقدار بہت کم ہے اور اتنی نہیں ہے کہ ہمارے مزاج میں کسیقدر اُس کا اثر محسوس ہو لہذا بہت جلد فنا ہو جاتا ہے اور اُس کا نفوذ ہمارے جسم میں ہو کر استہلاک ہو جاتا ہے اور جوہر بارد ارضی اور مائی کہ مقدار میں زیادہ ہے خالص باقی رہ کر بخوبی تبرید پیدا کرتا ہے اور جس وقت ایسی دوا سے یعنی مثل کشنیز وغیرہ کے ضماد لگائیں اس وقت جوہر ارضی خواہ مائی چونکہ زیادہ مبرد ہے اور کثیف بھی ہے اس وجہ سے نفوذ اس کا اندر جسم کے نہیں ہوتا ہے اور کسی طرح کا اثر اُس کا بوجہ عدم نفوذ کے ظاہر ہوتا ہے اور جوہر ناری مسامات جسم میں بوجہ لطافت کے نافذ ہو کر اپنا فعل تفتیح وغیرہ کا پیدا کرتا ہے اگر اس جوہر لطیف مائی کے ہمراہ کسی قدر بارد بھی نافذ ہوا درع کا فعل بھی اسی سے پیدا ہو گا اور مقہور کرنا حرارت غریزیہ کا بھی اُس سے حاصل ہو گا اور یہ بات قریب اُس اثر کے ہے جو ہم نے فن کلیات میں خاصیت پیاز کی ذکر کی ہے کہ ضماد کرنے سے پیاز احراق پیدا کرتا ہے اور کھانے میں احراق سے سلامت ہوتا ہے اس واسطے کہ بعض اسباب یعنی وجہ سوم اس مقام پر ہم نے پیاز کے اثر کی نسبت یہی قرار دی ہے پس شاید اسی مقام سے یہ بات جو یہاں بیان کی ہے معلوم ہو سکتی ہے بعض ادویہ مفردہ ایسی ہیں کہ اُن میں دو جوہر مختلف طبیعت کے

موجود ہوتے ہیں اور اُن دونوں جوہروں میں امتزاج اور آمیزش بخوبی نہیں ہوتی ہے
بعض چیزوں میں ان دونوں جوہر کا امتیاز بنظر حس کے بھی ہوتا ہے جیسے اترج کے اجزا
اور بعض میں پوشیدہ ہوتا ہے جیسے اسبغول کہ اسبغول کے چھلکے میں خواہ چھلکے پر جو چیز
ہے اثر برودت کا زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور قوی بھی ہوتا ہے اور جو دقیق خواہ آٹا اُس میں
ہوتا ہے اُس میں تسخین کی قوت زیادہ ہوتی ہے تا اینکہ اگر اسے دوائے محمر خواہ مفرح
میں شمار کریں بعید نہ ہوگا اور چھلکا اس کا مثل ایک پردہ کے ہے درمیان دونوں قوتوں
کے پھر اگر اسبغول کو مسلم بدون پیسے ہوئی پی جائیں اُس وقت بوجہ سختی پوست اور قشر
کے اس کے اندرونی مغز کی قوت کا ظہور نہیں ہوسکتا کہ وہ اندر سے باہر نکل کر تقرح
وغیرہ پیدا کرے بلکہ بنظر ظاہر جلد کے جو اُس میں لعابیت ہی اسی جہت سے بترید
کرے گا اور اگر اسبغول کو کوٹ خواہ پیس کر استعمال کریں شاید اس کے نسبت حکم سم
ہونے کا کرنا صحیح ہوگا اس لیے کہ اس وقت اسبغول کے وہ اجزائے دقیق جو بیج کے
اندر ہیں بخوبی ظاہر ہوکر بخوبی اثر کریں گی جس طرح اجزائے ظاہر اور قشور کا اثر بھی
نمایاں ہوگا اور یہی وجہ قریب بہ صحت ہے کہ جب اسبغول کوٹ کر ضماد پھوڑے وغیرہ
پر کیا جاتا ہے پھوڑے کو توڑ دیتا ہے اور شگافتہ کر دیتا ہے اور مسلم اسبغول بوجہ لعاب
کے پھوڑے میں خامی اور روع پیدا کرتا ہے اس مقام پر اس قاعدہ کو اس قدر بیان کرنا
مناسب ہے اور زیادہ تفصیل کچھ ضروری نہیں ہے۔ فصل دوسری بیان میں قوائے امزجہ
ادویہ مفردہ کے بطور تجربہ کے ادویہ کی قوتیں دو طرح کے پہچانی جاتی ہیں اولاً بطریق
قیاس دوم بطور تجربہ کے اور تجربہ سے شناخت جس طور سے ہوتی ہے پہلے اسی کا بیان
کرنا مناسب ہے تجربہ سے کسی دوا کا مزاج خاص خواہ اُس کا اثر صحیح دریافت کر کے
اس پر اعتماد کرنا اور اُس دوا کو اسی اثر سے موثر قرار دینا جب درست ہے کہ بروقت
تجربہ کے اعتماد رعایت شروط کا ہوجائے شرط اول یہ ہے کہ اس وقت دوا خالی کیفیات
عارضی اور خارجی سے ہو خواہ کسی اور ایسی کیفیت سے متکیف نہ ہو جو اُسکے جوہر پر

غالب ہوگئی ہو جیسے پانی کہ بالطبع سرد وتر ہے جس وقت گرم ہو جائے آگ وغیرہ سے بالضرور سخونت بالعرض پیدا کرے گا یا مثلاً افریبوں کہ اگرچہ بالطبع حار ہے لیکن اگر ٹھنڈی کر کے استعمال کی جائے تازمان برودت فعلی کے تبرید پیدا کرتی ہے۔ خواہ بادام کہ اس میں اعتدال حرارت اور برودت بلطافت ہے جس وقت بوجہ کھنگی خواہ کسی اور سبب سے اس کا مزہ اصلی بگڑ جائے اور فاسد ہو جائے تسخین شدید پیدا کرتا ہے) بلکہ اگر حنکرج ہو جائے اور اس پر کائی سی پڑ جائے تو موجب کرب اور سقوط اشتہا اور غیثان کا ہوتا ہے دوسری شرط یہ ہے کہ جس شخص پر تجربہ دوا کا بذریعہ استعمال کے کیا جائے اُس کا مرض مفرد اس لیے کہ اگر مرض مرکب ہوگا اور اُس بیماری میں دو امر ایسے ہوں گے جو مقتضی دو کیفیت کے علاج کے ہوں گے اور خواہش میں تضاد واقع ہوگا اور اس بیمار پر تجربہ کسی دوا کا کریں اور نافع ہو اُس وقت یہ بات بخوبی دریافت نہ ہوگی کہ نفع کا سبب واقعی کیا ہے مثال اس کی یہ ہے کہ ایک مریض بلغمی تپ میں گرفتار ہے اس کو ہم غاریقون پلائیں اور اس کے استعمال سے تپ زائل ہو جائے اب اس وقت غاریقون کے بارد ہونے پر حکم قطعی ہم نہیں کر سکتے بایں خیال کہ مرض حار یعنی تپ کو اس نے زائل کر دیا ہے بلکہ یہاں اس کے حرارت کا بھی احتمال قوی ہے کہ شاید بوجہ حرارت کے تحلیل مادہ بلغم جو مورث حمی تھا اس نے کیا خواہ اُس مادہ کا استفراغ بوجہ غاریقون کے ہوگیا اور بعد تحلیل خواہ استفراغ کے چونکہ زیادہ تپ مفقود ہوگیا شاید اس وجہ سے تپ بھی زائل ہوگیا ہو۔ یہ نفع غاریقون کا ایسا ہے کہ نفع بالذات کے ہمراہ نفع عارضی بھی شریک ہوگیا یعنی بالذات اس کا نفع قطع مادہ بارد ہے اور قطع سے مادہ بارد کے زوال حمی کا نفع بالعرض پیدا ہوا ہے پس تپ کے نسبت مفید ہونا غاریقون کا بالذات یقینی نہیں ہے اسی وجہ سے اس کے بارد ہونے میں ابھی ہم یقین نہیں کریں گے تیسری شرط یہ ہے کہ تجربہ دوا کا متضادین پر کیا گیا ہو یعنی محرور المزاج خواہ مرض حار اور بارد المزاج خواہ مرض بارد خواہ وقت حار اور بارد میں تجربہ کیا ہوتا کہ نفع اور ضرر

بخوبی محسوس ہوا اس لیے کہ اگر دونوں متضادین کو نافع ہو ہم یقینی حکم نہ کریں گے بوجہ
تضاد کے اس دوا نے فائدہ کیا ہے اس لیے کہ گمان غالب ایسے وقت یہی ہے کہ شاید
ایک مزاج میں اس کا نفع بالذات ہو اور دوسرے میں بالعرض جیسے سقمونیا کو اگر مرض
بارد میں ہم براہ تجربہ استعمال کریں اور مفید ہو کہ تسخین پیدا کرے پھر جب مرض
حارمیں مثل حمی رغب کے اس کا تجربہ کریں اور مفید ہو اس وقت ہم کو یہ خیال ہو گا کہ
شاید نفع سقمونیا کا غب میں بالعرض ہے یعنی چونکہ بالذات استفراغ صفرا اس کا خاصہ
ہے اور بعد استفراغ خلط صفراوی کے زوال حمی کا بالعرض ہو گیا ہے بایں نظر سقمونیا کا
بارد ہونا تجویز نہیں کر سکتے بلکہ ایسے وقت یعنی اگر دوا متضادین کو مفید ہو پہلے کسی طور
سے اس بات کا تعین کرنا ضرور ہے کہ اس کا اثر ذاتی کون ہے اور بالعرض اس کی کیا
تاثیر ہے اور بعد اوراک اس امر کے البتہ حکم برودت خواہ حرارت کا قطعی ہو سکتا ہے
چوتھی شرط یہ ہے کہ جس دوا سے کسی مرض میں استعمال کرنے کی غرض اُس دوا کے
مزاج کا تجربہ ہو چاہیے کہ قوت اُس دوا کے مساوی اور مقابل قوت مرض مذکور کے ہو
اس لیے کہ بعض ادویہ حارہ ایسی ہیں کہ بہ نسبت برودت مرض کے اُنکی گرمی کم ہے اسی
وجہ سے کسی قدر اثر اُس دوا کا مرض خاص میں ظاہر نہیں ہوتا اور وہی دوا اگر خفیف مرض
بارد میں استعمال کی جائے بخوبی اثر حرارت اس دوا سے نمایاں ہو گا اسی واسطے لازم
ہے کہ پہلے مرض خفیف پر استعمال کریں اور رفتہ رفتہ قوی مرض پر امتحاناً تجربہ کرتے
جائیں تا کہ آخر کار میں قوت حرارت خواہ برودت ادویہ کا حال بخوبی معلوم ہو جائے
پانچویں شرط یہ ہے کہ جس زمانہ میں اثر دوا کا ظاہر ہو خواہ دوا کا فعل جس وقت نمایاں
ہو اس کا بھی لحاظ کریں مثلاً اگر دوا کا اول استعمال میں ظاہر ہو جائے وہی اثر اس کا
ذاتی ہے حرارت ہو خواہ برودت اگر کسی دوا کے اول استعمال میں ہے اثر ظاہر ہو اور
آخر میں کوئی اثر اس کے خلاف پیدا ہو مثلاً دوا کے پینے کے وقت حرارت پیدا ہوئے
جیسے افیون اور ادویہ مخدرہ اور بعد ازاں برودت ظاہر ہو خواہ پیتے وقت کوئی فعل پیدا نہ

ہو اور بعد ازاں آخر میں کوئی فعل ظاہر ہو جیسے چوب چینی ایسی دوا کا مزاج خاص کا پہچاننا البتہ کسی قدر مشکل ہے اور اُس کے اثر کے تعین میں اشتباہ ہے اور گمان غالب یہی ہے کہ جو فعل پہلے ظاہر ہوا ہے وہ بالعرض ہے اور اس اثر ذاتی کے تابع ہے جو آخر میں واقع ہوا ہے اور بخوبی ظاہر ہوا ہے مگر اشکال اور تردد اس مقام پر یہی ہے اور شک قوت میں دوا کے اور حدس طبیب میں اس جہت سے پڑتا ہے کہ دوسرا فعل جسے فعل ذاتی ہم ٹھہراتے ہیں اُس کا ظہور اور بقوت نمودار ہونا بعد مفارقت ملاقات عضو کے ہوتا ہے یعنی بعد ہضم دوا استحالا اجزاء دوائی کے پیدا ہوتا ہے اگر یہ فعل خواہ یہ اثر دوم ذاتی اس دوا کا ہونا چاہیے تھا کہ اول استعمال میں جب کہ دوا کو اتصال عضو معلوم ہوتا ہے اُس وقت یہ اثر اس کا ظاہر ہونا اور قریب بحال تھا کہ اثر ذاتی میں قصور اور کمی بحالت ملاقات اور اول استعمال پیدا ہوتی اور جب اتصال اس دوا کا عضو سے برطرف ہو جائے یعنی دوسرے وقت یہ ذاتی اثر ظاہر ہو اور یہ حکم حدسی حکیم اکثری ہے اور مقنع ہے یعنی برہانی نہیں ہے مترجم کہتا ہے مراد یہ ہے کہ ظہور اثر ذاتی دوا کا اول ملاقات میں بشرط غالب نہ ہونے کسی امر عارضی کے البتہ یقینی ہے اور صورت مفروض میں جیسے ادویہ مخدرہ کہ ابتدا میں بوجہ تخذیر اور حبس مسامات کے حرارت بالعرض بوجہ احتقان کے پیدا کرتی ہیں اور آخر کار بوجہ احداث برودت اور ازالہ قوت کے تبرید پیدا ہوتی ہے خواہ بوجہ اخماد حار عریزی اور تخفیف رطوبات اصلی کے برودت اور یُبس پیدا کرتی ہیں اس صورت میں ظہور اثر ذاتی ابتدا میں ضروری نہیں ہے تاہم بنظر ظاہر کے یہی گمان ہوتا ہے کہ فعل ذاتی ابتدا میں ظاہر نہ ہونا اور عرضی کا ظہور خالی از اشتباہ نہیں ہے متن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دوا کا فعل ذاتی بعد ظہور اثر عارضی کے پیدا ہوتا ہے اور یہ بات اُسی وقت پیدا ہوتی ہے جب دوائے مذکور نے ایک قوت غریبہ ایسی حاصل کی ہو کہ قوت طبعی پر بالفعل یہ نئی قوت غالب ہو مثلاً گرم پانی جوش دیا ہوا کہ اس کا ذاتی فعل یعنی تبرید اور ترطیب کا ظہور بعد فعل عرضی یعنی تسخین کے ظاہر ہوتا ہے۔

بالفعل آب گرم سے تسخین پیدا ہوگی گو بالفرض ہو مگر دوسرے دن خواہ دوسرے وقت جب اس کی حرارت عارضی زائل ہو جائے بالضرور بدن میں برودت پیدا کرے گا اس واسطے کہ جو اجزا اس پانی کے بوجہ حرارت طبخ کے گرم بالفعل ہو گئے تھے دوسرے وقت جب اُن کی حرارت دور ہو جائے گی اپنی کیفیت ذاتی کی طرف مستحیل ہو کر بارد ہو جائیں گے اور برید کا اثر ظاہر کریں گے چھٹی شرط یہ ہے کہ دوا کا اثر دائمی اور اکثری جو ہوتا وہی اثر قابل اس کے ہے کہ اُس کا اثر ذاتی تجویز کیا جائے اور جو اثر گاہ گاہ بندرت پیدا ہوتا ہو اسے بالعرض کہنا مناسب ہے اس لیے کہ امور طبعی کا صدور اپنے مبادی سے دائمی خواہ اکثری ہوتا ہے اور شاذونادر وہی افعال صادر ہوتے ہیں جو عارضی اور خلاف طبع ہوں ساتویں شرط یہ ہے کہ انسان کے بدن میں تجربہ دوا کا کریں اگر غیر انسان اور کسی حیوان کے اوپر تجربہ کریں ممکن ہے کہ دو وجہوں سے خطا پیدا ہو۔ اول تو یہ امر جائز ہے کہ جو دوا بہ نسبت بدن انسان کے گرم ہو اور بہ نسبت شیر خواہ گھوڑی وغیرہ کے سرد ہو اور یہ بات اُس وقت ہوگی جب مزاج اس دوا کا بہ نسبت بدن انسان کے گرم ہو اور بہ نسبت بدن شیر اور گھوڑی کے سرد ہے میرے گمان میں ریوند چینی کا یہی حال ہے کہ بہ نسبت گھوڑی کے سرد ہی اور بہ نسبت آدمی کے گرم ہے مترجم کے نزدیک بادام کی خاصیت برعکس ریوند کے ہے گھوڑا آدھا بادام نہیں کھا سکتا اور اگر زیادہ حرارت پیدا کرنی منظور ہو اس وقت نصف بادام کھلاتے ہیں چنانچہ سالوتری اور چابک سواروں کو بخوبی معلوم ہے اور آدمی پاؤ بھر تک کھا کر بخوبی ہضم کر سکتا ہے اور مطلق گرمی پیدا نہیں ہوتی متن دوسرے وجہ یہ ہے کہ بعض دوا کو بہ نسبت بعض بدن ایک خاصیت ایسی ہوتی ہے کہ دوسرے بدن میں وہی دوا وہ خاصیت پیدا نہیں کر سکتی ہے جیسے شوکران کہ غذائے جید اس جانور کی ہے جیسے زورور کہتے ہیں اور انسان کے واسطے شوکران نہایت مضر ہے یہ سات قاعدے وہ ہیں جن کی رعایت بروقت امتحان قوائے ادویہ مفردہ کے براہ تجربہ کے ضرور ہے فصل تیسری شناخت قوت

ادویہ مفردہ کی بطور قیاس کے دواؤں کی قوت کی شناخت بذریعہ قیاس کے مختلف طور سے ہوسکتی ہے۔ 1۔ کبھی بوجہ سرعت استحالہ دوا کی بطرف ناریت اور سخونت کے خواہ دیر میں استحالہ ہونے سے اس کی حرارت اور برودت کا حکم کرتے ہیں خواہ بسرعت منجمد ہونا اور دیر میں بستہ ہونے سے استدلال کیا جاتا ہے۔ 2۔ بذریعہ روائح اور خوشبو کے بھی استدلال دوا کی طبیعت پر کرتے ہیں۔ 3۔ کبھی ذائقہ کی وجہ سے بھی معرفت دوا کی ہوتی ہے۔ 4۔ اور الوان اور رنگ سے بھی استدلال کیا جاتا ہے۔ 5۔ اور کبھیا فعال اور خواص معلومہ جو واضح ہیں استدلال قوائے مجہولہ پر کیا جاتا ہے پہلا طریقہ پس جو چیزیں قوام اور جوہر میں بنظر تخلخل اور تکاثف کے یکساں اور مشابہ ہوں اور پھر اُن میں سے کوئی دوا سخونت اور گرمی کو جلد اور بسرعت قبول کرے اور بہت جلد گرم ہوجائے بہ نسبت دوسری دوا کے جو ویسی ہی متخلخل خواہ متکاثف ہو گرم اور اسخن ہوگی خواہ اگر ایک دوا میں اثر برودت کا قبول بہ نسبت دوسری دوا کے جلدتر ہو اُس کو ہم بہ نسبت اُس کی شبیہ اور مساوی کے ابرد تجویز کریں گے اگر جو دلائل پہلی دوا کے حار ہونے کے زیادہ ہیں مگر اس مقام پر ایک سبب منجملہ اسباب کے ہم ذکر کرتے ہیں کہ جب دو چیزوں میں جن کا جوہر تخلخل اور تکاثف میں مشابہ ہو فاعل واحد مثلاً حرارت درجہ واحدہ کی اثر کرے اور کسی میں قبول حرارت بسرعت ہو بہ نسبت اپنے شبیہ اور نظیر کی تو وہ حار بالطبع دوا ہے اس لیے کہ اس کی طبیعت اصلی میں حرارت ہے گو قبل تاثیر اس فاعل حار کے برودت خارجی نے اس حرارت کو مغلوب کر رکھا تھا اب کہ وہ برودت خارجی جو مانع ظہور اثر طبعی تھی زائل ہوگئی اور فاعل خارجی موثر حرارت کا ہوا اور اس کا اثر حرارت مناسب اثر طبعی دوا کی ہے اسی وجہ سے اس کی اصلی حرارت نے عود کیا بلکہ ایسے وقت چونکہ دو قسم کی حرارت اس دوا پر طاری ہوئی ایک حرارت اصلی اور دوسری بوجہ فاعل خارجی کے لہذا گرمی اس دوا کی بہ نسبت اصلی حرارت کے زیادہ ہو جائے گی اور یہ دوا بہ نسبت اصلی مزاج کے اسخن اور زیادہ گرم معلوم ہوگی اور بوجہ اس

زیادتی کے جو اجتماع حرارت غریزی اور غریبہ سے ہوا ہے ظہور تسخین بھی اس دوا میں بسرعت ہوگا۔ یہی حال اس دوا کا ہے جو بسرعت قبول برودت کرے کہ وہ بھی براہ طبیعت سرد ہے اور بروقت اثر فاعل بارد کے ابرد ہو جائے گی۔ بعد اس برہان لمی کے اصلی دلیل برہان لمی کا بہ تفصیل بیان کرنا مناسب مقام اور فن کے نہیں ہے اور چونکہ اول دلائل میں تمہید مقدمات چند کی ضرورت ہے طول بھی متصور ہے معہذا الحکیم طبعی جو اصول طبیعات سے بحث کرتا ہے اُس کا منصب ہے کہ اُن دلائل سے اس حکم کا ثبوت کامل کردے طبیب کو اتنی گنجائش نہیں جو ایسے براہین کے بیان کے درپے ہو۔ پھر اگر ان دوا میں سے کوئی متخلخل زیادہ ہو اور دوسری میں تکاثف زیادہ ہو اُس وقت جو دوا زیادہ متخلخل ہے وہی قبول اثر حرارت کا خواہ برودت کا زیادہ کرے گی بہ نسبت دوائے متکاسف کے اور اگرچہ حرارت خواہ برودت میں دونوں برابر اور یکساں ہوں اس لیے کہ متخلخل دوا کا جسم کمزور اور اس کا جرم ضعیف ہے اور جو چیزیں جھٹ پٹ منجمد ہو جاتی ہیں خواہ بہت جلد شعلہ ور ہوتی ہیں اور آگ کی طرف لو دیتی ہیں ان میں بھی ایک دوسری پر قیاس کی جائیں گی مثلاً دو چیزیں قوام میں اور تخلخل اور تکاثف میں یکساں ہوں پھر ایک ان میں بہت جلد منجمد ہو جائے اور دوسری دیر میں انجماد پائے اس صورت میں پہلی دوا بہ نسبت دوسری کے بارد اور زیادہ سرد ہوگی اور اگر باوجود برابری قوام کے ایک دوا میں اشتعال بسرعت پیدا ہو اور دوسری میں اس قدر جلد اشتعال عارض نہ ہو جو بہت جلد شعلہ ور ہو وہی زیادہ گرم اور سخن ہے اور دلیل وہی ہے جو بہ نسبت حرارت متساوین کے اوپر ہم کہہ چکے اس لیے کہ ہم کسی چیز کو ابرد اور اسخن اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ ہماری حرارت اثر غریزی کا اثر اس میں کیسا ہوتا ہے پھر جب کسی دوا کو ہم منجمد ہونے سے بعید اور مشتعل ہونے سے قریب پائیں گے۔ ضرور ہم یہی حکم کریں گے کہ ہماری حرارت غریزی سے بھی اس دوا میں یہی کیفیت پیدا ہوگی یعنی اگر حرارت خارجی سے مشتعل ہوگی اُس شے میں اشتعال حرارت عزیزی سے بھی پیدا ہو

گا تو وہ حار اور اسخن بھی ہو گی مگر اُن قواعد اور احکام پر برہان مناسب اور جیسی چاہیے ہماری کتب اصول طبعی میں ملاحظہ کرنی چاہیے۔ اگر دو چیزیں متخلخل خواہ تکاسف میں یکساں نہ ہوں اور بایں ہمہ جو شے متکاسف ہے وہ بہ نسبت متخلخل کے زیادہ اشتعال کو قبول کرے اور جمود کو دیر میں اختیار کرے بہ نسبت متخلخل کے اس وقت حکم قطعی کرنا چاہیے کہ یہ شے متکاسف بہ نسبت اُس متخلخل کے زیادہ گرم ہے۔ اسی طرح اگر زیادہ متخلخل بہ نسبت متکاسف کے انجماد بسرعت پیدا کرے اس کے ابرد ہونے میں اشتباہ نہ ہوگا بہ نسبت متکاسف مذکور کے ہاں اگر متخلخل میں استعمال بسرعت پیدا ہوا اُس وقت اس کو زیادہ گرم بہ نسبت متکاسف کے کہنا ایسا یقینی نہیں ہے اس لیے کہ بیشتر محض کیفیت تخلخل کی وجہ سے سرعت اشتعال پیدا ہوتی ہے گو مزاج اس جسم کا زیادہ گرم نہ ہو جیسے اگر متخلخل بسرعت منجمد ہو جائے کہ اُس وقت یہی حکم قطعی اُس کے ابرد ہونے کا بہ نسبت متکاسف کے کرنا ضرور نہیں ہے کہ شاید اس کا تخلخل خود باعث انجماد کا ہوا ہو اُس سے کہ اس کا جرم سخیف اور ضعیف ہوتا ہے اور بسرعت متصل ہوتا ہے جیسے شراب کہ اگر چہ بہ نسبت روغن کدو کے زیادہ گرم ہے مگر شراب میں انجماد بہت جلد پیدا ہوتا ہے بہ نسبت منجمد ہونے روغن کدو کے بلکہ یہ روغن کبھی گاڑھا ہو جاتا ہے اور چپ چپاتا ہے اور منجمد نہیں ہوتا ہے اور شراب اس قدر برودت سے منجمد ہو جاتی ہے اس لیے کہ بعض اشیا بدوں گاڑھے ہونے کے منجمد ہو جاتی ہیں اور بعض چیزیں گاڑھی ہو جاتی ہیں مگر منجمد نہیں ہوتیں اس لیے شناخت طبیعات میں بخوبی بیان ہوئی ہے۔ جو چیزیں زیادہ قابلیت تخور کی رکھتی ہیں اگر اُن کے قوام اور جوہر اُن کا تخلخل اور تکاثف میں یکساں ہو اُن میں سے جو بارد ہیں وہی بوجہ برودت خارجی کے قبول تخور کا کریں گی اور زیادہ چلک جائیں گی۔ اکثر چیزوں میں انجماد بوجہ برود کے نہیں ہوتا بلکہ حرارت اُن کو بستہ اور منجمد کر دیتی ہے اور جتنی ایسی چیزیں ہیں کہ حرارت سے بستہ اور منجمد ہوں برودت سے منحل اور رقیق ہو جاتی ہیں جیسے جو چیزیں برودت سے منجمد

ہوں حرارت سے پگھل جاتی ہیں اور منحل ہو جاتی ہیں حرارت سے جو شے منجمد ہوتی ہے بوجہ تخفیف کے اس میں انجماد پیدا ہوتا ہے اور برودت سے انجماد بوجہ تکثیف کے پیدا ہوتا ہے بنا بر رائے جالینوس کے اور معلوم اول ارسطو جالینوس کی رائے میں مخالف ہے مگر وہ مخالفت تھوڑی سی ہے جیسے فن کلیات کے بعض مقامات میں ہم نے بیان کر دیا ہے اور پورا بیان اس مسئلہ کا دوسرے علم سے متعلق ہے۔ جس وقت بعض ادویہ بہ نسبت بعض کے اسخن ہوں مگر قوام اسخن بہ نسبت غیر اسخن کے غلیظ تر ہو ممکن ہے کہ قبول جمود کا یہ اسخن ویسا ہی جلد کرے جیسے غیر اسخن جو بہ نسبت اس کے ابرد ہے کرتی ہے اس واسطے کہ اگر چہ یہ دوا اسخن ہے مگر بوجہ غلاظت جرم کے قابلیت جمود کے برابر ابرد کے رکھتی ہے اور کوئی دوا بہ نسبت دوسری دوا کے ابرد ہو مگر جرم اُس کا رقیق ہو ممکن ہے کہ قبول اشتعال اس میں برابر اسخن کے کرے جو اس کے بہ نسبت غلیظ ہے تخور اور انعقاد زیادتی حرارت خواہ زیادتی برودت پر دلیل نہیں ہوسکتا اس لیے کہ اکثر وہ اشیا جس میں ارضیت کثیرہ ہے بوجہ کثرت ارضیت کے خاثر ہو جاتی ہیں خواہ جو اشیا ایسی ہیں کہ اُن میں مائیت کثیرہ ہے یا ہوائیت زیادہ ہے اُن میں بھی یہی کیفیت تخور وغیرہ کی پیدا ہو جاتی ہے۔ اکثر جن چیزوں میں ہوائی اجزا غالب ہیں جب برودت پیدا کریں مستحیل ماہیت کی طرف ہوتے ہیں اور وہ مرکب متخلخل ہو جاتا ہے اور سرد ہو جاتا ہے اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ ماہیت باردہ ناری کا جوش پیدا ہو کر بطرف یبوست کے استحالہ ہو کر خثور اجاتا ہے جیسے منی میں چسپندگی اور چپ چپاہٹ پیدا ہوتی ہے اور پھر جب اُس سے حار عزیزی جدا ہو جاتی رقیق ہو جاتی ہے اجزائے ارضی اس امر کے مانع نہیں ہیں کہ اُن کے ہمراہ ناریت بافراط ہو اس واسطے جائز ہے کہ قسم اول شدید الحرارت ہو اسی طرح اجزاء مائی اس کے مانع نہیں ہیں کہ ان میں اجزائے ہوائی داخل ہوں اور اُن کی قوت مقہور اور شکستہ نہ ہو پس دوسری قسم برودت میں زیادہ بہ نسبت پہلی قسم کے خواہ ناریت اس پر غالب ہو کر مغلوب کر دے گی اس وقت اس کی حرارت زیادہ ہو

جائے گی۔ یہاں تک بیان استدلال امزجہ ادویہ کا بطور سرعت اور بطور استحالہ وغیرہ کے تھا اب اور قواعد کی نسبت ہم یہ کہتے ہیں کہ ذائقہ کی راہ سے اطبا کو یہ اعتقاد کرنا چاہیے کہ شیریں خواہ تیز اور تلخ اور شور مزہ کی جو چیز ہے وہ ضرور گرم اور حار ہوگی اور قابض یعنی پھیکی اور ترش اور عفص یعنی بکھٹی جوشے ہے ضرور بارد ہوگی۔ اسی طرح رائحہ اور بو کا حال ہے جو چیز زکی الرائحہ یعنی نفیس اور پاکیزہ خوشبو رکھتی ہے اور تیز بو کی چیز ضرور گرم ہوتی ہے اور سپید رنگ ایسے اجسام میں جو بستہ اور منعقد ہوں اور اُن میں کسی قدر رطوبت بھی ہو سوائے برودت اور کیفیت پر موجود نہ ہوں گے اور جن اجسام میں باوجود بیاض کے یبوست بھی ہے اور بوجہ نرمی کے خواہ زیادہ سخت ہونے کے ملنے سے جائیں وہ گرم نہیں اور سیاہ رنگ کی چیزوں میں دونوں خاصیت میں ابیض کے مخالف ہے کہ خشک سیاہ چیز بارد ہے اور تری کی سیاہ حار ہے اس لیے کہ برودت ترشی کو سفید کر دیتی ہے اور خشک کو سیاہ کرتی ہے اور حرارت سے ترشی سیاہ ہوتی ہے اور خشک چیز سفید ہو جاتی ہے اور یہ بھی طبیب کو اعتقاد کرنا چاہیے کہ یہ امور مذکورہ سب صحیح اور درست ہیں اور ضرور موجودات انہی کیفیات پر موجود ہیں اور باوجودیکہ یہ آثار اور کیفیات ایسے ہیں کہ اُن کے اوپر اعتماد کر کے حکم حرارت اور برودت وغیرہ کا قطعی دے سکیں تاہم بعض اسباب ایسے پیدا ہو جاتے ہیں کہ ان کی وجہ سے ان استدلات میں کبھی اختلاف واقع ہوتا ہے خصوصاً رائحہ اور لون میں یہ اس اختلاف زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور لون میں ظہور اختلاف کا بہت زیادہ ہے اور یہ اس طرح پر ہوتا ہے کہ اوپر کے بیان میں یعنی فصل اول میں ہم نے ثابت کیا ہے کہ اجسام دوائی کی ترکیب اور امتزاج عناصر متضادہ سے ہوتا ہے اور یہ ترکیب کبھی بطور مزاج اول کے ہوتی اور کبھی شاید بطور مزاج ثانی کے یہ ترکیب پیدا ہوتی ہے اور دوسری امتزاج میں یہ بھی ممکن ہے کہ دو عنصروں میں سے کوئی عنصر مستحق ایسے مزاج کا ہو کہ اُس کے ذریعہ سے ایک رنگ خاص خواہ ایک خواص بو کا مستحق ہوا ہو اور یہ کیفیت جس کا استحقاق اس عنصر کو ہوا ہے

بالفعل اس امتزاج میں حاصل بھی ہو جائے اور دوسرے عنصر کو ایسی طرح کا مزاج حاصل ہو جو پہلے عنصر کے مخالف ہو اور اُس مزاج مخالف کی وجہ سے مستحق کسی ایسے رنگ خواہ بو کا ہو خواہ کسی خاص طعم کا ہو جو پہلے عنصر کے رنگ اور بو اور طعم کے مخالف ہو اور کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ دوسرے عنصر کا استحقاق ایسے رنگ و بو وغیرہ کا ہو جو پہلے عنصر کے مخالف بضد ہے اگرچہ مقابل اس رنگ وغیرہ کے دوسرے عنصر کا رنگ وغیرہ ضرور ہو۔ جب یہ اختلاف دو عناصر میں ہو سکتا ہے۔ اب ہم کہتے ہیں کہ دونوں عنصر امتزاج ثانی میں برابر مقدار پر ان سے مل کر جو مرکب پیدا ہوگا اس کا رنگ انہیں دو رنگ سے مرکب ہوگا جن کا استحقاق دونوں عنصر جدا جدا رکھتے ہیں اور مقدار میں دونوں عنصر کم اور بیش ہوں اب جو رنگ حاصل ہوگا اس میں لون وہی ہوگا جس کا استحقاق عنصر کثیر المقدار کو ہے اور اگر دوسرا عنصر مستحق کسی رنگ کا نہ ہو خواہ کسی رائحہ اور طعم خاص کا مستحق نہ ہو خواہ دونوں برابر مستحق کسی ایک رنگ کے ہوں اُس وقت وہی پہلا رنگ یا بو جو امتزاج اول کے ہے اُس میں موجود ہوگی اگر یہ دونوں رنگ و بو میں انکسار اور شکست ایک قسم کی پیدا ہوگی اس لیے کہ اجزائے بے رنگ اور بو کو امتزاج اجزائے مضادہ سے ہوا ہے اور طعم بھی اس کا اسی طرح وہی باقی رہے گا اور دوسرے امتزاج کو کچھ اثر تغیر دینے میں پہلے رنگ اور بو وغیرہ کے نہ ہوگا اس لیے کہ یہ مثل شفاف کے اس میں کسر اور انکسار پیدا ہوگا جس طرح شفاف اور رابوان سے مل کر اسی رنگ کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور قبول کر لیتا ہے اسی طرح بھی آمیختہ ہو جائے گا پس یہ جسم مثلاً سفید نظر آئے گا گو اس کی قوت مثل قوت ابیض کے نہ ہو اور بالکل ابیض کی جو خاص قوت ہے اس میں نہ ہو بلکہ اس کی قوت مقابل قوت اولی کے نہ ہو۔ اس لیے کہ جس طرح جرم اس عنصر کا جو آموختہ ہوتا ہے اور ابھی بے رنگ ہے۔ اور کمیت میں یہ جرم مساوی ہے لہذا قوت میں بھی مساوی ہوگا اور جو قوت امتزاج اور ترکیب سے حاصل درمیانی دو قوتوں کے ہوگی اور معتدل ہوگی۔ اگر عدیم اللون بہت قوی ہو بہ نسبت متلون کے اس

وقت تاخیر قوت مضادہ کو واسطے قوت مصاحب بیاض کے ہوگی اور جو کہ بیاض اس کو بارد ہونا چاہتا ہے مگر بمرتبہ زائد گرم ہوگا۔ یہ حکم اُس وقت کا ہے جب کمیت اور تلون مقدار را اور عدیم اللون کے برابر ہو۔ پھر اگر مقدار عدیم اللون کی بہ نسبت شدید اللون کے کم ہو خواہ جس کا لون مخالف کثیر اللون کے ہے اس کی مقدار کم ہو خواہ ان دونوں کی قوت بہ نسبت کثیر اللون کے کم ہو ان تینوں صورتوں میں اس کثیر اللون کے رنگ کو کسی طرح کا اثر اس قلیل کیفیت خواہ قوت والے کے رنگ وغیرہ سے نہ ہوگا بلکہ وہی کثیر المقدار خواہ کثیر القوت اس کم زور خواہ بے رنگ اور کم مقدار پر غالب آ کر اپنی کیفیت اور رنگ کو ظاہر کرے گا اور ایسا معلوم ہوگا کہ دوسری عنصر قلیل المقدار میں کسی طرح کی کیفیت ہی نہیں تھی دیکھو اس کی مثال کہ ہم ایک رطل میں دودھ کے دو مثقال افربیون ملاتے ہیں اور ایسا اختلاط ان دونوں کو کرتے ہیں گویا دونوں بمنزلہ شے واحد کے ہو جائیں مجموعہ اس دوا کا نہایت درجہ تسخین پیدا کرے گا اگرچہ جس کے ذریعہ فربیون کا ادراک ممکن نہیں ہے اور نہ فربیون کا رنگ اور اُس کی آمادگی اور مخالفت کی بہ نسبت کسی لون کے حس دریافت کرسکتی ہے بلکہ فقط سفیدی سفیدی جس کو نظر آتی ہے اب اس وقت ہمارے اُس قول کی صداقت ظاہر ہوتی ہے جو اوپر ہم نے کہا ہے کہ بیاض خواہ جسم ابیض بنظر اپنے جوہر کے بارد ہوتا ہے اگر اس صورت میں ہم دودھ کو سفید فرض کریں اور اگر ہم کہیں کہ یہ جوہر جو آمیختہ دودھ میں ہوا ہے یعنی افربیوں وہ بھی سرد ہے لاریب اس قول میں ہم کاذب ہوں گے اس لیے کہ یہ بیاض جو مجموعہ لبن اور فربیون پر بعد امتزاج کے طاری ہوا ہے کچھ براہ ترکیب اور امتزاج اجزا کے اور براہ اجتماع دونوں جزوں کے نہیں ہے بلکہ یہ سفیدی ایک جز کی رنگ ہے جو لبن اور مقدار میں دوسرے جزو یعنی فربیون پر غالب ہے اور وہی مقدار محسوس ہے اور قوت میں وہی جزو غالب یعنی لبن فربیون سے مغلوب ہے یعنی اس کی حرارت دودھ کی برودت فرضی پر غالب ہوگئی ہے اور حواس سے محسوس نہیں ہے جب اس امتزاج صناعی میں یہ بات

ثابت ہوئے کہ باوجود غلبہ لون کے غلبہ کیفیت اور حرارت اور برودت میں اختلاف ہوسکتا ہے اسی قیاس پر مرکب طبعی کا بھی حال خیال کرنا چاہیے کہ اس میں بھی بنظر ترکیب ثانوی کے ایسا ہی کچھ ممکن ہے اور جو صورت اس مثال فرضی میں دیکھی گئی وہاں بھی موجود ہوسکتی ہے لیکن ان کیفیات محسوسہ میں جو چیز ان کے اضداد سے ہو ان میں آموختہ ہوکر اثر میں اور اثر واضح پیدا کرے گی اور یہ بھی ان کیفیات کا حال ہے کہ جب تک اس کے کیفیات صادق اور بخوبی محسوس ہوتے ہیں ان کے اضداد کی کیفیت محسوس نہیں ہوتی بشرطیکہ قوت میں بھی کیفات غالب ہوں۔ مطعومات میں یہ حکم اگرچہ واجب اور ضروری نہیں ہے تاہم اکثری ضرور ہے اور بعد طعم کے رائحہ اور بو میں بھی حکم ہے اور طعم اور اس کے بعد رنگ میں بھی ایسا ہی قاعدہ جاری ہے مگر الوان میں اس حکم کا چنداں اعتبار نہیں ہے۔ منجملہ ان اسباب کے جن کے ذریعہ سے طعم اور رائحہ میں اختلاف دلالت پیدا ہوتا ہے ایک سبب یہ بھی قوی ہے کہ مطعومات کا وصول حس تک بجز وملاقات کے ہوتا ہے اور رائحہ اتنا قرب شامہ سے نہیں ہے اسی وجہ سے مطومات میں لیاقت اس کی زیادہ ہے کہ جمیع اجزا دوا کی قوت حس تک پہنچ جاتی ہے اور رائحہ خواہ لون کا اثر بدون اتصال اجرام کے مقام حس تک ہوتا ہے بایں لحاظ ممکن ہے کہ جسم ذی رائحہ سے ایک بخار لطیف اجزا کا حس تک پہنچے اور کثیف اجزاء کا بخار نہ پہنچے مثلاً کثیف اجزاء میں تبخیر پیدا نہ ہو اور الوان میں یہ احتمال ہے جو لون غالب اور ظاہر ہو وہی حس بصر کو دریافت ہو سکے اور مغلوب رنگ کو ادراک نہ کرسکے اور آنکھ سے مخفی رہے۔ چونکہ رائحہ کو اکثر طعم اور مزہ پر بھی دلالت ہوتی ہے جیسے میٹھی بو خواہ بوئے ترش اور تیز خواہ تلخ اُس شے کے مزہ پر دلیل ہوتی ہے اسی واسطے مرتبہ رائحہ کا بعد مرتبہ طعم اور مزہ کے مقرر کیا گیا۔ اسی واسطے طعم اور مزہ کی دلالت زیادہ صحیح ہے اُس کے بعد دلالت رائحہ اور بو کی اُس کے بعد دلالت الوان کی۔ پھر اگرچہ طعم کی دلالت قوی ہے۔ مگر چونکہ احتمال اُس تخلف کا جو اوپر مثال میں لبن کے مذکور ہوا یہاں بھی تحمل

ہے۔ اس لیے کہ اگر یہ ترکیب مذکور طعوم میں بڑے برہم زن قاعدہ عام کی نہ ہوتی تو بیشک افیون تلخ باوجود اس قدر تلخی کے کیونکر اس قدر بارد ہوتی کہ تیسرے درجہ تک اُس کی برودت پہنچتی مگر اتنا خیال ضرور ہے کہ ذائقہ کی راہ سے جو یہ غلطی واقع ہوتی ہے اکثر بطرف برودت مزاج دوا کے ہوتی ہے یعنی قیاس مقتضی حرارت کا ہوتا ہے اور شۓ خواہ دوا بارد ہوتی ہے اور حرارت کی طرف یہ غلطی کم ہوتی ہے یعنی ایسی چیز بہت ہے کہ براہ طعم کے حار معلوم ہو اور واقع میں بارد ہو اور ایسی چیز کم ہے کہ ذائقہ اُس کا برودت پر دلالت کرے اور واقع میں وہ گرم ہو اس لیے کہ حار کے احوال اکثر قوی اور آثار اکثر ظاہر اور واضح ہوتے ہیں اور حار کو نفوذ کی قوت بھی زیادہ ہے پس حس پر اُسکا مخفی رہنا دشوار ہے۔ اگر شاذونادر کوئی حار کبھی جز بارد سے مزاج طبعی میں آمیختہ نہ ہو اور قوت حار کی اس مقدار کو پہنچے کہ قوت بارد کی جو اس کے مقابل ہے توڑ ڈالے اُس وقت لائق یہی ہوگا کہ جس طرح اس حار نے بارد مقابل کی کیفیت برودت میں کسر اور انکسار پیدا کر دیا ہے اُسی طرح اس حار کا طعم اور مزہ بھی ایسا ظاہر ہو جائے کہ بارد کا طعم بھی متغیر کر دے اور اپنا مزہ اُس پر غالب کر دے کیونکہ حار شۓ جمیع احوال میں نافذ اور غالب ہوتی ہے اور یہ بھی لائق اس حار کے اس وقت ہوگا کہ مزہ اور بو سب پر غالب آئے اسی سبب سے شاید ہم کوئی دوائے ترش خواہ بکٹھی بے میل نہیں پاتے جس میں ہماری حس امتزاج تجویز نہ کرے اور اس کا مزاج غالب حرارت ہو جس طرح ہم تلخ اور لاذع ایسی نہیں پاتے جس کا مزاج بارد اغلب ہو۔ اگرچہ یہ حکم بھی اکثری ہے اور حکم کلی اور عام نہیں ہے مگر بہ نسبت حکم سابق یہ زیادہ صحیح ہے مگر واجب اور ضروری نہیں ہے۔ جب یہ قانون ہم بیان کر چکے اب مناسب ہے کہ اطبا کے اقوال دربارۂ طعوم اور روائح اور الوان جو جو کہتے ہیں وہ بھی ذکر کریں طعوم بسیط اطبا کی اصطلاح میں 9 ہیں اگرچہ مزہ کے اقسام واقعی آٹھ ہیں مگر ایک عدم طعمی کو بھی یہ لوگ اپنی اصطلاح میں داخل اقسام طعوم میں کرتے ہیں اور اس کو تفہ خواہ مسیخ یعنی پھیکا کہ اس

سے کسی طرح کا مزہ محسوس نہ ہو جیسے پانی اور شاید اطبا کے نزدیک طعم خواہ مزہ وہ کیفیت ہے کہ جب ذائقہ پر اس کا عروض ہو خواہ واقف کے اور اک کے قریب وہ پہنچے کسی طرح کا حکم بالفعل خواہ بالقوت ذائقہ اس کی یہ نسبت کرے اور اس سے قوت ذائقہ کو کسی طرح کا انفعال خواہ اثر پہنچے اور تفہ خواہ پھیکی چیز سے ذائقہ پر کسی طرح کا اثر نہیں ہوتا اور نہ ذائقہ اس کا کسی طرح کا حکم کرسکتی ہے اور وہی ایسی شے ہے جس میں کوئی مزہ نہیں ہوتا اب یہ تفہ بھی دو قسم کی ہوتی ہے ایک تفہ ایسی ہے کہ طعم اس میں کسی طرح کا نہیں ہوتا اور حقیقت میں اس کا حال یہ ہے اور ایک تفہ وہ ہے کہ جس کے نزدیک اس کا کوئی مزہ نہیں دریافت ہوتا گو دراصل کسی طرح کا مزہ اس میں موجود ہو تفہ حقیقی وہی ہے کہ واقع میں کوئی مزہ اس میں نہ ہو اور تفہ حسی وہ ہے کہ حس کو اس کا مزہ دریافت نہ ہو اور درحقیقت اس میں ایک قسم کا مزہ ہے مگر بوجہ شدت تکاثف کے چونکہ اس کے اجزا کسی قدر متحلل نہیں ہوتے اور زبان کے نیچے پگھلتے نہیں ہیں اسی وجہ سے اس کا مزہ دریافت نہیں ہوتا پھر اگر کسی حیلہ سے اس کے اجزا میں ترقیق پیدا ہو اور کسی قدر رلطافت اس میں آ جائے بالضرور کچھ نہ کچھ مزہ اس کا ضرور محسوس ہو۔ مثلاً کشتہ مس خواہ کشتہ آہن چونکہ اس میں کثافت زیادہ ہوتی ہے زبان کو بوجہ کثافت زیادہ کے ان کا مزہ کچھ بھی دریافت نہیں ہوتا اس لیے کہ بوجہ کثافت زائد کے ان کشتہ جات سے کسی قدر کوئی چیز پگھل کر بذریعہ اس رطوبت کے جو زبان پر پھیلی ہوئی ہے آمیختہ نہیں ہوتی ہے اور اس رطوبت میں نہیں ملتی اور چونکہ ذریعہ اور واسطہ ذائقہ تک مزہ پہنچانے کی یہی رطوبت ہے اسی وجہ سے ان کشتہ جات کا کوئی مزہ محسوس نہیں ہوتا پھر اگر کوئی ایسی تدبیر ہو سکے کہ اجزاء چھوٹے چھوٹے ہو جائیں خواہ تشمیع وغیرہ سے کسی قدر نرمی آ جائے اس وقت ذائقہ پر ضرور کوئی مزہ ظاہر ہوگا اور وہ مزہ قوی بھی ہوگا۔ وہ آٹھ قسم کے مزے باقی رہے ان کی تفصیل یہ ہے۔ حلاوت یعنی شیرینی مرارت یعنی تلخی حرافت یعنی تیزی جیسے مرچ میں ہے۔ ملوحت یعنی نمکین ہونا۔ حموضت یعنی ترشی۔

عفوصت یعنی بکٹھا ہونا جیسے مازو اور کچا آملہ اور قبض یعنی سیٹھا پن۔ دسومت یعنی نہ تیز اور نہ کھٹا۔ ان آٹھوں مزہ کے پیدا ہونے کی وجہ اور علت میں اطبا یہ کہتے ہیں کہ جو شے مزہ دار ہے اس کا جوہر خواہ جسم جس میں مزہ ٹھہرا ہوا ہے یا تو وہ جوہر کثیف ہے اور اُس پر ارضیت غالب ہے خواہ وہ جوہر لطیف ہے یا لطافت اور کثافت میں معتدل ہے اور تینوں صورتوں میں اس کی قوت یا گرم ہے یا سرد خواہ گرمی اور سردی میں متوسط اب اگر تین کو تین میں ضرب دیں نو صورتیں پیدا ہوں گی۔ کثیف اگر حار ہے اس کا مزہ تلخ ہی ہوگا۔ اور اگر کثیف ارضی بارد ہو بکٹھا ہوگا۔ اور اگر کثیف ارضی معتدل ہو حلاوت پیدا ہوگی اور میٹھا ہوگا۔ اور جوہر لطیف اگر گرم ہوگا حریف ہوگا اور اگر جوہر لطیف بارد ہوگا حامض ہوگا اور اگر معتدل ہوگا وسم ہوگا اور جو شے کثافت اور لطافت میں متوسط خواہ معتدل ہو اگر وہ حار ہے ملاحت پیدا ہوگی اور اگر بارد ہو قبض یعنی سیٹھا پن پیدا ہوگا۔ اور اگر حرارت اور برودت میں معتدل ہو تفہ یعنی بے مزہ خواہ پھیکا ہوگا چنانچہ نقشہ مندرجہ ذیل سے اس کی تفصیل دریافت کرو۔

کیفیات سہ گانہ مواد سہ گانہ	حار	بارد	معتدل
کثیف ارضی	تلخ	عفص یعنی بکٹھا	حلو یعنی شیریں
لطیف	حریف	حامض	وسم
متوسط	ملح	قابض	تفہ

ان طعوم میں اور سب درست ہیں اور اُن کی دلیل بھی بنظر دلائل طبعیات کے ٹھیک ہے مگر نویں قسم تفہ کی جو قسمت عقلی سے نکلی ہے اُس کے ثبوت میں کلام ہے بہر حال حریف خواہ تیز مزہ کی چیز زیادہ گرم ہوتی ہے اُس کے بعد تلخ چیز کی گرمی ہو اُس

کے بعد تلخ خواہ نمکین کی حرارت کا درجہ ہے اس واسطے کہ حریف کو قطع اور تحلیل پر قوت زیادہ ہے اور جلا بھی اس میں بہ نسبت مر خواہ تلخ کے پھر مالح کا حال جیسا ہم نے فن کلیات میں بیان کیا ہے یہ ہے کہ اُس کی حرارت رطوبت باردہ سے توڑی ہوئی ہے اور جب اس کی تولد اور شناخت کا حال دریافت کریں کہ پانی جلا کر نمک بنایا جاتا ہے اس وقت اس قول کی صداقت بخوبی ظاہر ہوتی ہے اس وجہ سے اگر بالح کو زیادہ حرارت آگ کی خواہ آفتاب کی پہنچے اور جس قدر اجزا مائی اس میں باقی ہیں وہ بھی سوختہ ہوں اور فنا ہو جائیں اُس وقت اس کا مزہ تلخ ہو جاتا ہے۔ کڑوا نمک ہندوستان میں جو لوگ بناتے ہیں انہیں بخوبی آگہی ہے کہ زیادہ تاؤ دینے سے تلخی پیدا ہوتی ہے اور وجہ یہی ہے کہ جو رطوبت مائی قوت حرارت کی توڑنے والی مالح میں موجود ہے بعد زیادہ سوختگی اور خشکی کے چونکہ اُس ماہیت کا فنا ہو جانا ہے اسی وجہ سے باتباع زیادتی حرارت کے تلخی پیدا ہوتی ہے اور اسی وجہ سے بورہ ارمنی خواہ کڑوا نمک (بہ نسبت لاہوری خواہ سانبھر نمک کے جو خورش میں داخل ہے زیادہ گرم ہیں) برودت میں زیادہ سب سے عفص ہے اُس کے بعد قابض اُس کے بعد حامض کی برودت ہے اور اسی وجہ سے جو فواکہ اور میوہ وغیرہ بعد پختگی شیریں ہوتے ہیں مثلاً انگور وغیرہ پہلے جب ان کے پھل کونپل میں برآمد ہوتے ہیں اور سچے پھول بھرنے لگتے ہیں اُن کا مزہ بکٹھا ہوتا ہے اور برودت شدید اُن پر غالب ہوتی ہے پھر جب اُن میں اثر پانی کا کسی قدر پہنچتا ہے اور آفتاب کی گرمی بھی کچھ اُن میں اثر نضج پیدا کرتی ہے اُس وقت کسی قدر اُس برودت زائدہ سے مزاج اُن کا دور ہو کر مائل باعتدال ہوتا ہے اور ترشی اُن پر غالب ہو جاتی ہے۔ جیسے انگور خواہ انبہ وغیرہ اور جو زمانہ درمیان عفوصت اور حموضت کے اُن پر گذرتا ہے اُس میں کسی قدر قبض خواہ سیٹھاپن اُن میں ہوتا ہے پھر کھٹے ہونے کے بعد جب اچھی طرح اثر حرارت نضج کا اُن پر ہو جاتا ہے شیریں ہو جاتے ہیں اور جس قدر پختگی زیادہ ہو گی حلاوت اُن میں بخوبی ہو گی۔ بعض چیزیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ

بدون ترشی کے میٹھی ہو جاتی ہیں اور عفوصت سے ان کا میلان توسط حموضت کے بطرف حلاوت کے ہوتا ہے جیسے زیتون وغیرہ لیکن حامض کی برودت اگر چہ بہ نسبت عفص کے کمتر ہے لیکن اکثر فائدہ بترید کا حامض سے زیادہ حاصل ہوتا ہے بہ نسبت عفص کے اس لیے کہ بہ نسبت عفص کے ترش چیز میں لطافت زیادہ ہے اور بوجہ لطافت کے نفوذ بھی حامض کا بخوبی ہوتا ہے۔ عفص اور قابض اگر چہ مزہ میں دونوں قریب قریب ہیں پھر فرق یہ ہے کہ قابض سے گرفت زبان کی ظاہر جلد میں ہوتی ہے اور عفص کا یہ حال ہے کہ ظاہر سطح میں قبض اور خشونت پیدا کرتی ہے اور باطن زبان میں بھی دونوں کیفیت پیدا ہوتی ہیں اور عفص کو ظاہر جلد میں خشونت پیدا کرنے میں ایک اعانت یہ بھی پہنچتی ہے کہ چونکہ اس میں کثافت زیادہ ہوتی ہے اور اس جہت سے جلد اس کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو نہیں سکتے یعنی رطوبت کی آمیزش سے اس کے اجزا میں تفرق پیدا نہیں ہوتا اور نہ بعض اجزا کا التحام خواہ آمیزش بعض اجزائے دیگر سے بسرعت ہوتی ہے بایں وجہ زبان پر افتراق اور جدائی اس کے اجزا کی مختلف مقامات میں ہوتی ہے اور وہ افتراق اچھی طرح سے محسوس بھی ہوتا ہے اور اسی اختلاف سے اُس کے اجزا کا قبض اور گرفت بہ نسبت اجزا زبان کے بھی مختلف جگہ پر ہوتا ہے اور اختلاف قبض کی وجہ سے وجع اجزاء میں بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے اور یہی امر منشا ظہور خشونت کا ہے اور چونکہ اجزا زبان سے بجائے خود بنظر مسامات اور مصانت میں مختلف یعنی کسی جگہ مسامات ہیں اور کہیں ٹھوس ہیں یہ کیفیت اجزا کے بھی متعین حدوث خشونت پر ہوتی ہے اور پھر عفص کا لطیف ہونا اور بوجہ لطافت کے زیادہ مسامات میں داخل ہونا بھی معین اسی خشونت پر ہوتا ہے حریف اور مر یہ دونوں زبان کو چھیلتی ہیں مگر تلخ چیز فقط ظاہر زبان کو چھیلتی ہے اور خراش پیدا کرتی ہے اور حریف کی خراش باطن زبان تک پہنچ جاتی ہے اور اندرونی اجزا میں بھی تفریق حریف سے پیدا ہوتی ہے اس لیے کہ حریف کا جوہر لطیف ہے اور غواص بھی ہے۔ اور تلخ کا جوہر ثقیل اور یابس ہے اور اسی وجہ سے

محض حریف میں ایسی عفونت پیدا نہیں ہوتی کہ اس سے کوئی حیوان پیدا ہو اور نہ تنہا حریف سے کوئی حیوان اپنی غذا پاتا ہے اور تلخ کی یبوست کی وجہ سے خراش اور خشونت پیدا ہوتی ہے تلخ پر زیادتی حرارت کی حریف کو اس جہت سے بھی قوی ہے کہ حریف کا نفوذ زیادہ ہے اور بوجہ نفوذ کے تقطیع اور تحلیل شدید اس سے پیدا ہوتی ہے تا یں کہ یہ گمان ہوتا ہے کہ سڑا کر متعفن کر دے گا اور اس درجہ تک اس کا گزند پہنچے گا کہ عضو کو ہلاک کر دے گا حلو اور دسم دونوں زبان میں بسط پیدا کرتی ہے اور نرمی ان سے پیدا ہوتی ہے اور اس وجہ سے کہ اثر برودت سے پہنچا ہے اور زبان پر پستگی اس کی وجہ سے عارض ہوئی ہے اُس میں روانی پیدا کرتی ہیں اور تحلیل نہیں کرتی اور خشونت کو دور کرتی ہیں۔ مگر دسم سے یہ فعل بدون تسخین کے پیدا ہوتا ہے اور شیریں چیز کا فعل بوجہ تسخین کے ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اکثر شیریں دوا سے نضج پیدا ہوتا ہے اطبا کہتے ہیں کہ شیریں چیز لذیذ اور خوشگوار اس وجہ سے ہے کہ غلیظ کو جلا دے کر اُس کی اصلاح کر دیتی ہے اور اُس میں سیلان اور نرمی پیدا کرتی ہے اور جو اذیت غلیظ کے جمود کی ہوتی ہے اُس کو زائل کر دیتی ہے اور بدون تقطیع اور تفریق اتصال کے یہ آثار حلاوت سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اجزائے زبان کی ملاقات ملائم طور پر کرتی ہے اور گرمی جو موذی اور ایذا رساں ہو اُس سے پیدا نہیں ہوتی بلکہ حرارت لذیذ جیسے گرمی شیر گرم پانی کی جس میں حرارت معتدل ہو اور سردی کے وقت بدن پر گرایا جائے قول فیصل اور محقق اس مسئلہ میں وہی شخص کہہ سکتا ہے جس کا مرتبہ طبیب سے اعلیٰ اور ارفع ہے اور اصول طبیعات میں بحث کرتا ہو۔ جوش زیادہ شیریں ہو اس کا زیادہ غذائے بدنی ہو جاتا کچھ ضرور نہیں اور اسی طرح جو شے زیادہ لذیذ ہو وہ بھی زیادہ غذائے بدنی ہونی کچھ ضرور نہیں اگرچہ ہر ایک شے غازی کے واسطے بہ نزد اطبا کسی قدر حلاوت ضرور ہے اس واسطے کہ غذائے بدنی کو حاجت چند شروط کی ہے علاوہ حلاوت کے اگر حلاوت فقط ہوئے تو وہ شرائط کیونکر پورے ہو جائیں گے یہ کیفیت حلاوت کے بذاتہ بیان ہوئی اور دسم کو مناسبت

حلاوت سے ہے مگر جوش کثیف ہو کر حلو خواہ دسم ہوتی ہے۔ اُس کی کیفیت یہ ہے کہ اگر کسی شے کثیف کی تلطیف مائیت سے زیادہ اور ہوائیت سے کم ہو اور حرارت مناسب اس کا استحالہ کرے وہ شے ضرور مستحیل بطرف حلاوت کے ہوگی اور اگر ماہیت عذب اور قلیل اور ہوائیت کثیف کی وجہ سے تلطیف اس کی بوجہ حرارت کے اس طرح پر ہو کہ ماہیت میں مداخلت ہوائیت کی شدید ہو جائے اس وقت استحالہ بطرف دسومت کے ہوگا۔ مریانہ تلخ اور مالح یعنی نمکین بھی زبان کو کسی قدر چھیلتے ہیں لیکن نمکین سے خراش بخت پیدا ہوتی ہے اور زبان کو شستہ کرتا ہے اور خشونت نہیں پیدا کرتا اور اندک ملاقات مالح کی کسی عضو سے اس کے جمیع اجزاء کے خراش خفیف اور غسل پر معین ہوتی ہے اس لیے کہ اس میں لطافت زیادہ ہے مگر فم معدہ کو مالح سے اذیت پہنچتی ہے اور تلخ چیز سے خراش زیادہ پیدا ہوتی ہے حتیٰ کے خشونت پیدا کرتا ہے اور اس کی اعانت اختلاف مواضع ملاقات سے ہوتی ہے جیسا ہم ابھی بیان کر چکے ہیں حریف اور حامض دونوں زبان میں سوزش پیدا کرتے ہیں لیکن حریف سے زیادہ سوزش پیدا ہوتی ہے اور سوزش کے ہمراہ گرمی بھی معلوم ہوتی ہے اور ترشی کی سوزش درمیانی ہوتی ہے اور اس میں تسخین نہیں ہوتی مالح کی پیدائش اس طرح ہوتی ہے کہ تلخ چیز جب پھیکی پانی میں گھل جائے اور پھر اسے جمائیں اور بستہ کریں مالح پیدا ہوگا جیسے راکھ کسی شے کے پانی میں گھول کر نمک تیار کرتے ہیں اور ترش کی پیدائش کا یہ قاعدہ ہے کہ حلاوت میں حرارت کی کمی خواہ نضج میں عفوصت کے نقصان پیدا ہو بوجہ زیادتی رطوبت کے اور باوجودیکہ کے یہ حرارت بہ مقدار کفایت نضج کے نہ ہو۔ تاہم جس قدر حرارت عفوصت میں ہوتی ہے اس سے زیادہ ہو اس وقت حموضت پیدا ہوگی چنانچہ اوپر کے امثلہ میں بیان ہوا اور بالجملہ ترش اپنے جوہر اور عفص کا مائل بہ یبوست ہوتا ہے۔ افعال حلو کے انضاج اور تلیین اور بکثرت تغذیہ اور طبیعت حلاوت کو دوست رکھتی ہے اور قوائے جاذبہ اس کو جذب بھی اچھی طرح بلا اکراہ کرتے ہیں۔ افعال حرارت کے جلد اور

خشونت پیدا کرنا افعال عفوصت کے قبض اور سمیٹنا بشرطیکہ عفوصت میں ضعف ہو اور عصر اور نچوڑنا اگر عفوصت شدید ہو۔ افعال قابض کے قبض اور تکثیف اور صلابت پیدا کرنا اور حبس کا ظاہر کرنا۔ افعال دسومت کے تلیُّن اور ازلاق اور انضاج افعال حرافت کی تحلیل اور تقطیع اور تعفین افعال ملوحت کے جلا اور غسل اور تخفیف اور عفونت کو منع کرنا۔ افعال حموضت کی تبرید اور تقطیع ہے۔ کبھی دو قسم کے طعم ایک ہی جسم میں مجتمع ہوتے ہیں جس طرح تلخی اور قبض کا اجتماع حضض میں ہے اور ایسے مزہ کو بشاعت کہتے ہیں یا جیسے تلخی اور شوریت آبہائے زمین شورہ زار میں یکجا ہوتی ہے اور اس کو زغوفتہ کہتے ہیں خواہ جس طرح حرافت اور حلاوت شہد مطبوخ میں پیدا ہوتی ہے خواہ جس طرح تلخی اور حرافت اور قبض کا اجتماع باذنجان میں ہے خواہ جیسے تلخی اور تفہ یعنی پھیکا ہونا کاسنی میں ہے کبھی دو مزوں کا مقتضی خواہ اُن کی خواہش سے کسی تیسرے مزہ کی مقتضی پر مدد ملتی ہے جیسے حدت اور حرافت جو سرکہ میں شراب کے باقی رہے اسے زیادہ تبرید کی قوت بعد ترش ہونے کے دیتے ہیں اس واسطے کہ حدت اور حرافت کا خاصہ یہ ہے کہ تفتیح منافذ کی زیادہ کرتے ہیں اس وجہ سے سرکہ کی قوت نفوذ کی زیادہ ہوتی ہے اور بعد نفوذ کے اُس کی قوت تبرید اور فعل تبرید بخوبی اور زیادہ ظاہر ہوتا ہے گو یہ دونوں کیفیتیں حرافت اور حدت کی بمرتبہ حرارت نہیں ہوتی ہیں مگر سرکہ کی تبرید پر اندرون جسم کے پہنچ جانے پر زیادہ معین ہیں اور کبھی کیفیت برعکس پیدا ہوتی ہے کہ دو طرح مزہ کا مقتضی یہ ہوتا ہے کہ تیسری قسم طعم کے فعل کو روک دیں جیسے ترشی اور عفوصت انگور کی کہ عفوصت اُس کی اس کی ترشی کی تبرید زائد کو منع کرتی ہے اور نفوذ نہیں کرنے دیتی ہے۔ کبھی قوام کیفیت کا معین ہوتا ہے اور کبھی قوام کو کیفیت سے ضد ہوتی ہے معین کی مثال جس طرح لطافت جو ہمراہ ترشی کے ہوتی ہے اُس کی تبرید کو خالص اور اندر کو پہنچ جانے پر معین ہوتی ہے مضاد کی مثال جیسے کثافت جو ہمراہ مصل کے ہے اُس کی تبرید کی مسافت حرکت اور نفوذ کو کم کردیتی ہے کبھی بعض اقسام طعوم کے ابتدا میں خالص نہیں

ہوتے پھر بعد تھوڑے زمانہ کے وہی طعام خالص پیدا ہو جاتا ہے جیسے آب انگور کہ اگر زمانہ دراز اُس پر گذر جائے ترشی اُس کی خالص ہو جاتی ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ دھوپ میں جو اجزا عفص ہوتے ہیں رفتہ رفتہ تہ نشین ہو جاتی ہیں اور خالص ترشی صاف باقی رہ جاتی ہے خواہ اور مزہ کے اجزا جو آب انگور میں ہوتے ہیں بعد تہ نشین ہونے کے چونکہ اُن کی کیفیت سے آب انگور پاک صاف ہوتا ہے لہذا صادق الحموضت ہو جاتا ہے اور اُس کا عکس بھی ہوتا ہے کہ ابتدا میں ایک طعم اعلیٰ درجہ پر تھا امتداد زمانہ سے اس میں نقصان آ جاتا ہے جیسے شہد کہ جس قدر پرانا ہوتا ہے تلخی اور تیزی اس کی بڑھتی جاتی ہے اور جیسے دوشاب انگور میں جوں جوں زمانہ زیادہ اس پر گذرتا ہے اُس کی تلخی اور تیزی زیادہ ہوتی جاتی ہے اور پہلے جو تلخی اس میں پیدا ہوتی ہے اُس میں کسی قدر عفوصت بھی ملی ہوئی ہوتی ہے پھر روز بروز اُس کی تیزی اور تلخی زیادہ ہوتی ہے اور اخیر کو ملحی خالص پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر عفص اور تلخ کو یکجا استعمال کریں جلا اور قبض ساتھ ہی پیدا ہو گا اور اند مال ایسے فروح کا جن میں تھوڑا ترہل ہو اس وقت اچھی طرح حاصل ہو گا۔ اور اطلاق خواہ روانی شکم جو بوجہ وقوع سدہ کے پیدا ہوئی ہو اُس کے حق میں یہ ترکیب نافع ہو گی اور طحال کو اس تدبیر سے نفع کثیر پہنچے گا اگر مرارہ اس میں ضعیف نہ ہو اور جس میں یہ دو صفتیں یکجا موجود ہوں معدہ اور جگر کو نافع ہے اس لیے کہ تلخ بھی مطلق ہے اور حریف بھی مطلق اور دونوں احشا کو مضر ہیں اگر ان میں قبض بھی پیدا ہو جیسے عفص میں ہے مفید ہوں گی اس واسطے کہ تلخی جلا پیدا کرے گی اور قبض سے قوت احشا کو محفوظ رہے گی کبھی قابض مزیل اور اس قابض سے جس میں زیادہ تلخی نہ ہو ایک قوت مسہلہ ایسی پیدا ہوتی ہے کہ اُس سے اسہال مرہ صفرا اور مائیت بلغم کا بخوبی بوجہ عصر کے ہو جاتا ہے اور اُس میں قوت اسہال بلغم لزج اور چسپندگی نہیں ہوتی خصوصاً اگر قبض بہ نسبت تلخی کے زیادہ ہو مثال اس کی جیسے افسنتین رومی۔ جو شے شیریں ہو اور اُس میں کسی قدر قبض یعنی سیٹھا پن بھی ہو اسے احشا بہت دوست رکھیں

گے اس لیے کہ اس میں لذت بھی ہے اور تقویت احشا بھی اس سے بر آمد ہو سکتی ہے اور خشونت مری کو بھی نافع ہو گی اس لیے کہ وہ مشابہ معتدل مزاج شے کے ہے جو مجفف بوجہ عفوصت کے خواہ بوجہ قبض کے ہے جب اُس میں کسی قدر دسومت خواہ تفہ اور خواہ حلاوت پیدا ہو اور خلاصہ یہ کہ جوش اُس مجفف کے لذع کو منع کرے اس مجفف میں قوت انبات لحم کی ہو گی۔ پھر اگر قبض کے ہمراہ حرافت خواہ مرارت بھی ہو اور ترکیب اُس شے کی جوہر ناری اور ارضی سے ہو ایسی چیزوں قروح ردی کیواسطے نافع ہے جن میں رطوبت زائدہ ہو اور اند مال کے واسطے بھی اس دوا کو بخوبی صلاحیت ہے کبھی قوتیں ان ادویہ کی بحسب ترکیب مواد کے مرکب ہو جاتی ہیں خواہ بنا بر ترکیب طعوم کے قوتوں میں ترکیب پیدا ہوتا ہے بموجب انہیں قواعد اور قیاس کے جن کی تفصیل اوپر مذکور ہو چکی اور جو جو شروط مذکورہ ہو چکے ہیں اُنہیں بھی ملحوظ رکھنا چاہیے۔

طعوم کے بارہ میں اسی قدر بیان ہم اس مقام پر کرتے ہیں اور اسی قدر اطبا کے اصول اور قواعد سے لازم بھی آتا ہے اور کلام محقق اس بحث میں علم طبعی میں کیا جاتا ہے طبیب کو اس قدر کافی ہے اور اتنا ہی پسند ہے کہ وہ حکیم طبعی سے ان اصول اور قواعد کو لے کر اپنے اصول موضوعہ میں داخل کرے روائح یعنی خوشبو خواہ بدبو اس کا حدوث حرارت سے بھی ہوتا ہے اور برودت سے بھی ہوتا ہے لیکن آلہ شم اور سعوط فقط حرارت ہوتی ہے اکثر اوقات میں اُس واسطے کہ علت اکثری روائح کو قریب قوت شامہ کے پہنچانے کی یہی ہے کہ جو ہر لطیف بخاری ہر جسم کا شامہ تک پہنچتا ہے۔ اگر کبھی چھوٹے چھوٹے اجزا بھی کسی جسم کے بذریعہ ہوا کے اڑ کر شامہ تک پہنچتے ہیں اور کسی طرح کا استحالہ اُن اجزا کا بخارات وغیرہ کی طرف نہیں ہوتا لیکن صورت اولی یعنی بخارات کا پہنچنا اکثر واقع ہوتا ہے پس حکم عام یہ ہے کہ جتنے روائح ایسے دماغ میں پہنچیں کہ اُن سے کسی طرح کی لذع پیدا ہو خواہ مائل بہ حلاوت ہوں وہ شے گرم ہو گی اور جن چیزوں سے کھٹی بو خواہ کائی کی ایسی خواہ تر مقامات اور تری کی بو سونگھی جائے وہ سب بارد ہوں گی

جتنی خوشبو کی چیزیں ہیں گرم ہیں سوائے اُن چیزوں کے جن کی خوشبو میں طراوت اور تسکین روح اور نفس کی پیدا ہو جیسے کافور نیلوفر کہ ان کے اجسام بارد سے خالی ہیں کہ اُس کے ہمراہ بوئے خوش بھی دماغ تک پہنچتی ہے اور جو خوشبو گرم ہے اس سے اور اسی طرح جمیع افادیہ بھی کہ ان سے صداع پیدا ہوتا ہے الوان کی نسبت ہم ابھی کہہ چکے ہیں کہ اُنکی دلالت اکثر اوقات مختلف ہوتی ہے اور چنداں قابل اعتبار کے نہیں ہے اور مثل روائح کے صحیح اور یقینی نہیں ہے مگر ایک بات میں اُن کی دلالت ہمیشہ یکساں ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ اگر ایک ہی قسم کی شے کی اضافت میں بعض اقسام کا رنگ مائل بسفیدی ہو اور بعض مائل بسرخی خواہ گلابی خواہ مائل بسوادہو اس صورت میں اگر اس نوع کا مزاج بارد ہو تو اس کی جو قسم مائل بسفیدی ہوگی اس کی برودت کم ہوگی اور اگر مزاج اُس نوع کا گرم ہے اس وقت حکم برعکس ہوگا یعنی مائل بسفیدی کے حرارت کم ہوگی اور سرخی اور سیاہی مائل کی حرارت زیادہ ہوگی۔ گو اس حکم میں بعض وجوہ سے اختلاف پیدا ہوتا ہے تاہم اکثر یہی حکم صحیح ہے جو مذکورہ ہوا۔ اب ہم افعال ادویہ مفردہ کو ذکر کرتے ہیں۔

فصل چہار افعال ادویہ مفردہ کا بیان ادویہ مفردہ میں افعال کلی بھی ہوتے ہیں اور افعال جزئی بھی پائے جاتے ہیں اور ایسے افعال بھی ہوتے ہیں جو متوسط درمیان کلی اور جزی کے ہوں افعال کلی کی مثال جیسے تسخین یعنی گرمی پیدا کرے خواہ تبرید یعنی سردی پیدا کرے خواہ جذب یعنی کشش خواہ دفع یعنی کسی مادہ وغیرہ کو دور کردے اور ہٹادے خواہ اومال یعنی زخم کو پورنا خواہ تقرتح یعنی زخم ڈالنا افعال جزئی کی مثال جیسے خاص سرطان کو نفع کرنا یا خاص بواسیر کو مفید ہونا خواہ یرقان میں بالتخصیص نافع ہونا اور از یں قبیل اور افعال بھی ہیں۔ مثال ان افعال کی جو کلیت اور جزئیت میں متوسط ہیں مثلاً ادرار خواہ اسہال وغیرہ کہ اگرچہ یہ افعال جزئی ہیں۔ مگر چونکہ یہ افعال اعضائے مخصوصہ میں آلات مخصوصہ سے پائی جاتے ہیں اس

وجہ سے مشابہ افعال کلیہ کے ہوتے ہیں یعنی یہ افعال ایسے ہیں کہ ان کا نفع اور ضرر عام باشتراک تمام بدن کو پہنچتا ہے اگرچہ تمام بدن پر انکا اثر بالعرض ہوتا ہے بالذات نہیں ہوتا ہے۔ ہم اس مقام پر ادویہ مفردہ کے اُنھیں افعال کو لکھتے ہیں جو کلی ہیں خواہ شبیہ بہ کلی ہیں افعال کلیہ میں بھی بعض افعال اولی ہیں اور بعض افعال ثانی ہیں اولی افعال کلیہ چار طرح پر ہیں تبرید تسخین ۔ترطیب۔ تجفیف ۔ افعال کلیہ دوسرے درجہ کے بعض اُن میں سے۔ جینہ یہی افعال مذکورہ اولی ہیں لیکن ایک مقدار معین اور ایک حد معین پر صادر ہوتے ہیں خواہ تعین زیادتی میں ہو یا کمی میں۔ مثلاً حرارت اور تجفیف بدرجہ احراق پیدا کریں خواہ ترطیب اور تسخین اس قدر ہو کہ عفونت پیدا ہو جائے خواہ اتنی تبرید پیدا کریں کہ تھوت یعنی خامی پیدا ہو جائے اور بستگی اور جمود حاصل ہو جائے اگر ہمراہ تبرید کے تجفیف بھی ہو کہ یہ سب افعال ایک قسم کی تبرید اور تسخین سے پیدا ہوتے ہیں اور بعض افعال دوسرے درجہ کے انہیں آثار اولی سے صادر ہوتے ہیں جیسے تخدیر اور ختم یعنی پپڑی خواہ خشک ریشہ پڑنا اور جذب اور ازلاق اور تفتیح اور تغریہ وغیرہ۔ مشابہ افعال کلی کے جیسے ادرار اور تعریق وغیرہ اور قبل ازاں کہ ادویہ کے یہ افعال ہم بیان کریں پہلے چند اوصاف جو ادویہ مفردہ کو بذاتہ حاصل ہیں ان کا بیان کرتے ہیں بعض صفات ذاتی ادویہ کے یہی کیفیات اربعہ ہیں اور انہیں صفات میں روائح اور الوان بھی داخل ہیں اور بعض اوصاف اور بھی ہیں مگر اُن اوصاف میں مشہور یہ اوصاف ہیں جن کا ذیل میں بیان ہوتا ہے لطافت اور کثافت ۔لزوجت ۔ ہشاشت۔ جمودت ۔سیلان۔ لعابیت۔ دھنیت ۔نشف ۔خفت ثقل اب ہم ہر ایک وصف کے معانی اور حدود کا بہ تفصیل ذکر کرتے ہیں **دوائے لطیف** ہم اپنی اصطلاح میں اسے کہتے ہیں۔ جس کی خاصیت یہ ہو کہ جب ہماری قوت طبعی سے اس دوا کو اثر پہنچے اور ہضم ہو اس وقت اس دوا کے اجزا بہت چھوٹے چھوٹے ہو جائیں جیسے زعفران اور دارچینی اور ایسی دوا میں جو تاثیر ہوتی ہے ہر ایک تاثیر اس کی نافع اور پوری ہوتی ہے

بہ نسبت اور اوصاف کی ادویہ سے حتیٰ کہ اگر دوائے لطیف میں بالفرض تخفیف کی قوت پائی جائے اس شے کی تخفیف کر دے گی جو قوی اور لاذع ہو **کثیف** دوا سے یہ مراد ہے جو اس صفت پر نہ ہو جو لطیف کی بیان ہوئی جیسے کدو اور جبن حیر **لزج**: اس دوا کو کہتے ہیں جس میں ہمیشہ خواہ بروقت اثر کرنے بدن انسان میں حار عریزی کے یہ بات پیدا ہو جائے کہ دراز اور پھیل کر معلق ہو جائے اور ریزہ ریزہ نہ ہو سکے اور نہ اس کی تقطیع اور تفریق اجزا ہو سکے بلکہ جیسی پھیلی ہے ویسی ہی رہے اسی دوا میں یہ بات ہوتی ہے کہ اگر اسے دو طرف سے پکڑ کے کھینچیں دونوں ہاتھ میں دوری اور فاصلہ بڑھتا جائے گا اور اس کی چسپندگی برطرف نہ ہوگی اور نہ اس کے اجزا مائی میں انفصال پیدا ہو گا جیسے عسل یعنی شہد۔ **هش**: اس دوا کو کہتے ہیں جس کے اجزاء چھوٹے چھوٹے ہو کر یکجا فراہم ہو جائیں اور اجتماع میں تنگی پیدا ہو اور سمٹیں اور بعد فراہم ہونے کے کسی قدر خشکی بھی پیدا ہو جیسے صبر جید اور ایلوا عمدہ قسم کا کہ اس کی یہی کیفیت ہے۔ **جامد**: وہ دوا ہے کہ اس کے اجزا میں حرکت انبساطی پیدا ہو سکتی ہے یعنی اخرا پھیل کر ہر طرف پراگندہ ہو سکتے ہیں مگر بالفعل ایک خاص صورت ٹھہری ہوئی ہے جیسے موم خلاصہ یہ ہے کہ جامد وہی دوا ہے جو بالفعل پگھلی نہ ہو بلکہ کسی وقت پگھل سکے ۔**سائل** وہ دوا ہے کہ اپنی شکل پر باقی نہ رہ سکے جب کسی سخت جسم پر ڈالی جائے اوپر کے اجزا اُس کے نیچے کی طرف اور نیچے کے اوپر کی طرف ہو جائیں اور جس طرف اجزا کو جگہ ملے اسی طرف رواں ہوں جیسے تمام مائعات کا یہی حال ہے ۔**لعابی** وہ دوا ہے کہ جب اسے پانی میں خواہ اور کسی جسم مائی میں تر کریں جو اجزا اس میں مختلط اور ملے ہوئے ہیں جدا ہو کر بوجہ رطوبت مائی وغیرہ کے ان اجزا کا جو ہر ہمراہ اس رطوبت کے لزوجت اور چسپندگی پیدا کرے جیسے اسبغول اور خطمی وغیرہ جتنے تخم اور بزور ایسے ہیں کہ ان میں لعاب نکلتا ہو بذریعہ ازلاق کے اسہال پیدا کرتے ہیں ہاں اگر ان بزور کو بریان کریں اس وقت ان کی لعابیت میں اغرا پیدا ہوتا ہے اور لعابیت

بستہ ہو جاتی ہے اس وقت بجائے اسہال کے حبس اور قبض پیدا کریں گے **دھنی** وہ دوا ہے کہ اس کے اجزا اصلی میں چکنائی ہو اور مثل روغن کے ایک شے نکلے جیسے حبوب۔ **منشف**: وہ دوائے خشک ہے اور اس میں ارضیت غالب ہے اور جب اس میں پانی خواہ کوئی اور رطوبت پڑے اس رطوبت کو پی جائے اور اپنے اندر لیلے اور اپنے منافذ اور چھوٹے چھوٹے سوراخوں میں جگہ دے جیسے چونا جو بجھایا نہ ہو اور خفیف یعنی سبک اور ثقیل یعنی بھاری اس کی تعریف کی حاجت نہیں ہے۔ صفات مشہورہ ادویہ مفردہ کے یہی ہیں جو اوپر مذکور ہو چکے اب افعال ادویہ کے جو مشہور اور زبان زد اطبا ہیں اُنھیں بھی ہم بیان کرتے ہیں مگر پہلے ان افعال کو شمار کر کے پھر ہر ایک کے حدود اور رسوم کی شرح کریں گے خصوصاً ادویہ جو طبقہ واحد پر افعال کے ہیں۔ دوا کو بنظر افعال کے کہتے ہیں۔ مسخن۔ ملطف۔ محلل۔ جالی۔ ہاضم۔ قاشر۔ مخشن۔ مفتح۔ مرخی۔ منضج۔ مقطع۔ کاسر ریاح۔ جاذب۔ لاذع۔ محمر۔ مملک۔ مقرح۔ اکال۔ محرق۔ منقت۔ معفن۔ کاوی۔ یہ بائیس الفاظ ایک طبقہ کے افعال کے واسطے موضوع ہیں۔ دوسرا طبقہ۔ مبرد۔ مقوی۔ رادع۔ مغلظ۔ منضج۔ مخدر۔ یہ چھ افعال ایک طبقہ کے ہیں۔ مرطب۔ مفتح۔ عسال موسخ قروح۔ مزلق۔ عملس۔ یہ چھ افعال ایک اور طبقہ کے ہیں اور طبقہ مجفف عاصر۔ قابض۔ مسدد۔ معتری۔ مدمل منبت لحم۔ خاتم۔ یہ آٹھ افعال ہیں ایک جنس اور ہے صفات ادویہ کے بحسب افعال کے کہ اُن کو قاتل اور سم تریاق فادزہر کہتے ہیں اور ایضاً مسہل مدمعرق بھی کہتے ہیں یہ سب انچاس الفاظ ہیں بہ نظر اُن افعال کے منسوب ادویہ کی طرف ہیں اور جن کا شمار ہم نے اس میں کیا ہے اب ہر ایک فعل کی صفت بہ تصریح اور توضیح ہم لکھتے ہیں۔ **مسخن**: یعنی گرمی پیدا کرنے والی دوا معروف ہے۔ **ملطف**: اُس دوا کو کہتے ہیں جو قوام غلیظ کو رقیق کر دے بوجہ حرارت معتدل کے جیسے زوفا اور حاشا بابونہ۔ **محلل**: وہ دوا ہے جو خلط میں تفرقہ اور جدائی پیدا کرے اُسے بطور بخارات کے اڑا دے خواہ اُس کا

اخراج خلط مقام خاص سے جہاں وہ ٹھہری ہوئی ہے اور درآوردہ ہو رہی ہے کر دے اور چند مرتبہ یہ فعل اس قدر کرے کہ خلط مذکور بالکل معدوم ہو جائے اور اُس کے بقیہ کا بھی کچھ اثر رہنے نہ پائے جیسے جندبیدستر۔ **جالی**: وہ دوا ہے کہ رطوبات بالزوجت کو جو منجمد ہو رہے ہوں مسامات کے منھ سے حرکت دے کر ہٹا دے اور سطح عضو کے مسامات سے دور کر دے جیسے ماء العسل۔ جو دوا جالی ہے باوجود فعل جلا دے۔ تلیین طبیعت بھی کرتی ہے اور جو دوا تلخ ہے اُس میں جلا ضرور ہوتی ہے۔ **مخشن**: وہ دوا ہے کہ سطح عضو کو بنظر اجزا کے پستی اور بلندی میں مختلف کر دے اور یہ بات یا اس وجہ سے پیدا کرے کہ اس میں قبض اور کثافت زیادہ ہو جیسا اوپر مذکور ہوا خواہ تیز ہو اور بوجہ حریف ہونے کے باوجود لطافت اجزا کے ہمواری سطح عضو کی باطل کر دے۔ خواہ ایسے سطح میں جلا پیدا کرے جو دراصل باخشونت تھی مگر بوجہ کسی امر عارض کے چکنی ہو گئی ہے اس واسطے کہ جب کسی عضو متین القوام میں سے جن کی سطح دراصل باخشونت ہے بطور جلا کے رطوبت لزج جدا کرے گی اور وہ رطوبت اُس عضو سے رواں ہو گی ایک سطح جدید بعد اس فعل کے پیدا ہو گی اور خشونت اصلی نکل جائے گی اور اس کا نکلنا ظاہر ہو جائے گا اس دوا کی مثال جیسے اکلیل الملک اور اکثر ظہور فعل ایسی دوا کا استخوان میں ہوتا ہے اور غضروف میں بھی ہوتا ہے اور جلد میں کمتر ہوتا ہے۔ **مفتح** وہ دوا ہے جو ایسے مادہ کو متحرک کرے جو اندرون تجاویف منافذ کے ٹھہرا ہوا ہے اور حرکت دے کر باہر نکالے کہ اس وقت وہ راہیں اور منافذ کھل جائیں اور بہ نسبت جالی کے اس کی قوت زیادہ ہے جیسے فطراسالیون یہ دوا ایسا فعل اس جہت سے کرتی ہے کہ لطیف اور محال ہوتی ہے اور اس میں قوت تقطیع کی بھی ہوتی ہے کہ تقطیع کے معنے ہم آیندہ بیان کریں گے خواہ یہ فعل اس جہت سی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دوا لطیف اور غسال ہے اور غسال کے معنے ہم آیندہ بیان کرتے ہیں۔ جو چیز حریف ہے مفتح ضرور ہے اور جو چیز لطیف ہے وہ بھی مفتح ہے اور جو شے سیال اور لطیف ہے وہ بھی مفتح ہے اگر مائل

بحرارت ہو خواہ معتدل ہو اور جو چیز لطیف اور حامض ہو وہ بھی مفتح ہے۔ **هاضم**: وہ دوا ہے جو غذا کو فائدہ ہضم کا دے جیسا کلیات میں مذکور ہو۔ **منضج**: وہ دوا ہے جو خلط میں نضج اور پختگی پیدا کرے اور وجہ اس فعل کے پیدا ہونے کی یہی ہے کہ باعتدال اس دوا میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور اس میں قوت قبض کی بھی ہے کہ اس قوت سے خلط کو روکتی ہے اور خارج ہونے نہیں دیتی ہے تا زمانیکہ اس میں نضج ہو جائے اور بدرشتی تحلیل خلط کی نہیں کرتی کہ اجزائے رطب اجزائے یابس سے جدا ہو جائیں لازم احراق کو ہے۔ **کاسر ریاح**: وہ دوا ہے جو ریح کو رقیق کر کے اپنی حرارت کے ذریعہ سے اور بوجہ پیدا ہونے تجفیف کے ریاح کو تحلیل کر دے اور دور کر دے اور جس مقام میں ریح مختقن اور یکجا ہو وہاں سے ہٹا دے اور باہر نکال دے جیسے تخم سداب۔ **مقطع**: وہ دوا ہے کہ بوجہ اپنی لطافت کے درمیان خلط لزج خواہ درمیان اس سطح کے جس میں خلط لپٹی ہوئی ہے درآوے نفوذ کرے اور خلط کو اسی سطح سے جدا کر دے اور خلط کے اجزا کے سطوح بتاین بالفعل پیدا کرے یعنی اتصال سطوح خلط کو برطرف کر دے اس طرح پر کہ اسی خلط کے سطوح کی تقسیم مختلف اجزائے سطحیہ کی طرف کرے تا کہ دفع ہونا اُن اجزائے سطحیہ خلط مذکور کا اُن مقامات سے جہاں وہ موجود ہیں ایسا آسان ہو جائے کہ تھوڑی سی تحریک اخراج میں اس خلط کے کافی ہو جیسے خردل یعنی رائی اور سکنجبین مقطع مقابل فرلق کے ہے جیسے لطیف کا اور غلیظ کا مقابلہ ہے اسی طرح ملطف اور مکثف کا مقابلہ ہے اور ہر ایک ان میں سے ہمراہ اپنے مقابل کے جب بولا جائے وہی معنے مقابلہ کے سمجھے جائیں گے مقطع کی یہ شرط نہیں ہے کہ قوام خلط کے اتصال میں کوئی اثر پیدا کرے اس لیے کہ اکثر تفرقہ اجزا کا پیدا ہو جاتا ہے اور ہر ایک اپنے قوام اصلی پر باقی رہتا ہے اور قوام اولی میں کچھ تبدل بہ نسبت اجزا کے نہیں ہوتا۔ **جاذب**: وہ دوا ہے جو رطوبات کو حرکت دے کر اس مقام پر پہنچا دے جہاں وہ رطوبات اس دوا سے آکر ملاتی ہوں اور یہ فعل بوجہ حرارت اور لطافت ادویہ کے پیدا

ہوتا ہے جیسے جند بیدستر دوائے شدید الجذب وہ ہے جو رطوبت عمق بدن سے جذب کر لائے اور عرق النسا خواہ اوجاع مفاصل اندرونی میں اسی قسم کی دوا نافع ہوتی ہے اگر بطور ضماد کے لگائی جائے مگر اس کا استعمال بعد تنقیہ خاص کے مناسب ہے ورنہ مضر ہوتی ہے اور اگر کسی قسم کا کانٹا خواہ کوئی کرچ وغیرہ اندر جلد کے گڑ جائے اور گھس جائے اسے بھی ایسی دوائے شدید الجذب اُبھار لاتی ہوے۔ **لاذع**: وہ دوا ہے کہ اُس میں ایک کیفیت نفوذ کی زیادہ ہوتی ہے اور لطیف نفوذ اس میں ہوتا ہے اتصال میں زیادہ تفرق پیدا کرتی ہے کہ عدد میں اجزا کی کثرت ہوتی ہے اور قریب قریب وہ اجزا اس طرح پر ہوتے ہیں ہر واحد کو حس جدا گانہ نہیں دریافت کر سکتی اور مجموع اجزا کو حس وضع واحد میں دریافت کرتی ہے جیسے رائی اور سرکہ سے ضماد کریں اور محض سرکہ سے ضماد کریں یا محض رائی سے۔ **محمر**: وہ دوا ہے کہ جس عضو سے ملے اس میں ایسی قوی گرمی پیدا کرے کہ خون اس عضو تک بخوبی کھینچ آئے اور ظاہر حس میں محسوس ہو جائے اس جہت سے وہ عضو سرخ ہو جائے جیسے رائی اور انجیر اور فودنج ادویہ محمرہ کا فعل قریب فعل کی یعنی داغ دینے کے ہوتا ہے اور یہ تدبیر بعد سب تدبیرات کے کرنی چاہیے۔ **مملک**: وہ دوا ہے جو بوجہ اپنی حدت اور خشونت کے مسامات سے اخلاط لذاع کو جن سے خراش پیدا ہو رہی ہے کھینچ لائے اور اس درجہ تک نہ پہنچے کہ قرحہ پڑ جائے۔ کبھی اس فعل کی اعانت ایسے کانٹے گنجان اور سخت سے ہوتے ہیں جن کے جرم محسوس نہ ہوں جیسے کیکج یعنی اٹومری میں ہوتے ہیں۔ **مقرح**: وہ دوا ہے جو فنا اور تحلیل ان رطوبات کی کرے جو اجزائے جلد میں وصل ہو رہے ہیں اور برے مادہ کو اس عضو تک کھینچ لائے تا اینکہ قرحہ پڑ جائے جیسے بلادر یعنی بھلانواں۔ **محرق**: وہ دوا ہے کہ لطیف اخلاط کی اعضا سے تحلیل کرے اور کثیف کو جو بطور خاکستر اخلاط کے ہوں اُن کو بڑھنے دے جیسے فرفیون اور لطافت پیدا کرے۔ **اکال**: وہ دوا ہے کہ جس کی تحلیل اور قرحہ ڈالنا اس درد کو پہنچے کہ جوہر لحم سے بھی کسی قدر کم ہو جائے جیسے

زنگار۔ **مفتت**: وہ دوا ہے کہ جو کسی خلط متحجر کو بدن میں پائے اس کو ریزہ ریزہ اور پاش پاش کردے جیسے حجر الیہود اور پتھری۔ **معفن**: وہ دوا ہے کہ مزاج کو اس روح کے جو عضو میں ایسا فاسد کرے اور مزاج کو ان رطوبات کے جو مخصوص ہیں بوجہ تحلیل کے ایسا خراب کرے کہ وہ رطوبات وغیرہ اس عضو کے جزو نہ ہو سکیں مگر اس کا فساد اس درجہ نہ ہو جتنا محرق یا اکال کا ہوتا ہے اور محلل بھی اس قدر نہ ہو بلکہ وہ رطوبت فاسد ہو کر باقی رہ جائے کہ رطوبت علاوہ حرارت غریزی کے کوئی اور حرارت اس میں اثر کر کے عفونت پیدا کرے جیسے زرنیخ اور ثافیثا اور جب ان دونوں میں کوئی حرارت اثر کرے گی۔ **کاوی**: وہ دوا ہے جو جلد میں احراق مجفف پیدا کر کے اس کو سخت کر دے جیسے کوئی جلی ہوئی چیز بس جو ہر اس جلد کا خلط سیال کی روانی کو روکے بلکہ جو خلط اس عضو میں ٹھہری ہوئی ہے اس کی روانی کو بھی منع کرے۔ ایسی خشکی کو خشک ریشہ کہتے ہیں اور اس دوا کا استعمال اس وقت ہوتا ہے جب نشتر فصاد کا دھوکے سے شریان تک پہنچ جائے جیسے زاج اور قلقطار۔ **قاشر**: وہ دوا ہے جو بوجہ زیادتی جلا کے جلد کے اجزائے فاسد کو صاف کر دے جیسے قسط اور زراوند اور جو چیز بہق اور برص اور کلف وغیرہ میں نافع ہوتی ہے اسے قاشر کہتے ہیں۔ **مبرد**: مشہور اور ناظر کتاب ہذا اثر تبرید سے بخوبی واقف ہے۔ **مقوی**: وہ دوا ہے کہ قوام عضو اور اُس کے مزاج کو ایسا معتدل کرے کہ فضول جو اس عضو کی طرف گرنے ہوں اُن کے انصباب کو روکے خواہ جو آفات اُس عضو کی آتے ہوں اُن کی آمد کو بند کر دے اور یہ اثر اُس دوا میں یا بنظر خاصیت کے ہو جیسے گل مختوم خواہ تریاق خواہ مزاج اُس دوا کا ایسا معتدل ہو کہ اس اعتدال کی وجہ سے عضو کی تسخین میں تبرید پیدا کرے اور تبرید میں تسخین پیدا کرے جیسے جالینوس نے بہ نسبت روغن گل کے یہی کہا ہے۔ **رادع**: جاذب کی ضد ہے وہ دوا ایسی ہے کہ جو بوجہ اپنی برودت کے عضو میں بھی ایک برودت پیدا کرتی ہے کہ اس برودت سے عضو میں تکثیف پیدا ہوتی ہے اور مسام اس عضو کے بوجہ تکثیف کے بند ہو جاتے

ہیں جو حرارت جاذبہ اس عضو میں ہے بڑھ جاتی ہے اور پھر جوشے روان اور سیال ہے وہ منجمد ہو جاتی ہے خواہ گاڑھی اور لیسدار ہوتی ہے اور جب یہ کیفیت بہم پہنچتی ہے پھر اس خلط کا سیلان عضو مذکور تک نہیں ہونے پاتا ہے اور نہ اس عضو میں اس خلط کے قبول کی گنجائش رہتی ہے۔ جس طرح عنب ثعلب کا حال بہ نسبت اورام شکم کے ہے اسی طرح بہ نسبت اورام جگر کے ہو۔ **مغلظ**: ملطف کی ضد ہے اور وہ دوا ایسی ہے کہ قوام رطوبت کو اغلاظ کر دے خواہ انجماد پیدا کر کے یا گاڑھا کر کے خواہ اس قوام میں خود داخل ہو کر اور آمیختہ ہو جائے اور انجماد اس میں پیدا کرے۔ **مفجج**: برخلاف ہاضم کے ہے اور وہ ایسی دوا ہے کہ بوجہ اپنی برودت کے فعل حار غریزی کا نیز فعل حار غریب کا جو ہضم غذا میں ہوتا ہے باطل کر دے اور خلط کی نسبت بھی اُس کا فعل ایسا ہی ہو کہ اُسے غیر منہضم خواہ ناپختہ رہنے دے اور ہضم اور نضج دونوں کا نہیں ہو سکتا خواہ ہضم ہو گا خواہ نضج۔ **مخدر**: وہ دوائے سرد ہے کہ اس کی تبرید کسی عضو کے اُس جوہر کو جو حامل قوت حس اور حرکت کی ہے سرد کر دے اور مزاج میں غلاظت پیدا کر دے اور بوجہ برودت اور غلیظ روح کے قوائے نفسانی اس روح کا استعمال نہ کریں اور خاص اس عضو کا مزاج اس دوا کی وجہ سے ایسا ہو جائے کہ تاثیر قوائے نفسانی کی قبول نہ کر سکے جیسے افیون اور بنگ وغیرہ۔ **مرطب**: وہ دوائے سرد ہے۔ **منفخ**: وہ دوا ہے جس کے جوہر میں رطوبت غلیظہ ایسی غریب اور نا ملائم طبع ہو کہ جب اُس میں حار غریزی کوئی فعل یا اثر کرنا چاہیے بسرعت اس دوا کا تحلل نہ ہو سکے اور اگر کسی طرح کا تحلل ہو ریح بن جائے جیسے لوبیا۔ کل ایسی چیزیں جن میں نفخ ہے دردسر بھی ضرور پیدا کرتی ہیں اور آنکھ کو مضر ہیں مگر بعض ادویہ اور غذائیں ایسی ہیں جو ہضم اول میں اُن کی رطوبت ریح پیدا کرتی ہیں اُن کا نفخ معدہ میں ہوتا ہے اور اسی جگہ خواہ امعا میں اُن کا نفخ باطل بھی ہو جاتا ہو اور بعض ادویہ خواہ غذا ؤں کا مادہ نفخ اُن کی رطوبت فضلیہ ایسی ہوتی ہے کہ اُس کا بطلان معدہ وغیرہ میں نہیں ہوتا بلکہ رگوں میں پہنچ کر وہ نفخ زائل ہوتا

ہے خواہ تھوڑا سا نفخ معدہ میں جاتا رہتا ہے اور باقی ماندہ کا ازالہ رگوں میں ہوتا ہے اور بعض کا نفخ بالکل معدہ میں مستحیل ہو جاتا ہے بطرف ریح کے مگر معدہ میں اُن میں سے کسی قدر متحلل نہیں ہوتا ہے اور جب رگوں میں اُن چیزوں کا نفوذ ہوتا ہے ریاح باقی رہتے ہیں ہیں حاصل یہ ہے کہ سب چیزوں میں جس میں رطوبت زائدہ غریبہ آمیختہ ہے اس کے ہمراہ نفخ بھی ضرور ہوتا ہے۔ جیسے زنجبیل خواہ تخم جرجیر اور جو دوا منفخ ہے رگوں میں وہ مغلظ بھی ضرور ہے اور جو منفخ نہیں وہ مغلظ بھی نہیں ہے۔ **غسال**: وہ دوا ہے کہ اپنی قوت فاعلہ کی وجہ سے جلا پیدا نہ کرے بلکہ اس میں ایک قوت منفعلہ ایسی ہو یعنی ایک رطوبت ایسی ہو کہ اس رطوبت کی حرکت خواہ سیلان اور بہنا ذریعہ جلا اور صفائی کسی عضو ملاقی دوائے مذکور کا ہو۔ اس لیے کہ جو شے مسائل اور لطیف ہے۔ اور جب وہ روان ہوتی ہے اور رگوں کے منہ میں اس کا سیلان پہنچتا ہے بوجہ اپنی رطوبت کے فضول کو نرم کرتی ہے اور اپنے سیلان خواہ بہتے وقت فضول کو بھی بہا لے جاتی ہے جیسے مار الشعیر خواہ ماء القرع یعنی آب کدو اور آب خیارین آور آب چقندر وغیرہ۔ **موشح**: خواہ چرک پیدا کرنے والے قروح میں وہ دوا ہے کہ خود رطب ہوتی ہے اور قروح کے رطوبات سے آمیختہ ہو کر قروح کی رطوبت زیادہ کرتی ہے اور قروح کی خشکی اور اندمال کو منع کرتی ہے۔ **فرلق**: وہ دوا ہے جو سطح جسم متصل کو تر کر دیتی ہے اور جو کوئی چیز سخت مثل حجر کے اس میں محتبس ہو اُسے یہاں تک بھگوتی ہے کہ آخر میں وہ شے حجری پگھل جاتی ہے اور اس کے اجزا بہنے کے قابل ہو جاتے ہیں بوجہ اس نرمی کے جو اس دوا سے ان اجزا کو حاصل ہوتی ہے پھر بعد نرمی کے اُسی جگہ سے بوجہ ثقل طبعی کے سرک جاتے ہیں اور جدا ہو جاتے ہیں خواہ قوت دافعہ اُن کو ہٹا دیتی ہے جیسے آلو بخارا وغیرہ بروقت اسہال پیدا کرنے کے یہی اثر پیدا کرتے ہیں اور مزلق کر دیتے ہیں۔ **مملس**: وہ دوائے لزج اور چسپندہ ہے جو سطح پر عضو با خشونت کے پھیل کر اس قدر انبساط اُسے ہوتا ہے کہ ظاہری سطح اس جسم کی چکنی ہو جاتی ہے اور

اس کی خشونت مخفی ہو جاتی ہے خواہ بطرف اس کے کوئی رطوبت رواں ہوکر ایسی پہنچتی ہے کہ اس کا انبساط اسی طرح کا ہوتا ہے اور خشونت عضو کی بوسیدہ ہو جاتی ہے۔ **مجفف**: وہ دوا ہے کہ رطوبات کو تحلیل کر کے فنا کرتی ہے اور چونکہ اس میں قوت تحلیل ہمراہ تلطیف کے ہوتی ہے اس وجہ سے فنائے رطوبات ہو جاتا ہے۔ **قابض**: وہ دوا ہے جو اجزائے عضو میں بافراط حرکت اجتماع پیدا کر کے اجزا کے وضع میں تکاثف اور مجاری میں انسداد پیدا کرتی ہے۔ **عاصر**: وہ دوا ہے جس کا قبض اور جمع کرنا اجزا کا اسدرجہ پر پہنچ جائے کہ رطوبات رقیقہ جو اندر اعضا کے ٹھہرے ہوئے ہیں باضطرار تنگ ہو کر منفصل اور جدا ہو جائیں اور سمٹ کر نکل جائیں۔ **مسدود**: وہ دوا خشک ہے جو بوجہ اپنی کثافت خواہ پیوست کے محتبس ہو جائے خواہ بوجہ تغریہ کے منافذ میں فاسد پیدا کرے۔ **مغری**: وہ دوائے خشک ہے جس میں تھوڑی سی رطوبت لزوجت دار ہوکر بوجہ اسی رطوبت کے منہ پر رگوں وغیرہ کے لپٹ جائے اور ان کو بند کر دے اس جہت سے جوشے اس میں رواں اور سیال بھری ہے اس میں حبس پیدا ہو جو شئے بالزوجت ہو اور پتلی بھی ہو اور پھیلتی ہو جب آگ کی گرمی اسے پہنچے گی مغری ساو اور حابس ہو جائے گی جیسے اوپر بھی مذکور ہوا۔ **مدمل**: وہ دوا ہے کہ تجفیف پیدا کرے اور جو رطوبت دو سطح میں زخم کے ٹھہری ہو یعنی درمیان دو سطح زخم کے جو رطوبت بھری ہے اس رطوبت میں کثافت پیدا کر کے تغریہ اور لزوجت پیدا کرے ایک سطح کو دوسری سے چسپاں کر دے جیسے صبر یعنی ایلوہ اور دم الاخوین اور حفیفہ یعنی رسوت وغیرہ۔ **منبت اللحم**: وہ دوا ہے جس کی خاصیت یہ ہے کہ جو خون زخم تک پہنچے اسے گوشت بنا دے اس طرح کہ اس کا مزاج معتدل کرے اور بستگی خون میں پیدا کرے اور قوام اس کا خشک کر ڈالے۔ **خاتم**: وہ دوا ہے جو تجفیف زیادہ پیدا کرے اور زخم کی سطح کو اس قدر سکھا دے کہ خشک ریشہ پیدا ہو جائے اور پپڑی پڑنے سے کسی قسم کی آفت پھر زخم تک نہ پہنچ سکے تا ایکہ جلد

اصلی پیدا ہو جائے جو دوا حرارت اور برودت میں معتدل ہے اس کی تخفیف میں لذع نہیں ہوتی ہے مزاج کو موافق ہونے کے سبب سے۔ **دوائے قاتل**: اس کو کہتے ہیں جو مزاج کو افراط فساد کی طرف پھیر دے جیسے افیون اور فربیون۔ **سم**: وہ دوا ہے جو فساد مزاج فقط بوجہ ضدیت کے پیدا نہ کرے بلکہ خاصیت اس کی یہی ہو جیسے بیش یعنی سنکھیا خواہ بچھناک۔ **فادزہر اور تریاق**: یہ دونوں ایسی چیزیں ہیں کہ روح کو اپنی قوت اور صحت پر محافظت کر کے ایسی حفاظت کرتی ہیں کہ ضرر سم کا روح اپنے سے دفع کرتی ہے۔ لیکن تریاق کے لفظ کا اطلاق مرکبات صناعی پر جو آدمی تیار کریں بہتر ہے اور فادزہر کا ادویہ مفردہ جو خود بخود پیدا ہوتی ہیں اُن پر بہتر ہے اور شاید جو نبات خودرو ہے اس کا نام تریاق رکھنا اولیٰ ہے بہ نسبت معدنیات کے اور معدنیات کو بلقب فادزہر کے موسوم کرنا بہتر ہے اور یہ بھی محتمل ہے کہ فادزہر اور تریاق میں چنداں فرق نہ ہو۔ اور دونوں یکساں اطلاق کیے جائیں۔

مسہل اور مدر: مشہور ہیں جو دوا ایسی ہو جس میں اسہال اور قبض بھی ہو جیسے سورنجان میں وہ دوا اوجاع مفاصل میں مفید ہوتی ہے اس لیے کہ اس دوا کی قوت مسہلہ بہت جلد جذب مادہ کا کر کے مفاصل سے مادہ کو نکال لیتی ہے اور بعد ازاں قوت قابضہ مجرائی مادہ کو بند کرتی ہے کہ پھر مفاعیل کی طرف مادہ نہیں جا سکتا اور نہ کوئی اور مادہ قائم مقام مادہ اولے کے وہاں پر موجود ہوتا ہے جو دوائے مہلک ایسی ہو کہ اس میں باوجود تحلیل قبض معتدل بھی ہو استرخائے مفاصل اور تشنج اور اورام مفاصل کے جو بلغمی ہوں مفید ہوگی اور اُس کا قبض اور تحلیل ہر واحد تخفیف پر معین ہوگا اور جب قبض اور تحلیل دونوں یکجا ہو جاتے ہیں بس شدید ہوگا۔ ادویہ مسہلہ اور ادویہ مدرہ کے افعال ہیں تمانع اور خلاف ہے۔ اس لیے کہ ادویہ مدرہ اکثر ایسی ہیں کہ ثفل براز کو خشک کر دیتی ہیں پس خروج اس کا بذریعہ اسہال کے دشوار ہوگا جن دواؤں میں قوت مسخنہ اور قوت قابضہ مجتمع ہو اورام حارہ کو زمانہ تزید میں اور زمانہ منتہی میں مفید ہوں

گی۔ اس لیے کہ وہ دوائیں بوجہ قبض کے روح پیدا کریں گی۔ اور بوجہ تسخین کے جن دواؤں میں تریاقیت ہمراہ برودت کے موجود ہو دق کو نفع شدید پہنچائیں گی۔ جن دواؤں میں تریاقیت ہمراہ حرارت کے ہو برودت قلب کو مفید ہیں زیادہ بہ نسبت اور دواؤں کے طبیعت کو باری تعالیٰ عز اسمہ ولطفت حکمتہ نے یہ طاقت اور قوت عطا فرمائی ہے کہ ہر ایک دوا کی تقسیم اور توضیع مناسب اس طرح پر کرتی ہے کہ ہر ایک مزاج بارد کو جو اندرون جسم کے ہے وہی اثر اس دوا کے آثار سے پہنچاتی ہے جس کی وہ مستحق ہے حتیٰ کہ قوت محللہ کو اس مادہ میں نہیں چھوڑتی ہے جو بطرف کسی عضو کے گر رہا ہو اور نہ قوت تبرید کو اُس مادہ میں چھوڑتی ہے جو کسی عضو سے اخراج کیا گیا ہے اور یہ الہام طبیعت پر از طرف مانع حکیم بے چون وچرا کے ہے کہ اس میں عقل بشری دنگ ہے اور قاعدہ حکمت انسانی پاشکستہ اور لنگ ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

فصل پانچویں ان احکام کا بیان جو ادویہ کو امور خارجی کی جهت سے عارض ہوتے ہیں:

اب ہم کہتے ہیں کہ ادویہ کو کبھی اکثر احکام بنظر امور خارجی کے بھی عارض ہوتے ہیں جیسے صناعت کی وجہ سے چند خواص ادویہ میں ایسے پیدا ہوتے ہیں کہ اصل مزاج میں اُن کے امور مذکورہ نہیں ہوتے مثلاً جوش دینے سے خواہ پیسنے سے خواہ آگ میں جلانے سے خواہ پانی میں دھونے سے خواہ سردی میں انجماد پیدا کرنے سے یا قریب ایسی دواؤں کے رکھنے سے جو مزاج میں کسی قسم کا اثر پیدا کریں۔ پس اکثر ادویہ کا مزاج بوجہ انہیں امور کے متغیر ہو جاتا ہے اور کبھی تغیر مزاج بوجہ آمیزش چند اقسام کے ادویہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اگر چہ اسی تغیر کا بیان مناسب ادویہ مرکبہ خواہ قرابادین کے فن میں اولیٰ اور انسب ہے۔ بہر حال واضح ہو کہ بعض ادویہ کے جرم ایسے کثیف ہوتے ہیں۔ کہ جو قوتیں اُن میں ہوتی ہیں بدون طبخ شدید کے اور اس ترکیب کے کہ لگاتے وقت خوب الٹ پلٹ اُن کو دی جائے وہ قوتیں اُن سے جدا نہیں ہوتی ہیں

جیسے بیخ کبر اور زراوند اور ریناو غیرہ اور بعض ادویہ ایسی ہیں کہ ہنوز طبخ معتدل کی بھی نوبت نہیں پہنچتی اور تھوڑا سا جوش ادھر آیا اور اُن کی قوت پانی وغیرہ میں نکل آتی ہے اور ان کے ثفل میں کسی قدر اثر قوت کا باقی نہیں رہتا جیسے افتیمون وغیرہ کہ اگر اس کا طبخ زیادہ کیا جائے قوت اُس کی باطل ہو جائے بعض ادویہ ایسی ہیں کہ مستحق یعنی پینے سے ان کی قوت باطل ہو جاتی ہے پس چاہیے کہ بہت نرمی سے اُنھیں پیسیں **مترجم کھتا ھے** کہ شیخ نے رسالہ اکسیر معدنی میں کہا ہے کہ ارسطالیس نے برہان سے ثابت کیا ہے کہ تکلیس سے صورت نوعیہ باطل ہو جاتی ہے اور منجملہ وجوہ تکلیس کے سحق بھی ہے چنانچہ ماہرین کیمیا پر مخفی نہیں ہے اور بطلان صورت نوعیہ سے ضرور اثر خاص کا بطلان ہوگا۔ **متن** ایسی دواؤں کے سحق میں خیال رہے کہ حرارت سحق کی اس قدر نہ پہنچے کہ قوت دوا کی فاسد ہو جائے صموغ یعنی گوند کے قسم کی ادویہ ایسی ہی نازک ہیں کہ اُن کا پیسنا مناسب نہیں بلکہ لایق بحال اُن کے یہی ہے کہ پانی وغیرہ میں پگھلائی جائیں۔ جتنی دوائیں بافراط پیسی جاتی ہیں اُن کے افعال باطل ہو جاتے ہیں اس لیے کہ جو طریقہ ایسا ہے کہ اُس سے جسم کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہو جائیں اس طریقہ میں یہ بات ضرور نہیں ہے کہ قوت جسم کی بھی بمقدار چھوٹے ہونے اجزا کے باقی رہے مثلاً اگر کسی جسم کے چار ٹکڑے خواہ دو ٹکڑے کیے جائیں تو یہ بات ضرور نہیں ہے کہ ہر ایک ٹکڑے میں نصف خواہ چوتھائی قوت بھی باقی رہے۔ بلکہ ممکن ہے کہ اس تجزیہ اور تقسیم سے جسم مذکور کی قوت میں ایسا نقصان پہنچے کہ وہ فعل جسم کا جو بوقت مسلم ہونے کے تھا اب بالکل باطل ہو جائے جیسے اگر کوئی قوت معین اور زور معلوم ایک جسم کو ایک حرکت معین سے متحرک کرتا ہو ضرور نہیں ہے کہ نصف اس زور کا خواہ نصف اس جسم کا اس حرکت سابق کے نصف حرکت پیدا کرے۔ بلکہ شاید بعد نصف ہوئے زور کے اب کسی قدر حرکت اس جسم کی نہ ہو سکے۔ مثلاً کسی بوجھ کو دس آدمی ایک دن میں اگر ایک فرسخ یعنی تین میل لے جاتے ہوں تو ممکن ہے کہ پانچ

آدمی سے وہ بوجھ جنبش بھی نہ کر سکے۔ جائیکہ نصف فرسخ خواہ ڈیڑھ میل پر پہنچے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس بوجھ کا نصف پانچ آدمی ایک فرسخ تک دن بھر میں پہنچادیں بلکہ ممکن ہے جو مقدار بوجھ کی قابل ثقل کے اور تحویل کے تھی پہلی صورت میں اس بوجھ کا نصف قابل حرکت اور ثقل کے نصف قوت سے کسی قدر نہ ہو اس لیے کہ یہ نصف وزن خواہ نصف زور نصف اول سے متصل ہے اور نصف اول کی تحریک کا خواہ تحرک کا علت معدی نہیں ہے یعنی یہ مجموعہ زوروں کا ایسا نہیں ہے کہ اس کی قسمت میں وہی نسبت محفوظ رہے کس واسطے کہ اجزا ثقیل کے بالفعل جدا نہیں ہیں اور مجموعہ زوروں کا بھی کسی مقدار معین پر معلوم نہیں ہے اور جو ثقیل میں یہ نسبت وزن اور زور کے ثابت یہی ہوا ہے کہ نسبت کی حفاظت نہیں ہوسکتی اسی طرح جو چیز اجزا دوا کو چھوٹی چھوٹی کردے اور اس کی قوت کو کم کرے اس دوا کے واسطے ایک شے ایسی بھی ضرور ہوسکتی ہے کہ بقدر صغیر ہونے جسم دوا کے اور باقی ماندہ قوت کے برابر اثر قبول کرے۔ ورنہ یہ بات ضرور ہے کہ بڑے جسم کو یہ چھوٹا جزو اسی قدر کم اثر کرے جس قدر اس کا جرم صغیر ہوگیا ہے علاوہ بر اں ایک قوم اور ایک گروہ مثلاً مقلدان ارسطا طالیس) کی یہ رائے ہے کہ تصغیر اور چھوٹا کرنا اجزا کا صورت نوعیہ کو باطل کردیتا ہے اور اور قوت خاص کو بھی باطل کرتا ہے اور اس قول کا انکار مرکبات ادویہ میں بشدت کرنا ہماری رائے میں بھی مناسب نہیں ہے۔ ادویہ اگر کسی فعل خاص سے متصف ہوں بعد افراط سحق کے ایک دوسرے قسم کا فعل ان سے صادر ہوتا ہے۔ مثلاً کسی خلط قوی کے استفراغ خواہ کسی ثقل کے اخراج پر قادر ہوں بعد سحق کے اس قوت میں عجز پیدا ہوتا ہے اور استفراغ مائیتہ کی جو طاقت کم ہے پیدا ہوجاتی ہے اس لیے کہ قوت ان کی ساقط ہوجاتی ہے اور یہ بھی وجہ ہوتی ہے کہ اب چونکہ انکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہیں لہذا ان کا نفوذ بہت جلد ایسے عضو میں ہوتا ہے جہاں پہلے ان کا نفوذ ممکن نہ تھا اور اس عضو تک پہنچنے سے یہ فعل جدید پیدا ہوتا ہے۔ جالینوس نے حکایت کی ہے کہ ایک مرتبہ اتفاقاً معجون کمونی کے اجزا کو زیادہ

پیس ڈالا جب تیار ہو چکی فائدہ اور اربول کا اس سے ہوتا تھا حالانکہ وہ مسہل ہے اسی واسطے واجب ہے کہ دوا کے تحلق میں مبالغہ زیادہ نہ کریں ہاں جو ادویہ کثیف الجوہر ہیں انھیں زیادہ پیسنا ضرور ہے خصوصاً جب ان کا پہنچنا کسی مقام بعید تک منظور ہو اور وہ ادویہ کثیف ہوں اور حرکت میں ان کی ثقل اور گرانی ہو جیسے وہ ادویہ جو ریہ اور پھیپھڑے کے واسطے استعمال کریں اور ان میں بسد اور موتی اور شادنج وغیرہ شریک ہوں۔ احراق یعنی جلانا کبھی دوا کی قوت کو کم کر دیتا ہے اور کبھی زیادتی قوت کی پیدا کرتا ہے۔ کل ادویہ حادہ جن کے جوہر لطیف ہوں خواہ ان کے جوہر معتدل ہیں ایسی دوائیں جب جلائی جائیں ان کی حرارت اور حدت کم ہو جاتی ہے اس واسطے کہ جوہر ناری جو ان ادویہ میں پوشیدہ ہے بعد جلانے کے متحلل اور فنا ہو جاتا ہے۔ جیسے زاج کے جمیع اقسام اور قلقطار اور جو ادویہ ایسی ہیں کہ ان کے جوہر کثیف ہیں اور قوت ان کی حاد اور تیز نہیں ہے احراق کے ذریعہ سے ان میں قوت حاد پیدا ہوتی ہے جیسے چونا وغیرہ کہ قبل جلانے کے محض کنکر تھا اور کسی قدر حدت اس میں نہ تھی جب احراق نے اس میں اثر کیا تیزی اور وحدت بہم پہنچی۔ دوا کا احراق پانچ فائدہ میں سے کسی ایک فائدہ کے واسطے ہوتا ہے اس کی حدت ٹوٹ جاے۔ خواہ نئی حدت پیدا ہو جائے یا اس کا جوہر کثیف لطیف ہو جائے یا اینکہ آمادہ پس جانے پر ہو جائے یا اس کے جوہر کی روارت باطل ہو جائے۔ مثال صورت اول کی زاج اور قلقطار۔ مثال دوسرے کی چونا۔ مثال تیسرے کی سرطان اور قرن الایل جو سوختہ کر کے استعمال کرتے ہیں مثال چوتھی صورت کی ابریشم کہ اس کا استعمال واسطے تقویت قلب کے کرتے ہیں مگر مقرض کر کے اسے استعمال کرنا بہتر ہے بہ نسبت سوختہ کرنے کے مگر مقرض کرنے میں اس کے اجزا اس قدر چھوٹے نہیں ہو سکتے جس قدر پسی ہوئی دوا کے اجزا چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ ہاں اگر بڑی صعوبت اختیار کی جائے شاید قینچی سے ریشم ایسا باریک کٹ جائے جیسا درکار ہے۔ پانچویں صورت کی مثال بچھو کا جلانا پتھری کے واسطے جب اس کا

استعمال کریں غسل یعنی دھونا دوا کا ہر ایک دوا سے جو ہر حاد جو اس میں آمیختہ ہوا لگ کر دیتا ہے اور اس میں تسکین اور تعدیل پیدا کرتا ہے اور بعض اقسام کا دھونا دوا میں بعد مفرط حرارت کے تبرید پیدا کرتا ہے اسی واسطے جو دوا ارضی ہے کہ بوجہ احراق کے اس میں کسی قدر ناریت پیدا ہوئی ہو بعد غسل اور دھو ڈالنے کے یہ ناریت اس کی دور ہو جاتی ہے جیسے چونا بجھایا ہوا کہ بعد دھونے کے معتدل باقی رہتا ہے اور احراق اس کا بروقت پانی پڑنے کے زائل ہو جاتا ہے اور بعض قسم کے دھونے سے غرض اس شے کی تبرید نہیں ہوتی بلکہ غرض یہ ہوتی ہے کہ اجزا اس کے چھوٹے چھوٹے ہو جائیں خواہ بڑے ہو جائیں تا کہ جو غایت اور غرض ہے وہ پوری بر آمد ہو جس طرح توتیا کو دھوتے ہیں کہ پانی کے ذریعہ یہ سحق کرتے ہیں۔ ازاں جملہ یہ بھی ایک طرح کا غسل ہے کہ اس دوا سے کوئی اثر خواہ قوت جدا ہو جائے۔ جس طرح حجر ارمنی خواہ لاجورد کی بخوبی اس واسطے دھوتے ہیں کہ ان کی قوت مغشی یعنی متلی پیدا کرنے والی قوت ان سے جدا ہو جائے۔ بستہ اور منجمد کرنا دوا کا اس سے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہر ایک دوا کی قوت لطیف بعد منجمد کرنے کے باطل ہو جاتی ہے اور اگر مزاج اس کا بارد ہو برودت بڑھ جاتی ہے۔ قریب کسی دوا کے اگر کوئی دوا رکھی جائے اس کے ذریعہ سے چند کیفیات غریبہ ادویہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ یا آنکہ افعال اور خواص میں انقلاب ہو جاتا ہے اس لیے کہ اکثر افعال اور خواص بدل جاتے ہیں۔ مثلاً ادویہ حارہ سرد ہو جاتی ہیں خواہ سرد دوائیں گرم ہو جاتی ہیں جیسے اگر کوئی دوا بارد قریب حلتیت خواہ فربیون کے اور جند بیدستر کے رکھی جائے خواہ قریب مشک کے رکھی جائے اوس میں کیفیت حرارت کی پیدا ہو گی اور اگر کسی دوا سے گرم کو ہمراہ صندل اور کافور رکھیں اس کی تاثیر بارد ہو جائے گی۔ یہ بات ادویہ کے اوصاف اور افعال کی جو اوپر مذکور ہوئیں ان کا بخوبی لحاظ کرنا چاہیے کہ مختلف اقسام کی دوائیں مختلف ادویہ کے قرب اور مجاورت سے خواص ادویہ کے بدل جاتے ہیں۔ احکام ممازجت یعنی آمیختہ کرنے ادویہ کے یہ ہیں کہ کبھی ادویہ

کے احکام اور آثار بوجہ آمیزش کے قوی ہو جاتے ہیں اور کبھی بوجہ اختلاط اور آمیزش کے احکام دواؤں کے باطل ہو جاتے ہیں۔ کبھی مزاج ادویہ کی بوجہ آمیزش کے اصلاح ہوتی ہے۔ اور ان کے مضار اور خرابیاں زائل ہو جاتی ہیں۔ کبھی عمدہ مزاج کی دوا بوجہ آمیزش کے خراب ہو جاتی ہے۔ پہلی صورت کی مثال مثلاً بعض ادویہ میں قوت مسہلہ کسی قدر ہوتی ہے لیکن وہ قوت محتاج ایک معین کی ہے اس واسطے کہ فعل دوا کا براہ طبیعت معین قوی معین نہیں ہے۔ پھر جب اس کے ہمراہ معین بہم پہنچتا ہے۔ فعل اسہال کا اس دوا سے بخوبی صادر ہوتا ہے اور بقوت ظہور اس فعل کا اس سے ہو جاتا ہے جیسے تربد کہ اس میں قوت مسہلہ ہے مگر ضعیف ہے اور باحدت نہیں ہے کہ تحلیل شدید پر قادر ہو اور اس ضعف کے جہت سے بلغم رقیق کے اسہال پر تنہا تربد کو قدرت نہیں ہے جب اس کے ہمراہ زنجبیل بھی شریک ہو اس کی حدت اور تیزی کی اعانت سے خلط الزج اور چسپندہ زجاجی کو جس میں کثرت ہو بھی اخراج کرتا ہے اور بسرعت اسہال اس خلط کا کر دیتا ہے۔ اسی طرح افتیمون کا حال ہے کہ یہ بھی بطی الاسہال ہے جب فلفل اس کے ہمراہ شریک ہو خواہ اور ادویہ لطیفہ ہمراہ افتیمون کے شریک ہوں بسرعت اسہال پیدا کرتی ہے اس لیے کہ یہ ادویہ افتیمون کی قوت مسہلہ کی معین ہوتی ہیں۔ ریوند چینی بھی اسی طرح کہ اس میں قوت قابضہ قوی ہے مگر قوت تفتیح کی اس کی قوت قبض میں نقصان پیدا کرتی ہے۔ اگر ریوند کی آمیزش طین ارمنی خواہ اقاقیا سے کریں قبض شدید پیدا کرتی ہے۔ کبھی واسطے نفوذ پیدا کرنے اور بدرقہ کے زعفران کا ادویہ میں اختلاط کرتے ہیں جیسے زعفران ہمراہ گل سرخ اور کافور اور بسد کے ملائی جاتی ہے تاکہ قوت تنفیذ کی پیدا کرے اور اثر ادویہ مذکورہ کا قلب تک پہنچا دے اور کبھی آمیزش برعکس اس اثر کے ہوتی ہے یعنی قوت نفوذ کی کم کرنے کے واسطے آمیزش کی جاتی ہے جیسے تخم ترب کو ملطفات میں اس غرض سے شریک کرتے ہیں تاکہ دیر تک ان کا قیام جگر میں رہے اور بہت جلد نفوذ نہ کر جائیں اور اتنا ٹھہریں کہ جو غرض ان ادویہ بسرعت

جگر میں نفوذ کر جائیں قبل تمام ہونے فعل مقصود کے دفع ہو جائیں گی اور تخم ترب کی شرکت سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اس سے قے پر تحریک پیدا ہوتی ہے اور جوش عروق اور رگوں میں نفوذ کرنے والی ہے بوجہ اس حرکت مضاد کے دیر میں نفوذ کرتی ہے۔ جن دواؤں کی قوت آمیزش کی وجہ سے باطل ہو جاتی ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً دوائیں فعل واحد کو دوقوت متضاد کے کرتی ہیں۔ خواہ اون قوتوں میں گو تضاد واقعی نہیں ہے مگر قریب بہ تضاد کے ہے جب ایسی دوا دویہ یکجا ہوں اور حسب اتفاق ایک دوا کا فعل دوسری دوا کے اثر پر سابق ہو جائے اس وقت تو اس کا فعل تمام ہوگا اور ظاہر ہو جائے گا اور اگر کسی فعل پہلے اثر سے دوسری دوا کے سابق نہ ہو اس وقت دونوں کے اثر میں تمانع اور مزاحمت پیدا ہوگی اور کسی فعل بوجہ تعارض کے واقع نہ ہوگا مثلاً بنفشہ کہ بذریعہ تلئین کے اسہال پیدا کرتا ہے اور ہلیلہ کا اسہال بطور عصر اور تکثیف کے ہوتا ہے جب دونوں ملا کر کسی مادہ کے اسہال کے واسطے استعمال کریں اور اگر دونوں ساتھ ہی اپنا فعل کریں مزاحمت پیدا ہوگی اور دونوں کا فعل باطل ہوگا اور اگر ہلیلہ کا اثر پہلے ظاہر ہو اور عصر پیدا کرے بعد ازاں بنفشہ پہلے اثر تلئین کا پیدا کر دے اس کے بعد ہلیلہ کا استعمال ہو اور عصر پیدا کرے فعل اسہال کا بقوت ظاہر ہوگا۔ تیسری صورت کی مثال آمیزش جس میں اصلاح اور رفع مضرت ہو جائے یہ ہے جیسے صبر اور کتیرا اور مقل پس صبر چونکہ اسہال کرتا ہے اور تنقید امعاء کا اسی سے پیدا ہوتا ہے مگر سحج اور خراش امعا بھی پیدا کرتا ہے اور رگوں کے منہ کو کھول دیتا ہے جب اس کے ہمراہ کتیرا اور مقل بھی شریک ہو اور کتیرا اس وقت تغریہ اور لزوجت پیدا کر کے صبر نے جو خراش پیدا کی ہو اسے برطرف کر دے گا اور مقل رگوں کے منہ کو تقویت دیتی ہے اور ضرر سے صبر کے نجات کا گمان غالب ہوتا ہے یہ قواعد اور امثلہ طبائع ادویہ اور ان کے استعمال میں نافع ہیں۔

فصل چھٹی دواؤن کے التقاط اور یکجا کرنے کا بیان

التقاط ادویہ سے مراد یہ ہے کہ ان کو توڑنا اور نکالنا خواہ چننا خواہ تراشنا کس

طرح کریں اور ادخار سے یہ مقصد ہے کہ بعد حاصل کرنے کسی دوا کے اسے کیونکر رکھیں کہ اس کے اثر کی حفاظت رہے چونکہ ادویہ مستعملہ مختلف اقسام کے **مستعمل** ہیں معدنی بھی ہیں اور نباتی اور حیوانی پس معدنی میں عمدہ اقسام دواؤں کے وہی ہیں جو مشہور معاون سے لیے جائیں۔ **جیسے** قلقند یعنی پھٹکری قبرس سے اور زاج یعنی سرخ خواہ گلابی پھٹکری کرمان سے بعد اس کے یہ بھی ضرور ہے کہ معدنی آمیزش سے پاک ہوں اور کوئی شے دوسری سوائے اس دوا کے ان میں آمیختہ نہ ہو فقط جوہر اسی دوا کا لیا جائے اور اس کے رنگ اور بو اور مزہ وغیرہ میں کسی طرح کی خرابی نہ واقع ہوئے اور نبات کے اقسام میں بھی ادویہ مخصوص چند قسم کی **مستعمل** ہیں۔ کچھ اوراق یعنی پتیاں اور بیج اور جڑیں ہیں یعنی کچھ شاخیں ڈالیاں اور کلیاں ہیں اور کچھ گوند کی قسم سے ہوتی ہیں اور کچھ پھل بھی **مستعمل** ہیں اور بعض نبات کا مجھوڑ درخت بعینہ جس طرح کا ہوتا ہے مع جڑ اور شاخ وغیرہ کے۔ اوراق خواہ پتیاں وہی یعنی چاہیے جو اپنی پوری مقدار کو پہنچ چکی ہوں اور بعد پوری مقدار کے پہنچے کے بوجہ برگ ریزہ وغیرہ کے اون کا رنگ وغیرہ خراب نہ ہوا ہو خواہ ان کی قوت میں نقصان نہ آ گیا ہو اور اگر ٹوٹ کر گر پڑی ہوں جیسے پت جھڑ وغیرہ میں گرتی ہیں ان کی خرابی میں کیا شک ہے بزور اور تخم کا بھی یہی حال ہے کہ ان کو اس وقت لینا چاہیے جب ان میں سختی پیدا ہو اور ان کی خامی اور تری برطرف ہو جائے اور اصول یعنی جڑوں کو اس وقت اُکھیڑیں جب پتے گرنے کا وقت پہنچے اور کلی جب خوب کھل جائے اس وقت توڑنی چاہیے مگر بعد کھل جانے کے پژمردہ نہ ہونے پائے اور کھلائی ہوئی نہ ہوں یا خود بخود ٹوٹ کر درخت سے نہ گری ہوں۔ شاخ اور ڈالیاں جو خوب ہری بھری ہوں اور پختہ ہو چکی ہوں لیکن ہنوز خشکی اور اینٹھنا ان میں شروع نہ ہوا ہو۔ پھلوں کا بھی عمدہ وقت توڑنے کا وہ ہے کہ پختہ ہو جائیں اور خود بخود گر پڑنے کا وقت نہ آنے پائے۔ اور جو درخت **مسلم** استعمال کیا جاتا ہے اچھا وہی ہے کہ تر و تازہ ہو اور بیج اس میں پڑ چکے ہوں اور پختگی بزور میں آ گئی ہو۔

الغرض جس قدر جڑوں میں کجی اور تشنج کم اور شاخیں پتلی ہوں گی اور بز در تخم پھولے ہوئے اور گندہ ہوں گے اور بھرے ہوئے دانے ہوں اور جسقدر رفوا کہ میں رس زیادہ ہوگا اور وزنی ہوں گے وہی بہتر ہوں گے جو گٹھلی پتلی ہوگئی ہو اور خشک ہو کر چسپندہ ہو جائے اور سبک ہو اس سے کچھ اثر نہیں مترقب ہوتا ہے بلکہ اگر وزنی ہو اور جس قدر وزنی ہو وہی بہتر ہے جو دوا بروقت صفائی ہوا کے حاصل کی جائے افضل ہے۔ بہ نسبت اس دوا کے جو ہوائے مرطوب میں خواہ ایسے وقت لی جائے کہ پانی برسنے کا زمانہ قریب ہو جنگلی ادویہ بڑی اور وحشی ہیں بہ نسبت بستانی کے قوی تر ہیں اور حجم میں بھی چھوٹی ہوتی ہیں اور پہاڑوں کی بوٹیاں وغیرہ جنگل کی دواؤں سے بھی زیادہ قوی ہیں اور جن دواؤں کے چننے اور توڑنے کے مقامات ہوا خواہ دھوپ کے رخ پر ہوں وہ بھی بہ نسبت اور قسم کے مقامات کی دوا کے افضل ہیں۔ جہاں دھوپ اور ہوا کا گذر نہ ہو اور جس دوا کے توڑنے کے وقت بارش ہوئی ہو اور جس وقت اسے پانی درکار تھا برس گیا ہو افضل ہے بہ نسبت اس دوا کے جسے بروقت ضرورت آب باراں نے سیراب نہ کیا ہو اور سب احکام بنا بر اغلب اور اکثر کے صحیح ہیں۔ جس دوا کا رنگ پورا اور گہرا اور مزہ بخوبی ظاہر اور بو اس کی پاکیزہ ہو وہ دوا قوی تر ہے اپنے اور امثال کی نظر سے گھاس وغیرہ کا حال یہ ہے کہ دو برس کے بعد تین برس کے اندر اندر ان کی قوت ساقط ہو جاتی ہے سوائے چند ادویہ معدودہ کے جنھیں ہم شمار کریں گے جیسے خربق سیاہ اور سفید کہ ان کا بقا کا زمانہ طولانی ہے اور صموغ کا چھڑوانا بعد خوب منجمد ہونے کے مناسب ہے اور قبل ازانکہ گوند میں خشکی پیدا ہو جائے اور قبل ازانکہ ایسی خشکی اس میں پیدا ہو جائے کہ مالش دینے میں پس جاتا ہے اور اکثر صموغ کی قوت تین برس کے بعد باقی نہیں رہتی خصوصاً افربیون ہر ایک طبقہ کی دوائے صمغی خواہ غیر صمغی کے بقائے قوت کا زمانہ بقدر عمدگی دوا کے طولانی ہوتا ہے۔ اگر دوائے تر و تازہ قوی الاثر کم باقی ہو دوائے کہنہ دو چند مقدار پر قائم مقام دوائے تازہ کے ہو سکتی ہے کسی قسم کی دوا کیوں نہ ہو۔ حیوانات

کی قسم کی ادویہ میں شرط یہ ہے کہ وہ حیوان جوان ہو اور زمانہ ربیع میں جس کا جسم صحیح ہو اور کسی طرح کا مرض لاحق اس کے جسم میں نہ ہو اور اس کے اعضا پورے اور درست بے نقصان ہوں اور بعد ذبح اور تذکیہ کے جو جو چیزیں پھینک دی جاتی ہوں وہ سب پھینک دی ہوں اور جو حیوانات امراض میں مبتلا ہو کر مر گئے ہوں ان میں سے کوئی چیز نہ لیں۔ یہ وہی قوائد ہیں کہ طبیب کو ان پر آگہی واجب ہے اب ہم مقالہ دوسرا شروع کرتے ہیں اور انھیں ادویہ کو اس مقام پر درج کریں گے اور ان کے طبائع اور خواص سے بحث کریں گے جو اپنی ولایت خاص میں بآسانی بہم پہنچ سکتے ہیں اور اگر ان کی علامات صحیحہ کے ذریعہ سے تفقد اور تلاش کریں مل سکیں اور جو ادویہ ایسی ہیں کہ فقط ان کے نام ہم سنتے ہیں اور حصول ان کا دشوار ہے انھیں ہم ذکر نہ کریں اور الواح مذکورہ بالا کی ترتیب اور ان کے ایوان کو بیان کرتے ہیں اور بہ شمار امراض کے جداول کے الوان مقرر کرتے ہیں اور ہر مرض کے خاص رنگ مرض کو جیسا مناسب ہے ہم تجویز کرتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اور خدا اس کے اتمام کی آسانی عطا کرے مقالہ پہلا تمام ہوا۔ **دوسرا مقالہ** :اس کی تقسیم ہم نے چند الواح اور ایک قاعدہ پر کی ہے اور قاعدہ میں ادویہ مفردہ کے جزئیات کا بیان ہے پہلے مقالہ میں چونکہ ہم نے تفصیل الواح اور خانہائے نقشہ ادویہ مفردہ کی بیان کی ہے اور جس ترتیب پر یہ نقشہ مرتب ہے اسے بھی بہ توضیح تام بیان کیا ہے اور اب ہمارا یہ ارادہ ہے کہ ہر ایک خانہ میں اس نقشہ کے جو جو امور واقع ہوں گے خواہ ہر ایک خانہ کا سرنامہ اور پیشانی پر جو لفظ لکھا جائے گا اور جو رنگ خاص ہر ایک خانے ہے اسے بھی بیان کریں پہلے چار خانے یعنی نام دوا۔ اور شناخت عمدہ اقسام کیفیت اور طبیعت احوال در انفعال کلیہ کا حال تو ظاہر ہے محتاج بیان نہیں ہے رہے بارہ خانے یعنی پانچویں سے سولھویں تک البتہ محتاج اس قدر تفصیل کے ہیں کہ ان میں کون الفاظ واقع ہوں گے اور اس کا رنگ خواہ علامت کیا ہو گی اور یہ گمان نہ ہو کہ ہم نے بہ تکلیف یہ الفاظ معدودہ کئے ہیں بلکہ الفاظ مندرجہ ذیل

وہی ہیں جو تمام اس نقشہ کے خانوں میں جابجا استعمال ان کا آتا ہے اس لیے کہ جو دوا جس فعل اور خاصیت سے متصف ہے اس کے ذکر میں وہ لفظ ضرور درج ہوگا اور تعرض آثار اور خواص کلیہ کا بیان نہیں کیا گیا ہے بلکہ وہی احکام جو ہر دوا کے خاص خاص ہیں بیان کیے جاتے ہیں۔ **پہلی لوح** :یعنی پانچویں لوح خواہ پانچواں خانہ اس نقشہ کا منجملہ ان الواح اور خانوں کے جن میں رنگ خاص بھی مقرر کیا جاتا ہے اور اس میں بیان افعال و خواص دوا کا ہوگا منجملہ ان افعال کے لطیف کثیف لزج نشاف ملطف مکثف ملزق محلل جالی مغری فخشن مملس مفتح کہ رگوں کے منہ کھول دے مرخی مقطع۔ کاسر ریاح۔ جاذب۔ لاذع۔ رادع۔ منقی۔ مسکن وجع۔ محمر۔ محلک۔ مقرح۔ اکال۔ محرق۔ مصلح۔ عفونت۔ معفن۔ کادی۔ مقوی۔ منضج۔ منفج۔ مخدر مسدد۔ رخو یعنی ڈھیلے عضو وغیرہ کو استوار کردے۔ متخلخل۔ منعج۔ غسال۔ مزلق۔ عاصر۔ قابض۔ مصفی خون معرق جو پسینہ نکالے محمود الکیموس جس کا کیموس اچھا بنے۔ مذموم الکیموس جس کا کیموس بُرا بنے۔ پانی کے ضرر کو دفع کرنے والا کثیر الغذا جو کہ جزو بدن زیادہ ہو۔ قلیل الغذا جو جزو بدن کم ہو۔ مقوی اعضا مقوی احشاء یعنی اعضائے اندرونی۔ ردی الخلط جس سے خلط ردی پیدا ہو کر ہر خلط کی طرف مستحیل ہو جائے۔ نافع امراض سوداوی۔ مولد بلغم مولد لد سودا مولد صفرا۔ دافع ضرر بلغم۔ موافق مزاج مشائخ ہے افعال اس کے غریب اور دور از طبیعت ہیں۔ ہوا میں اثر اس کا ظاہر ہوتا ہے۔ مسہل کا بدرقہ ہے مسہل کی معین ہے۔

دوسری لوح :یعنی چھٹے خانہ میں ایسے امور کا بیان ہوگا۔ جو متعلق زینت سے ہیں مثلاً ہم لکھیں گے منقی ہے یعنی صاف کرتی ہے۔ کدورت جلد میں پیدا کرتی ہے چھائیں کو دور کرتی ہے بحق اسود اور وضح یعنی سفیدی نمایاں اور برص کو نافع ہے۔ برص پیدا کرتی ہے۔ داد سے۔ کلف سے۔ نمش سے نجات دیتی ہے۔ کلف کو خواہ نمش کو پیدا کرتی ہے آثار قروح سے آثار جدری سے چہرہ کے شقاق اور پھٹ جانے

سے ۔ہونٹ کے پھٹ جانے سے نجات دیتی ہے ۔سلی اور کانٹا اندر سے نکال لیتی ہے دانتوں میں جلا دیتی ہے دانت اکھیڑ لیتی ہے ناک کی بو سے گندہ ذہنی سے نجات دیتی ہے گندہ ذہنی پیدا کرتی ہے بدن کو فربہ کرتی ہے بدن کو لاغر کرتی قمل یعنی جوؤں کو قتل کرتی ہے ورم داسخ کو مفید دندان متضرر سے ترچھے ناخن سے ناخن متاکل یعنی سڑے ہوئے سے فقط سفید سے نجات دیتی ہے لپستان اور خصیہ کو محفوظ رکھتی ہے ۔رنگ میں حسن پیدا کرتی ہے نکہت خوشبو کرتی ہے بالوں کو سیاہ کرتی ہے خواہ بالوں سفید کر دیتی ہے بال بڑھا کر لمبے کرتی ہے سرخ کرتی ہے بالوں کو مضبوط کرتی ہے اور پیچیدار خواہ سیدھے کرتی ہے خواہ بالوں کے منہ پھٹ جاتے ہیں بالوں کے پھٹ جانے کو منع کرتی ہے داالثعلب یعنی بالخورہ اور دالہ الحیہ کو منع کرتی ہے انتشار یعنی بال گرنے سے منع کرتی ہے انتشار پیدا کرتی ہے گنج پیدا کرتی ہے بال تراش ڈالتی ہے بال اگا دیتی ہے۔

تیسری لوح :یعنی ساتواں خانہ ادرام اور بثور کی نسبت اورام حارہ خواہ اورام باردہ سے نجات دیتی ہے اورام باطنی سے فلغمونی سے ورم رخو۔نفخہ سرطان ۔ورم سخت ۔خنازیر ۔سلع شہیدیہ دبیلات دبیلہ باطنہ سے جمرہ ۔نملہ ۔شری ۔ جادرسیہ۔ نفاطات ۔نار فارسی ۔ طاعون ۔اورام فرجہ خصف یعنی استحکام اورام عضل ۔بثور لبینہ ۔ اورام زیر گوش اورام زیر بغل اورام مائی یعنی فتق جو لڑکوں کو ہوتا ہے قیلہ ریحی اورام جگر اورام طحال ۔اورام معدہ ۔اورام قضیب اورام رحم ورم مثانہ ورم لپستان ۔ورم انثیین اورام گردہ اورام معدہ سے نجات دیتی ہے ۔خواہ اورام گرم اورام رخو۔اورام صلب اور سرطان کو پیدا کرتی ہے ۔

چوتھی لوح :یعنی آٹھواں خانہ خراج اور قراح کا ہے اس میں ان امراض کا بیان ہے ۔قروح ناعیہ ۔قروح خبیثہ۔قروح عفنہ قروح وسخہ سے نجات دیتی ہے قروح میں وسخ یعنی چرک پیدا کرتی ہے نواسیر سے خواہ اور شید سے نجات دیتی ہے

صرع کو فائدہ کرتی ہے صدر اور دوار کو نافع ہے سبات کو مفید ہے مالیخولیا کو نافع ہے۔ جنون کو نفع کرتی ہے خواب سے لڑکا جو ڈرتا ہے اس کو مفید ہے غشی کو نافع ہے سرسام حار کو مفید ہے سبات سہری کو اور جمود کو نافع ہے۔ حافظہ کو قوی کرتی ہے نسیان پیدا کرتی ہے خمار کو مفید ہے۔ دوی اور طنین کو نافع ہے۔ کری گوش اور بہرے پن کو مفید ہے درد گوش کو نافع ہے ورم گوش کو مفید ہے قروح اور زخمہائے گوش کو نافع ہے نزلہ کے اقسام اور زکام کو مفید ہے۔ رعاف یعنی نکسیر کو نافع ہے کہ دور کر دیتی ہے چھینک لاتی ہے زیادہ چھینکیں اگر آتی ہوں انکو دور کر دیتی ہے منہ کے چھالوں کو نافع ہے قلاع اور جوشش دہن کو مفید ہے منہ کے امراض کو مفید ہے سیلان لعاب دہن کو روکتی ہے دانتوں کی تقویت کرتی ہے آسانی دانت کے اُکھارنے مین اس دوا سے ہوتی ہے دانتوں کے کند ہونے کو مفید ہے۔ زبان کے اقسام اورام کو نافع ہے ضفدع اللسان جو ایک گرہ زبان پر مینڈک کی شکل پر بستہ ہو جاتی ہے اس کو مفید ہے مسوڑھے کے قروح اور زخموں کے خون جو مسوڑھے سے اکثر نکلا کرتا ہے اس کو مفید ہے۔

ساتویں لوح میں اعضائے چشم کو جو عوارض ہوتے ہیں ان کے مضر اور مفید خواص ادویہ کے درج ہوں گے آشوب چشم جو حرارت سے ہو خواہ آشوب چشم کہنہ سبل جو ایک جھلی سی آنکھ میں پڑ جاتی ہے قروح اور زخم جو آنکھیں خاشاک اور تنکے وغیرہ سی پڑ جاتے ہیں طرفہ یعنی ایک سرخ نقطہ جو آنکھ میں پیدا ہوتا ہے سبز رنگ کے نشانات۔ کبود ہو جانا آنکھوں کا۔ سفیدی جو آنکھ میں بیش از حد آجائے آنکھوں کا ابل پڑنا اور آنکھوں کے ڈھیلوں کا باہر کی طرف زیادہ بر آمد ہونا اور بڑے ہو جانا طبقہ قرینہ کا موٹا ہو جانا۔ ڈھلکہ کی بیماری جس میں آنسو زیادہ نکلتے ہیں۔ مقوی بصارت دوا کا ہونا نزلات چشم خواہ نزول الماء کو روکنا۔ انتشار کو روکنا۔ تقیہ اور سوراخ چشم کی تنگی کو فائدہ دینا۔ پانی جو آنکھ میں اترتا ہے اور خواہ اوراتر آیا ہے اس کے لیے مفید اور مضر دوا۔ ناصور گوشہ چشم جس کو غرب کہتے ہیں ناخونہ جو آنکھ میں پیدا ہوتا ہے۔ کیچڑ خواہ چیپڑ جو

آنکھ سے نکلتا ہے آنکھ کی صحت کی حفاظت کرتی ہے جرب اور حکۂ چشم یعنی تر اور خشک کھجلی انکھ کی۔ سلاخ یعنی پلک کا موٹا ہونا اور کھجلی پلک کی اور پلکوں کے بالوں کا گر جانا کوئی بال ایسا پیدا ہو جائے جس سے آنکھ میں ایذا پہنچے۔

آٹھویں لوح اعضائے نفس اور سینے کی ادویہ کو جو مقوی اعضائے نفس کی ہوں خواہ اعضائے نفس کو مضر ہوں خواہ اورام لوزتین اور لہات کے مفید اور مضر دوا اور خوانیق اور ذبح کی دوا۔ جونک کی چھڑانے والی حلق سے۔ سانس کی آمد و شد کی آفات کی دوا۔ ربو یعنی تنگی نفس۔ انتصاب نفس یعنی جس میں بدون سیدھی کرنے گردن کے خواہ اوپر کی طرف کھینچنے کی سانس نہ آسکے۔ سینہ کی خشونت کو دور کرنے والی خواہ سینہ میں خشونت اور روکھا پن کرنے والی۔ آواز میں خشونت پیدا کرنے والی دوا۔ بطلان آواز کو مفید۔ آواز کی صاف کرنیوالی دوا کھانسی کی مفید کھانسی پرانی جو خشک آتی ہو۔ ذات الجنب کی دوا ذات لراية کی دوا قے کی مناسب دوا نفث المدہ یعنی کھنکھار میں پیپ آنے کی دوا سل کی دوا حجاب سینہ کے قروح کی پاک کرنے والی دوا خون تھوکنے کے مرض کی دوا پہلو کے اعضا کی مناسب دوا پھیپھڑے میں خواہ سینہ میں جو خون بستہ ہو جاتا ہے اسکی دوا۔ خفقان یعنی حرکت مضطربہ قلب سردی سے ہو خواہ گرمی سے اُسکی دوا۔ اورام پستان کی دوا دودھ بڑھانے والی اور زیادہ کرنے والی دوا دوائے مقوی قلب فہم کو پاک کرتی ہے۔ سو مزاج گرم قلب اور سوء مزاج بارد قلب کو مفید ہے غشی کو مفید ہے۔

نویں لوح اعضائے غذا کے متعلق ادویہ وہ ہیں جو معدہ کو تقویت دیں۔ جو معدہ کو ضعیف کریں۔ ہضم کو ضعیف کریں۔ ہضم کو خراب اور بدحال کریں۔ اشتہا کو نمایاں یعنی بھوک کھول دیں۔ اشتہا کو ساقط کردیں۔ بری چیزوں کے کھانے کی اشتہا پیدا ہونے کی مٹانے والی دوا۔ معدہ کے واسطے خراب دوا کونسی ہے۔ ہچکی دور کردے۔ متلی کو دفع کرے۔ قے لانے والی دوا۔ کرب معدہ میں پیدا کرے۔ ڈکار کی مفید۔

ڈکار زیادہ لانے والی دوا۔معدہ کو یہ دوا ڈھیلا کرتی ہے۔معدہ کو آراستہ پیراستہ کرتی ہے۔سدہ ہائے معدہ کی تفتیح کرتی ہے معدہ میں لذح پیدا کرتی ہے۔ پیاس بڑھاتی ہے۔ پیاس میں سکون پیدا کرتی ہے۔معدہ کو مفید اور نافع ہے۔درد معدہ کو مفید ہے۔ زلق المعدہ کو نافع ہے۔سرطان معدہ کو نافع ہے۔ورم معدہ کو مفید ہے۔جگر کو مقوی ہے۔جگر کو مضر ہے۔درد جگر کو مفید ہے۔سدہ جگر کو مفید۔قروح جگر کو مفید ہے اورام گرم جگر کو مفید ہے اورام باردہ جگر کو مفید ہے جگر کی سختی کو مفید ہے جگر میں صلابت پیدا کرتی ہے۔یرقان زرد کو دور کرتی ہے۔یرقان اس دوا سے پیدا ہوتا ہے۔استسقا زقی یا استسقاء لحمی یا طبلی کو مفید ہے استسقا کو پیدا کرتی ہے۔طحال کے درد کو مفید ہے۔ورم طحال کو مفید ہے۔طحال کی سختی کو مفید ہے۔یرقان سیاہ کو دور کرتی ہے نفخہ طحال کو مفید یا مضر۔

دسویں لوح اعضائے نفض فضول کی ہے یعنی جن اعضائے فضول اخلاط خواہ اعضاء کے دفع ہوتے ہیں ان ادویہ میں وہ دوائیں ہیں جو براز کو آسانی دفع کردیں۔رطوبت اور اخلاط غلیظہ کو باسہال خارج کریں۔مائیت کو براہ اسہال خارج کریں ریح کے مسہل خون کا اسہال کریں۔طبیعت کو بستہ کردیں۔یعنی دست رک جائیں۔اسہال کو نافع ہوں ذرب جو تا ہے معدہ سے عارض ہوتا ہے اس کو نفع کریں۔معدہ میں سحج یا خراش پیدا کریں۔ہیضہ کو نافع ہوں۔ہیضہ پیدا کریں زلق الامعا کو مفید ہوں دیر تک معدہ میں ٹھہرائیں۔کسی چیز کو خواہ ایں کہ خود دیر تک معدہ میں ٹھہریں سحج کو مفید ہوں۔قروح معدہ کو نافع ہوں مڑوڑ کو مفید ہوں۔مڑوڑ پیدا کریں۔پیچش کو مفید ہوں۔قولنج بارد کو فائدہ کریں۔قولنج حار کو مفید ہوں۔قولنج ریحی کو مفید ہوں قولنج ورمی دور کریں۔امعا کو ورم کو نافع۔ایلاؤس سے نجات دیں۔دیدان اور کیڑے جو امعا وغیرہ میں پیدا ہوتے ہیں ان کو مفید ہوں۔درد جو امعا میں ہوتے ہیں انکو نافع ہوں۔فضلا براز کی بدبو دور کریں فضلہ براز میں بوئے بد پیدا کریں

ادرار بول کریں اور ادرار حیض کریں۔ بول اور حیض دونوں کا ادرار کریں احتباس بول خواہ دشوار بول اور حرقت بول اور تقطیر البول اور سلسل البول اور بول الدم اور بول قیح کو مفید ہوں۔ گردہ کی تقویت کریں۔ ذیابیطس کو اور سنگ گردہ اور سنگ مثانہ کو مفید ہوں اورام اور درد گردہ اور قروح گردہ قروح اور جرب مثانہ اور مثانہ کی خارش درد مثانہ استرخائے مثانہ کو مفید ہوں۔ مثانہ کو مضر ہوں۔ رحم کے درد کو مفید ہوں۔ سیلان رطوبت کو روکے رحم کا تنقیہ کر دے خون حیض کو پیدا کر دے۔ خون حیض کو جاری کر دے اورام رحم کو نفع کرے۔ رحم کا منہ جو مل گیا ہو اسکو کھول دے۔ رحم میں سخونت پیدا کرے۔ رحم کو تنگ کر دے۔ ریاح رحم کو نافع ہو۔ بثور اور دانہ جو رحم میں پڑتے ہیں ان کو اور قروح رحم کو مفید ہو۔ حمل رہ جانے پر معین ہو عقم یعنی بانجھ کر دینے کو عورت کے موثر ہو۔ جنینکو نکال دے۔ اسقاط حمل کر دے۔ مشیمہ جس کو چھوڑ کہتے ہیں بعد ولادت کے رہ جاتا ہے اس کو خارج کر دے۔ تسہیل ولادت کرے۔ نفسا یعنی زچہ کو خون ولادت سے پاک کر دے باہ کو برانگیختہ کرے منی بکثرت پیدا کرے۔ زیادہ منی کو کم کر دے۔ احتلام اگر زیادہ ہو پس اس دوا سے نہانے کی حاجت کم ہو جائے نعوظ خواہ ایستادگی ذکر کی پیدا کرے بہ فریسا موس یعنی بے انداز شہوت باہ کو نفع کرے اورام قضیب کو اور جراحت ہائے مقعد کو مفید ہو۔ مقعد کی تقویت کرے اورام مقعد کو دور کرے قروح مقعد اور شقاق مقعد اور درد ہائے مقعد کو مفید ہو بواسیر مقعد کو اور خون جو معقد سے جاری ہو اسکو اور استرخائے مقعد کو مفید ہے۔ مقعد کے باہر نکل آنے کی دوا۔ بواسیر مقعد کو دور کر دے۔

گیارھویں لوح حمیات کی ہے حمیات حارہ اور باردہ جو کہنہ ہوں اور حمیات مخلط از قسم غصب اور حمی محرقہ سے اور حمی لطیفہ سے نجات دہندہ ادویہ۔ ربع یعنی چوتھے دن جو تپ آتی ہو اس سے نجات دے۔ باری سے جو تپ آتی اور تپ دق کو مفید۔ حمیات یومیہ حمیا تغضہ کو مفید ہو۔ لرزہ سے اور شطر الغب سے حمی غشیہ خلطیہ

سے نجات دے۔

بارھویں لوح سموم اور زہر کے اقسام کی ادویہ جیسے تریاق اور فادزہر گزندہ جانور اور ہوام کے قتل کرنے والی دوا۔ ہوام کے بھگانے والی۔ زہر دوائے قاتل۔ بیش کی سمیت کو دور کرنے والی۔ قرون سنبل جسے سنکھیا بھی کہتے ہیں اس کو مفید۔ تلخہ مارکا زہر دور کرنے والی۔ شوکران اور افیون سے مرتک سے اور بھنگ سے اور دھتورہ سے فطر ذریح سے خانق النمر اور خانق الذئب سے۔ خرگوش دریائی سے نجات دیتی ہے۔ چوہے کو یہ دوا قتل کرتی ہے اقسام سانپ کے ڈسنے کو مفید ہے۔ سانپکے کاٹنے اور بچھو کے ڈنک مارنے سے اور رتیلا سے اور عنکبوت یعنی مکڑی سے۔ عقرب جرارہ سے۔ قملتہ النسر سے کتے کے کاٹنے سے۔ آدمی کے کاٹنے سے کلب الکلب سے دریائی اژدھے سے نیولے سے۔ موغالی سے فائدہ دیتی ہے۔ زہر کے بجھائے ہوئے تیر اور زہر ہلاہل سی جوارمنی ہے اور چیتہ کے پتے کے زہر سے نجات دیتی ہے۔

حرف الف

حرف الف سے جو دوائیں شروع ہوتی ہیں ان کا بیان:

اکلیل الملک جس کو فارسی میں گیاہ قیصر اور ہندی زبان میں پرنگ کہتے ہیں **ماھیت** یہ دوا شگوفہ خواہ کلی ایک گیاہ کی ہے رنگ اس کا زرد زرد مثل تین یعنی گیاہ خشکیدہ کے ہوتا ہے شکل اس کی ہلالی ہے اس میں اگرچہ تخلخل اور پولا پن ہے مگر اس کے ہمراہ کسی قدر سختی اور صلابت بھی ہوتی ہے ایک قسم اس کی سفید ہوتی ہے اور بعض قسم اس کی زرد رنگ ہے **اختیار** جو داور عمدہ قسم اس کی وہی ہے جو زیادہ سخت اور رنگ قدرے اسکا سفیدی مائل ہو مزہ اسکا تلخ ہو بو اس کی زیادہ سخت اور رنگ قدرے اس کا سفیدی مائل ہو مزہ اس کا تلخ ہو بو اس کی خوب ظاہر ہو۔ **دیسقوریدس** کہتا ہے کہ عمدہ اس کی وہ ہے جس کا رنگ زعفرانی ہو اور خوشبو

میں پاکیزہ ہو گو کہ بو اس قسم کی ضعیف ہے اور یہ عمدگی اس کی یہی ہے کہ لون اور رنگ اس کا میتھی کا ایسا ہو طبیعت گرم خشک درجہ اول کی ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ طبیعت اس کی مرکب ہے اور حرارت اس کی برودت پر غالب ہے **افعال و خواص** تھوڑا سا قبض ہمراہ تحلیل کے ہے اور اسی سبب سے تفتیح کی قوت اس میں ہے حکیم بدریغورس نے کہا ہے کہ یہ دوا فضول بدنی کو بالخاصہ پگھلا دیتی ہے۔ اطبا کہتے ہیں کہ اکلیل الملک ہمراہ سفتنج کے مسکن اوجاع ہے۔ یہ دوا محلل اور ملطف اور مقوی اعضا ہے ایضاً سفیدی انڈے کی ملا کر اور میتھی کا آٹا داخل کر کے اور السی اور خشخاش بھی بحسب موقع و مقام ورم کے اضافہ کر کے زیادہ مفید ہے۔

قروح و جروح تر زخم جن میں رطوبت ہو اور ان کو نافع ہے خصوصاً قروح شہد یہ کہ اس کو پانی میں پیس کر طلا کریں۔ خواہ اور کوئی دوا از قسم مجففات قروح اس میں بڑھا لیں جیسے مازو خواہ طین خفیف مثلاً گل ارمنی وغیرہ اور **اعضائے راس** اورام گوش اور کان کے درد کو اس کا ضماد ہمراہ میفختج کے نافع ہے اور اسی طرح ہمراہ اور ادویہ مجففہ کے جو ابھی مذکور ہو چکیں اور کانوں میں اس کے عصارہ کو نچوڑ کر ڈالنا بھی مفید ہے۔ درد کے واسطے اس کا نفع بہت جلد ظاہر ہوتا ہے۔ اسی دوا کا نطول بھی تیار کر کے استعمال کیا جاتا ہے پس دردسر میں تسکین پیدا کرتا ہے **اعضائے چشم** ضماد اس کا ہمراہ میفختج کے آنکھوں کے ورم کو نافع ہے اور نیز ادویہ دیگر مذکورہ بالا کے ہمراہ اس کا ضماد کرتے ہیں اور جوشاندہ اس کا ہمراہ شراب کے ورم چشم کو نافع ہے **اعضائے نقص** اورام مقعد اور انثیین اور رحم کو بطور ضماد کے ہمراہ میفختج کے و نیز ہمراہ اور ادویہ کے مفید ہے اور مطبوخ اس کا شراب میں بنایا جاتا ہے۔ **انیسون** جس کو زیرہ رومی اور ہندی میں زندنی کہتے ہیں **ماھیت** اس کی یہ ہے کہ تخم رازیانہ رومی کا ہے اور تیزی اس کی رازیانہ نبطی سے کم ہے اس میں کسی قدر حلاوت بھی ہے اور حرارت اس کی رازیانہ نبطی سے بہت زیادہ ہے طبیعت اس کی جالینوس کہتا ہے کہ دوسرے

درجہ میں گرم ہے اور تیسرے میں خشک ہے اور درجہ سوم کی حرارت اور یبوست کا بھی قول ہے اختیار اچھی وہی قسم ہے جو تازہ ہو اور دانے بڑے بڑے ہوں جن کی بھوسی جدا نہ ہوتی ہو خوشبو تیز ہو۔ انیسون افریطی بہ نسبت مصری کے بہتر ہے **افعال و خواص** مفتح ہے مگر تھوڑا سا قبض اس میں ہے مسکن او جاع ہے اور محلل ریاح خصوصاً بریاں کرنے سے حدت اس میں ایسی ہے کہ قریب ادویہ محرقہ معلوم ہوتی ہے اور جلی ہوئی بو اس میں سے آتی ہے **اورام و ثبور** چہرہ کی بھربھری اور تہبج کو اور ورم اطراف یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ کی سوجن کو سودمند اور نافع ہے **اعضائے سر** اگر اسکی دھونی لیں یا اس کی بخارات کا استنشاق کریں دردسر اور گھومنی کو نفع کرے گا اور اگر اس کو پیس کر روغن ملا کر کان میں ٹپکائیں کان کے اندر جو شگاف صدمہ اور چوٹ لگنے سے عارض ہوتا ہے اس کو اور نیز اقسام دردگوش کو نافع ہے **امراض چشم** سبل مزمن کو مفید ہے **مرض اعضاے نفس اور سینہ** سانس کی آمد شد میں آسانی کرتی ہے اور دودھ کو بڑھاتی ہے **اعضاے غذا** جو تشنگی بسبب رطوبات بورقیہ کے پیدا ہوتی ہے اسکو دور کرتی ہے۔ سدہ ہائے جگر اور طحال کو جو رطوبات سے پڑیں ان کو نافع ہے **اعضائے نفص** مدر بول اور عرق یعنی پسینہ اور حیض کی ہے جس کو سفید پیر کہتے ہیں۔ رحم کا تنقیہ سیلان رطوبات سفید سے کرتی ہے۔ محرک باہ کی ہے۔ بیشتر قبض شکم پیدا کرتی ہے اور اس اثر پر قوت ادرار جو اس میں ہے اس کی معین ہوتی ہے اس لیے کہ اکثر مدرات قابض بھی ہی سدہ ہائے گردہ اور مثانہ کی اور رحم کی تفتیح کرتی ہے۔ **حمیات** حمی عتیقہ کو یعنی پرانے بخار کو نافع ہے۔

افسنتین جس کو ہندی میں ستادو کہتے ہیں **ماہیت** اس کی ایک لکڑی ہے اس کی پتی سعتر کی پتی سے مشابہ ہے اور اس میں کس قدر تلخی اور قبض یعنی زبان کی گرفت اور تیزی بھی ہے حنین کہتا ہے افسنتین کے چند اقسام ہیں۔ مشرقی اور سوسی اور طرسوسی اور ایک وہ قسم ہے جس کو کوہ لگام سے لاتے ہیں اور غیر حنین دیگر متقدمین

نے کہا ہے کہ افسنتین کی پانچ قسمیں ہیں۔ طرسوسی اور سوسی اور نبطی اور خراسانی اور رومی۔ افسنتین نبطی میں عطریت ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ اس میں جوہر ارضی ہے کہ اسکی وجہ سے قابض ہے اور جوہر لطیف ہے جس کی سبب سے مسہل اور مفتح ہے۔ افسنتین منجملہ اقسام شیخ یعنی درمنہ کے ہے اس واسطے بعض علما اس کو شیخ رومی سے نام نہاد کرتے ہیں۔ عصارہ اس کا زیادہ قوی ہے بہ نسبت اسکے برگ کے اور بنظر تجربہ کے اس کا قیاس عصارہ افراسیون سے کیا جاتا ہے **اختیار** سوسی اور طرسوسی کی عمدہ قسم وہی ہے جس کا رنگ غبار کا ایسا ہو اور بو اس کی ملنے سے مثل صبر کے سونگھی جائے طبیعت اول میں گرم اور سوم درجہ میں خشک ہے اور عصارہ اس زیادہ تر گرم ہے اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ درجہ دوم میں یابس ہے اور یہ قول شاید زیادہ صحیح ہے **افعال و خواص** مفتح اور قابض اور قبض اسکا اسکی تلخی سے زیادہ تر قوی ہے نبطی میں قبض کی قوت زیادہ ہے اور حرارت کمتر ہے اس وجہا سے بلغم کا اسہال نہیں کرتی اگرچہ معدہ میں بھی بلغم ہو اور نہ بلغم کا اسہال میں اس سے کچھ نفع پہنچتا ہے۔ اس میں تحلیل کی بھی قوت ہے منجملہ خواص سے اس کے یہ ہے کہ پارچہ اور لباس کو کیڑے کے کھانے سے اور دیوچہ لگنے سے محفوظ رکھتا ہے اور جو فساد پارچہ میں ہوان کی وجہ سے آجاتا ہے اس سے محفوظ رکھتا ہے اور مداد یعنی روشنائی کو فساد تغیر سے اور کاغذ یعنی کتاب کو جو ایسی سیاہی سے لکھی جائے کیڑا لگنے اور چوہے کے کترنے سے بچاتا ہے زینت رنگ کو اچھا کرتی ہے کہ خوشنما ہو جاتا ہے اور داءالحیہ اور داءالثعلب کو مفید ہے جو آثار اور نشان زیر چشم خواہ اور بنفشہ گون پڑ جاتے ہیں اس کو زائل کر دیتی ہے **جراح اور قروح** صلابت ہائے اندرونی کو بطور ضماد کے اور شربا نافع ہے **امراض سر** سر میں خشکی پیدا کرتی ہے اور عصارہ افسنتین سے دردسر عارض ہوتا ہے۔ مجھے یہ گمان ہے کہ درد اس لیے عارض ہوتا ہے کہ مضر معدہ کو ہے بخار جوشاندہ افسنتین کا درد رگوش کو نافع ہے اور اگر شراب سے پہلے اس کو پلائیں خمار کو نافع ہوگا اگر اس کا ضماد رہمراہ نظروں کے

اندر رتا لو اور حنک کے کریں خناق باطنی اور ورم پس گوش کو مفید ہے۔ درد گوش کو اور جو رطوبت کان سے بہتی ہے اس کو بھی مفید ہے اور شہد کے ہمراہ اس کو پلانا سکتہ کو نافع ہے۔ **اعضائے چشم** آشوب چشم کہنہ کو مفید ہے خصوصاً نبطی کا ضماد اگر آنکھ کے نیچے کریں غشاوہ یعنی جھلی جو آنکھ میں پڑتی ہے اس کو بھی مفید ہے۔ اگر اس کا ضماد میفتج ملا کر بنایا جائے اور مستعمل ہو ضربان چشم کو فائدہ کرتا ہے اور ورم چشم کو نافع ہے اور جو خون کا نقطہ آنکھ میں منجمد ہو جاتا ہے اس کو بھی نفع کرتا ہے **اعضائے نفس** شراب افسنتین اس تمدد کو جو سراشیف کے نیچے عارض ہوتا ہے مفید ہے **اعضائے غذا** اشتہا جو ساقط ہو چکی ہو اس کو واپس لاتی ہے اور یہ عجیب دوا ہے اگر اس کا جوشاندہ خواہ اس کا عصارہ دس روز تک پلایا جائے اور ہر روز تین قواسو سات یعنی تیرہ تولہ سات ماشہ اور سات رتی پلایا جائے۔ استسقا کو بھی نافع ہے۔ اسی طرح ضماد اس کا ہمراہ طین اور نظروں اور آرد شیلم کے مفید ہے اور یہ ضماد مرض طحال کیواسطے بھی مفید ہے۔ کبھی استسقا اور مرض طحال میں افسنتین کا ضماد ہمراہ طین اور روغن سوسن اور نظروں کے کیا جاتا ہے۔ دیدان یعنی کرم شکم کو بھی قتل کرتا ہے خصوصاً اگر مسور اور چاول کے ہمراہ پکائی جائے۔ عصارۂ افسنتین معدہ کے واسطے زبوں ہے اور گیاہ اس کی بھی خاص قسم معدہ کو ضرر کرتی ہے بسبب ملوحت اور نمکین ہونے کے سوائے نبطی کے کہ وہ مضر نہیں ہے اور اگر سنبل الطیب اس میں ملا دیا جائے درد معدہ کو نفع کرتی ہے۔ شراب افسنتین مقوی معدہ ہے اور دیگر افعال بھی کرتی ہے۔ یرقان کو بھی مفید ہے خصوصاً اگر اس کا عصارہ دس روز میں روزانہ بقدر تین اوقیہ کے یعنی نو تولہ پانچ ماشہ دو رتی پلایا جائے افسنتین کا ضماد جگر اور معدہ اور خاصرہ پر کیا جاتا ہے اور ان مقامات کے درد کو نفع کرتا ہے جگر اور خاصرہ پر تو روغن حنا سے قیروطی بنا کر ضماد ہوتا ہے اور معدہ پر روغن گل ملا کر خواہ گل سرخ ملا کر ضماد کرتے ہیں۔ ان اعضائے مذکورہ کی صلابات کی کو بھی افسنتین سے نفع ہوتا ہے **اعضائے نفض** مدر بول اور حیض کی ہے اور

قوی ہے اس کا ادرار بہ نسبت حیض کے خصوصاً اگر ماء العسل ملا کر حمول کیا جائے مسہل صفرا ہے بلغم کے اخراج میں اس سے کچھ نفع نہیں ہوتا اور اس خلط کے اخراج میں اس کا فائدہ ہے جو کسی آنت میں ٹھہری ہو۔ مقدار شربت اس کی بھگو کر خواہ جوشاندہ میں پانچ درہم سے سات درہم تک ہے اور جرم سے اسکے دو درہم ہے۔ شراب افسنتین کا پینا بواسیر اور شقاق مقعد کو بھی مفید ہے۔ جس وقت فقط افسنتین کو جوش دیں خواہ ہمراہ برنج کے مطبوخ تیار کریں اور شہد ڈال کر پلائیں دیدان کو قتل کریگی اور خفیف سا اسہال شکم بھی ہوگا۔ اس طرح مسور ملا کر جوشاندہ تیار کریں یہی سب افعال یہ مطبوخ بھی کرے گا۔ عروق کو خلط مراری اور خلط مائی سے پاک کرتی ہے اور اسی خلط کا ادرار کرتی ہے **حمیات** کہنہ چوں کو نافع ہے خصوصاً عصارہ افسنتین مثل عصارہ غافث کے **سموم تنتین بحری** یعنی دریائی اژدہا اور بچھو کے کاٹنے سے نفع کرتی ہے اور موغالی کے کاٹنے سے **مترجم** شاید مراد موغالی سے اژدہا جنگلی ہو متن شراب کے ہمراہ شوکران کے ضرر سے بچاتی ہے۔ جو خناق کہ قطر یعنی چھین چھتر کے پینے سے عارض ہو اس کو مفید ہے خصوصاً اگر سرکہ ملا کر استعمال کریں طلاء کرنا اس کا بدن پر مچھروں کے پاس آنے کو منع کرتا ہے۔ اگر روشنائی کو افسنتین کے پانی میں تر کریں جس کتاب کو اس سیاہی سے لکھیں چوہا کتاب کو نہ کاٹے گا۔

بدل ہموزن افسنتین کے جعدہ اور شیح ارمنی ہے اور تقویت معدہ میں ہموزن اس کے اساروں اور نصف وزن ہلیلہ بھی شریک کرلیں۔

آس کی ماہیت مشہور ہے ہندی میں اوہیرہ کہتے ہیں اس میں تلخی کے ساتھ بکھٹا پن اور شیرینی بھی ہے اور برودت بکھٹانپے کی ہے اور بیخ اس کی زیادہ قوی ہے۔ اس کی جڑ کا قرص شراب مازو کے ذریعہ سے بناتے ہیں آس میں جوہر مدارضی ہے اور جوہر لطیف تھوڑا سا ہے جڑ اسکی مع اس شے کے جو اس کے ساق پر ہے برنگ ساق ہے اور بصورت اور شکل کف دست کے ہے۔ روغن میں اس کے وہ سب منافع

ہیں جن کو ہم لکھتے ہیں **اختیار** قوی تر آس وہی ہے جو مائل بسیاہی خسراونی ہو خصوصاً گول پتی کی پھر علے الخصوص پہاڑی ان جملہ اقسام ہیں عمدہ ہے۔ بہت سیاہ کا پھل اسکی قوت بہ نسبت سفید قسم کے ضعیف ہے اور شگوفہ اس کا وہی بہتر ہے جو سفید ہو اور اس کے پھل کا عصارہ اجود ہے۔ عصارہ اس کا جس وقت بستہ ہو جاتا ہے ضعیف العمل بھی ہوتا ہے اور اس میں پھپھوند بھی لگ جاتی ہے واجب ہے کہ اس کے قرض بنالیں **طبیعت** میں اس کی لطیف سی حرارت ہے اور غالب اس پر برودت ہے اور قبض اس کا زیادہ ہے۔ بہ نسبت برودت کے عجب نہیں کہ برودت اسکی پہلے درجہ کی ہو اور یبوست اس کی حدود رابعہ درجہ دوم کی کسی حد میں ہو **افعال اور خواص** اسہال کو بند کر دیتا ہے اور پسینہ کو بھی روکتا ہے اور ہر ایک قسم کا نزف اور خروج رطوبت اور ہر ایک شے کا سیلان جو کسی عضو کی طرف ہو اس کو روک دیتا ہے۔ اگر حمام میں اس سے بدن کی مالش کی جائے بدن کو قوی کر دے اور جو رطوبات زیر جلد ہوں ان کو سوکھا دے نطول اس کے جوشاندہ کا ہڈیوں پر کرنا ان کی شکستگی کی درستی جلد کر دیتا ہے۔ تیزی اس کی بدل ہے توتیا کا بدن کی خوشبو کرنے میں ہر ایک نزف دم وغیرہ کو اس کا لطوخ نافع ہے اور ضماد کرنا خواہ پلانا بھی اس طرح مفید ہے۔ اس طرح اس کا اور اس کے پھل کا رب بھی ہے قبض اس کا بہ نسبت تبرید کے زیادہ ہے تغذیہ اس کا بہت کم ہے شراب کے اقسام خواہ پینے والی دواؤں میں ایسی کوئی چیز نہیں ہے کہ قبض کے ہمراہ دردہائے ریہ اور کھانسی کو نفع کرے بجز شراب آس کے **زینت** روغن اس کا اور عصارہ اور طبیخ اس کا بالوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے اور بالوں کے گر جانے کو منع کرتا ہے بالوں کو دراز کرتا ہے اور سیاہ بھی کر دیتا ہے خصوصاً حب آلاس اگر حب لاس کو روغن زیتون میں جوش دیکر استعمال کریں عرق کو منع کرتا ہے۔ اور خراش رگ کو منع کرتا ہے۔ سوکھی پتی اس کی بدبوئے بغل اور بھی ران کو منع بھی کرتی ہے۔ خاکستر اسکی بدل ہے توتیا کا جھائیں کو پاک صاف کر دیتا ہے اور بہق کو زائل کرتا ہے

اورام اور ثبور اورام اور ثبور میں تسکین دیتا ہے اور حمرہ اور نملہ اور ثبور اور قروح اور شری کو اور قروح جو دونوں کف دست پر ہوں اور آگ کے جلنے سے جو چھالا پڑے اس کو بھی روغن زیت کے ہمراہ۔ اسی طرح شراب آس کی اور برگ اس کے جس کا ضماد کیا جائے بعد اس کے کہ روغن زیت اور شراب ملا کر خوب اس کو گھیپیں جیسے مسکہ کا پھین اُٹھتا ہے۔ اسی طرح روغن آس کا حال ہے اور جو مرہم اس کے روغن سے بنائے جاتے ہیں۔ خشک سفوف اس کا اگر داخس یعنی بسھری پر چھڑکا جائے نافع ہے۔ اسی طرح اس کی قیروطی جو تیار کی جائے۔ اگر اس کا پھل شراب میں پختہ کر کے ضماد کریں جو قروح دونوں کف دست اور دونوں قدم میں ہوتے ہیں اچھے ہو جاتے ہیں اور آگ سے جلا ہوا مقام بھی اچھا ہوتا ہے اور آگ کی جلے ہوئی جگہ پر چھالا نہیں پڑنے پاتا ہے۔ اسی طرح خاکستر سے اس کی اگر قیروطی بنائی جائے۔ **آلات مفاصل** اگر اس کے پھل کو شراب میں پختہ کر کے مفاصل پر ضماد کریں استرخائے مفاصل کو موافق ہوتا ہے اور اگر ہڈیوں کے جوڑ اور کرچوں پر جو ابھی جڑے نہ ہوں اور پیوست نہ ہوئے ہوں ان کو بھی نفع کرے گا **اعضائے آس** نکسیر چلنے کو روکتا ہے اور خراز یعنی سر کی سفید بھوسی جس کو بفا کہتے ہیں اس کو دور کرتا ہے۔ سر کے قروح اور کان کے زخموں کو اچھا کر دیتا ہے اور پیپ جو ان قروح میں ہو اس کو پاک کر دیتا ہے یہ سب فوائد اس کے پانی کے ہیں جب اس کا قطور کیا جائے۔ شراب آس استرخائے لثہ کو نافع ہے اور برگ آس سے اگر شراب میں جوش دے کر ضماد کریں درد سر شدید میں سکون پیدا ہوتا ہے۔ بخارات نیند کو منع کرتی ہے شراب آس کی اگر قبل شرب نبید کے اس کو پئیں **اعضائے چشم** ، رمد اور جحوظ میں سکون پیدا کرتا ہے۔ اگر آس کو جو کے ہمراہ پختہ کریں اور استعمال کریں اورام چشم کو زائل کر دے۔ ناخونہ چشم میں ادویہ میں خاکستر آس کی داخل کیجاتی ہے۔ **اعضائے نفس اور صدر** قلب کو تقویت دیتا ہے اور خفقان قلب کو دور کرتا ہے۔ پھل اس کا

ہے **زینت** بالوں کو سیاہ کرتا ہے اور رنگ کو خوشنما کرتا ہے اور جو شقاق اور پھٹ جانا ہاتھ پاؤں وغیرہ کا سردی کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اس کو نفع کرتا ہے **اورام اور ثبور** جو جو منافع آس کے مذکور ہوئے سب اس میں بھی بہ نسبت اورام اور ثبور کے ہیں۔ اور بسہری کو بھی نافع ہے اور انڈے کی سفیدی کے ہمراہ آگ کے جلے ہوئے عضو کو بھی نافع ہے اور اورام حارہ کو مفید ہے۔ **آلات مفاصل** استرخائے مفاصل کو منع کرتا ہے۔ **اعضائے سر منہ** کے قروح اور زخموں کو نافع ہے **اعضائے چشم** مقوی بصر ہے اور قوت باصرہ کی تلطیف کرتا ہے۔ آنکھ کے لیے سوائے اقاقیاے مصری کے اور کوئی قسم اچھی نہیں ہے۔ آشوب چشم میں سکون پیدا کرتا ہے اور حمرہ جو آنکھ میں عارض ہوتا ہے اس کے اعراض میں سکون پیدا کرتا ہے اور ناخونہ چشم کی ادویہ میں داخل ہے۔

اعضائے نفض طبیعت میں قبض پیدا کرتا ہے اگر شربا استعمال کیا جائے خواہ حقنہ اسکا کیا جائے خواہ ضماد اسکا شکم وغیرہ پر کریں سحج اور اسہال دموی کو نافع ہے اور سیلان رحم کو قطع کر دیتا ہے نتو رحم یعنی رحم کا اونچا ہو جانا خواہ مقعد کا اونچا ہو جانا اور رحم اور مقعد کے استرخائے کو بھی دور کر دیتا ہے اور ان کو اپنی جگہ پر پھیر لاتا ہے۔

اسقیل جس کو ہندی میں کانڈی اور کندری کہتے ہیں **ماھیت** یہ بصل الفار ہے اس کا نام بصل افاعا اس واسطے رکھا ہے کہ فارہ یعنی چوہے کو قتل کرتا ہے نہایت تیز اور قوی چیز ہے پکانے سے پانی میں خواہ بریاں کرنے سے اس کی قوت ٹوٹ جاتی ہے۔ بعد بریاں کرنے کی صورت اس کی مثل قدید شفتالو کے ہو جاتی ہے۔ رنگ اس کا زرد مائل سفیدی ہے۔ سبز ہریلی بھی ہے۔ بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ ملبوس بھی ہے اور یہ گمان غلط اس شخص کو یوں ہوا کہ تھوڑی سے علامت قریب قریب ملبوس کے اس میں اس نے پائی تھی حالانکہ اس شخص نے خطا کی ہے **اختیار** عمدہ قسم اس کی وہ جو سنکھیا کے رنگ پر سیاہی اور سفیدی مائل ہو اور چمک دار ہو مزہ اس کا شیریں ہو اور

حدت اور تلخی بھی اس میں ہو **طبیعت** گرم درجہ سوم اور سرد ہے حدود دوم میں ا
فعال اور خواص محلل بھی ہے اور جذاب خون کا ظاہر بدن کی طرف اور
فضول کو جلا دیتا ہے مقرح ہے اور ملطف زیادہ ہے کیموسات غلیظہ کے واسطے اور مقطع
قوی ہے اور یہ تقویت تقطیع کی اس میں تسخین کی قوت سے زیادہ ہے سرکہ اسکا بدن
ضعیف کو قوی کرتا ہے اور صحت بدنی کو پھیر لاتا ہے **زینت** تنہا اسکو طلاء کرنا اور ہمراہ
مقل اور بیتانج کے مسوں کو زائل کرتا ہے۔ بالخورہ خواہ داء رالحیہ سے جو بال گر گئے
ہوں ان کو از سر نو اگالاتا ہے طلا کے طور سے **مستعمل** ہو خواہ ولوک یعنی ملنے کے طریقہ
سے شقاق جلد جو سردی سے عارض ہوا ہو اس کو نافع ہے اور شقاق عصب کو خصوصاً نیم
خام یا نیم سوختہ کے بیج سے جو مقدار ہے وہ زیادہ مفید ہے۔ سرکہ اس کا رنگ میں خوبی
پیدا کرتا ہے **جروح اور قروح** خارجی قروح کی تجفیف کرتا ہے اور اندرونی
قروح کو مضر ہے اگر کھانے کے طریقہ سے استعمال کریں اور مالش کرنے سے قرحہ
ڈالتا ہے **آلات مفاصل** درست اور باسلامت جو ٹھ ہے اس کو تھوڑا سا ضرر
پہنچاتا ہے باوجودیکہ اردہائے عصب اور مفاصل کو نافع ہے اور فالج اور عرق النسا کو
بالخصوص مفید ہے۔ اسی طرح اس کا سرکہ اور شربت بھی اثر رکھتا ہے۔ **اعضائے**
سر صرع اور مالیخولیا کو نافع ہے اور سرکہ اس کا مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے اور جو
دانت ہل گئے ہوں ان کو جما دیتا ہے اور مضبوط کر دیتا ہے اور گندہ دہنی کو دور کر دیتا
ہے۔ **اعضائے چشم** کھانے سے اس کے بصارت میں تیزی ہوتی ہے
اعضائے نفس اور سینہ ربو کو زیادہ نافع ہے اور سرفہء کہنہ اور خشونت آواز کو مفید
ہے پینے میں اس کا قدر شربت تین ابولوف سات یعنی ساڑھے تیرہ ماشہ ہی ہمراہ شہد
کے اور حلق کو قوی کرتا ہے اور اس میں سختی پیدا کرتا ہے۔ سرکہ اس کا اگر **مستعمل** ہو
اعضائے غذا طحال کی صلابت کو نافع ہے اور مقوی معدہ ہے اور ہضم کو قوی کرتا
ہے اس طرح سے کہ طعام کو طافی ہونے سے باز رکھتا ہے اور طافی ہونے کے یہ معنے

ہیں کہ غیر منہضم رہ کر معدہ میں اُتا تا ہے اور نیچے کو نہ اُترے اس طرح سرکہ اسقیل کا اور سلاقہ اس کا ہے جو نیم پختہ کر کے نچوڑا جائے طحال کے مرض میں چالیس روز اگر پلایا جائے۔ بعض کا مقولہ ہے کہ اگر اکتالیس روز مریض طحال پر اس کی تعلیق کی جائے تلی کو پگھلا دے۔ استسقا اور یرقان کو نافع ہے **اعضائے نفض** اورار بول بقوت کرتا ہے اور اس طرح سرکہ سکا اور شراب اسقیل اور عسر بول کو نافع ہے اور حیض کا ادرار کرتا ہے تا اینکہ جنین تک کو گرا دیتا ہے۔ شراب اسقیل اختناق رحم کو نافع ہے اسی طرح سرکہ بھی اور اخلاط غلیظہ کا اسہال کر دیتا ہے خصوصاً اسقیل بریاں کہ اس کو چھ گنا نمک کے ہمراہ کر کے بقدر دو فنجار یعنی دو چمچے کے اور ملعقہ کے استعمال کریں نہار اٹھکر۔ اسی طرح اسقیل اُبالا ہوا۔ تخم اسقیل کو نرم نرم کوٹ کر کسی خشک برتن میں رکھیں اور شہد ملا دیں اور ہر روز تناول کریں **طبیعت** ملین کرے گا۔ درد مقعد اور رحم کو نافع ہے اور مغص کو نافع ہے **حمیات** سرکہ اسقیل کا لرزۂ کہنہ کو مفید ہے **سموم** اگر دروازوں پر اس کو لٹکائیں کہتے ہیں کہ ہوام کے دخول کو اس دروازے سے منع کرتا ہے۔ ہوام کے واسطے اسقیل تریاق ہے اور چوہے کو قتل کرتا ہے۔ سانپ کے کاٹے ہوئے کو نفع کرتا ہے اگر اس کو سرکہ میں پکا کر ضماد کریں۔ **بدل** ہموزن اسقیل کے قردما اور ثلث وزن اس کے وج ترکی اور اسی قدر رحما اسقیل کا بدل ہے۔

اذخر جس کی ہندی گند حیس اور گند بیل اور کتون اور سوندھی اور روس اور سوریا ہے **ماہیت** ایک قسم اس کی اعرابی ہے جو خوشبو ہوتی ہے اور ایک قسم آجامی ہے جو آتش بار اور ترائی کے مقامات میں ہوتی ہے اس کی جڑ سے خس کی ٹٹیاں بنائی جاتی ہیں) اور یہ باریک ہوتی ہے اور پہلی قسم بہت سخت اور موٹی ہوتی ہے۔ اور دوسری نرم اور اس میں بو نہیں ہوتی۔ دیسقوریدوس کہتا ہے کہ اذخر کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کہ جس میں پھل نہیں ہوتا اور دوسری قسم وہ ہے جس میں پھل ہوتا ہے مگر سیاہ رنگ کا ہوتا ہے **اختیار** عمدہ قسم وہی ہے جو اعرابی و سرخ رنگ اور پاکیزہ بو جس کا شگوفہ مائل

بسرخی ہو اور جب اس کو شگافتہ کریں فرشیری یعنی بنفشی رنگ پیدا ہو اور زبان پر رکھتے سے لذع کرے اور کشش کرتی ہو **طبیعت** آجامی کی یہ ہے کہ اس میں قوت مبردہ ہے اور ابن ابی جریج کے نزدیک جملہ اقسام اس کے بارد ہیں اور بیخ اذخر میں قبض کی زیادتی ہے اور شگوفہ اس کا کسی قدر مسخن ہے اور قبض اس میں بہ نسبت گرمی پیدا کرنے کے کمتر ہے اور عجیب نہیں کہ اذخر اعرابی اور جو قسم اس کی مثل **طبیعت** میں ہے گرم خشک درجہ دوم میں ہے **افعال اور خواص** اس میں قبض کی قوت ہے اسی وجہ سے قفاح اذخر نزف الدم کو نفع کرتا ہے۔ کسی جگہ کا نزف الدم کیوں نہ ہو اور اس کے روغن میں تحلیل ہے اور قبض بھی ہے اور بیخ اس کی قابض قوی ہے اور **طبیعت** میں قبض پیدا کرتی ہے۔ اذخر میں انضاج اور تلئین ہے اور رگوں کے منمد کی تفتیح کرتی ہے اوجاع باطنی میں تسکین دیتی ہے خصوصاً جو درد کہ رحم میں عارض ہوتے ہیں اور ریاح کی تحلیل کرتی ہے **جروح اور قروح** روغن اس کا خارش کو نافع ہے یہاں تک کہ بہائم کی خارش کو نفع کرتا ہے اور رام اور بثور جوشاندہ اسکا اورام گرم کو نافع ہے اور صلابات جو اندرونی اعضا میں ہوں ان کو پلانے سے اور لگانے سے بطور ضماد کے اور جو اورام باطنی احشا اور احچھ میں پیدا ہوں ان کو مفید ہے **آلات مفاصل** عضل کو مفید ہے اور اگر چار م مثقال اس کا ہمراہ فلفل کے پیا جائے تشنج کو نفع کرتا ہے اور حب اذخر اعیا اور ماندگی کو دور کرتا ہے **اعضائے سر** گرانی سر میں پیدا کرتی ہے خصوصاً قسم آجامی اسکی مگر جو باریک زیادہ اور پتلی قسم ہے ان دونوں میں سے وہ دردسر بھی پیدا کرتی ہے اور جو موٹی اور غلیظ یعنی گندہ ہے وہ نیند لاتی ہے برودت کیوجہ سے اور محذر ہے۔ اور جملہ اقسام اس کے گوشت بن دندان کو قوت دیتے ہیں اور رطوبات بن دندان کو خشک کردیتے ہیں اور شگوفہ اس کا تنقیہ سر کا کرتا ہے **اعضائے نفس اور سینہ** کے وجع الریہ یعنی پھیپھڑے کے درد کو نافع ہے اور شگوفہ اس کا نفث الدم کو نافع ہے۔ **اعضائے غذا** بیخ اذخر مقوی معدہ ہے

اور اشتہائے طعام زیادہ کرتی ہے اور نیز بیخ اذخر متلی میں سکون پیدا کرتی ہے اگر بقدر ایک مثقال کے تناول کی جائے خصوصاً کہ ہموزن اس کے فلفل بھی ہو۔ فقاح اذخر واسطے سکون درد ہائے معدہ کے ہے اور نیز اورام معدہ اور اورام جگر کو مفید ہے۔ **اعضائے نفض** دردہائے رحم کے واسطے خاص ہے اور اذخر کے جوشاندہ میں بیٹھنا یعنی آبزن کرنا اورام گرم رحم کو مفید ہے اسی طرح اگر اس کی رحم میں تقطیر کی جائے اور خواہ اس کے پانی سے تبخیر کی جائے اور بول اور حیض کا ادرار کرتا ہے۔ پتھری کو ریزہ ریزہ کردیتا ہے **طبیعت** کو بستہ کرتا ہے۔ خصوصاً اذخر آجامی کے جملہ اقسام اور دونوں قسم اذخر کی عورتوں کو جو نزف الدم عارض ہو اس کو قطع کر دیتی ہے اور شگوفہ اذخر دردہائے گردہ کو نافع ہو اور بیخ اذخر بھی بقدر ایک مثقال کے ہمراہ فلفل کے استسقا کو نافع ہے اور فقاح اذخر اورم مقعد کو نافع ہو **سموم** گندہ قسم اس کے اگر اس کی برگ سے ضماد کیا جائے یعنی اسی پتی کا ضماد جو تازہ اور ہری ہری اس کے جڑ کے قریب ہوتی ہے وہ ضماد ہوام کے سپاٹنے سے نافع ہے۔ **آسارون** جس کو ہندی زبان میں تکرتا کہتے ہیں **ماھیت** ایک گیاہ ہے جس میں بہت سے بیخ ہوتے ہیں اور جڑیں اس کی گرہ دار اور کج خمیدہ اور نیل کے مشابہ اس کی پتی ہے۔ خوشبو اسکی پاکیزہ زبان پر لذع پیدا کرتی ہے۔ اور کلی اسکی ناشگفتہ برگ کے بیچ میں نزدیک جڑوں کے اور رنگ ان کلیوں کا بنفشی ہو مشابہ ہوتی ہیں بھنگ کی کلی سے جڑیں اس کی بس انہیں کا نفع زیادہ تر ہے تمامی اجزا سے اس گیاہ کے اور قوت اس کی مثل قوت وج ترکی کے ہے اور قوت اس کی وج سے زیادہ ہے **اختیار** عمدہ قسم اس کی وہی ہے جس کی بُو پاکیزہ ہو **طبیعت** تیسرے درجہ میں حار یابس ہے اور کہتے ہیں کہ یہ پوست اس کی بہ نسبت حرارت کے کمتر ہے **افعال اور خواص** تفتیح کرتی ہے اور جملہ اوجاع باطنی میں تسکین پیدا کرتی ہے خصوصاً وہ خیساندہ اس کا جسے ہم باب استسقا میں ذکر کریں گے اور ملطف اور محلل ہے اور اعضا بارہ کی تسخین کرتی ہے **اعضائے**

چشم قرنیہ کے غلیظ ہو جانے کو نافع ہے **آلات مفاصل** عرق النسا اور دونوں زانو کے درد کو جو کہنہ ہو نفع کرتی ہے خصوصاً وہ خیساندہ جس کو ہم مرض استسقا کے بیان میں لکھیں گے **اعضا غذا** سدہ ہائے جگر کو زیادہ مفید ہے اور صلابت جگر کو اور یرقان کو استسقا کو نافع ہے۔ تیں مثقال اساروں کو بارہ تو طولی یعنی تخمیناً ایک چھٹانک کم دو سیر پانی انگور کا یعنی شیرہ انگور میں بھگوئیں اور دو ماہ کے بعد چھان کر تیار کریں تو نفع اس کا استسقائے لحمی میں زیادہ ہے اور صلابت طحال کو خوب نفع کرتا ہے **اعضائے نفض** ادار کرتا ہے اور مثانہ اور گردہ کی تقویت کرتا ہے اور روست آور ہے مثل خربق سفید کے شکم کے صاف کرنے میں مقدار شربت اس کی سات مثقال کی ہے ہمراہ ماءالعسل کے اور منی زیادہ کرتی ہے **انزروت** جس کو ہندی میں لائی کہتے ہیں **ماھیت** ایک درخت خاردار ہے اور اس میں تلخی ہے **اختیار** عمدہ قسم اسکی وہ ہے جو زردی مائل ہو اور مشابہ لوبان کے ہو **طبیعت** بعض لوگ کہتے ہیں کہ دوسرے درجہ میں حاوی اور اول درجہ میں خشک ہے اور ابن جریج کہتا ہے کہ حرارت اس کی بہت زیادہ ہے **افعال اور خواص** مغری ہے اور لذع نہیں کرتی اسی وجہ سے اندمال کنندہ زخم اور پیدا کنندہ گوشت کی ہے زخموں کے اندر اور مراہم کے نسخوں میں استعمال اس کا کیا جاتا ہے۔ اس میں قوت لاجہ بھی ہے یعنی چسپندہ اور ایک بات یہ ہے کہ تلخ بھی ہے اسی سبب کے اس میں قوت انضاج کی ہے اور قوت تحلیل کی بھی ہے **زینت** گنج سر پیدا کرتا ہے اگر متواتر اس کا استعمال کیا جائے خصوصاً مشائخ کے واسطے **اورام اور ثبور** کل اورام کو اس کا ضماد نافع ہے **جراح اور قروح** گوشت مردار کو سڑا دیتا ہے اور جراحات تازہ کا اندمال کرتا ہے اور ولی یعنی وہ بیکاری ہاتھ کی جس میں ہڈی نہ ٹوٹے اس کو درست کر دیتا ہے سرکہ میں بھگو کر اور نیز اسکی جڑ کو بھگو کر استعمال کرتے ہیں **اعضائے سر** اگر ایک فتیلہ خواہ بتی بنا کر پہلے اس میں شہد لگائیں اور پھر پسے ہوئے انزروت سے اس کو

آلودہ کریں اور جس کان میں زخم ہو اسی بتی کو رکھیں چند روز میں زخم اچھا ہو جائے

اعضائے چشم آشوب چشم کہنہ اور زیادہ کیچڑ نے کو خاص کر نافع ہے۔ نزلات چشم کو اور خصوصاً وہ انزروت جس کو غلیظ شیر مادہ خر میں پر وردہ کیا ہو زیادہ مفید ہے۔ تنکہ اور خاشاک وغیرہ جو آنکھ میں پڑ جائے اس کو نکال دیتا ہے۔ **اعضائے نفض** خام اور بلغم غلیظ کا اسہال کرتا ہے خصوصاً ورک سے اور مفاصل سے۔

ابھل جس کو ہندی میں ادھیر اور موہیر اور دیودار کہتے ہیں **ماھیت** اس کی یہ ہے کہ درخت عرعر کا پھل ہے زعرور کے مشابہ ہے مگر سیاہی اس کی زیادہ ہے اور بوا سکی تیز ہے اور پاکیزہ ہے اور درخت اس کا دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک قسم کی پتی مثل برگ سرو کے ہوتی ہے اور کانٹے اس پر زیادہ ہوتے ہیں اور چوڑے ہو کر رہ جاتی ہیں لمبے نہیں ہوتے۔ دوسری قسم کی پتی جھاؤ کی پتی سے مشابہ ہے اور خشکی اور یبوست اس کی جھاؤ کی پتی سے زیادہ ہے۔ مزہ اس کا مثل سرو کے ہوتا ہے اور حرارت میں اس سے کمتر ہے اور رووچند وزن دارچینی قائم مقام ابھل کے ہے **طبیعت** بعض کا قول ہے کہ **تیسرے** درجہ میں حار یابس ہے **افعال اور خواص** تحلیل اس کی شدید ہے اور تجفیف کے ہمراہ لذع بھی ہے اور کسی قدر قبض پوشیدہ بھی اس میں ہے روغنہائے گرم میں داخل کیا جاتا ہے اور خوشبو ادہان کا بھی اور اکثر روغن میں اس کا نچوڑا ہوا پانی شریک کیا جاتا ہے۔ **جروح اور قروح** ذرور اس کا آکلہ کو نافع ہے اور قروح متعفنہ کو ہمراہ شہد کے اور سڑانے والے مادہ کو سڑانے سے منع سے کرتا ہے اور سیاہ زخم کی سیاہی کو دور کرتا ہے کبھی اس کا ضماد کرتے ہیں اور بسبب لذع کے اندر بال قروح نہیں کرتا ہے اور بسبب شدت حرارت کے اور شدت یبوستکے فعل اوندمال اس سے ممکن نہیں ہے بلکہ تجفیف پیدا کرتا ہے۔ اعضائے سر اگر جوز ابھل کو روغن کنجد میں جوش دیں لوہے کے کڑ چھے وغیرہ میں اور اتنا جوش دیا جائے کہ جوز ندند کو رسیاہ ہو جائے اور پھر روغن کان میں ٹپکائیں کری گوش کو زیادہ مفید ہوگا۔

اعضاے نفض اگراسکو پلائیں خون کا پیشاب ہوگا اور اسقاط جنین کردیگا اور اگر اس کا حمول کیا جائے جب بھی یہی فعل پیدا ہوگا۔ **أشـــــنـــه** جس کو ہندی میں چھڑیلہ کہتے ہیں **مـــاهيت** لطیف اور باریک چھلکے اور پوست ہے جو درخت بلوط پر لپٹی ہے اور صنوبر اور جوز کے درخت پر اور خوشبو اس کی پاکیزہ ہے **اختيار** عمدہ قسم اسکی وہی ہے جو سفید ہو اور سیاہ قسم اس کی خراب ہے **طبيعت** اس میں تھوڑی سے برودت ہے مائل بفتور یعنی جس برودت سے نیم گرمی پیدا ہوتی ہے اور قبض معتدل ہے اور ایک قوم نے کہا ہے کہ اشنہ درجہ اول میں گرم ہے اور سوم میں یابس ہے۔ اور خوزنی یعنی ایک طائفہ اور گروہ طباء نے کہا ہے کہ اُشنہ سرد ہے اور یبوست اس کی شدید ہے **افعال اور خواص** اشنہ میں قوت قبض کی تحلیل کی بھی قوت ہمراہ قبض کے ہے اور تلئین بھی کرتا ہے خصوصاً اشنہ صنوبریہ کہ قبض اس کا معتدل ہے اور اُشنہ قطرانیہ تفتیح سدوں کی کرتا ہے اور ڈھیلے گوشت کے اقسام کو جس میں استرخا آ گیا ہو مضبوط اور استوار اور سخت کردیتا ہے **اورام اور ثبور** اورام حارہ پر طلا کرنا اس کا مسکن ہو اور صلابات کی تحلیل کرتا ہے اور نرم گوشت کے اورام میں سکون پیدا کرتا ہے۔ **آلات مـفاصل** ماندگی اور تھکنے کے واسطے جو روغن بنائے جاتے ہیں۔ ان میں پڑتا ہے اور صلابت مفاصل کی تحلیل کردیتا ہے اسی طرح جو شاندہ اشنہ کا **امـراض سر** اگر شراب میں اشنہ کو بھگو دیں جو اس شراب کو پیئے اس کو نیند آجائے **اعـضاے چشم** بصارت میں جلا پیدا کرتا ہے امراض نفض اور سینہ خفقان کو نافع ہے **اعـضائے غذا** قے کو بند کرتا ہے مقوی معدہ ہے اور نفخ معدہ کو دور کرتا ہے خصوصاً خیسا ندہ اشنہ کا جو کسی شراب قابض میں تیار کیا جائے۔ جگر ضعیف کے درد کو نفع دیتا ہے **امـراض نفض** سدہائے رحم کی تفتیح کرتا ہے۔ اگر اس کے آبزن میں بٹھائیں درد رحم کو نافع ہے اور ادرار حیض کرتا ہے۔ **اظفار الطيب** جس کو ہندی زبان میں نکھہ کہتے ہیں **ماهيت** یہ گول گول

ٹکڑے ہیں مثل قطاع سطح دائرہ کے ناخوں کے مثابہ شکل میں ہوتے ہیں پاکیزہ بو جس میں عطریت ہوتی ہے دھونی میں سلگاتے ہیں۔ ویسقوریدوس حکیم نے کہا ہے کہ یہ از قسم ٹھیکریوں کے ہے صدف کی دریائے ہند کے اس جزیرہ میں پائی گئی تھی جہاں سنبل الطیب پیدا ہوتی ہے۔ ایک قسم اس کی قلزمی ہے اور ایک قسم بابلی ہے جو سیاہ اور چھوٹی ہوتی ہے اور دونوں کی بو اچھی ہوتی ہے اور مجھے گمان ہے کہ قلزمی وہی قسم ہے جس کو قرشیہ کہتے ہیں انواع اظفار الطیب سے یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ اظفار الطیب گوشت اور جلد سے پٹی ہوئی ہوتی ہے اور اکثر تو یہ دوا مکی ہوتی ہے کہ جدہ سے اس کو لاتے ہیں اور اس کو صاف اور پاک کرتے ہیں پس چرک اور بدبو سے پاک ہو جاتی ہے اور بوے خوش **دیتی ہے اختیار** جو داور بہتر وہی ہے جو سفیدی مائل ہو اور قلزم تک پہنچی ہو خواہ یمن اور بحرین سے لائی گئی ہو۔ بابلی قسم اس کی سیاہ اور چھوٹی ہوتی ہے اور بہت چھوٹی ہوتی ہے۔ عطار لوگوں کا قول یہ ہے کہ اچھی قسم اس کی وہی ہے جو بحرانی ہو اس کے بعد کی جو جدہ کی طرف سے آئے اور کبھی کسی قدر اس میں سے عبادان تک آ جاتی ہے طبیعت اس کی گرم خشک درجہ دوم کی ہے اور یبوست اس کی شاید تیسرے درجہ تک ہو **افعال اور خواص** ملطف ہے **اعضائے سر** دھونی اس کی صرع کو نافع ہوتی ہے **اعضائے نفض** دھونی اس کی چونکا دیتی ہے اور غشی سے ہوشیار کر دیتی ہے اس عورت کو جسے اختناق رحم کا دورہ ہو۔ اور اگر ہمراہ سرکہ اس کو تناول کریں شکم رواں کرتی ہے جو قسم اس کی کیوں نہ ہو۔

انفخہ جس کو ہندی میں چستہ اور چاک کہتے ہیں **ماہیت** چستہ کی بہت سی قسم ہیں کہ ہر ایک کو ہم ہر ایک حیوان کے باب میں لکھیں گے اس لیے کہ جس حیوان کا یہ معدہ ہے اس کے خواص اس میں ہوں گے **اختیار** عمدہ اقسام اس کی چستہ خرگوش کا ہے **طبیعت** ان کی یہ ہے کہ جمیع اقسام چستہ کی گرم خشک ناری مزاج ہیں **افعال اور خواص** ہر ایک خون بستہ کی تحلیل کرتا ہے اور دودھ جو منجمد ہو گیا

ہو یعنی پھٹ کر پنیر بن گیا ہے اس کی بھی تحلیل کرتا ہے اور خلط غلیظ کی بھی تحلیل کرتا ہے اور جو چیز پگھلی ہوئی ہو اس کو بستہ کر دیتا ہے جمیع اقسام چستہ کے مقطع ہیں اور ہر ایک سیلان اور نزوف جو عورتوں کو ہوتا ہے سب کو روکتا ہے اور جمیع اقسام اس کے ملطف بھی ہیں اور کچھ شک اسمیں نہیں ہے کہ باوجود ان خواص کے وہ مجفف بھی ہے۔ جالینوس کہتا ہے کہ میں کسی چستہ کو ایسی مقام پر استعمال نہیں کرتا ہوں جس جگہ احتیاج قبض پیدا کرنے کی ہو اعضائے سر جملہ اقسام کے چستہ جس وقت پلانے میں اس کا استعمال ہو صرع سے نجات دیتے ہیں خصوصاً چستہ قوقی کا جو حیوان جند بیدستر کا ہے **اعضائے نفس اور صدر** جو خون کو پھیپھڑے میں بستہ ہو گیا ہو اس کی تحلیل کر دیتا ہے **اعضائے غذا** جو دودھ کہ معدہ میں پھٹ کر بستہ ہو جائے اس کو تحلیل کر دیتا ہے اور معدہ کے واسطے چستہ ردی ہے **اعضائے نفض** اگر بعد طہر کے یعنی بعد فارغ ہونے عورت کے حیض سے اس کا حمول کیا جائے حاملہ ہونے پر اعانت کرتا ہے اور اگر بعد طہر کے پلایا جائے حمل کا مانع ہوتا ہے اختناق رحم کو نافع ہے خصوصاً چستہ قوقی کے قروح امعا کو مفید ہے خصوصاً چستہ مہر نامی حیوان کا **سموم** ہر ایک چستہ فادزہر ہے اور شوکران کے ضرر سے نفع دیتا ہے اور شوکران کے واسطے چستہ بچہ بز غالہ کا ہے اور چستہ بچہ آہو کا ہے اور چستہ جورا کا ہے جو کہ سیاہ چشم ہے اور چستہ برہ خواہ بچہ اسپ شش ماہہ۔ زہر کی سمیت دفع کرنے کی غرض سے خواہ لادغ اور خلندہ اشیا کی دفع مضرت کی غرض سے۔ قدر شربت اس کی تین ابولوسات ہے جو برابر ستائیس قیراط خواہ ساڑھے تیرہ ماشہ کے ہے اگر قیراط چار جو کا ہو اور اگر تین جو کا قیراط ہو اس وقت تین ابولوسات مساوی نو ماشہ اور چھ رتی کے ہوگا۔ مقدار شربت اس کی بوزن ایک قیراط کے ہے **مترجم** اس مقام پر عبارت شیخ کی مضطرب ہے اور صاحب مخزن نے دو نیم درہم کہا ہے جو پونے دو ماشہ ہوا واسطے رفع ضرر ہوام کے کاٹنے کے اور انفحہ کی مقدار ہمراہ سرکہ انگوری کے واسطے صرع بلغمی کے لکھی ہے پس

مجھے خیال ایسا ہوتا ہے شیخ نے پہلے فقرے میں جو مقدار شربت ساڑھے تیرہ ماشہ کی لکھی ہو واسطے انسان قوی کے ہے اور دوسری مقدار جو ایک قیراط کی لکھی ہے واسطے طفل خرو سال کے ہوگی یا ایکہ یترہ ماسہ نسخہ ان حیوانات کا مراد ہے جنہیں سمیت نہ ہو اور جو حیوان سمی ہے ان کا نسخہ ایک قیراط سے زیادہ نہ کھلانا چاہئے۔ بہرحال اس مقام پر اصل کتاب میں یا غلطی نساخ کی ہے یا خود شیخ کو دھوکھایا ہوا چنانچہ اور مقامات میں جابجا ہم نے اس طرح کی اصلاح کی ہے اور کریں گے انشاء اللہ تعالے متن طلا کرنے و میں نسخہ کی مقدار دس قیراط ہے۔ بز غالہ کا نسخہ تریاق افر بیون کا ہے

آملج جس کو ہندی زبان میں آنولہ کہتے **ماھیت** مشہور پھل ہے اس کا مربہ ہلیلہ کے مربے سے ضعیف ہے اور طریق پرورگی میں آملہ کے ایسے اہتمام قوی کی حاجت نہیں جیسے کہ ہڑ کے مربے میں دقت ہے۔ جب آملہ کو دودھ میں تر کریں اس کو شیر آملہ کہتے ہیں **طبیعت** آملہ کی یہودی کے نزدیک گرم ہے اور اکثر اطبا اس کو بارد کہتے ہیں دوسرے درجہ کا اور شرک ہندی کی رائے میں یہ ہے کہ آملہ میں قوت تسخین کی ہے اور میں کہتا ہوں شاید حق یہ امر ہے کہ آملہ یابس ہے اور قدرے برودت بھی اس میں **مترجم کھتا ھے** کہ منشا اضطراب اقوال کا آملہ کی حرارت اور برودت میں نفع کرنا اس کا عضو قلب کو ہے کہ حرارت اور برودت قلبی دونوں کو مفید ہوتا ہے اور ایسے ہی ادویہ کے تعین مزاج میں اطبا نے مجبوری بالخاصیت کا ایک مسئلہ تسلیم کرتے ہیں اور حق یہ ہے کہ صانع حکیم تعالے مجدہ اودعطائیہ دکی قدرت قدرت بے چوں و چرا کے جیسو چاہئے وہ کرے ادراک بشری کی مجال نہیں ہے جو کوئی بات قطعی اور یقینی سمجھ سکے **افعال اور خواص** حرارت خون کا اطفاء کرتا ہے **زینت** بالوں کی استواری کرتا ہے اور بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے **آلات مفاصل** جو مفاصل عصبیہ ہیں نہایت قوی کرتا ہے **اعضائے چشم** آنکھ کا مقوی ہے **اعضائے نفس اور سینہ** قلب کو تقویت دیتا ہے اور تذکیہ قلب کرتا

کہ محلل ہے اور مجفف ہے اور جو چیز بطرف معدہ کے کھینچ کر آتی ہے اسکو خشک کر دیتا ہے اور خون بستہ کی تحلیل کرتا ہے جو معدہ میں جم گیا ہو۔ **اعضائے نفض** ادرار بقوت کرتا ہے اور مثانہ میں جو خون منجمد ہو گیا ہو اس کی تحلیل کرتا ہے جب ماء العسل کے ہمراہ مستعمل ہو اور پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے جس وقت کہ اس کا شگوفہ اور کلی شراب کے ہمراہ پلائی جائے اور ادرار حیض کرتا ہے اس طرح اسی کے روغن کا حمول کرنا کہ وہ بھی بقوت مدر ہے ایضاً اس کے روغن کا حمول صلابت رحم کی تحلیل کرتا ہے۔ افتیموان خشک سکنجبین کے ہمراہ مثل افیتمون کے مستعمل ہوتا ہے اور خلط سودا اور بلغم کو بذریعہ اسہال دفع کرتا ہے۔ اورام مقعد کو جو گرم ہوں نافع ہے اور بواسیر کی تفتیح کرتا ہے خود اقحوان اور روغن اس کا بھی۔ اُدرۃ الماء یعنی جو پانی فوطہ وغیرہ میں اُتر آتا ہے اس کے واسطے شق کرنے اور چاک کر دینے کے بعد مفید ہے۔ درد قولنج اور درد مثانہ اور صلابت طحال کو نافع ہے۔ **آذریونہ** سورج مکھی کو کہتے ہیں **طبیعت** گرم خشک درجہ سوم **زینت** سرکہ میں پیس کر لگانے سے بالخورہ کو مفید ہے **آلات مفاصل** خاکستر اس کی ہمراہ سرکہ بطور لطوخ کے عرق النسا پر مفید ہے **اعضائے نفض** دیسقوریدوس نے کہا کہ پہاڑی سورج مکھی کو جس وقت عورت حاملہ چھولے خواہ اس کا حمول کریں فوراً اسقاط حمل کر دیگی **سموم** جملہ سموم کو نافع ہے خصوصاً جو زہر کاٹنے سے حیوانات کے پیدا ہوتا ہے۔

اصطرک کی ہندی کچھ نہیں **ماہیت** دیسقوریدوس نے کہا ہے کہ میعہ کی ایک قسم ہے اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ زیتون کا گوند ہے اور دخان اصطرک کا بدل ہے دخان کندر کا ہر ایک اثر میں **اختیار** یہ وہی قسم ہے جس کی بو تیز آتی ہے **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم ہے اور پہلے درجہ میں خشک ہے **افعال اور خواص** ملین زیادہ ہے **آلات مفاصل** ماندگی اور کسل کی ادویہ میں ملایا جاتا ہے **اعضائے سر** سبات اور سر گرانی اور درد سر پیدا کرتا ہے اور زکام اور

اقسام نزلہ کو نفع کرتا ہے **اعضائے نفس اور صدر** کھانسی کو اور آواز کے پھٹ جانے کو مفید ہوتا ہے **اعضائے نفض** روغن اس کا صلابت رحم کو نافع ہے اور حیض کا ادرار کرتا ہے اور زخم کو تنقیہ کرتا ہے۔ اور اگر کسی قدر اس کو ہمراہ علک البطم کے نگل جائیں تلیین طبیعت کرتا ہے اثمد جس کو سرمہ اور انجن کہتے ہیں **ماہیت** اس کی یہ ہے کہ اس رب کشتہ کا جوہر ہے اور قوت اس کی قلعی کے کشتہ کی قوت سے مشابہ ہے **اختیار** عمدہ قسم اس کی وہی ہے جس کے پرت اور طبقات ہوں اور ہر پرت کے لیے چمک اور کوئی سے غریب اس سے ملی نہ ہو اور نہ چرک آلودہ ہو اور زود شکن ہو کہ ادھر دباؤ پڑا اور ٹوٹ گیا طبیعت سرد ہے درجہ اول میں اور خشک درجہ دوم میں اور تجفیف اس کی سرخ ٹھیکری سے جس کو سوری کہتے ہیں کہیں زیادہ ہے **افعال اور خواص** قابض ہے اور تجفیف بالذع ہے اور نزوف خون وغیرہ کا قاطع ہے **جراح اور قروح** کو نفع کرتا ہے اور زائد گوشت کو اُڑا دیتا ہے اور زخم کا اندمال کرتا ہے۔ اگر تازہ چربی کے ہمراہ اس کو موضع سوختہ پر رکھیں اس مقام پر قرحہ نہ پڑے گا اور اگر جلے ہوئے مقام پر زخم پڑ چکا ہو موم اور سفیدہ اثمد میں ملا کر استعمال کریں تو قرحہ بھر جائے گا **اعضائے سر** نکسیر جو دماغی ہے اس کو بند کر دیتا ہے اس قسم کو جو پردہ ہائے دماغی سے خون آتا ہے **امراض چشم** صحت چشم کی حفاظت کرتا ہے اور جو چرک قروح چشم میں ہو اس کو دور کر دیتا ہے۔

اعضائے نفض اگر اس کا حمول کریں نزف الدم خواہ رطوبت جو رحم سے نکلتی ہو اسے نفع کرتا ہے **ابدال** بدل اس کا کشتہ قلعی سیاہ کا ہے۔

افتیمون جس کو ہندی زبان میں اکاس بیل اور امل بیل کہتے ہیں **ماہیت** تخم بھی اور کلیاں بھی اور پتلی پتلی شاخیں باریک اور نازک اور تیز اور گرم مزہ میں تیزی ہے بیج اس کا سرخ ہوتا ہے قوت بناتی اس کی مثال قوت حاشا کی ہے مگر حاشا اس کی بہ نسبت ضعیف تر ہے اور بعض کا قول ہے کہ افتیمون بھی قسم حاشا سے ہے

اختیار عمدہ قسم اس کی وہی ہے جو افریطی ہو اور مقدسی ہو اور وہ مائل بسرخی ہوتی ہے اور جو قسم کہ اس کی سرخ تیز تر ہو اور بو اس کی تند ہو وہی عمدہ زیادہ ہے **طبیعت** جالینوس کے نزدیک تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے اور حنین کہتا ہے کہ تیسرے درجہ میں گرم ہے اور آخر درجہ اولی میں خشک ہے **افعال اور خواص** نفخ میں تسکین دیتی ہے اور کہول اور مشائخ کو موافق ہے امراض سوداوی کو دور کرتی ہے **آلات مفاصل** تشنج کو نافع ہوتی ہے **اعضائے سر** مالخولیا اور صرع کو مفید ہے **اعضائے غذا** کو کرب پیدا کرتی ہے ان لوگوں کو جن کے مزاج پر صفرا غالب ہو گیا ہو اور قے پیدا کرتی ہے ایسے ہی اشخاص میں اور یہ دوا منجملہ ان اشیا کے ہے جو تشنگی پیدا کرنے والی ہے **اعضائے نفس** مقدار شربت جرم افیتمون سے چار درہم ہے اور مطبوخ کی مقدار شربت دس درخمی جو برابر دس درہم کے ہے شہد کے ہمراہ اور نمک کے پلائی جاتی ہے پس بقوت اسہال سودا کرتی ہے اور بلغم کا بھی مسہل ہے اور بعض اطبا کہتے ہیں کے جرم سے اس کے دو درہم تک اور مطبوخ سے چار درخمی تک مقدار شربت ہے اور واجب ہے کہ پلاتے وقت روغن بادام اس پر ڈال دیں اور زیادہ اہتمام اس کے جوش دینے میں نہ کریں۔

اسطوخودوس جس کو ہندی میں دہار اور بنگالی میں تتنمہ کہتے ہیں **ماہیت** ایک پتی ہے جس میں باریک اور پتلی نوک ہوتی ہے جیسے جو کے دانہ میں ہوتی ہے مگر اسطوخودوس کی نوک اور اس کی پتی جو کی پتی سے لمبی زیادہ ہوتی ہے اور اس میں نیلی پتلی شاخیں سیاہ سیاہ ایسی ہوتی ہیں جیسے افیتمون میں ہوتی ہیں کہ کلیان اور مور نہیں ہوتا ہے۔ مزہ اسطوخودوس کا تیز کسی قدر تلخی لیے ہوئے ہوتا ہے اور مرکب ہے جوہر ارضی بارد سے اور جوہر ناری لطیف سے **طبیعت** اس کی گرم درجہ اول اور خشک درجہ دوم میں ہے **افعال اور خواص** محلل ہے اور بسبب تلخی کے ملطف ہے اور اسی طرح شراب اسطوخودوس بھی محلل اور ملطف ہے تفتیح سدوں کی

کرتی ہے اور جلا بھی اس میں ہے اور تھوڑا سا قبض بھی ہے۔ بدن کی تقویت کرتا ہے اور احشا اندرونی کا مقوی ہے عفونت کو منع کرتا ہے **آلات مفاصل** جوشاندہ اس کا دردہائے عصب میں سکون پیدا کرتا ہے اور پسلیوں کے درد کا مسکن ہے اور شراب وسکی پٹھہ کے امراض بارد کے واسطے نہایت نافع دوا ہے پس ضرور ہے کہ ایسے بیماروں کو پلانے کی مواظبت کی جائے اور جو شخص ضعیف العصب ہو خواہ مرض بارد عصب میں مبتلا ہو ہمیشہ اس کا استعمال کیا کرے **اعضائے سر** مالیخولیا اور صرع کو نافع ہے **اعضائے غذا** کرب لاتا ہے ان لوگوں پر جن کے مزاج پر صفرا غالب ہوا ہے اور قے پیدا کرتا ہے اور پیاس بھی اس سے پیدا ہوتی ہے **اعضائے نفض** آلات بول کو قوی کرتا ہے اور بلغم اور سودا کا اسہال کرتی ہے جالینوس نے اسطوخودوس کی یہ خاصیت بیان نہیں کی ہے۔ مقدار شربت زیادہ سے زیادہ اس کی بارہ کسونا جو قریب پانچ درہم کے ہے ہمراہ شراب صاف کے خواہ سکنجبین اور تھوڑے سے نمک کے۔

اشق جس کو ہندی میں کاندر کہتے ہیں **ماہیت** طرسوس کا گوند ہے اور بیشتر نام اس کا لزاق الزہیب بھی رکھا جاتا ہے یعنی سونے کا چسپاں کردینے والا اس لیے کہا **کاغذ اور لوح** اور دفتیاں وغیرہ سب پر سونا اسی کے ذریعہ سے چڑھایا جاتا ہے **اختیار** عمدہ قسم اس کی وہ جو مشابہ لوبان کے ہو اور خوشبو اس کی مثل بوئے **جندبیدستر** کے ہو اور شدت مل جاتا ہے یعنی بھربھرا نہ ہو اور خاشاک وغیرہ سے صاف اور پاک ہو اور بعض کا قول یہ ہے کہ عمدہ قسم اس کی وہ ہے جو کندر کے مشابہ ہو اور کثیف ہو اور بو اس کی کشنیز کی سی ہو اور مزہ اس کا تلخ ہو **طبیعت** آخر دوم میں گرم ہے اور اول درجہ میں خشک ہے **افعال اور خواص** تحلیل اور تخفیف اس کی قوی ہے اور لذع پیدا کرنا اس کا قوی نہیں ہے اور تفتیح اس کی اس درجہ تک پہنچی ہے کہ رگوں کے منہ سے خون جاری کردیتی ہے ادویہ مسہلہ کی اصلاح میں

داخل کی جاتی ہے اور تلیین اور جذب کی قوت اس میں ہے **اورام اور ثبور** طلا بھی اس کا کیا جاتا ہے اور لیپ بھی لگایا جاتا ہے پس خنازیز اور صلابات اور سلع یعنی تبوڑی کو بھی نافع ہوتی ہے **جراح اور قروح** خراب زخموں کو نافع ہے اور گوشت زائد کو سڑا دیتی ہے جو خبیث ہے اور اچھا گوشت پیدا کرتی ہے **آلات مفاصل** عرق النسا کے درد کو اور درد تہیگاہ اور مفاصل کو پلانے کے ذریعہ سے نفع کرتی ہے شہد کے ہمراہ خواہ آب جو کے ساتھ اور اگر شہد اور زفت ملا کر ضماد کریں تحجر مفاصل کو تحلیل کر دے گی اور اگر سرکہ اور شورہ ملا کر اور روغن حنا کے ہمراہ استعمال کریں اعیا اور ماندگی کو نفع کرتی ہے **امراض چشم** پلکوں کی خشونت کو نرم کرتی ہے اور جرب اجفان کو بھی نافع ہے اور بیاض چشم کو جلا کر کے دور کرتی ہے اور رطوبات چشم کو نافع ہے **اعضائے نفس اور صدر** ربو اور عسر نفس اور انتصاب نفس کو مفید ہے اور اگر اس کا لعوق شہد کے ساتھ چاٹا جائے خواہ آب جو کے ہمراہ اور قروح حجاب کو پاک کرتی ہے اور خوانیق جو بلغم سے پیدا ہوں خواہ مرہ سودا سے ان کو نافع ہے **اعضائے نفض** ادرار بول کرتی ہے اس قدر کہ خون کا پیشاب آ لگتا ہے اور کدو دانہ کا اخراج کر دیتی ہے اور مسہل ہے۔ جنین زندہ ہو کہ مردہ دونوں کا اخراج کر دیتی ہے اور حیض کا ادرار کرتی ہے اور اگر سرکہ ملا کر صلابت انثیین پر لگائی جائے بس نرم کر دیتی ہے مقدار شربت اس کی ایک درہم ہے۔ مصلح اس کا تخم کرفس ہے **اعضائے غذا** اگر ایک درخمی جو کہ برابر ایک درہم کے ہو مستعمل ہو تختی طحال اور جگر کو نافع ہے اسی طرح اگر سرکہ کے ساتھ طلا کریں اور استسقا کو نافع ہے **ابدال** بدل اس کا وہ چرک ہے جو شہد مکھی کے چھتہ میں ہوتا ہے **انجدان** جس کو ہندی میں ھینگ کہتے ہیں ماہیت بعض قسم اس کی سپید ہوتی ہے اور وہ مادہ ہے اور ایک قسم اس کی سیاہ ہے اور یہ قوی تر ہے اور سیاہ غذا کے اقسام میں داخل نہیں ہوتی ہے بیخ اس کی قریب اشترغار کے ہے مزہ میں اور طبیعتاً اس کی ہوائی ہے اور اشترغار دیر ہضم ہے اور یہ اس کی

منزلت پر نہیں ہے اگر چہ بطی الہضم زیادہ ہے مگر جلتیت جو اس کا گوند ہے اس کو ایک باب میں جدا گانہ ہم ذکر کریں گے۔ انجدان کا جوشاندہ یا سرکہ اگر استعمال کریں بہتر ہے اس کے جرم سے **طبیعت** تیسرے درجہ کی گرم خشک ہے **افعال اور خواص** ملطف ہے اور جڑ اس کی نفخ پیدا کرتی ہے اور اگر بدن کی مالش انجدان سے کی جائے خصوصاً اس کے دودھ سے مودا کو بطرف خارج کے بقوت جذب کرے گی **زینت** بوئے بدن کو بدل دیتی ہے اگر اس کو زیت کے ہمراہ ضماد کریں وہ رنگت سرخ لچھن کی یا خون کی جو آنکھ کے نیچے پیدا ہو جاتی ہے اس کو دور کر دیتی ہے **اورام اور ثبور** دبیلہ کے اقسام جو اندرون چشم میں ہوتے ہیں ان کو نفع کرتا ہے اور اگر اس کو خواہ اس کی جڑ کو مرہم میں ملائیں خنازیر کو نفع کرے گا **آلات مفاصل** جب اسکو روغن ایرسا خواہ روغن حنا سے ملا کر استعمال کریں اور رجاع مفاصل کو نفع کرے گا خاص کر کے **اعضائے غذا** بیخ اسکی ڈکار زیادہ لاتی ہے اور روانی شکم کو بند کرتی ہے اور خود انجدان بطی الہضم ہے مگر ہاضم اور اشیا کی ہے او رمعدہ کو گرم کرتی ہے اور قوی کر دیتی ہے اور اشتہا کو زیادہ کر دیتی ہے **اعضائے نفض** انجدان کو پوست انار کے ہمراہ سرکہ میں پختہ کریں اور استعمال کریں بواسیر مقعد کو زائل کر دیتی ہیں۔ اور ادرار کرتی ہیں۔ براز کو بدبو کرتی اور مخرج براز کو گندہ اور بدبو کر دیتی ہیں۔ اور مثانہ کو مضر ہیں **سموم** فادزہر سموم کی ہے۔ **اشتر غار** جس کو ہندی زبان میں اونٹ کٹارہ کہتے ہیں۔ **ماهیت** اس کی مشہور ہیں۔ اور اصوب استعمال اس کے سرکہ کا ہیں اور یہ دوا قریب انجدن کے ہے۔ طبیعت میں اور اور اس سے زیادہ ردی اور خراب ہے ۔ **طبیعت** اور اس کی گرم خشک آخر درجہ سوم میں اور معروف ہے۔ **اعضائے غذا** سرکہ اور اس کا جید ہے۔ واسطے معدہ کے کہ معدہ کا تنقیہ کرتا ہیں اور تقویت دیتے ہیں اور اشتہا کھول دیتا ہے اور جرم اور اس کا بجہت لذع کے متلی اور ابکائی پیدا کرتا ہے۔ اور معدہ میں دیر تک

ٹھہرتا ہے اور دیر کے بعد ہضم اور اس کا معدہ میں ہوتا ہے۔ **حمیات** خاصہ اور اس کا یہ ہے کہ چوتھے لرزہ اور بخار کو نفع کرتی ہے۔ **انیربار یس** بھی وہی زرشک ہے ایک قسم اس کی گول ہوتی ہیں۔اور سرخ اور یہ زمین نرم میں پیدا ہوتی ہیں ۔دوسری قسم سیاہ اور لمبی چپٹی یہ ریگ میں خواہ پہاڑ میں پیدا ہوتی ہے اور یہی قسم اقوی ہے طبیعت سرد خشک آخر درجہ سوم کی ہے۔ **خواص** قاطع صفرا کی ہے۔بخوبی قطع کرتی ہے۔ **اورام اور ثبور** اس کی خاصیت سے ہے کہ اورام حارہ کو بطور ضماد کے نافع ہوتی ہے اعضائے غذا معدہ اور جگر کی تقوی ہے اور پیاس کو اچھی طرح قطع کرتی ہے **اعضائے نفض** طبیعت کو بستہ کرتی ہیں اور سحج اور سیلان خون جو اسفل کی طرف سے ہو اس کو نافع ہے۔ **اسفنج** جس کو ابر مردہ کہتے ہیں۔ **ماہیت** ایک جسم دریائی ہے نرم نرم اور متخلخل جیسے نمدا دبانے سے دب جاتا ہے اور پھر جب ہاتھ اٹھا لو پھول آتا ہے۔کہتے ہیں کہ وہ ایک حیوان ہے جو پانی کے متصل رہتا ہے اور پانی سے جدا نہیں ہوتا۔ **اختیار** تازہ قسم اور اس کی زیادہ تر قوی ہے اور تجفیف اور اس کی زیادہ ہیں۔ بسبب قوت اور اس کی طبیعت کے جو دریا کی طبیعت قوی سے ماخوذ ہے۔طبیعت اول درجہ میں گرم ہیں۔اور دوسرے درجہ میں یابس ہے۔اور پتھر جو اس میں سے برآمد ہوتا ہے۔اور اس کی طبیعت بھی قریب اسی کے ہے اور حرارت اس میں کم ہے **افعام اور خواص** قوی التجفیف ہے۔ خصوصاً تازہ اور نیا اسفنج اگر زیت سے جلایا جائے۔اسی طرح خاکستر اور اس کی پھٹ کر خون کے بہنے کو جو بوجہ کٹ جانے خواہ چاک کرنے کسی عضو کے برآمد ہوتا ہے منع کرتا ہے آگ کو اس میں جلا کر کسی موضع خاص پر رکھتے ہیں۔بس داغ دیتے ہیں اسی جگہ کو اور اپنے کہ وہ جو ہر نرم ہے مگر خون کو روکتا ہے اور نیز رگوں کے منہ کو مفتول کر کے اور درآوردہ کر کے روانی خون کو بند کر دیتا ہے اور پتھر جو اسفنج سے نکلتا ہے بدن کو سخونت پیدا کرنے کے ملطف ہے اور تجفیف پیدا کرتا ہے اور جلائے کرتا ہے

اورام اور بثور اورام بلغمیہ کی تخفیف کرتا ہے۔**جراح** اور**قروح** سرکہ میں ڈبو کر جراحات پر رکھا جاتا ہے۔پس اندمال زخم کرتا ہے اور شہد کے ہمراہ پکا کر لگانے سے زخم ہائے کہنہ کو مندمل کرتا ہیں۔اس طرح خشک اسفنج بھی قروح پر رکھا جاتا ہے۔پانی اور شراب میں تر کر کے بھی رکھتے ہیں اور رطبہ کہنہ کو خشک کر دیتا ہے۔**اعضائے نفس اور صدر** اگر اسفنج زیت میں جلایا جائے علاج نفث الدم کے لائق ہوگا۔**اعضائے نفس** جو سنگ ریزہ اسفنج میں موجود ہے۔مثانہ کی پتھری کو پارہ کر دیتا ہے۔اس کا قائل گروہ اطبا ہے سوائے حکیم جالینوس کے وہ کہتا ہیں۔کہ متسبعد و دور از قیاس ہے کہ اثر قوت اور اس کی مثانہ تک پہنچے بلکہ سنگ گردہ کی تفتیت کر دے گا۔**آبارو آنک ماھیت** ان کی سیاہ قلعی خواہ سیسہ ہے ان میں ایک جوہر مائی ہے۔کثرت سے جس کو برودت نے منجمد کر دیا ہے اور رھوائیت اور ارضیت ہے جو بہت زیادہ نہیں ہے۔دلیل اس کی رطوبت پر جیسا کہ جالینوس کہتا ہیں کہ جلدی پگھل جاتا ہے اور ھوائیت پر دلیل یہ ہے کہ شدت بو دا اور پھس پھسا ہے اور یہ بھی دلیل ہے کہ اگر زمین کی تری میں اس کو رکھیں پھول جاتا ہے۔اور بڑھنا ہے اورام کے واسطے اس کی تبرید زیادہ ہیں طبیعت میں سرد اور تر دوسرے درجہ کا ہے۔**اورام اور ثبور** دستہ اور کھرل اس کا بنا کر بعض قسم کی اوہان اور روغن اور اس میں ٹپکا کر رگڑنے سے جوشے غلیظ اور گاڑھی پیدا ہوتی ہیں۔**اورام گرم** کو مفید ہے اور دواؤں کی تبرید کرتی ہے۔اور جس اورام میں قیح اور پیپ پڑ گئی ہے تا اینکہ سرطان کو بھی مفید ہوتی ہے۔خنازیر اور غدد اور قروح مفاصل پر سیسہ کا ایک پتھر بنا کر مضبوط باندھتے ہیں۔سب کو پگھلا دیتا ہے **جراح اور قروح** پسا ہوا اسرب جو ابھی مذکور ہوا ہے اور جلا ہوا کشتہ اس کا اور خصوصاً کہ مغسول ہو چکا ہو جراحات خبیثہ اور سرطانی قروح کو نافع ہوتا ہے اور مفاصل کے قروح کو مفید ہے۔**آلات مفاصل** دونوں چیزیں اسرب کی جو ابھی مذکور ہوئیں قروح مفاصل کو فائدہ کرتی

ہیں اور اگر ان کو التوائے مفاصل پر خواہ مفاصل پر جو غدد اور گرہ یاں پیدا ہو جاتی ہیں ان پر لگائیں اور ان کو بھی پگھلائیں **اعضائے چشم** اسرب سوختہ قروح چشم کو نافع ہے۔ خصوصاً بعد دھوڑا لنے کے اور اسی طرح وہ آشوب چشم جو خشک ہو اور اس میں آنکھ سے پانی نہ بہتا ہو **اعضائے نفس اور صدر** اسرب سوختہ قروح پستان کو نافع ہے اور اسی لیے طرح تیل میں پیا ہوا اور جلا ہوا اسرب جو اوپر مذکور ہوا ہے۔ **اعضائے نقض** پیا ہوا اور جلا ہوا اسرب مذکور بواسیر کو مفید ہے اور ایک پترا اسرب کا کمر کے نیچے باندھا جائے پس خوابہائے متواتر خواہ احتلام روزانہ کو برطرف کر دیتا ہے اور شہوت باہ میں سکون پیدا کرتا ہے۔ وہی دونوں اسرب مصنوعی سحق اور احراق کے بعد قروح ذکر اور انثیین اور اورام ہر دو عضو کو نافع ہیں۔ **اشنان** جس کو جلا کر سیاہ سجی بناتے ہیں۔ **ماھیت** اس کی مشہور ہے اور چند قسم کی ہوتی ہے لطیف تر اور اس کی وہی قسم ہے۔ جو سفید ہو اور اس کو خر رالعصافیر یعنے پیخال گنجشک بھی کہتے ہیں اور نہایت حاد اور تیز دہ قسم ہے جو کہ سبز ہو **افعال** اور **خواص** جلا کنندہ ہے اور منقی ہے اور مفتح ہے **اعضائے نقض** نصف درہم اس کا عسر بول کو دفع کرتا ہے اور پانچ درہم کے استعمال سے اسقاط جنین زندہ خواہ مردہ کا ہو جاتا ہے اور نصف درہم اشناں فارسی کا ایک درہم تک ادار حیض کرتا ہیں اور تین درہم اس کا استسقا کے پانی کو نکال دیتا ہے۔ **سموم** دس درہم اس کا زہر قاتل ہے اور سبز اشنان کے دھوئیں سے ہوام گریز کرتے ہیں۔ **اصابع صفر** جس کو ہندی میں ہنس ہڈی کہتے ہیں **ماھیت** شکل اس کی مثل ہتھیلی کے ہے۔ اور ابلق ہے سفیدی اور زردی دو رنگ اس میں ہوتے ہیں ایک قسم اس کی سخت ہے اور اس میں تھوڑی سی شیرینی ہوتی ہے۔ اور بعض قسم اور اس کی زرد جس میں کسی قدر تیر کی بدون سفیدی کے ہوتی ہے۔ **طبیعت** تقریباً اول درجہ میں گرم خشک ہے **افعال اور خواص** فضول غلیظ کی خوب محلل ہے۔ **زینت** اور اس میں خاصیت ہے کہ جلد

چرک وغیرہ سے پاک صاف کرتی ہیں **آلات مفاصل** اس میں خاصیت ہے
کہ اعضا عصبیہ کو نفع کرتی ہے اور آفات عصب سے نافع ہیں **اعضائے سر**
نافع جنون ہے۔ خاص کر کے **ابدال** بدل اس کا خاص جنون کے لیے ہموزن مے
اور اس کے ڈیوڑھی ہزار چشان اور ثلث وزن اصابع صفر کے سعد کوفی ہے۔
اومالی ماهیت اس کی یہ ہے۔ کہ ایک روغن گرم زیادہ گاڑھا مثل شہد کے
بلکہ شہد سے زیادہ غلیظ جو ایک درخت کی شاخ سے حاصل ہوتا ہے اور شیریں ہوتا ہے
اور اس کو اومالی اور روغن شہد بھی کہتے ہیں **اختیار** عمدہ ہی قسم ہیں جو زیادہ صاف
ہو اور خوب گاڑھا اور جتنا پرانا اور کہنہ ہو بہتر ہوگا۔ **طبیعت** حار رطب ہے اور
حرارت اس کی رطوبت سے زیادہ ہے۔ **جراح اور قروح** سب کی خارش کو طلا
کرتا ہے اور اس کا نافع ہیں **آلات مفاصل** کے اقسام درد کو نفع کرتا ہے۔
اعضائے سر اس میں چنگی اور کسل پیدا کرنے کی خاصیت ہے **اعضائے
چشم** ظلمت کو زائل کر دیتا ہے جب بطور سرمہ کے اس کو آنکھ میں لگائیں
اعضائے نقض تین اوقیہ یہ روغن جو برابر ساڑھے آٹھ تولے کے ہو اور
نو اوقیہ پانی کے جو پچیس تولہ کے قریب ہو ایک مرتبہ پلانے سے اسہال مرہ اور اخلاط
مراری کا کرتی ہے اور کسل پیدا کرتی ہے اور وارخا یعنی جوڑ بند ڈھیلا کر دیتی ہے بس
اس کے استعمال پر اس طرح مبالات نہ کرنی چاہئے اور جو کوئی استعمال کرے اس کو
کچھ خوف نہ کرنا چاہئے ان دستوں کی رنگت وغیرہ سے جو اس کے استعمال سے آئیں
اسلیے کہ اگر چہ خراب طور سے اسہال ہوتا ہے مگر سلامت حال بھی اس کے ہمراہ ہے
بلکہ واجب اور ضروری امر یہ ہے کہ اس کا مسہل پی کر سو نہ جائے۔

اغالوجی ایک لکڑی ہندی ہے خواہ اعرابی ہے خوشبو نقشی جلد اس کی یعنی اس
کی پوست پر نقوش اور خطوط ہوتے ہیں عطر میں داخل ہوتی ہے اس میں قبض ہے اور
تھوڑی سی تلخی بھی ہے۔ **اعضائے سر** جوش کر کے اس سے کلی کرنا خوشبو دے

دہن پیدا کرتا ہے۔ **اعضائے نفس و صدر** درد پہلو کو نافع ہے **اعضائے غذا** درد جگر کو مفید ہے اور ایک مثقال اس کا لزوجت معدہ اور ضعف معدہ کو نافع ہے **اعضائے نفض** اگر پانی کے ساتھ پلائی جائے آنتوں کے قروح کو نافع ہے اور مرض ورحرارت سے ہو اس کو مفید ہے۔

ام غیلان جس کو ہندی میں ببول اور کیکر کہتے ہیں **ماہیت** ایک درخت صحرائی مشہور ہے **طبیعت** اس کی سرد وخشک ہے **افعال و خواص** قابض ہے اور اقسام سیلان خون کو روکتی ہے **اعضائے نفض** نفث الدم کو مانع ہوتی ہے **اعضائے نفض** سیلان رحم کو نافع ہے۔

اذاراقی جس کو ہندی میں کچلا اور زہر کچلہ کہتے ہیں وہ اور چیز ہے **ماہیت** ایک قسم کف دریا کی ہے کہ بستہ ہوتا ہے اور ملا اور لپٹا ہوا حلفا تامے گھاس خواہ قصب سے ہوتا ہے اور یہ دوا تیز بہت ہے اور بسبب حدت کے اس کے استعمال پر جسارت نہیں کی جاتی ہے مگر بطور رطلا کے **زینت** جھائیں کو دور کرتی ہے **اورام اور ثبو** شور بینہ کو نافع ہے **جراح اور قروح** خارش جو متقرح ہو اور داد کے جملہ اقسام کو نافع ہے **آلات مفاصل** ضماد اس کا عرق النسا کو مفید ہے۔

آزاد درخت نیب اور بکائن کے علاوہ کوئی اور درخت ہے **ماہیت** اس کی مشہور ہے پھل اس کا مشابہ بیر کے اور دوسرے میں اس کا نام شجرت الہلیلج اور کنار ہے اور طبرستان میں فلاحسک کہتے ہیں یہ درخت بڑا ہوتا ہے اور بڑے بڑے درختوں میں اس کا شمار ہے۔ طبیعت شگوفہ اس کا تیسرے درجہ میں گرم ہے اور اول و آخر میں خشک ہے۔ **افعال اور خواص**۔ شگوفہ اس کا مفتح سدوں کا ہے **زینت**۔ اس کے پتے کا پانی قمل یعنی جوں کو قتل کرتا ہے اور بالوں کو بڑھاتا ہے اور خاص کر عروق اس کے جب شراب کے ہمراہ استعمال کیے جائیں **اعضائے سر** شگوفہ

اس کا مفتح سدہ دماغی ہے **اعضائے نفس** اور صدر پھل اس کا سینہ کو نہایت مضر ہے کہ قتال ہے **اعضائے غذا** پھل اس کا معدہ کے واسطے ردی ہے اور کرب پید اکرتا ہے **حمیات** کہتے ہیں کہ جوشاندہ اس کے پون کا جس کو ڈاڑھی کہتے ہیں شاہترہ اور ہلیلہ مروق کے ہمراہ حمیات بلغمیہ کو نافع ہوتا۔ **سموم** عصارہ اس کے اطراف کا جملہ سموم کی سمیت کا مقابلہ کرتا ہے یعنی اصلاح کرتا ہے اور پھل اس کا بیشتر سم قاتل ہوتا ہے **ابدال** بالوں کے دراز کرنے میں بدلہ اس کا شہدانج ہے۔

ایرسا جو بنام بیخ بنفشہ مشہور ہے **ماہیت** یہ جڑ ہے سوسن آسمان گونی کی یہ ایک گھاس ہے جس کی شاخیں پھیلتی ہیں اور اس پر کلی طرح طرح کی ہوتی ہیں مرکب چند الوان سے سفیدی اور زردی اور آسمانی اور فرفری یعنی بنفشی اور اُسی جہت سے اس کو ایرسا یعنی قوس قزح نام رکھتے ہیں اور یہ جڑیں اس کی رگیں کہلاتی ہیں پتی اس کی باریک ہوتی ہے اور جب پرانی ہو جائے بوسیدہ ہوکر گر پڑتی ہے **اختیارجید** اس کی وہی قسم ہے جوسخت ہو اور گٹھے ہوئے گرواندام کہ توڑنے سے ٹکڑے ٹکڑے نہ ہوجائے اور سطبر ہو اور سرخی مائل پاکیزہ بو کہ اس میں گندے پانی کی بو نہ آتی ہو جیسے سڑا ہو پانی تالاب وغیرہ کا ہوتا ہے اور کسی قدر زبان کو چکھنا اس کا کاٹتا ہو اور گرزند پہنچاتا ہو اور چھینک بقوت لائے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے **افعال اور خواص** منضج ہے مفتح ہے جلا کرتی ہے منقیہ ہے اور فشردہ اس کا ماءالعسل ملا کر بلغم غلیظ کو پاک کرتا ہے اور اس کو خارج کردیتا ہے **زینت** ہموزن اس کے خربق ملا کر جھائیں اور نمش کو دور کرتا ہے اور تنہا بھی اس کا یہی فعل ہے **اورام اور ثبور** اُبالا ہوا ایرسا جملہ صلابات کو نرم کرتا ہے اورزاورام غلیظ اور خنازیر اور ثبور لبنیہ کو بھی نرم کرتا ہے **جراح اور قروح** جو قروح چرک آلودہ ہوں ان کو نفع کرتا ہے اور نواصیر میں گوشت پیدا کرتا ہے اگرچہ بطور ذرور یعنی چھڑکنے کے مستعمل ہو اور ہڈیوں پر گوشت اُگا کر ان کو چھپادیتا ہے **آلات مفاصل** آیا

اور ماندگی دور کر دیتا ہے اور اگر سرکہ کے ساتھ خواہ کسی شراب کے ہمراہ اس کو تناول کریں تشنج اور ہتک عضل کو نافع ہے اور حقنہ اس کا عرق النسا کو مفید ہے **اعضائے سر** خواب آور ہے اور درد سر کو دور کرتا ہے اور روغن اس کا ہمراہ سرکہ کے دوی اذن یعنی کان کے گونجنے کو دور کرتا ہے اور نزلات مزمنہ کو منع کرتا ہے اور روغن اس کا نتھنوں کی بدبو کو زائل کر دیتا ہے اور جوشاندہ میں اس کے یہی اثر ہے اور تفزع یعنی خوف اور ڈرنے سے نفع کرتا ہے **اعضائے چشم** آنسوؤں کو زیادہ نکالتا ہے **اعضائے نفس** درد پہلو اور ذات الجب کو نافع ہے اور کھانسی کو خصوصاً جو کھانسی رطوبت غلیظہ سے آتی ہو اور ذات الریہ اور عسر نفس اور خناق کو مفید ہے اور جو فضول محتبسہ کہ ان کا دفع دشوار ہو کر ان کو سینہ سے خارج کر دیتا ہے بسبب تلطیف زائد کے جو اس میں ہمراہ تفتیح کے امراض صدر میں ہمراہ تفتیح کے پیا جاتا ہے مضمضہ کرنا اس کا لہات یعنی کوے کر اغر کرتا ہے **اعضائے نفض** بواسیر کے منھ کھولدیتا ہے اور مغص یعنی مروڑ زائل کرتا ہے اور مذی اور کثرت احتلام کو دور کرتا ہے طمث کا ادرار کرتا ہے شراب کے ہمراہ اگر استعمال کیا جاے۔ صلابت رحم کے واسطے اور جو درد کہ برودت سے رحم میں عارض ہوں اس کے جوشاندہ میں بیٹھنا مفید ہوتا ہے۔ فرزجہ اس کا شہد ملا کر اسقاط کرتا ہے اور روغن اس کا زخم کو نافع ہے اور زرداب اور مرہ اور بلغم کو بآسانی دفع کرتا ہے اور ایرسا کہنہ اور مفتت کا استعمال کیا جائے اور مقدار شربت اس کی ایک اوقیہ سے لیکر سات درخمی تک ہے جو برابر ڈیڑھ تولہ کے ہے تقریباً **اعضائے غذا** درد جگر اور طحال بارد کو اگر سرکہ ملا کر پلایا جائے مفید ہے خصوصاً واسطے طحال کے اور استسقا کو نافع ہے **حمیات** روغن ایرسا لرزہ اور سردی کو زائل کرتا ہے **سموم** اگر سرکہ کے ساتھ پلایا جائے جمیع سموم کو نافع ہے **انجرہ** جس کو ہندی زبان میں اونٹگن کہتے ہیں **ماہیت** رنگ اس کے تخم کا شبیہ لون تخم گندنا کے ہے مگر فرق یہ ہے کہ چھوٹا ہوتا ہے اور پتلا ہے اور طول اس کا بھی اس قدر

نہیں ہے اور جس چیز سے ملتا ہے اس میں لذع پیدا کرتا ہے حتے کہ معا میں بھی لذع پیدا کرتا ہے **طبیعت** اونٹگن اور تخم اونٹگن دونوں اول سوم میں گرم ہیں اور دوسرے درجہ میں یابس ہیں اور تخم اونٹگن میں خشکی کمتر ہے بہ نسبت اونٹگن کے **افعال اور خواص** جذاب اور مقرح ہے اور محلل بثور اور محرق ہے اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ اسخان اس کا قوی نہیں ہے اور اس میں قوت منفخہ ہو اور اس میں جلائے شدید ہے اور اس میں لذع پیدا کرنا قروح کا نہیں ہے اور جس وقت انجرہ کو گوشت میں پختہ کریں اس کے افعال سے گوشت مانع ہو جاتا ہے اور خواص انجرہ کے باقی نہیں رہتی **اورام اور ثبور** سرکہ ملا کر اس کا ضماد کرنا دبیلات کو شگافتہ کرتا ہے نفع بھی کرتا ہے اور تخم اونٹگن کا ضماد سرطان کو مانع ہے اور اسی طرح خاکستر اس کی **جراح اور قروح** خاکستر اس کی ہمراہ نمک کے ان زخموں کو نافع ہے جو کتے کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور قروح خبیثہ اور قروح سرطانیہ کو مفید ہے **آلات مفاصل** ضماد اس کا ہمراہ نمک کے التواعصب کو مفید ہے **اعضاے سر** پتی اس کی کوفتہ کر کے رعاف کو مفید ہے اور تخم اونٹگن خشم کو یعنی خوشبو بدبو کے نہ معلوم ہونے کو مفید ہے اور سدہ ہاے مصفات کو جو ہڈی ناک کی ہے بقوت تفتیح کرتا ہے اور تخم اونٹگن کا ضماد دانت کا اکھیڑنے کو آسانی سے واقع کرتا ہے اور ضماد کرنا اس کا اورام پس گوش کو جس کو فوخیال کہتے ہیں نفع کرتا ہے **اعضاے نفس اور صدر** جب آب جو کے ہمراہ اس کو استعمال کریں سینہ کو پاک کرے گا اور جوشاندہ اس کے برگ کا جب آبجو کے ہمراہ استعمال کیا جائے سینہ میں جو اخلاط غلیظہ ہیں ان کو خارج کر دے گا اور تخم اس کا قوی تر ہے اور ربو اور نفس انتصاب کو اور ذات الجنب بارد کو نافع ہے **اعضاے نفض** باہ کو برانگیختہ کرتا ہے خصوصاً تخم اونٹگن طلا کرنے سے اور فم رحم کی تفتیح کرتا ہے کہ منی کے ٹھہر جانے کی رحم میں قابلیت ہوتی ہے۔ اس طرح اگر پیاز اور بیضہ کے ہمراہ کھایا جائے اور اگر ہمراہ مرکی کے حمول کیا جائے اور ارحیض کرے گا

اور رحم کو کھول دیتا ہے اسی طرح اگر جوشاندہ اس کا ہمراہ مرکی کے پیا جائے اور ادرار طمث کرے گا۔ برگ تازہ اس کے رحم کی بلندی کو خواص نتو رالرحم میں ہو جاتی ہے مٹا دیتا ہے جب بطور ضماد کے لگائی جائے۔ بلغم خام کو بجبت اپنی جلا کے بذریعہ اسہال کے خارج کر دیتا ہے نہ بوجوہ قوت مسہلہ کے جواد سے سمین ہے روغن اس کا زیادہ تر مسہل ہے بہ نسبت روغن قرطم کے اور جوشاندہ اس کے برگ کا ہمراہ شویق کے ملیں طبع ہے۔ اگر یہ ارادہ ہو کہ اسہال اس کا رقیق ہو جائے اس کے دانہ کا لب نکالیں اور سویق کے ہمراہ اس کو پیسیں اور شراب میں اسے ڈالدیں اور بعد اس کے پیجائیں۔ حاجت ہوتی ہے اس کے پیے والے کو کہ بعد اس کے تناول کے تھوڑا سا روغن گل بھی پی جائے تاکہ حلق اس کا جل نہ جائے۔ کبھی اس کا شیاف بنا کر شہد کے ذریعہ سے حمول کیا جاتا ہے کہ مسہل ہوتا ہے **افیون** جس کو ہندی میں افہیم کہتے ہیں **ماہیت** عصارہ خشخاش کا ہے جو خشخاش کہ سیاہ ہوتی ہے اور مصری ہے اور دھوپ میں سکھایا جاتا ہے **مترجم** قدیم زمانہ میں فقط افیون اس کو کہتے تھے کہ شیخ لکھ رہا ہے اور خشخاش سفید کی کاشت کا دستور نہ تھا **متن** افیون مذکور کی مقدار شربت دو دانق سے زیادہ جائز نہیں ہے۔ کبھی کاہو صحرائی بھی افیون بنائی جاتی ہے اور وہ بھی مخدر ہے مگر ضعیف ہے۔ افیون کو جب لوہے کے پتر پر بریان کریں کہ پہلے لوہے کو گرم کرلیا ہو تو سرخ ہو جاتی ہے۔ **اختیار** مختار اقسام افیون سے وہ جو بھاری ہو اور بو اس کی تیز ہو اور نرم لیس ہو پانی میں جلد گھل جائے اور گھلنے کے وقت اس میں بستگی نہ آئے دھوپ میں بھی پگھل جائے اگر چراغ اس سے روشن کریں تاریکی روشنی میں نہ آئے اور زرد رنگ کی جو پانی کو رنگین کر دے اور سبک ہو بو اس کی ضعیف و رنگ اس کا صاف ہو مغشوش اور آمیزش کی افیون ہے کہ اس میں مامیثا ملا ہوا ہے اور کبھی کاہوے صحرائی کے دودھ سے اس میں میل کیا جاتا ہے اور اس کی بو ضعیف ہوتی ہے اور کبھی گوند بھی اس میں ملایا جاتا ہے پس براق اور صاف زیادہ ہوتی ہے **طبیعت** سرد خشک درجہ

چہارم میں ہے **افعال اور خواص** مخدر ہے اور مسکن ہر درد کی ہے پلائی جائے خواہ طلا لیجائے اور قدر شربت پلانے میں بری مسور کے برابر ہے **اورام اور ثبور** اورام گرم کو منع کرتی ہے جراح اور قروح افیون میں تجفیف قروح کی قوت ہے **آلات مفاصل** بہتی ہوئی زردی بیضہ میں ملا کر نقرس پر طلا کرتے ہیں پس درد میں سکون پیدا کرتی ہے۔ خصوصاً ہمراہ دودھ کے **امراض سر** نیند پیدا کرتی ہے اگرچہ حمول اس کا فتیلہ سے کیا جائے خواہ بغیر فتیلہ کے اور اگر اس کو روغن گل میں گھول کر کان میں ٹپکائیں جس میں درد ہوتا ہے اور مر اور زعفران بھی شریک کردیں درد میں سکون پیدا کرتی ہے۔ دردسر کہنہ میں سکون پیدا کرکے زائل کردیتی ہے۔ افیون بھی انہیں اشیا میں ہے جو فہم اور ذہن کو باطل کرتی ہیں **اعضاے چشم** سے جو اقسام درد کے پیدا ہوتی ہیں اور جو ورم آنکھوں میں رمد سے عارض ہوتے ہیں ان کو افیون ہمراہ شیر زنان کے مفید ہے اور اکثر قدیم زمانہ کے اطبا افیون کا استعمال رمد میں جائز نہیں کرتے تھے اس لیے کہ بصارت کو مضر ہے **اعضاے نفس اور صدر** کھانسی جو نہایت آہستہ آتی ہے اس میں سکون پیدا کرتی ہے اور اکثر اوقات جو کھانسی کھلی ہوا میں زور زور آتی ہو اس کو زائل کردیتی ہے **اعضاے غذا** معدہ کی اکثر اوقات اس سے دباغت ہوجاتی ہے اور اجزا اس کے مجتمع ہوجاتے ہیں اور یہ بات اس وقت ہوتی ہے جس وقت معدہ میں رطوبت اور حرارت کی وجہ سے استرخا پیدا ہوا اور اکثر اوقات اگر افیون تنہا پلائی جائے بدون جندبیدستر کے ہضم کو باطل کردیتی ہے خواہ نقصان ہضم میں زیادہ کرتی ہے **اعضائے نفض** اسہال کو بند کرتی ہے اور سحج اور خراش اور قروح امعا کو نافع ہے **سموم** قوی کو بستہ کرکے قتل کرتی ہے جو اس کو تناول کرے تریاق افیون کا جندبیدستر ہے **ابدال** بدلہ اس کا سہ چند اس کا بزرالبنج اور دوچند اس کا تخم تفاح ہے **اگرترج** جس کو ہندی میں بجوڑا کہتے ہیں۔ **ماہیت** اس کی مشہور ہے اور روغن اس کا جو اس کے پوست سے بنایا جائے قوی

ہوتا ہے اور جو روغن اس کے شگوفہ سے بنایا جاتا ہے وہ ہر ایک اثر میں ضعیف ہے **طبیعت** پوست اترج گرم ہے پہلے درجہ میں اور خشک ہے دوسرے درجہ میں اور مغز اس کا حار رطب درجہ اول میں ہے۔ اور ایک قوم نے کہا ہے بلکہ وہ سرو تر ہے درجہ اول میں اور سردی اس کی زیادہ ہے اور ترشہ اس کا سرد اور خشک ہے تیسرے درجہ میں اور تخم اس کا گرم ہے اول درجہ کا اور تیسرے درجہ میں مجفف ہے **افعال اور خواص** مغز اس کا منفخ ہے اور برگ اس کا مسکن انفخ ہے اور شگوفہ اس کا زیادہ تر لطیف ہے اور ترشا اس کا قابض ہے اور کاسر یعنی شکستدہ صفرا ہے اور تخم اس کا اور پوست اس کا محلل ہے اگر پوست اترج کپڑوں میں رکھا جائے کیڑا لگنے کو منع کرتا ہے بو اس کی فساد ہوام اور وبا کی اصلاح کرتی ہے **زینت** ترشا اس کا جلدی رنگ کرتا ہے اور چھائیں دور کرتا ہے اور پوست سوختہ اس کی طلا کرنے میں برص کے واسطے جید ہے اور طبیخ اترج کا نکہت کو طیب کرتا ہے **اعضائے چشم** اترج کے ترشے کو بطور سرمہ کے لگانے سے یرقان اور زردی آنکھ کی دور ہوتی ہے **اعضائے نفس** اور صدر حامض اتر خفقان گرم کو ساکن کرتا ہے اور اترج حلق اور پھیپھڑے کے واسطے عمدہ ہے مگر حامض اور ترشا اس کا سینہ کے واسطے ردی ہے۔ لب اترج جس وقت سرکہ میں جوش دیا جائے اور نصف اس کر جہ پیا جائے جو برابر دس ماشہ کے ہوگا جونک نگلی ہوئی کو خارج کرتا ہے **اعضائے غذا** جرم اس کا بطی معدہ ردی ہے اور مفتح ہے دیر ہضم واجب ہے کہ ہمراہ مری کے تناول کیا جائے۔ اسی طرح اترج کا مربہ شہد میں اسلم ہے اور قابل ہضم زیادہ ہے مگر اینکہ بکثرت اس کو کھائیں۔ مگر برگ اترج مقوی معدہ کی ہے اور مقوی احشا بھی ہے اور خسگوفہ اس کا اور پوست اترج جس وقت طعام میں مثل ابازیر اور مصالح گرم کے داخل کی جائے ہضم طعام پر معین ہوتی ہے اور خود چھلکہ اس کا ہضم نہیں ہوتا ہے بوجہ صلابت اور سختی کے اور جوشاندہ اس کا قی کا مسکن ہے اور رب اس کا و روہ رب حماض ہے معدہ کا استوار اور زور دار کرنے والا ہے اور

پانی اس کے ترشہ کا یرقان کو نافع ہے اور رتی صفرادی میں سکون پیدا کرتا ہے اور اشتہاے طعام بڑھاتا ہے۔لائق اور سزاوار یہی ہو کہ اترج کو تنہا کھائیں کسی طعام کے ساتھ اس کو نہ کھائیں نہ قبل کسی طعام کے اور نہ بعد کسی غذا کے **اعضاے نفس** جرم اندرونی اس کا قولنج پیدا کرتا ہے اور ترشہ اس کا حبس شکم کرتا ہے اور اسہال صفرادی کو نافع ہے اور تخم اس کا بواسیر کو مفید ہے اور تخم اترج میں قوت مسہلہ ہے اور عصارہ حماض اترج کا غملہ النساء یعنی فساد جراحت عصب عورات کو مفید ہے **سموم** تخم حماض بوزن دو درہم ہمراہ شراب کے اور طلا نامے خاص شراب کے اور آب گرم کے مقابلہ جملہ سموم کا کرتا ہے خصوصاً بچھو کے زہر کا پلانے سے خواہ طلا کرنے سے اور پوست اترج بھی قریب اس کے ہے اور عصارہ پوست اترج سانپ کے کاٹنے سے نافع ہوتا ہے پلانے کے ذریعہ سے اور پوست اس کی ضماد کرنے سے

اسقنقور کو ہند میں روہو کہتے ہیں **ماهیت** اس کی یہ ہے کہ دریائی حیوان ہے نیل مصر سے شکار کیا جاتا ہے۔اور یہ بھی کہتے ہیں کہ از قسم تمساح کے ہے جس وقت اس کو پانی سے باہر رکھتے ہیں اس جگہ نشو ونما پاتا ہے **اختیار** بہتر قسم اس کی وہ ہے جو ربیع میں پکڑی جائے اور شکار کی جائے اور بروقت ہیجان اور جوش خروش کے اس کی گرفتاری ہو اور بہتر اعضائے بدنی میں اس کی ناف ہے **آلات مفاصل** امراض باردہ عصب کو نافع ہے **اعضائے نفض** نمک اس کا باہ کو ہیجان میں لاتا ہے پھر گوشت کو اس کے کیا پوچھنا خصوصاً گوشت اس کی ناف کا اور جو قریب گردہ کے ہے اور خصوصاً چربی اس کی **اجاص** جس کو آلو بخارا کہتے ہیں۔**ماهیت** اس کی مشہور ہے **اختیار** بستی قسم اس کی قوی ہے بہ نسبت سیاہ کے اور زرد قسم اس کی قوی ہے سرخ رنگ سے اور سفید بڑے دانہ کی پہاڑی سے اسہال قلیل ہوتا ہے اور ارمنی میں شیرینی زیادہ ہے سب قسم سے اور اسہال میں بھی زیادہ ہے اور اس میں بھی وہی ہے جو بڑے دانہ کی ہو اور موٹی ہو طبیعت سرد ہے اول دوم میں اور رطب ہے آخر

درجہ سوم میں **خواص اور افعال** گونداس کا مطلف ہے اور زیادہ تقطیع کرتا ہے اور مغری کرتا ہے اور مشقی آلو میں قبض ہے ویسقوریدوس کی رائے میں سوائے جالینوس کے اور جو خام ہے اس میں قبض تو ضرور ہے اور غذائیت اس میں کم ہے لازم ہے کہ قبل طعام کے اس کو کھائیں اور بعد اس کے کھانے کے اگر مزاج کھانے والے کا مرطوب ہے ماءالعسل اور نبیذ کا استعمال کریں **جراح اور قروح** گونداس کا زخموں کو ملا دیتا ہے اور سرکہ کے ساتھ لگانے سے داد کو دور کردیتا ہے خصوصاً اگر اس کے ساتھ شہد یا شکر ملائی جائے اور خاص کر لڑکوں کو زیادہ فائدہ کرتا ہے۔ **اعضائے سر** برگ آلو بخارا کو جوش دے کر کلی کریں ان ترنوں کو روکتا ہے جو لوزتین اور لہات تک اترے ہوں **اعضائے چشم** گوند سے اس کے اگر سرمہ گایا جائے بصارت کو قوت دیتا ہے **اعضائے نفس** میخوش آلو بخارا پیاس کی بھڑک میں سکون پیدا کرتا ہے **اعضائے غذا** میخوش آلو بخارا صفرا کو بہت توڑتا ہے اور میٹھا آلو بخارا معدہ کو ڈھیلا کردیتا ہے بہ سبب اپنی ترطیب کے اور معدہ کو سرد کردیتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ معدہ کو موافق نہیں آتا **اعضائے نفض** میٹھا آلو بخارا صفرا کا اسہال زیادہ کرتا ہے اور تر آلو بخارا میں اسہال کی قوت خشک آلو بخارا سے زیادہ ہے مسہل اس کا ہونا بسبب لزوجت کے ہے اور مشقی آلو بخارا بعض اطبا کے نزدیک قبض شکم پیدا کرتا ہے اور جنگلی آلو بخارا جب تک پختہ نہ ہو جائے اس میں کسی قدر قبض ہوتا ہے جالینوس نے کہا کہ حکیم ویسقوریدوس نے خطا کی ہے اس قول میں اپنی کہ دمشقی آلو بخارا قابض ہے۔ حالانکہ وہ مسہل ہے اور گوند اس کا مثانہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کردیتا ہے پانی اس کا ادرار حیض کرتا ہے اور جس قدر چھوٹا ہوگا اسہال کم کرے گا **اسفیداج** جسکو ہندی میں سفیدہ کہتے ہیں **ماھیت** یہ قلعی کی خاک ہے یا سیسہ کی خاک ہے اور سیسہ جس وقت زیادہ جلایا جائے سیندور ہو جاتا ہے اور زیادہ لطافت حاصل کرتا ہے سفیدہ کے اقسام سب بذریعہ سرکہ کے

بنائے جاتے ہیں اور کبھی نمک سے بنائے جاتے ہیں اور بہت سے طریقوں سے ان کی ساخت ہوتی ہے جیسا کہ کتابوں میں ارباب کیمیا کے مشہور ہے **طبیعت** سرد خشک دوسرے درجہ میں ہے۔ **افعال اور خواص** جو سفیدہ سرکہ سے بنایا گیا ہے اس میں تلطیف زیادہ ہوتی ہے اور خواصی بد میں زیادہ کرتا ہے۔ دوسری قسم کا سفیدہ اس میں زیادہ تلطیف نہیں ہے۔ سفیدہ مغری بھی ہے خصوصاً جس کو سپیندور کہتے ہیں اورام اور شور سردورم اور سخت اورام کو نرم کردیتا ہے **جراح اور قروح** مرہمون میں داخل کیا جاتا ہے پس قرحون کو بھرلاتا ہے اور اس میں گوشت پیدا کرتا ہے اور گوشت کو سڑا دیتا ہے خصوصاً سنید ورکو خراب گوشت کو سڑا دیتا ہے اور سیندور میں تازہ گوشت اگانے کی قوت ہے امراض چشم دانے اور پھنسیاں جو آنکھ میں نکلتی ہیں ان کو فائدہ کرتا ہے اعضائے نفض شقاق مقعد کی دواؤں میں سپیدہ بھی داخل ہو سموم سفیدہ بھی زہر کی قسموں میں داخل ہے **آنبوس** ہندی میں بھی اس کو یہی کہتے ہیں **ماھیت** اس کی مشہور ہے اختیار بہتر آنبوس وہی ہے کہ سیاہ ہو اور برابر ہو یعنی چکنا ہے جس میں لکیریں نہ ہوں اور چھونے میں ایسا معلوم ہو جیسے سینگ کو خرادہ ہے اور وہ خشکیدہ ہوتا ہے اور ذائقہ میں کسی قدر لذع پیدا کرتا ہے اور جب اس کو چنگاری پر ڈالیں خوشبو اس کے دھوئیں میں آتی ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے ایک قوم نے یہ کہا کہ **آنبوس** باوجود یہ کہ اس میں حرارت ہے خون کی حرارت کو بجھا دیتا ہے **افعال و خواص** پانی میں مثل اور بہت سے پتھروں کے رگڑا جاتا ہے اور وہ ملطف ہوتا ہے اور جلا زیادہ کرتا ہے امراض چشم باریک جھلی جو آنکھ میں پڑتی ہے اس کو صاف کردیتا ہے اور سفیدی جو آنکھ میں پڑ جاتی ہے اس کو دور کردیتا ہے۔ تراشہ آبنوس سے شیاف بنایا جاتا ہے اور آبنوس کا کھرل ادویہ چشم کے واسطے بناتے ہیں اس لیے کہ آنکھ کو وہ زیادہ موافق ہے اگر برادہ آبنوس کسی توے وغیرہ پر جلایا جائے پھر دھوڈا جائے کہنہ قروح کو اور آشوب چشم کو جو خشک ہو اور آنکھ کی

کھجلی کو نفع کرے گا۔ **اعضائے نفض** ایک گروہ نے کہا ہے کہ آبنوس گردہ کی پتھری کو پارہ پارہ کر دیتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے آبنوس میں نفخ شکم کے تحلیل کی قوت ہے۔ **آذان الفار** جس کو ہندی میں موسی کرنی کہتے ہیں۔ **ماھیت** ایک گھاس ہے جس کی قوت نزدیک جالینوس کے قریب اس گھاس کی قوت کے ہے جس سے آئینہ کو جلا دیتے ہیں اور یہ نام دو گھاسوں پر بولا جاتا ہے ایک تو وہ جس کو جالینوس نے ذکر کیا ہے اور اس میں خبازی کی بو آتی ہے اور سختی اس میں نہیں ہے اور دوسری وہ گھاس جس کا دیسقوریدوس نے ذکر کیا ہے اور گمان کیا ہے کہ یہ گھاس مشابہ لبلاب کے ہوتی ہے لیکن موسی کرنی کی پتی لبلاب سے چھوٹی ہوتی ہے اور یہ گھاس زمین پر پھیلتی ہے پتلی پتلی شاخیں اس میں ہوتی ہیں اور باغوں میں ہے۔ پاکیزہ اور کوئی بو اس میں نہیں ہوتی ہے اور نہ کوئی مزہ۔ اس میں چند خوشی ہوتے ہیں پھول اس کا لاجوردی ہوتا ہے دھنیہ کے پھول سے مشابہ اور خطاف اس کو چر لیتی ہے حدت اس میں زیادہ ہوتی ہے خصوصاً وہ قسم جو پانی کے قریب پیدا ہوتی ہے۔ مسیح کہتا ہے کہ منفعت قریب منفوت افسنتین کے ہے اور یہ بات دونوں قسم کی موسی کرنی سے بعید ہے اور اس سے متوقع نہیں ہے **طبیعت** جو قسم موسی کرنی کی مشہور ہے اور اس کی شناخت ہو چکی ہے اس کی طبیعت جالینوس کے نزدیک ہے اول درجہ میں اور دوسری قسم اس کی ادویہ حادہ سے ہے **افعال اور خواص** پہلی قسم میں اس کی قبض نہیں ہے اور دوسری قسم مجفف ہے اور جلد کی سرخ کرنے والی ہے **جراح اور قروح** جو خاصیت کہ دیسقوریدوس نے بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ کانٹے کو نکال دیتی ہے اور کیل جو زخموں میں ہوتی ہے اس کو اُبھار لاتی ہے اور زخم کو ملا دیتی ہے **اعضائے سر** اس کا پلانا مرگی کو فائدہ دیتا ہے اور لقوہ کو نفع کرتا ہے اگر سعوط اس کا کیا جائے تو اس کا نفع زیادہ ہوتا ہے اور سعوط اس کا دماغ کو پاک کر دیتا ہے۔ **ارنب بری** جنگلی خرگوش کو کہتے ہیں ماہیت اس کی مشہور ہے چستہ اس کا تمام ان

افعال کو کرتا ہے جن کا بیان باب انفحہ میں ہو چکا ہے اور نہایت لطیف ہے اور بہت خوب ہے اور اس میں کچھ افعال زیادہ بھی ہے **زینت** خون اس کا چھائیں کو دور کردیتا ہے اور خاک اس کی سر کے بالخورہ کی عمدہ دوا ہی خصوصاً دریائی خرگوش کی اور اگر شکم خرگوش کو معہ اندرونی اوجھ وغیرہ کے بجنسہ لیکر کسی برتن میں بھون ڈالیں سر کے بال اگانے کی عمدہ دوا ہوگی جب اس کو روغن گل میں پیس کر لگائیں **آلات مفاصل** خرگوش کا دماغ بھنا ہوا اس رعشہ کو فائدہ کرتا ہے جو بعد کسی مرض کے پیدا ہو **اعضاے سر** لڑکوں کی داڑھ میں خواہ دانتوں کی جڑوں میں اگر خرگوش کا دماغ ملایا جائے بہت جلدی سے دانت نکل آئیں اور ایسی سہولت ہو کہ درد مطلق نہ ہو اور یہ اثر اس کی خاصیت میں ہے۔ اسی طرح اگر اس کو گھی میں یا مسکہ میں یا شہد میں گھول کر استعمال کریں جب چستہ اور اس کا سرکہ ملا کر پیا جائے صرع کو نافع ہوگا **اعضائے نفض** چستہ اس کا اگر تین دن سرکہ ملا کر وہ عورت پیئے جو حیض سے پاک ہو چکی ہو حمل کو منع کرے گا اور جو رطوبت کہ رحم سے نکل کر بہتی ہے اس کو پاک کردے گا خون خرگوش کا بھنا ہوا سحج اور ورم امعا کو اسہال کہنہ کو نفع کرتا ہے۔ **سموم** چستہ خرگوش کا سرکہ ملا کر تریاق اور رفادزہر جملہ سموم کا ہے اور خون خرگوش کا بھنا ہوا سام ارمنی کے زہر سے نفع دیتا ہے۔

انجوسا کی ماہیت خس الحمار اور شنجار اور شنقا بھی اس کو کہتے ہیں اور یہ جھاڑ درخت خواہ جھاڑ ہوتا ہے جس میں سخت سخت کانٹے بہت سے ہوتے ہیں پتے اس کے سیاہ اس کی جڑ سے ملے ہوئے ہوتے ہیں اور جڑ اس کی ایک انگل موٹی ہوتی ہے رنگ اس کا بہت سرخ ہوتا ہے ہاتھ کو سرخ کردیتا ہے اگر گرمیوں میں چھوا جائے۔ ایک قسم اس کی چھوٹی پتی کی ہوتی ہے سرخ رنگ۔ قسمیں اس کی چار ہیں ابوقلیا ابوخلیس لوقابسوسی۔ ابو باسین ہندی میں اس کو رتن جوت کہتے ہیں **اختیار** سب قسموں میں پہلی دو قسمیں زیادہ قوی ہیں **طبیعت** جالینوس نے کہا ہے کہ انجوسہ

کی ایک قسم گرم خشک ہے **افعال اور خواص** جس قسم کا انجوسہ نام ہے وہ ملطف ہے معہ قبض کے اسی واسطے وہ میٹھی ہے اور تلخ ہے اور باقی اقسام میں قبض ہونا زیادہ تر ظاہر ہے۔ لیکن دو قسمیں دوسری وہ بہ نسبت پہلی وہ قسموں کے احراق میں قوی ہیں اور حرارت بھی ان کی زیادہ ہے اور جڑ کی حرارت بہ نسبت کے احراق میں قوی ہیں اور حرارت بھی ان کی زیاد ہے اور جڑ کی حرارت بہ نسبت پتی کے زیادہ قوی ہے **زینت** جب سرکہ ملا کر اس کا طلا کریں بہق کو نفع کرتا ہے بلکہ دور کر دیتا ہے اور اس مرض کو جس میں جلد کے چھلکے چھلکے اودھڑتے ہیں یہی فائدہ کرتی ہے پتی اس کی بہ نسبت جڑ کے ضعیف ہے **اورام اور ثبور** جڑ ابوقلیا کی آرد جو کے ہمراہ حمرہ کو منع کرتی ہے اسی کی جڑ لوقابسوی کی اور خنازیر کی تحلیل کرتی ہے۔ جس وقت چربی ملا کر خنازیر پر رکھی جائے **جراح اور قروح** چربی ملا کر کل قروح پر رکھی جاتی ہے اور خاص کر اس مقام پر جو آگ سے جل گیا ہو **اعضاے غذا** ابوقلیا کی جڑ معدہ کو مضبوط کرتی ہے اور جوشاندہ اس کا ہمراہ مالی قراطون کے یرقان کو نفع کرتا ہے اور طحال کے درد کو **اعضاے نفض** اور جوشاندہ نفع کرتا ہے۔ اور اگر اس کی جڑ کا عورت حمول کرے اور اسقاط حمل کر دیگی۔ پتی اس کی شراب میں اوٹائی ہوئی قبض شکم پیدا کرتی ہے لیکن ابوقلیا اخلاط صفراوی کی تحلیل کرتی ہے اور زردیتی کی جڑ ہمراہ زوفا اور حالم کے کیڑوں کو قتل کرتی ہے اور نکال دیتی ہے اس طرح شنجار مطلق زرد ہو یا نہ ہو لیکن زرد رنگ کی سب سے زیادہ قوی ہے **حمیات** جوشاندہ بیخ انجوسہ ماءالعسل کے ہمراہ پرانے تپوں کو فائدہ کرتا ہے **سموم** جس وقت پھل اس زردرتن جوت کا جس کی سرخ پتی ہو اور پھل زرد ہو چبا کر کسی گزندہ جانور پر تھوکیں اس کو قتل کر دیگا اور دو قسمیں دوسری سانپ کے کاٹنے سے نفع کرتی ہیں پلائی جائیں یا طلا کی جائیں یا ٹکائی جائیں۔ **الماس** جس کو ہندی میں ہیرا کہتے ہیں بعض لوگ ایسا کہتے ہیں کہ صحیح لفظ ماس ہے اور صواب یہ ہے کہ باب میم میں ذکر کیا جائے مگر ہم نے باب الف

میں اس کا ذکر کر دیا ہے **ماہیت** یہ ایک پتھر مشہور **طبیعت** ایک قوم نے کہا ہے کہ سرد وخشک ہے اور دوسری کہتی ہے کہ گرم خشک بقوت ہے **افعال اور خواص** جلا زیادہ کرتا ہے اور دیقوریدوس کے نزدیک محرق ہے اور عفونت پیدا کرتا ہے **زینت** دانتوں میں جلا اور چمک زیادہ پیدا کرتا ہے۔ **اعضاے سر** ایک قوم نے کہا ہے کہ جب ہیرے کو منھ میں دبائیں دانت ٹوٹ جاتے ہیں کہتے ہیں کہ یا تو یہ اثر اس کی خاصیت میں سے ہے اور یا یہ بات ہے کہ سانپ کا زہر جس مقام پر ہوتا ہے اس جگہ کو توڑ دیتا ہے اور یہ کلام اس شخص کا ہے جو بالکل خرافات اور بے ہودہ بکتا ہے اس کو نہیں معلوم کہ سانپ کا زہر جس وقت سانپ کے منہ سے باہر نکال لیا جائے اور چبایا جائے اس میں یہ اثر نہیں باقی رہتا ہے خصوصاً کہ اس کے نکالنے کو مدت گذر گئی ہو **اعضائے نفض** ایک قوم نے کہا ہے کہ جب ہیرہ کا ایک چھوٹا ٹکڑا پچکاری کے سری پر علک رومی سے چپٹا دیا جائے اور مثانہ میں داخل کیا جائے پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیگا اور اس قول کو میں بعید از قیاس سمجھتا ہوں **سموم** ہیرہ خود سم قاتل ہے۔

ارمال اس کو ارمالی بھی کہتے ہیں **ماہیت** یہ لکڑی غرفہ کے مشابہ ہے زینت نکہت کو پاکیزہ کر دیتی ہے **اورام اور ثبور اورام گرم** کو ضماداس کا فائدہ دیتا ہے **جراح اور قروح** قروح کے پھیلنے کو منع کرتا ہے اور ران میں گوشت بھر لاتا ہے اور ران کو خشک کر دیتا ہے اور اس کے خشک کرنے میں لذع نہیں ہوتی اور عفونت عضا کو منع کرتا ہے **اعضائے سر** دماغ کو قوت دیتا ہے دانتوں کی جڑوں کو مضبوط کرتا ہے منہ کے امراض کو موافق ہوتا ہے اعضاے چشم کھانا اس کا آشوب چشم کو نفع کرتا ہے **اعضائے صدر** دل کو قوی کرتا ہے احشا کو **اعضائے نفض** تمام اجزا اس کے قبض طبیعت پیدا کرتے ہیں۔

النج ماہیت اس کی کہتے ہیں کہ وہ درخت سدر ہے اور میں کہتا ہوں کہ وہ

الخ ہے کہ اس کی نسبت لائق یہ بات نہ ہو کہ باب اللام میں ذکر کیا جائے۔ بڑے بڑے درختوں میں سے یہ بھی ایک درخت ہے اور مصر تک لایا گیا جب مصر میں پہنچا یہاں پر آ کر اس کا ذائقہ بدل گیا **اعضائے نفض** نزف کو روکتا ہے اگر چہ کسی عضو پر اس کو رکھ دیں **انسان** جس کو آدمی کہتے ہیں طبیبوں کا قول ہے کہ انسان کی منی بہق کو دور کرتی ہے۔ اسی طرح لڑکوں کے پیشاب کا نمک جو تانبے کے برتن میں بنایا جائے اور چھائیں کو جلا دیتا ہے۔ اور دور کر دیتا ہے اور وضح کو نفع کرتا ہے اور رام اور ثبور دُر دانسان کے پیشاب کا حمرہ کا دفع کرتا ہے بنا بر قول طبیبوں کے اور اسی طرح براز اس کا جب تک اس میں گرمی باقی ہو۔ آدمی کے بالوں کی خاک ثبور کو اچھا کر دیتی ہے اور جب گھی میں ملا کر لگائی جائے اورام ساعیہ کو منع کرتی ہے یعنی وہ ورم جو بدن میں پھیلتا **جراح اور قروح** اس کا پیشاب ایسی خارشت کو جس میں زخم پڑ گئے ہوں اور سوکھی خارشت کو دور کر دیتا ہے اور خبیث مادہ کے دوڑنے کو روکتا ہے اور داد کو خصوصاً آدمی کی منی داد کو زیادہ فائدہ کرتی ہے **آلات مفاصل** کہتے ہیں کہ حیض کا خون درد نقرس میں تسکین دیتا ہے۔ اور اس طرح آدمی کی منی اور دودھ عورت کا افیون اور زیت ملا کر۔ اعضاے سر جلے ہوئے بال آدمی کے اور روغن گل کان میں ٹپکایا جاتا ہے اور دانت پر جب کہ ان دونوں میں تسکین پیدا کرتا ہے جیسا کہ اس کا دعویٰ لوگوں نے کیا ہے۔ لعاب روزہ دار کے منہ کا جو فاقہ سے ہو کان میں ڈالنا کان کے کیڑوں کو نکال دیتا ہے۔ آدمی کی ہڈی جلی ہوئی سے مرگی اچھی ہوتی ہے۔ آدمی کے کان کا میل درد شقیقہ کو مفید ہے اعضائے چشم پیشاب آدمی کا شہد ملا کر تانبے کے برتن میں پکایا جائے بیاض چشم کو دور کر دیتا ہے اور طرفہ جو آنکھ میں پیدا ہوتا ہے اس کو مفید ہے۔ جلے ہوئے بال آدمی کے مرتک ملا کر تر کھجلی اور خشک کھجلی جو آنکھ میں ہو اس کو مفید ہے **اعضائے نفس اور صدر** کہا گیا ہے کہ لڑکوں کا پیشاب جس وقت پیا جائے عسر نفس اور انتصاب نفس کو نفع کرے گا اور یہ بہت بڑا علاج ہے۔

عورت کا دودھ سل کی بیماری میں بہت نفع کرتا ہے اور ارنب بحری کا علاج ہے **اعضائے غذا** طبیبوں نے کہا ہے کہ آدمی کا دودھ معدہ کی خراش میں تسکین دیتا ہے اور ایک اسکرجہ یعنی سوا بیس ماشہ آدمی کا پیشاب ہمراہ ماء العسل اور آب کرنب کے یرقان کو خاص کر فائدہ کرتا ہے۔ اس طرح اس کا غلیظ **اعضائے نفض** کہتے ہیں کہ اس کا پیشاب پلانا اور اربول کرتا ہے اور یہ بھی کہا گیا کہ فقط خون حیض کا حمول کرنا عورت کے حاملہ ہونے کو منع کرتا ہے عورتوں کا دودھ رحم کے قروح اور جراحات کو فائدہ کرتا ہے نطول کے طور پر ہو یا حمول کیا جائے۔ آدمی کا پیشاب پلانا دستوں کو بھی بند کر دیتا ہے اور رحم کو پاک کرتا ہے۔ بقدر دو ثلث ایک رطل کے جو برابر اکیس تولہ کے ہو اور اس میں گندنا کو جوش دیکر پلائیں **حمیات** سوکھا غلیظ اس کا جب ہمراہ شہد اور شراب کے پلایا جائے ان تپوں کو فائدہ کرتا ہے جو دورے سے آتی ہیں **سموم** عورت کا دودھ تریاق ہے اس زہر کا جو ارنب بحری یعنی کا سا کے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے آدمی کے دانت پیس کر آدمی کے کاٹے ہوئے زخم پر چھڑکیں فائدہ کرے گا یا دانت کو جلا کر اس پر چھڑکیں اس کا غلیظ پیس کر آدمی کے کاٹنے سے جو زخم پیدا ہو اس پر چھڑکا جاتا ہے اور آدمی کا تھوک نہار منہ کا بچھو اور سانپ کو قتل کرتا ہے **اکتمت** جس کو ہندی میں کونجوا کہتے ہیں **ماھیت** یہ دوا ہندی میں ہے فادانیا کا فعل کرتی ہے **اعضائے سر** اس کے بخارات اوڑا کر طلا کرتے ہیں تو مرگی کو روکتا ہے۔

اسفاناخ جس کو ہندی میں پالک کہتے ہیں **طبیعت** سرد تر ہے آخر درجہ اول میں **افعال اور خواص** ملین ہے اور غذا اس کی عمدہ ہے غذا سویق سے میں کہتا ہوں کہ اس میں قوت جلا کی ہے اور غسال بھی ہے اور صفرا کا قلع وقمع کر دیتا ہے اکثر معدہ اس کے ساگ سے نفرت کرتا ہے اس وقت اس کا پانی ٹپکا کر کوئی غذا پکائی جاتی ہے اور کھلائی جاتی ہے **آلات مفاصل** پیٹھ کا درد جو خون کے مادہ سے

ہواس کو نفع کرتا ہے **اعضائے نفس اور صدر** درد صدر اور درد ریہ کو جو حار ما
دہ سے ہو فائدہ کرتا ہے **اعضایے نفض** ملیں شکم ہے **البقل** دوائے عربی ہے
مشابہ سکھرہ کے ہوتی ہے اور ربیع میں پیدا ہوتی ہے یہ مشابہ چند قوتی کے ہوتی ہے
شاخیں بہت ہوتی ہیں بیج اس کا گاجر کے بیج کا سا ہوتا ہے طبیعت اس کی گرم ہے
اعضایے غذا طحال کو بہت فائدہ کرتی ہے **اعضائے نفض** ادرار بول
کرتا ہے **افولوسقون** گمان کیا گیا ہے کہ یہ روعی الابل ہے **اعضائے**
نفض دونوں گردوں کا تنقیہ کرتی ہے **سموم** دیوانے کتے کے کاٹنے کو زیادہ
فائدہ کرتی ہے۔ الوسون یہ ایک لکڑی ہے جوس پر کے مشابہ ہوتی ہے اسی واسطے
اس کا نام ترسی رکھا گیا ہے **طبیعت** گرم خشک درجہ اول میں ہے **افعال اور**
خواص مجفف باعتدال ہے **طبیعت** گرم خشک درجہ اول میں ہے اور جلا کرتی
ہے زینت جھائیں کو نفع کرتی ہے اور ہر ایک دھبہ اور داغ جو اسی قسم کا ہو اس کو زائل
کر دیتی ہے اور یہ فعل اس کا اعتدال سے ہوتا ہے **سموم** جالنیوس کہتا ہے کہ یہ
دوا بالخاصیت دیوانے کتے کے کاٹنے سے فائدہ کرتی ہے اور خود جالنیوس نے ایک
جماعت کو اسی دوا سے اچھا کر دیا ہے اور یونانی زبان میں اس کو الوسون کہتے ہیں
اسطاروس اور اطیقوس۔ **مایت** اس کی یہ ہے کہ یہ دوا نام جالبی مشہور ہے
طبیعت اس کی یہ ہے کہ اس میں تھوڑی سی تبرید ہے اور اس میں قبض نہیں ہے
افعال اور خواص اس میں کسی قدر قوت محللہ ہو مع کسی قدر تبرید اورام اور
ثبور دونوں کو لیکے ورم کو ضماد بھی اس کا فائدہ کرتا ہے اور لٹکانا بھی۔ اروفای
ماھیت اس کی درخت ہے مثل کبر کے بو اسکی بہت تیز ہے اور بھاری ہے اس کا
پھل ایک غلاف میں ہوتا ہے طبیعت راہب نے کہا ہے کہ یہ دوا اپنی **طبیعت**
میں ملو اور کا کنج سے زیادہ قوی ہے **اورام اور ثبور** اورام باطنی کو نفع کرتی ہے
بنا بر قول راہب کے اور مقدار شربت اس کی دو اوقیہ تک ہے جو برابر ساڑھے پانچ

تولہ کے ہو اور خارجی اورام جو گرم ہوں ان پر طلا کیجاتی ہیں پس نفع اس کا نہایت عجیب ہوتا ہے کس جگہ پر ورم کیوں نہ ہو **سموم** اگر زنبور کے کاٹنے کے مقام پر اس کو طلا کریں ۔فوراً اچھا کردیتی ہے ۔**انفراسیفون** یہ دوائے فارسی ہے اس کو ذبح اور حرم بھی کہتے ہیں ۔

خواص حافظہ کے واسطے بہت اچھی دوا ہے ۔

ابوطبلون ماہیت اس کی ایک گھاس ہے کہ کدو کے مشابہ ہوتی ہے اور طائفہ اطبا کا قول ہے کہ یہ اسی نام سے مشہور ہے **جراح اور قروح** کہتے ہیں کہ یہ دوا نہایت نافع چیز ہے واسطے ان زخموں کے جو تازہ ہوں کہ ان کو ملادیتی ہے اور گوشت فوراً ابھرلاتی ہے ۔

امسیوس ماہیت اس کی ایک پتھر ہے جس پر وہ نمک پیدا ہوتا ہے جس کا نام زہرہ اسیوس ہے اور شاید وہی چیز ہے کہ اس کی پیدائش دریا کی تری سے ہوتی ہے اور وہ شبنم جو قرب دریا سے اس پر گرتی ہے **افعال اور خواص** قوت اس کی اور قوت اس کی نمک کی مفتح ہے اور گوشت بھرلانے والی ہے اور کسی قدر رعفونت بھی پیدا کرتی ہے اور سڑے ہوئے گوشت کو پگھلادیتی ہے ۔بدون لذع کے **اورام اور ثبور** تحلیل خراجات کی کرتی ہے اگر اس کا ضماد ضمغ البطم اور زفت کے ساتھ لگایا جائے **جراح اور قروح** جو قروح دشواری پیدا کرنے والے ہیں اور پرانے اور گہرے ہیں ان کو نفع کرتی ہے **آلات مفاصل** اردجو کے ہمراہ اگر نقرس پر لگایا جائے فائدہ کرے گا اور اگر اطراف دست وپا ان بیاروں کے اس کے جوشاندہ میں رکھیں نفع پیدا کرے گا اعضائے غذا اگر چونے اور سرکہ کے ہمراہ تلی پر لگایا جائے فائدہ کرے گا **اطبوط** اس کی قوت مثل بوزیدان کے ہے **طبیعت** گرم دوسرے درجہ میں ہے اور تر پہلے درجہ میں دوسرے درجہ کے خواص بڑا اجلا کرنے والے ہے **زینت** بہق کو بقوت دور کرتا ہے ۔ارنب بحری اس کو ہندی میں کا

سا کہتے ہیں **ماهیت** ایک حیوان ہے صدفی جمادی یعنی سیپ کی شکل پر سخت ہوتا ہے سرخی اس کی کھلی ہوئی اس کے اجزا کے بیچ میں مشابہ برگ اشنان کے ہوتی ہے **زینت** خون اس کا گرم ہے چھائیں اور بہق کو دور کرتا ہے اور سر اس کا جلایا ہوا بالخورہ کے بال کو اگا لاتا ہے خصوصاً اگر ریچھ کی چربی ملا کر لگائیں اور دار الحیہ میں بھی زیادہ فائدہ کرتا ہے۔ اور اگر بدستور بے جلائے اس کا ضماد کریں بال گرا دیتا ہے **اعضائے چشم** آنکھ میں جلا پیدا کرتا ہے اگر لیپ اس کا لگایا جائے یا بطور سرمہ کے لگایا جائے **سموم** زہر کی دواؤں میں اس کا بھی شمار ہے اور پھیپھڑے میں زخم پیدا کر کے قتل کرتا ہے۔

اقسون دوائے کرمانی ہے اور فارسی ہے طبیعت مارا اور لطیف ہے۔

اناغالیس ماهیت اس کی دو قسم ہے ایک کا پھول زرد ہوتا ہے اور دوسری کا آسمانی رنگ کا ہوتا ہے **جراح اور قروح** دونوں قسمیں اس کی جراحات کی اصلاح کرتی ہیں اور زخم کے ورم کو روکتی ہیں اور کیل وغیرہ جو پھوڑوں میں ہو اس کو باہر کھینچ لاتی ہے اور قروح کے پھیلنے کو منع کرتی ہے اعضاے سر اگر غرغرہ کیا جائے یا بطور ماس کے استعمال ہو بہت سا بلغم سر سے اتار کر نیچے لاتی ہے اور روانت کے اس درد کو جو متصل شق کے ہو بڑھا دیتی ہے **اعضاے نفض** اگر اس کو ہمراہ شراب کے پلائیں درد گردہ کو فائدہ کرتی ہے اور ایک قوم نے کہا ہے کہ جو قسم اس کی کبود بہ مائل بہ سیاہی ہوتی ہے مقعد کو استوار کرتی ہے اور جو مقدار معقد کی اونچی ہو گئی ہو اس کو اپنی جگہ پر ٹھیک بٹھا دیتی ہے اور جو قسم سرخ پھول کی ہے وہ مقعد کو زیادہ اونچا کر دیتی ہے اور بال نکال لاتی ہے **سموم** شراب کے ہمراہ اس کو پینے سے سانپ کے کاٹنے کی مضرت دفع ہوتی ہے۔

ابرق دوائے فارسی ہے حافظہ اور عقل کے واسطے بہت اچھی ہے۔

اوس بید ماهیت اس کی ایک قسم نیلوفر ہندی کی ہے **طبیعت**

ساقط ہو جائے گا خصوصاً اگر رات بھر اس کو سبوس گندم میں بھگو رکھیں یہ چاول ایسی چیز ہے کہ بسبب دیر ہونے کے سردی پیدا کرتا ہے اور اس میں جلا بھی ہے **اعضائے نفض** پچھ اس کی جو پانی میں پکائی جائے ایک حد معیں تک قابض ہے اور کھیر اسکی دودھ میں پکا کر منی زیادہ کرتی ہے اور قبض نہیں کرتی ہاں اگر مدبر کیا جائے اس طرح پر کہ معہ بھوسی کے اسکو بھون ڈالیں اور جوتری اس میں ہے اس کو نیست و نابود کر دیں اس وقت تلئیں پیدا کرے گا خصوصاً چاول جس کو سبوس گندم کے پانی میں بھگوئیں اور اس ذریعہ سے اس کی یبوست باطل کر دیں۔

ابریشم جس کو ہندی میں ریشم کہتے ہیں **طبیعت** اس کی گرم ہے **اعضائے صدر** مفرح ہے خصوصاً ابریشم خام **زینت** پہنا ریشمی کپڑے کا کہتے ہیں کہ سفید جوں پڑنے کو منع کرتا ہے۔ **اطریہ** جس کو فارسی میں آرد و رشتہ کہتے ہیں **ماہیت** اس کی منجملہ غذاؤں کے ہے گیہوں کے آٹے سے گوشت ملا کر پکائی جاتی ہے اور بے گوشت کے بھی پکتی ہے اور ہماری ملک میں اس کو رشتہ کہتے ہیں طبیعت گرم ہے رطوبت اس کی زیادہ ہے خواص بیشک ہضم دیر میں ہوتی ہے اور معدہ سے انحدار اس کا بہت دیر میں ہوتا ہے اس لیے کہ وہ فطری ہے خمیر نہیں اٹھایا جاتا ہے اور جو قسم اس کی بے گوشت کے پکائی جاتی ہے وہ سبک ہوتی ہے بعضوں کے نزدیک اور شاید کہ یہ بات ان کی جیسا کہتے ہیں درست نہیں ہے۔ پھر جب اس میں مرچ سیاہ پلائیں اور روغن بادام شریک کریں پچھ اس کا حال صلاحیت پر آجائیگا اور جب ہضم ہو جائے اس وقت غذائیت اس کی بدن کو زیادہ ہوتی ہے **اعضائے نفس** پھیپھڑے کو نفع دیتی ہے اور کھانسی اور خون تھوکنے کو مفید ہے خصوصاً جب خرفہ کے ساتھ پلائی جائے۔ **اعضائے نفض** ملین بطن ہے۔ حمد کرتا ہے خدا کا از روے شکر و سپاس۔

حرف البا

یعنی جو دوائیں حرف بے سے شروع ہیں ان کا بیان

بان جس درخت سے جب البان لیا جاتا ہے **ماھیت** دانہ اس کا چنے سے بڑا ہوتا ہے۔ سفیدی مائل اتنی اس میں نرمی ہوتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تیل بھرا ہوا ہے۔ **طبیعت** گرم تیسرے درجہ میں اور خشک دوسرے درجہ میں **افعال و خواص** منقی ہے خصوصاً لب اس کا اخلاط غلیظ کو قطع کرتا ہے سرکہ اور پانی ملا کر اندورنی سدوں کو تفتیح کرتا ہے اور کھلی میں اس کے تلخی زیادہ ہے اور قبض ہے اور اسی سبب سے کھلی میں قوت کاویہ ہے کہ زخم ڈالدیتی ہے اور چھلکا اس کا زیادہ قابض ہے روغن اس کا بھی قبض سے خالی نہیں اور تمام اجزا میں اس کے جلا اور تقطیع ہے **زینت** حبالبان برش اور تمش اور کلف اور بہق قروح کے نشانوں کو نفع کرتا ہے اس طرح روغن اس کا **اورام اور ثبور** اورام صلب سوداوی کے جمیع اقسام کو مفید ہے۔ اور جب مرہم میں ڈالا جائے مسوں کو فائدہ کرتا ہے **جراح اور قروح** سرکہ ملا کر کھال اودھڑنے اور خارش تر اور خشک کو مفید ہے اور ثبور لینہ کو فائدہ کرتا ہے اور سعفہ جو ناخون کی جڑ میں ریشہ ریشہ پیدا ہوتا ہے اس کو بھی فائدہ کرتا ہے۔ آلات مفاصل پٹھ کو گرم کردیتا ہے اور تشنج میں نرمی پیدا کرتا ہے اور پٹھونکی صلابت اور سختی کو نرم کرتا ہے خصوصاً روغن اس کا **اعضائے سر** نکسیر کو روک دیتا ہے سبب قبض کرنے کے جو اس میں ہے اور روغن اس کا جو کان کے درد کو اور کان گونجنے کو مفید ہوتا ہے خصوصاً بط کی چربی کے ساتھ دانوں کے درد کو کلی اس کی فائدہ کرتی ہے **اعضائے غذا** اور جوشاندہ اس کی جڑ کا سختی جگر اور سختی طحال کو مفید ہوتا ہے جبکہ سرکہ میں پانی ملا کر ہموزن دو درہم کے پیا جائے اور کبھی روٹی میں خواہ شیلم یعنی چنچ کے آٹے میں یا مٹر کے آتے میں یا سوسن کے آٹے میں ماءالعسل ملا کر استعمال کرتے ہیں اور تلی پر ضماد بھی اس کا کیا جاتا ہے معدہ کے واسطے یہ خراب چیز ہے کہ متلی پیدا کرتا ہے اور عصارہ اس کا ایک مثقال شہد کے ساتھ پیا جائے قے پیدا کرے گا بہت قوت

سے اور دست لائیگا۔ اور اس طرح پھل اس کا اعضائی نفض حب البان خاص بلغم کا مسہل ہے جب ہمراہ شہد کے پیا جائے اس طرح روغن اس کا اور اگر حمول اس کا بتی بنا کر اسی کے روغن میں ڈبو کر رکھیں وہ بھی یہی اثر کرے گا **ابدال** اس کا ہموزن اس کے مجیٹھ ہے اور نصف وزن اس کا تج اور دوسواں حصہ اس کے وزن کا جاوتری ہے

بابونج اس کو ہندی میں بابونہ کہتے ہیں **ماہیت** اس کی مشہور ہے زرد پھول کا بھی ہوتا ہے اور سفید پھول کا بھی اور بنفشی پھول کا بھی اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ پتی اس کی اور پھول اس کا بحفاظت رکھا جاتا ہے اس طرح پر کہ اس کی قرص بنا لیتے ہیں اور جڑ اسکی خشک کر کے رکھی جاتی ہے یہ دوا نزدیک جالنوس کے قوت میں گل سرخ کے قریب لطافت میں ہے مگر یہ کہ گرم ہے مثل زیت کے کہ اس کی گرمی مناسب ہے **طبیعت** گرم خشک دوسرے درجہ میں ہے خواص مفتح ملطف تکاثف کی ہے مرخی ہے محلل ہے باوجودیکہ جذب کم کرتی ہے بلکہ بدون جذب کے تحلیل کرتی ہے اور یہ خاص اس کا فعل ہے جو اور دواؤں میں سوائی بابونہ کے نہیں ہے۔ **اورام گرم** مادہ سے جتنے ہیں سب میں تسکین پیدا کرتا ہے بسبب ارخا کے اور بسبب تحلیل کے اور جو صلابتیں ایسی ہیں کہ زیادہ سختی ان میں نہیں آئی ہے ان کی تحلیل کرتا ہے۔ اندرونی اورام جو متکاثف ہو گئے ہوں ان کے واسطے پلایا جاتا ہے۔ **آلات مفاصل** تمدد میں ڈھیلا پن پیدا کرتا ہے اور کل اعضائے عصبیہ کو قوی کرتا ہے۔ بابونہ ماندگی اور تھکن کے واسطے بہت نافع ہے بہ نسبت اور دوا کے اس لیے کہ حرارت بابونہ کی مشابہ حرارت جسم حیوانی کے ہے **اعضائے سر** دماغ کا مقوی ہے سردی سے جو درد سر ہو اس کو نفع کرتا ہے۔ سر میں جو مادے ہوں ان کو نکال دیتا ہے اب اس سبب سے اسکی تحلیل میں جذب نہیں ہے اور یہ خاصیت خاص بابونہ میں ہے۔ قلاع یعنی خوشش دہن کو مفید ہے **اعضائے چشم** غرب یعنی ناسور گوشہ چشم جو شگافتہ ہو گیا ہو۔ اسکو اچھا کر دیتا ہے اگر بطور ضماد کے لگایا جائے **اعضائے نفس**

سانس کی آمد رفت میں آسانی پیدا کرتا ہے **اعضائے غذا** یرقان کو دور کرتا ہے۔ **اعضائے نفض** ادرار بول کرتا ہے اور پتھری کو نکال دیتا ہے خصوصاً جس کا پھول بنفشی رنگ کا ہو۔ بابونہ کی سینک مثانہ پر کیجاتی ہے سرد قسم کی درد مثانہ کے واسطے اور پلاان کے ذریعہ سے خواہ آبزن کرنے سے ادرار حیض کرتا ہے جبن اور اور جنین مشیمہ کو نکال دیتا ہے۔ ایلاؤس کو فائدہ کرتا ہے۔ حمیات روغن بالونہ کی مالش ان تپوں میں کی جاتی ہے جو دورہ سے آتی ہوں اور پرانی تپوں کے آخری زمانے میں پلایا جاتا ہے اور جس تپ میں زیادہ حدت نہ ہو اس کو نفع کرتا ہے بشرطیکہ اس تپ میں اندرونی ورم گرم نہ ہو اور یہ استعمال بابونہ کا اس وقت ہوتا ہے جب نضج مادہ بخوبی ہو چکا ہو۔ اور بیشتر حمای **ورمی** کو بھی فائدہ کرتا ہے اگر حادہ نہ ہو اور نضج ہو کچا ہے۔

ابدال روبدل اس کا تقویت دماغ کے واسطے اور دردسر کو فائدہ دینے میں برنجاسف ہے جس کو قیسوو کہتے ہیں۔ بادآورد جس کو ہندی میں جواستہ کہتے ہیں **ماہیت** یہ سفید سفید کانٹے مشابہ گوکھرو کے ہوتے ہیں لیکن سفیدی زیادہ ہوتی ہے اور کانٹا لمبا ہوتا ہے اور پتی اس کی مانند برگ حماما کے ہوتی ہے لیکن یہ پتی پتلی ہوتی ہے اور سفید زیادہ ہوتی ہے اور ساق اس کی دو ہاتھ تک لمبی ہوتی ہے پھول اس کا بنفشی رنگ کا ہوتا ہے بیج اس کا کسم کی بیج کے برابر ہوتا ہے مگر گول زیادہ ہوتا ہے **طبیعت** جڑ میں اس کے تبرید ہے اور خشکی پیدا کرتی ہے کسی قدر تحلیل بھی ہے اور تخم اس کا گرم ہے اور لطیف ہے بعض طبیبوں نے کہا کہ تمام اجزا اسکے گرم ہیں حادہیں **خواص** اس میں قوت محلل ہے اور تفتیح بھی کرتا ہے خصوصاً بیج اس کا اور اس میں قبض ہے نزالہ کو روکتا ہے اور قبض اس کا معتدل ہے **اورام اور ثبور** اورام بلغمی کو فائدہ کرتا ہے اس سبب سے کہ اس میں تحلیل اور قبض ہے بس اس کا ضماد کیا جاتا ہے اور خاص اس کے اجزا کا ضماد کیا جاتا ہے **آلات مفاصل** تشنج کو فائدہ کرتا ہے اس لیے کہ اس میں قبض معتدل ہے تحلیل کے ہمراہ بیج اس کا فائدہ کرتا ہے لڑکوں کو جب پلایا جائے

واسطے فساد اون حرکات کے جو عضل یعنی پٹھ میں پیدا ہوتی ہیں **اعضائے سر** کلی کرنا اس کے سلاقہ سے دانتوں کے درد میں سکون پیدا کرتا ہے **اعضائے صدر** نفث الدم کو روکتا ہے خصوصاً جڑ اسکی **اعضائے غذا** ضعف معدہ کو فائدہ کرتا ہے معدے کے سدوں کی تفتیح کرتا ہے **اعضائے نفض** اسہال کہنہ کو نفع کرتا ہے خصوصاً معدہ کا اسہال خاص کر جڑ اسکی اور وہ مدر بھی ہے **حمیات** بلغمی جو زمانہ دراز سے لاحق ہوں ان کو نفع کرتی ہے اور وہ پتیں جو بسبب ضعف معدہ کے پیدا ہوئی ہیں اور کل پتیں جو پرانی ہیں **سموم** بچھو کے زہر سے نافع ہے اس طرح کے کو منہ میں چبا کر اس مقام پر لگایا جائے جہاں بچھون ڈنک مارا ہو پس سمیت کو جذب کرلیتا ہے۔ بیج اس کا اگر پلایا جائے ہوام کے کاٹنے سے مفید ہوتا ہے **ابدال** چتوں کے واسطے شہترہ اس کا بدل ہے **بلسان ماہیت** اسکی ایک درخت مصری ہے اس جگہ پیدا ہوتا ہے جس کا نام عین الشمس یا چشمہ آفتاب ہے پس اور کہیں نہیں پیدا ہوتا ہے پتی اس کی اور بوسداب یعنی تتلی سے مشابہ ہوتی ہے مگر اس کی پتی سفیدی مائل ہے اور قامت اس درخت کی برابر ہوئے قامت درخت حیضض لینے رسوت کے اور روغن اور سکا افضل ہے اسکے دانت اور دانہ اس کا قوی ہے ہے اس کی لکڑی سے ہر طرح پر روغن اس کا اس طرح پر پایا جاتا ہے کہ درخت میں لوہے سے جا بجا نشان کردیتے ہیں بعد طلوع شروع عبور کے جو بھادو نکے مہینے میں ہوتا ہے اور جو رطوبت اس سے ٹپکتی ہے اس کو روئی کے گالے میں نچوڑ دیتے ہیں سال بھر میں ایک درخت کا روغن چند رطل سے زیادہ نہیں جمع ہوتا ہے یعنی سیر ڈیڑھ سیر سے زیادہ نہیں ہوتا اختیار امتحان اس کے عمدہ ہونے کا یہ ہے کہ ادھر دودھ میں ٹپکایا جائے اور فوراً دودھ بستہ ہوجاوے اور پانی میں اگر ملائیں بالکل مل جائے اور پانی کو بھر بھرا کردے اور گاڑھا کردے اور جس روئی میں لگایا جائے۔ دھونے سے بالکل الگ ہوجائے اور خوشبو کا اس کے پاکیزہ ہونا۔ روغن صنوبر کا اس میں میل کردیتے ہیں اور روغن مصطگی بھی

ملا دیتے ہے اور موم کو روغن حنا میں پگھلا کر اس کا بھی میل کرتے ہیں عمدہ روغن بلسان دیتی ہے جو تازہ ہو اور گاڑھا پرانا روغن اس میں قوت نہیں باقی رہتی **طبیعت** لکڑی اس کی گرم خشک دوسرے درجہ کی ہے اور حب بلسان لکڑی سے زیادہ گرم ہے اور روغن بلسان دونوں سے زیادہ گرم ہے اس کی گرمی تیسرے درجہ کی اول طبقہ میں ہے لیکن اس میں وہ گرمی جس کا گمان کیا ہے نہیں ہے **افعال و خواص** سدو نکی تفتیح کرتا ہے۔ احشائے غلیظہ کو نافع ہے **قروح** کو پاک کرتا ہے خصوصاً اگر ایرسا کے ہمراہ استعمال کیا جائے ہڈی کے پوست اور چھلکوں کو نکال دیتا ہے **آلات مفاصل** پلانے سے عرق النسا کو فائدہ کرتا ہے اور جوشاندہ اس کا تشنج کے واسطے پلایا جاتا ہے **اعضائے سر** سر کے قروح کو پاک کرتا ہے اور خود سر کو مواد سے پاک کر دیتا ہے۔ مرگی کو نفع کرتا ہے اور دوار یعنی گھومنی کو **اعضائے چشم** انکھ کو سفید جھلی کو دور کر دیتا ہے عود بلسان اور روغن بلسان **اعضائے صدر** عود بلسان اور حب بلسان دونوں جنبیں کے درد کو نفع کرتی ہے یعنی دونوں طرف کے ذات الجنب کو اور بو جو غلیظ بلغم سے پیدا ہو اور ضیق النفس کو اور پھیپھڑے کے درد کے مفید ہے۔ جو سردی سے ہے اور کھانسی کو اس طرح روغن اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بلسان اون احشا کو جو عراق سے اوپر ہیں نفع کرتا ہے **اعضائے غذا** ضعف ہضم کو فائدہ کرتا ہے اور جوشاندہ اس کا بدہضمی کو دور کر دیتا ہے اور معدہ کو پاک کر دیتا ہے جگر کی تقویت کرتا ہے **اعضائے نفض** ادرار کرتا ہے اور مروڑی کو نفع کرتا ہے اور رطوبت رحم کو نفع کرتا ہے۔ اگر اس کی دھونی دیں خون حیض جاری کر دیتا ہے یا رحم کے بال گرا دیتا ہے رحم کی برووت کو بھی فائدہ کرتا ہے درد حبس اور مشیمہ کو نکال دیتا ہے۔ جب اس کی دھونی دی جائے تمامی اقسام درد رحم کو نافع ہوتا ہے اور جوشاندہ اس کا رحم کے منہ کو کھول دیتا ہے اور قیروطی اسکی روغن گل اور موم ملا کر برووت رحم کو نفع ہوتی ہے اور دشواری بول کو نفع کرتی ہے **حمیات** روغن بلسان لرزہ کو کھول دیتا ہے

سموم اس میں مقابلہ کی قوت ہر زہر سے ہر سانپ کے کاٹے کو بھی نفع کرتا ہے روغن بلسان شوکران کی سمیت کو دور کرتا ہے جب دودھ کے ساتھ پیا جائے اور ہوام خصوصاً بچھو کے زہر کو بھی فائدہ کرتا ہے بنفسج جس کو ہندی میں بنفشہ کہتے ہیں **ماھیت** اس کی مشہور ہے ہے اس کی جڑ کا فعل بھی قریب اسی کے ہے طبیع سرد تر پہلے درجہ میں اور ایک قوم نے کہا ہے کہ پہلے درجہ میں گرم ہے اور برگ بنفشہ کے سرد ہونے میں تو کچھ شک نہیں ہے خواص کہتے ہیں کہ خون معتدل پیدا کرتا ہے **اورام اور ثبور** اور رام گرم کو ضماد اس کا ہمراہ آرد کے ساکن کر دیتا ہے۔ اس طرح فقط برگ بنفشہ جراح اور قروح روغن بنفشہ طلائے جید ہے واسطے اس کھجلی کے جوتر ہو **اعضائے سر** دردسر جو مادہ خون سے ہو بنفشہ کا سنگھانا یا اعضاے سر پر رکھنا مفید ہے **اعضائے چشم** آشوب چشم جو گرم ہے اس کو مفید ہے **اعضائے نفس** گرم کھانسی کو مفید ہوتا ہے سینہ کو نرم کر دیتا ہے خصوصاً جو نفشہ شکر میں پرورد کیا جائے شربت بنفشہ ذات الجب اور ذات الریہ کو مفید ہے اور یہ شربت جلاب یعنی شربت گلاب سے افضل ہے اعضائے **غذا التھاب** معدہ کو نافع ہے **اعضایے نفض** شربت بنفشہ درد گردہ کو مفید ہے اورار کرتا ہے اور مسہل صفرا ہے ایضاً شربت بنفشہ **طبیعت** کو آسانی نرم کرتا ہے اور مقعد کے اونچے ہونے کو بھی فائدہ کرتا ہے۔

بھمن کی ماہیت یہ ہے کہ لکڑی کے ٹکڑے ہیں یہ ٹکڑے وہ جڑیں ہیں جو خشک کرلی گئیں اینٹھی ہوئی اور شاخیں نکلی ہوئی اس کی دو قسمیں ہیں سفید اور سرخ **طبیعت** گرم خشک دوسرے درجہ میں **زینت** فربہی پیدا کرتا ہے **اعضائے صدر** قلب کو زیادہ قوی کرتا ہے خفقان کو زیادہ نفع کرتا ہے **اعضایے نفض** منی کو زیادہ کرتا ہے ایسی زیادتی کو جو ظاہر ہو ابدال بدلہ اس کا تودری ہے اور نصف وزن اس کے لسان العصافیر جس کو اندرجو کہتے ہیں۔

برنجاسف **ماهیت** اس کی پتی ہے جو افسنتین کے مشابہ ہوتی ہے اس میں ایک رطوبت لاسے کی ایسی ہوتی ہے ایک قسم اس کی ایسی ہوتی ہے کس کی شاخیں چھوٹی ہیں اور پتی اس کی بڑی ہوتی ہے۔ پتی اس کی چھوٹی چھوٹی اور زرد سفید سفید ہوتی ہے اور گرمیوں کی فصل میں پیدا ہوتی ہے۔ جالینوس کہتا ہے کہ وہ گھاس میں ہوتی ہیں قریب قریب ان دونوں کے ایک ہی نام رکھا گیا ہے طبعیت سرد تر ہے پہلے درجہ میں خواص ملطف ہے تلطیف زیادہ کرتی ہے ضماد اس کا فضول کو طرف عضو کے کھینچ لاتا ہے **اعضائے سر** دردسر بارد کو نفع کرتا ہے ضماد اس کا اور نطول اس کا بھی اور ابالا ہوا پانی اس کا دردسر سے زیادہ امان دیتا ہے۔ ناک کے سدوں کو نفع کرتا ہے اور زکام کو **اعضائے نفض** گردے کی پتھری کو ریزہ ریزہ کردیتا ہے آبزن اسکے جو شاندہ کا حیض کو جاری کردیتا ہے ورم رحم کو نفع کرتا ہے مشمیہ اور جنین کو گرادیتا ہے رحم کو جو منہ مل گیا ہو اور اس کو نافع ہے کہ اس کو کھول دیتا ہے۔ صلابت رحم کو پلانے سے اور ضماد کرنے سے زائل کردیتا ہے مقدار شربت اسکی پانچ درہم تک ہے **بلادر** اس کو ہندی میں بھلاوان کہتے ہیں **ماھیت** اس کی مشہور ہے یہ ایک پھل ہے کہ جس کی گٹھلی چھوہارے کی گٹھلی کی ایسی ہوتی ہے اور لب اس کا مثل لب جوز شیریں کے ہے اور اس میں کچھ مضرت نہیں ہے پوست اور اس کا متخلخل ہے اس میں سوراخ سوراخ سے ہوتے ہیں بیچ میں اس سوراخوں کے شیرہ چپک دار ہے جس کی بو تیز ہوتی ہے بعض آدمی اس کو دانت سے کاٹکر کھا جاتے ہیں اور چباتے ہیں اور ان کو کچھ ضرر نہیں کرتا۔ خصوصاً جوز کے ساتھ یعنی اخروٹ **طبیعت** چوتھے درجہ میں گرم خشک ہے خواص شیرہ اس کا زخم ڈالتا ہے اور ورم پیدا کرتا ہے اور خون جو جلا دیتا ہے اور اخلاط کو **زینت** مستون کو کاٹکر گرادیتا ہے سفید داغ کو اچھا کردیتا ہے گدنے کے داغ کو اچھا کردیتا ہے بالخورہ جو بلغمی ہو اس کو دور کردیتا ہے۔ اورام گرم کا باطن میں ہیجان کرتا ہے **آلات مفاصل** پٹھے کی سردی اور استرخا کو اور فالج اور لقوے کو

فائدہ کرتا ہے **اعضائے سر** فساد حافظہ کے مرض کو مفید ہے جس وقت اسکی معجون کھائی جاے جس کا نام انقردیا مشہور ہے لیکن یہ معجون وسواس اور مالخولیا کو ہیجان میں لاتی ہے **اعضائے نفض** بواسیر کو اسکی جب دھونی دی جاتی ہے مسوں کو خشک کر دیتا ہے **سموم** خود بہلانواں زہر ہے اخلاط کو جلا دیتا ہے اور قاتل ہو تریاق اور اس کا میٹھا ہوا دودھ اور روغن اخروٹ اسکی قوت کو توڑ دیتا ہے **ابدال** بدلا اس کا پانچ گنا وزن اس کا بندق ہے یعنی ریٹھا مع چہارم وزن روغن بلسان کے اور تہائی وزن اس کے سفید رال **بورق** یہ معرب ہو بورہ کا جس کا ہندی میں بونا کہتے ہیں **ماھیت** اس کی مشہور ہے نمک سے قوت اس کی زیادہ ہے نمک کے قوی اقسام میں بورہ ہے مگر اس میں قبض نہیں ہے۔ کبھی اس کو ایک ٹھیکرے میں کوئلہ کو سرخ کر کے جلاتے ہیں یہاں تک کہ بھن جاتا ہے **اختیار** بہتر بورہ ارمنی ہے جو سبک ہوا و ریزہ اس کے نرم ہوں مثل اسفنج کے اور سپید ہوں یا گلابی ہوں یا بنفشی رنگ ہوں لذع کو بہت کرتا ہے۔ بورہ افریقی کا قیاس بہ نسبت اور اقسام کے بوروں کے ایسا ہے جیسا بورہ کا قیاس طرف نمک کے اور بورق کا کھانے میں استعمال بدون کسی سبب عظیم کے نہیں جائز ہے۔ کف بورق کا بورق سے زیادہ تر لطیف ہے قوت میں اور بہتریں کف بورق وہ ہے جو شیشہ کی مثل شفاف ہوا و رزردشکن ہو۔ **طبیعت** آخر درجہ دوم میں گرم خشک ہے اور خشکی اس کی بیشتر تیسری درجہ تک پہنچتی ہے۔ **افعال و خواص** جلا بقوت کرتا ہے اور غسال ہے خصوصاً بورہ افریقی اور جلد کے پوست اڈھیرتا ہے اور پاک کرتا ہے اخلاط غلیظہ کو قطع کرتا ہے بورق کے جملہ اقسام میں تھوڑا سا قبض ہمراہ جلائے جید کے ہے بسبب نمکینی کے لیکن بورہ افریقی میں قبض نہیں ہے بلکہ فقط جلائے کثیر اس میں ہے اور نمک میں قبض ہے اس میں جلا نہیں ہے مگر تھوڑی سی **زینت** اگر بورہ کو بالوں پر چھڑکیں باریک کر دیتا ہے اگر بورہ کا ضماد کریں خون کو طرف ظاہر بدن کے کھینچ لاتا ہے پس رنگ اچھا کر دیتا ہے۔ لاغری کو دور کر دیتا ہے

لیکن اکثر جب زیادہ کھایا جائے بدن کو سیاہ کر دیتا ہے **اورام اور ثبور** کھجلی کو فائدہ کرتا ہے اس لئے کہ پیپ کی تحلیل کر دیتا ہے خصوصاً بورہ افریقی ہمراہ سرکہ کھجلی کو فائدہ کرتا ہے آلات مفاصل اسکی قیروطی بنا کر فالج کے واسطے لگائی جاتی ہے خصوصاً جس کا زمانہ اخیر پہنچا ہو اور خاص کر جس کا زمانہ انحطاط آ گیا ہو۔ التوائے عصب کو بھی فائدہ کرتا ہے **اعضائے سر** خزاز یعنی بفا کو فائدہ کرتا ہے کف اس کا جب کان میں ٹپکایا جائے کان کو پاک کر دیتا ہے اور کھول دیتا ہے اور کری گوش کو دور کر دیتا ہے اور شراب انگوری یا شراب زوفا میں ملا کر کان کی سختی کو نفع کرتا ہے **اعضائے غذا** معدہ کے واسطے خراب چیز ہے اور مفسد اور بورہ افریقی سے قے کا ہیجان ہوتا ہے اگر یہ نہ لاتا تقطیع اخلاط معدہ کی زیادہ کرتا ہے بہ نسبت اور سب اقسام بورق کے انجیر ملا کر بورہ سے ضماد کیا جاتا ہے استسقا کے واسطے پس اس کو دور کر دیتا ہے۔ **اعضائے نفض** اگر اس کا حمول کیا جائے تو دست لاتا ہے اور اگر ہمراہ شراب کے اور زیرہ کے یا جوشاندہ سداب اور رشیت یعنی سویا کے کھلایا جائے مغص یعنی مروڑ میں سکون پید اکرتا ہے اسی خاصیت سے مثل اسکے اور خاصتیں ایسی ہیں کہ اس کو نمک پہ فوقیت ہے۔ بعض ادویہ کیڑوں کی قتل کرنے والی کے ہمراہ جب پلایا جاتا ہے کہ کیڑوں کو نکال دیتا ہے۔ اسی طرح جس وقت پیٹ پر اگر اس کو ملیں اور ناف پر اور آگ کے پاس بیمار بیٹھے کیڑوں کو قتل کر دیتا ہے اسی خاصیت سے بھی اور مثل اس کے اور خاصتیں اس میں ایسی ہیں کہ نمک پر اس کو فوقیت ہو **سموم** ہر ایک قسم بورق کی اور خصوصاً بورق افریقی اس خناق کو نفع کرتا ہے جو فطر یعنی پھیں چھتر کے کھانے سے پیدا ہو جلایا ہوا بورہ ہو یا بے جلا ہوا اس طرح کف بورہ کا۔ گدھے کی یا سور کی چربی ملا کر دیوانہ کتے کے کاٹنے سے زخم پر لگایا جاتا ہے۔ پانی کے ہمراہ زرا ریخ کو پینے سے زہر کو دفع کرتا ہے اور اس کو جس کا نام بورا افریطی ہے۔ انجدان کے ہمراہ واسطے دفع زہر بیل کے خون کے ساتھ پلایا جاتا ہے۔ **بصل** جس کو ہندی میں پیاز کہتے ہیں **ماھیت** اس کی

مشہور ہے اس میں ایک سوزش یا تیزی ایسی ہے جو تقطیع کرتی ہے ہمراہ تلخی کی اور قبض کے کھانے میں جو پیاز آتی ہے وہ وہی ہے جو لمبی ہو اور اس میں تیزی زیادہ ہوتی ہے اور سرخ رنگ کی پیاز سفید رنگ سے زیادہ تیز ہے اور خشک پیاز تر سے زیادہ تیز ہے اور کچی پیاز بھونی ہوئی سے زیادہ تیز ہے۔ **طبیعت** گرم خشک تیسرے درجہ میں اور اس میں رطوبت فضلیہ بھی ہے **افعال و خواص** ملطف ہے تقطیع کرتی ہے خصوصاً جو پیاز کھانے کے قابل ہے۔ پیاز میں باوجود قبض کے جلا اور تفتیح قوی بھی ہے اور اس میں تلخی بھی ہے اور خون کو خارج کی طرف کھینچ لاتی ہے اس جہت سے جلد کی سرخ کرنے والی ہے۔ جو پیاز پکائی ہوئی ہو اس سے غذائے معتد بہ حاصل نہیں ہوتی ہے شوربے اور یخنی کے اقسام جنہیں پیاز پڑی ہو۔ نفخ بہت کم پیدا کرتے ہیں بہ نسبت ان شوربے وغیرہ کے جنہیں پیاز نہ پڑی ہو غذا اس پیاز کی جو پختہ کی گئی ہو بھی خلط غلیظ ہوتی ہے۔ خوردنی پیاز میں ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ مختلف پانی کے ضرر کو نفع کرتی ہے اور اکثر بو اس کی جاتی رہتی ہے جب ثقل اس کا دور کر دیا جائے **زینت** چہرے کو سرخ کرتی ہے اور تخم پیاز بہق کو دور کرتا ہے پیاز کا پانی بالخورے کے گرد ملا جاتا ہے پس زیادہ نفع کرتا ہے۔ پیاز کا پانی نمک ملا کر مسوں کو اکھیڑ دیتا ہے **جراح اور قروح** پیاز کا پانی ان قروح کو نفع کرتا ہے جن میں چرک بھری ہو مرغ کی چربی کے ہمراہ پیاز کا پانی اس خراش کو نفع کرتا ہے جو خف یعنی گھورا نامی کیڑے کے کھانے سے پیدا ہوتا ہے **اعضائے سر** پیاز کے پانی سے اگر ناس دیا جائے سر کو پاک کرتا ہے۔ پیاز کا پانی کان میں گرانی سر اور طنین یعنی کان گونجنے کے واسطے اور اس پیپ کے واسطے جو دونوں کانوں میں پڑ گئی ہو اور اس پانی کے واسطے جو کان میں بھر گیا ہوں ٹپکایا جاتا ہے۔ پیاز کا پانی دردسر پیدا کرتا ہے زیادہ پیاز کھانے سے سبات کا مرض پیدا ہوتا ہے پیاز کا استعمال عقل کو مضر ہے کہ خلط خراب پیدا کرتا ہے اور لعاب دہن زیادہ کرتا ہے **اعضائے چشم** خوردنی پیاز کا پانی اگر

نچوڑا جائے اور آنکھ میں لگایا جائے نزلہ کا پانی جو آنکھ میں اترتا ہو اس کو دور کرتا ہے اور بصارت میں جلا دیتا ہے تخم پیاز کو شہد میں ملا کر سفیدی چشم کو دور کرتا ہے **اعضائے نفض اور صدر** پیاز کا پانی شہد میں ملا کر خناق کو نفع کرتا ہے **اعضائے غذا** پیاز دشتی بدشواری ہضم ہوتی ہے ایک قسم اس کی تے کو برانگیختہ کرتی ہے خوردنی قسم پیاز کی معدہ ضعیف کو قوی کرتی ہے اور بھوک بڑھاتی ہے۔ دو مرتبہ پکائی ہوئی پیاز کی غذائیت زیادہ ہے پیاس لانے والی ہے یرقان کو مفید ہے **اعضائے نفض** بواسیر کے منہ کو کھول دیتی ہے تمام اقسام پیاز کے باہ کا ہیجان کرتے ہیں آب پیاز ادار بول کرتا ہے اور **طبیعت** کو نرم کرتا ہے **سموم** دیوانے کتے کے کاٹنے سے پیاز نافع ہے جس وقت زخم پر پیاز کے پانی کا نطول کیا جائے نمک اور سداب ملا کر خوردنی پیاز سموم کے گرندہ کا ضرر دفع کرتا ہے بعض نے کہا ہے اس لیے یہ اثر میں ہے معدہ میں ایک خلط رطب بکثرت پیدا کرتا ہے جو سموم کے زہر کو توڑ دڈالتی ہے **بقلہ یمانیہ** جس کو ہندی میں چولائی کہتے ہیں **ماھیت** اس کی مشہور دیسقوریدوس کے نزدیک یہ بات ہے کہ اس میں دوائی کا اثر بالکل نہیں ہے جولائی ایک ترکاری ہو مثل بتھوے کے جس میں کچھ مزہ نہیں ہے اور یہ ساگ بے مزہ ہوتا ہے کل ترکاریوں سے زیادہ کا ہو اور کدو سے ترطیب اس کی زیادہ ہے غذا اس کی بہت کم نفوذ اس کا بدن میں جلدی نہیں ہوتا اس لیے کہ وہ بورقیت اور نمکیتی اس میں ہرگز نہیں ہے **طبیعت** جالینوس کہتا ہے کہ دوسرے درجہ میں سرد تر ہے **اورام اور ثبور** گرم اورام میں اس کا ضماد کیا جاتا ہے **جراح اور قروح** چولائی کی جڑ کا ضماد ان دانوں پر لگایا جاتا ہے جس کا نام شہدیہ ہے اعضائے سر نچوڑ ہوا پانی چولائی کا روغن گل ملا کر اس دردسر کو فائدہ کرتا ہے جو دھوپ میں چلنے سے پیدا ہوا **اعضائے نفس** کھانسی کو فائدہ کرتا ہے اور اس میں تسکین دیتا ہے خصوصاً اگر روغن گل اور آب انار شریں میں پکایا گیا ہو اسی طرح اس پیاس میں تسکین

دیتا ہے جو حرارت سے پیدا ہوتی ہو۔

بلوس ماہیت اس کی وہی پیاز ہے جو خوردنی ہے اور چھوٹا ہے مشابہ پیاز نرگس کے اور پتی اس کی گندنے سے مشابہ ہے اور پھول اس کا بنفشہ کے پھول سے مشابہ ہے اس کی ایک قسم ایسی ہے جو تے کو برانگیختہ کرتی ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ یہ زہر ہے اور ایک قوم نے کہا ہے کہ نہیں بلکہ وہ از قسم طلخ ہے **بیان** شاید کہ یہ انا غلس ہے پس اگر وہی ٹھہرا تو ہم کو اس کے معانی کا سمجھنا اسی مقام تک چاہئے **طبیعت** اس کی پیاز کے قریب ہے اور شاید کہ یابس ہے پہلے درجہ میں ہمراہ رطوبت فضلیہ کے **افعال و خواص** نفخ پیدا کرتی ہے اور پسینہ لاتی ہے اور زبان پر خشونت پیدا کرتی ہے زینت جھائیں پر لگائی جاتی ہے دھوپ میں بیٹھ کر اور نفع کرتی ہے اسی طرح جو نشان زخموں کے رہ جاتے ہیں ان پر طلا کرنے سے نشانوں کو دور کر دیتی ہے جڑے اور زبان میں خشونت پیدا کرتی ہے زردی بیضہ ملا کر سر پر لگائی جاتی ہے اور سکنجبین ملا کر قروح لینہ پر لگاتے ہیں **جراح اور قروح** گر اس کو ہمراہ سمک الغیر کے بریان کریں اور ذقن کے زخموں پر چھڑکیں ان زخموں کو جڑ سے اکھاڑ دے **آلات مفاصل** سرکہ ملا کر اس کا ضماد بنایا جائے عضل کے اندر اندر ونی اجزا میں جو سستی آجاتی ہے اس کو فائدہ کرے گا اور نقرس اور دیگر اوجاع مفاصل پر ضماد کیا جاتا ہے اور وفقط بلوس التوائے عضب کے واسطے ضماد یا جاتا ہے اور اس کا ضماد ناخوں کو پھاڑ ڈالتا ہے اور کان وغیرہ میں شگاف پیدا کرتا ہے اور آرو جو کے ہمراہ بھی ضماد کیا جاتا ہے اعضائے سر خراز کی یہ دوا عمدہ ہے سر کے زخموں کی اس کی فتگی پر جو ٹوٹ نہ گئی اور جلد کو شق نہ کیا ہو انڈے کی زردی ملا کر لگایا جاتا ہے **اعضائے چشم** تنہا بلوس اور ہمراہ انڈے کی زردی کے طرفہ چشم کیواسطے استعمال کیا جاتا ہے اگر اس میں سرکہ ملایا جائے غرب یعنی ناصور گوشہ چشم کی عمدہ دوا ہے اور جو ورم آنکھ کے کوئے میں پیدا ہوتا ہے اس کی بھی دوا ہے **اعضائے غذا** سرخ قسم اس کی معدہ کے واسطے

عصارہ بھی ہوتا ہے اور گونداس کا اس کے عصارہ سے قوی تر ہو کبھی روغن زیت اور مزی تھوڑی سی شراب ملا کر اس کو اس قدر گھسیتے ہیں کہ گاڑھا ہو جائے اور غلاظت میں معتدل ہو جانا بھی اس کی عمدگی ہے طبیعت تیسری درجہ میں گرم خشک ہے **افعال اور خواص** محلل قروح ہے فاسد ہڈیوں کے پوست اتار ڈالتا ہے اس لیے کہ اس میں تجفیف شدید ہے قروح کا تنقیہ کرتا ہے **آلات مفاصل** پٹھ کو موافق ہے **اعضائے نفس اور صدر** سینہ میں جو فضول غلیظ ہوں ان کو نفع کرتا ہے اور پھیپھڑے کو مناسب ہے اور اس کے قروح کو مناسب ہے پلانے میں بھی اور بخارات دینے میں بھی **اعضائے غذا** کو ضا ابت طحال کو نفع کرتا ہے۔

بسر اور بلح دونوں خرمے کے پھل ہیں۔ **ماھیت** ان کی مشہور ہے **طبیعت** دوسرے درجے میں سرد خشک ہے اور بسر یعنی کچا خرمہ ہر از زیادہ قابض ہے بہ نسبت نسب کے یعنی وہ کچا خرمہ جو سوکھ گیا ہے **افعال و خواص** نفع پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر بعد اس کے پانی پیا جائے اور ریح میں اس کے کھانے کے پیا جائے قراقر زیادہ پیدا کرے گا یہ دونوں پھل اندرونی اعضا میں سدہ پیدا کرتے ہیں اور جوشاندہ بسر کا لہیب اور بھڑک میں سکون پیدا کرتا ہے مگر حرارت غریزی کو محفوظ رکھتا ہے زیادہ کھانا ان دونوں کا شکم میں اخلاط غلیظ پیدا کرتا ہے **اعضائے سر** تھوڑی مقدار انکی درد سر پیدا کرتی ہے اور زیادہ مقدار درد سر میں سکون پیدا کرتی ہے یہ دونوں مسوڑھے کی جڑوں کے واسطے عمدہ دوا ہیں **اعضائے صدر** سینہ کے واسطے اور پھیپھڑے کے واسطے یہ دونوں خراب چیزیں ہیں **اعضائے غذا** معدہ کو یہ دونوں مضبوط کرتی ہیں جگر میں سدہ پیدا کرتی ہیں ہضم دیر میں ہوتی ہیں اور جو قسم ان دونوں کی پھس پھسی اور ربودی ہو کمتر ہضم ہوتی ہے اور **غذا** ان دونوں میں تھوڑی ہے اور خشک اور سوکھی ہوئی ہیں دیر ہضمی کم ہے **اعضائے نفض** ہر ایک ان میں کا قبض شکم پیدا کرتا ہے براہ خاصیت کے جس وقت سرکہ یا شراب مازو میں

ملائی جائیں اور ملج سے پیشاب زیادہ ہوتا ہے اور جس وقت مازو کے سرکہ کے ساتھ پیا جائے سیلان رحم اور روانی خون بوسیر کو منع کرتا ہے **حمیات** استعمال ان دونوں کا جو بکثرت ہو لرزہ میں اور پھر ہری میں مبتلا کرتا ہے بنک عربی میں جڑ کو کہتے ہیں

ماھیت یہ ایک دوا ہے جو یمن سے لائی جاتی ہے بعضوں نے کہا ہے کہ ببول کی جڑ ہے جب کاٹی جاتی ہے پھول اس سے جھڑ کر گر تے ہیں **اختیار** بہتر وہی ہے جو زرد ہو اور سبک ہو میٹھی میٹھی بو اس میں آتی ہو اور جو قسم سفید اور وزنی ہے وہ زبون ہے

طبیعت گرم خشک پہلے درجہ کی اور بعضوں کے نزدیک پہلے درجہ میں سرد ہے

افعال و خواص مقوی اعضا ہے **زینت** جلد میں جلا پیدا کرتی ہے اور جلد کے نیچے جو رطوبات ہیں ان کو خشک کر دیتی ہے بدن کی بو کو پاکیزہ کر دیتی ہے نورہ کی بو کو دور کر دیتی ہے **اعضائے غذا** معدہ کے واسطے اچھی چیز ہے۔

بطخ جس کو ہندی میں خربوزہ کہتے ہیں **ماھیت** اس کی مشہور ہے

طبیعت اول دوم میں سرد ہے اور آخر دوم میں تر ہے جب اس کا بیج خشک کر لیا جائے مرطب نہیں رہتا۔ بلکہ خشکی اول درجے کی پیدا کرتا ہے جڑ اس کی مجفف ہے

افعال و خواص پختہ خربوزہ لطیف ہے اور کچا کثیف ہے اور جو خربوزہ اچھی طرح نہ پک گیا ہو کچا ہو وہ کھیرے کی طبیعت میں ہے اور خربوزہ میں تفتیح ہے کیسا ہی کیوں نہ ہو دودھ میں پرورده کیا ہوا خربوزہ دودھ کا سینچا ہوا خربوزہ افضل ہے تمام اقسام خربوزہ سے مغز اس کا منضج ہے اور جالی ہے اور خصوصاً تخم خربوزہ کا اور پختہ اور غیر پختہ دونوں جالی ہیں اور بیج میں اس کے جلائے قوی تر ہے۔ خربوزہ کا استحالہ دی خلط کی طرف ہو جاتا ہے جو مناسب مزاج معدہ کے ہو اور خود کربوزہ کا میلان بلغم کی طرف بہ نسبت صفرا کے زیادہ ہے پھر سوادبنا اس سے بہت دور ہے۔ دودھ کا پرورده خربوزہ جلدی مستحیل کسی خلط کی طرف نہیں ہوتا زینت جلد کو پاک کرتا ہے خصوصاً بیج اس کا زخز اندرونی خربوزہ میں بھی یہی خاصیت ہے اور بہق اور یہ اور خراز کو بھی نفع

کرتا ہے خصوصاً اگر مسلم خربوزہ کے بیج کو یا مغز کو گیہوں کے تیل سے ملائیں اور دھوپ میں خشک کریں **اعضائے چشم** چھلکا اس کا پیشانی پر لپٹا دیا جاتا ہے پس جو نزلے آنکھ کی طرف اترتے ہیں ان کو روکتا ہے **اعضائے غذا** قے لاتا ہے خصوصاً خربوزہ کی جڑ کہ دو درہم اس کے شراب ملا کر پینا بے دشواری کے محرک قے ہے جب بمقدار ابولوس یعنی ساڑھے چار ماشہ کے پیا جائے۔ خربوزہ جس وقت خوب نہ ہضم ہو ہیضہ پیدا کرتا ہے دودھ میں پرورود کیا ہوا خربوزہ دیر میں ہضم ہوتا ہے مگر جس وقت کہ مع مغز اندرونی کھلایا جائے غذا اس سے اچھی پیدا ہوتی ہے اور جو خلط اس بنتی ہے وہ مناسب ہوتی ہے واجب ہے کہ اسکے بعد کچھ اور بھی غذا کھالیں اس لیے کہ خربوزہ کے بعد اگر کچھ نہ کھائیں تو متلی پیدا کرے گا اور قے لائیگا۔ گرم مزاج کا آدمی خربوزہ کے اوپر سکنجبیں پی لے اور مرطوب مزاج آدمی کندر اور زنجبیل لے اور کوئی شراب **اعضائے نفض** مدر بول ہے پختہ خربوزہ اور خام اور سنگ گردہ اور سنگ مثانہ کو نفع کرتا ہے جس وقت چھوٹی پتھری ہو خصوصاً گردہ کی پتھری کو اور دودھ میں پرورودہ خربوزہ ادرار کم کرتا ہے اور بہت میٹھا خربوزہ جلدی ہضم ہو جاتا ہے خصوصاً جو نرم ہو **سموم** خربوزہ جس وقت معدہ میں فاسد ہو جائے **طبیعت** سمیہ کی طرف مستحیل ہوتا ہے پس واجب ہے کہ اگر معدہ میں گرانی پائی جائے جلدی اس کو نکال ڈالیں بیض ہندی میں انڈے کو کہتے ہیں **ماھیت** اس کی مشہور ہی **اختیار** افضل اس کی دی قسم ہے جو تازہ ہو مرغی کا انڈا اور سب سے بہتر انڈے میں زردی اسکی ہے اور بہتر پکانا اس کا یہ ہے کہ بستہ نہ ہو جائے اور بعد مرغی کے انڈے کے اس چڑیا کا انڈا ہے جو قائم مقام مرغی کے ہو جیسے تدرو یا و راج یا تیتر وغیرہ۔ بط کا انڈا خواہ اور دریائی چڑیوں کا انڈا برا ہوتا ہے **طبیعت** اس کی معتدل ہے اور سپیدی انڈے کی مائل برورت کی طرف ہے اور زردی مائل بحرارت ہے مگر دونوں رطوبت میں یکساں ہیں خصوصاً سفیدی انڈے کی اور زیادہ تر خشک بہت

انڈوں میں مرغابی کا انڈا ہے اور شتر مرغ کا **افعال و خواص** اس میں قبض ہے خصوصاً زردی میں اس کے جو بھنی ہوئی ہو اور سفیدی اس کی مسکن ہے ایسے درد کی جس میں لذع ہو بہ نسبت اس کے کہ اس میں تعریہ ہے کہ بوجہ لبلبے ہونے کے خوب گرفت نہیں کرتی اور اتنا ٹھہرتی ہے کہ پھر جلدی دور ہو سکے جیسے دودھ جو انڈا پکا نہیں زیادہ بستہ ہو جائے وہ دیر میں ہضم ہوتا ہے اور غذائیت اوس میں زیادہ ہوتی ہے افضل انڈا وہی ہے کہ جو نیم برشت ہو کہ وہ سریع النفوذ ہو **زینت** سفیدی انڈے کی طلا کی جاتی ہے پس دھوپ جو رنگ بدن کا خراب کرتی ہے اس کو منع کرتی ہے اور خراب شدہ رنگ کو بھی درست کر دیتی ہے زردی انڈے کی جس وقت بھون کر شہد سے پیس اس کا طلا کرنا کلف اور سواد کو مفید ہوتا ہے اور حبارے کا انڈا از خضاب جید ہے جیسا لوگ کہتے ہیں اور امتحان اوسکا قابل خضاب کے ہونے کے اس طرح پر کیا جاتا ہے کہ ایک ڈورا اسکے اندر ڈال کر آر پار نکال دیتے ہیں اور اتنے زمانے تک رہنے دیتے ہیں کہ وہ ڈورا سیاہ ہو جائے اسی طرح لق لق کا انڈا جیسا لوگ کہتے ہیں **اورام او رثبور ورم** کے منع کرنے والی دوا میں انڈا پڑتا ہے اور قروح او راورام کے واسطے جو حقنہ تیار کیے جاتے ہیں ان میں داخل کیا جاتا ہے حمرہ پر روغن زیت ملا کر طلا کیا جاتا ہے **جراح اور قروح** جراحات مقعد اور پیڑو کے زخموں کو اور آگ سے جل جانے کو مفید ہوتا ہے اس کا استعمال ایک صوف میں لگا کر کیا جاتا ہے پس قرضہ پڑنے کو منع کرتا ہے اسی طرح آگ کے جلنے میں بھی استعمال کیا تا ہے آلات مفاصل زردی اور سفیدی انڈے کی یہ دونوں پٹھے کو نرم کرتی ہیں اور اوجاع مفاصل کو فائدہ دیتی ہیں اعضائے سر جو خون یا رطوبت دماغ کی جھلی سے آتا ہو اسکی روکنے والی دواؤں میں انڈا بھی داخل کیا جاتا ہے زکام کو فائدہ کرتا ہے سفیدی مرغ کے انڈے کی کان میں جو اورام گرم ہوں ان کو نفع کرتی ہے۔ کہا گیا ہے صحرائی کچھوے کا انڈا مرگی کو فائدہ کرتا ہے **اعضائے چشم** سفیدی انڈے کی آنکھ کے درد میں سکون

پیدا کرتی ہے اور زردی اسکی ہمراہ زعفران اور روغن گل کے ضربان چشم کو بہت مفید ہے اور اگر آرد جو کے ہمراہ ضماد کیا جائے نوازل کو منع کرتا ہے اسی طرح کندر ملاکر نوازل چشم کے واسطے طلا کیا جاتا ہے **اعضائے نفس** خشونت حلق کو نیم برشت انڈا مفید ہوتا ہے اور کھانسی کو اور شوصہ اور سل اور بحوحت صوت یعنی گرفتگی آواز جو حرارت سے ہو اور ضیق النفس اور خون تھوکنے کو خاصکر کہ اسکی زردی نیم گرم کھلائی جائے ۔ صحرائی کچھوے کا انڈا لڑکوں کی کھانسی کے واسطے مجرب ہے **اعضائے غذا** مسلم انڈا جو سرکہ میں پکایا جائے اسکا کھانا معدہ اور آنتوں پر ریزش مواد کو منع کرتا ہے اور خشونت مری کو نافع ہے اور خوب بھنا ہوا انڈا دخانیت کی طرف مائل ہو جاتا ہے **اعضائے نفض** مطبوخ مسلم انڈے کا سرکہ میں اسہال اور سحج کو منع کرتا ہے اور زردی اسکی قروح گردہ اور مثانہ کو نافع ہے خصوصاً اگر کچا کھایا جائے اور جو انڈا ایسے خاکستر گرم پر بھونا جائے جس میں دھواں نہ اٹھتا ہو روانی شم کو فائدہ کرے گا اگر ہمراہ بعض قوابض اور آب انگور خام کے کھایا جائے اور خشونت امعا اور مثانہ کو نفع کرتا ہے ۔ سفیدی انڈے کی مع اکلیل الملک کے واسطے قروح امعا اور عفونت امعا کے حقنہ دیا جاتا ہے جراحات مقعد اور پیڑو کے زخمونکو بھی نافع ہوتا ہے حمول اس کا ایک بتی کو روغن گل اور انڈے میں ڈبو کر واسطے ورم مقعد اور ضربان مقعد کے کراتے ہیں ۔

سفیدی سے انڈے کا ایک فرزجہ روغن حنا ملا کر بنایا جاتا ہیں اور اس کے استعمال سے قروح رحم کو نفع پہنچتا ہے اور رحم کو نرم کر دیتا ہے ۔ اگر کچے انڈے کو یونہیں کھالیں نزف الدم اور خون کے پیشاب کو نفع کرتا ہے ۔ جملہ اقسام کے انڈے اور خصوصاً کبھی خشک کے انڈے باہ کو زیادہ کرتے ہیں کہتے ہیں کہ مرغابی کا انڈا روغن زیتون ملا کر نیم گرم رحم پر ٹپکایا جائے چار دن کے بعد ادرار حیض کرتا ہے ۔

بل جس کو ہند میں کچری کہتے ہیں **ماھیت** طائفہ اطبا نے کہا ہیکہ یہ ہندی ککڑی ہے جس کو ہندوستانی لوگ پھوٹ کہتے ہیں اور وہ مثل بڑی ککڑی کے ہوتی ہے

اور تلخ ہوتی ہیں مثل سونٹھ کی تلخی کے **طبیعت** گرم خشک دوسرے درجہ میں اور بعض کہتے ہیں تیسرے درجہ میں **افعال وخواص** قابض ہے اور مقوی احشا ہے **آلات مفاصل** پٹھے کی صلابت اور رطوبت کو اور پٹھے کے سرد امراض کو جیسے فالج اور لقوے کو نفع کرتی ہیں۔ **اعضائے غذا** معدہ کی حرارت ناری کو روشن کر دیتی ہوئی کو نفع کرتی ہے جو ارشوں میں داخل کی جاتی ہے۔ **اعضائے نفض** قبض شکم پیدا کرتی ہے اور ریاح شکم کو پھیلاتی ہے۔ **بلیلج** جس کو ہندی میں بہیڑہ کہتے ہیں۔ **ماھیت** اس کی یہ ہیں مزہ میں آملہ کے قریب ہوتا ہیں اور لب اس کا بندق کے قریب ہیں مٹھائی میں **طبیعت** سرد اول درجے میں ہے اور خشک دوسرے درجہ میں **افعال وخواص** اس میں قوت ملطفہ ہے اور قوت قابضہ بھی ہے **اعضائے غذا** مقوی معدہ ہے۔ کہ اجزائے معدہ کی دباغت کرتا ہے اور ان اجزا کو جمع کر دیتا ہیں اور استرخائے معدہ کو نفع کرتا ہیں معدہ کے اجزا کے ہموار اور راستوار کر دینے کے واسطے اس سے بہتر اور کوئی دوا نہیں ہے۔ **اعضائے نقض** کبھی کبھی قبض شکم پیدا کرتا ہے اور بعضوں کے نزدیک فقط ملین ہے اور قابض نہیں ہے اور یہی حق معلوم دیتا ہے اور ظاہر بھی ہی ہے بلیلہ معای مستقیم اور مقصد کو نافع ہے۔ **بادر بخبویہ** مشہور دوا ہے **طبیعت** گرم خشک تیسرے درجہ میں ہے۔ **افعال وخواص** تمام امراض بلغمی اور سوداوی کو نفع کرتی ہے اور زنیت نکہت کو پاکیزہ کرتی ہے **جراح اور قروح** تر خارش جو سوداوی مادہ سے ہو اور اس کو نفع کرتی ہے۔ **اعضائے سر** سدہ ہائے دماغی کو نفع کرتی ہے اور بخر یعنی بوے دہن کو دور کر دیتی ہیں۔ **اعضائے صدر** مقوی قلب ہے اور خفقان کو دور کرتی ہے۔ **اعضائے غذا** ہضم پر معینہے او ہچکی کو فائدہ کرتی ہے **ابدال** تفریح قلب میں بدل اس کا ہموزن اس کے ابریشم ہے اور دو مثاث اس کے وزن کا پوست اترج ہے۔ **بادنجان** جس کو ہندی میں بیگن کہتے میں

ماہیت پرانا بیگن خراب ہوتا ہے اور مزہ اور اس کا بیج ہوتا ہے اور تازہ اسلم ہیں **طبیعت** اس کی ابن ماسر جویہ کے نزدیک سرد ہے مگر صحیح یہ ہے۔ کہ قوت غالب اور سپر حرارت کی ہے اور یبوست دوسرے درجے کی ہے بسبب تلخی اور تیزی کے **افعال وخواص** تمام امراض بلغی کو منع کرتا ہے اور سودا کو پیدا کرتا ہیں اور سدے ڈالتا ہے **زینت** رنگ خراب کر دیتا ہے اور جلد سیاہ کرتا ہے اور رنگ میں زردی بھی پیدا کرتا ہے جو بیگن چھوٹا ہے فقط پوست ہی پوست اس میں ہے جھائیں پیدا کرتا ہے **اورام اور ثبور** اقسام سرطان اور صلابات کو جذام کو پیدا کرتا ہے **اعضائے سر** دردسر پیدا کرتا ہے اور سدد ریغے آنکھوں کے آگے تاریکی آجاتی پیدا کرتا ہے اور منہ میں چھالے ڈالتا ہے۔ **اعضائے غذا** جگر میں سدے پیدا کرتا ہے اور تلی میں مگر وہ بیگن جو سرکہ میں پکایا جاے کہ وہ تفتیح سدہ جگر کرتا ہیں **اعضائے نقض** بواسیر پیدا کرتا ہے لیکن بیگن کی ٹوپی یا بھٹنی کو سایہ میں خشک کر کے طلا کریں بواسیر کو نفع کرے گا۔ بادنجائیں قبض شکم یا دست لانے کی کچھ قوت نہیں ہے لیکن اگر کسی تیل میں اس کو پکائیں دست لائے گا اور اگر سرکہ میں پکائیں دست بند کر دے گا۔ **بھرامج۔ ماھیت** اس کی یہ ہیں کہ اقسام پھولوں سے ہے **افعال وخواص** نطول اس کا جوش دے کر ہر مقام کے نفخ کو دور کرتا ہے **اعضائے سر** شگوفہ اس کا بہتر ہے۔ واسطے اس ریح غلیظ کے جو سر میں بھری ہو اور اس طرح برگ اس کا سونگھا جائے **اعضائے نقض** قبض شکم پیدا کرتا ہے۔

بوزیدان۔ **ماھیت** اس کی یہ ہے کہ ایک لکڑی ہی ہندی اس میں مشابہت قوت بہمن کی ہے **اختیار** عمدہ قسم اس کی وہی ہیجو سفید ہو اور موٹی ہو خطوط اور لکیریں اسپر زیادہ ہوں کھردری ہو۔ چکنی چکنی اور پتلی لکڑیلی جس میں سفیدی کم ہے وہ خراب ہوتی ہیں اور بعھ بریر یہ سے اس میں میل کر دیتے ہیں **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم ہے اور پہلے درجہ خشک **خواص** ملطف ہیں **آلات**

کے یہ ہیں کہ محلل ہیں خصوصاً جس کے پھول کا رنگ سنہری ہو اور جلا بقدر معتدل کرتا ہے زنیت صحرائی قسم اس کی تخمیر لون کرتی ہے اور سنہری پھول کی قسم بالونکی زنیت کے واسطے مستعمل ہے **اورام اور ثبور** جوشاندہ اس کے برگ کا اورام کو نافع ہوتا ہے **جراح اور قروح** شہد ملا کر قروح اور جراجات پر استعمال کیا جاتا ہے۔ **آلات مفاصل** جوشاندہ اس کا شدخ عضل بھیچے میں جو ضربت پہنچے اور اس کو مفید ہوتا ہے۔ **اعضائے سر** جوشاندہ سے اور اس کے دانتوں کے درد کے واسطے کلی کی جاتی ہے **اعضائے چشم** اور اس کا جوشاندہ رمد گرم کو نافع ہوتا ہے **اعضائے نفس** سرفہ کہنہ کو نافع ہوتا ہے **اعضائے نفض** سفید پتی کا اور سیاہ پتی کا بھی یہ دونوں اسہال کہنہ کے واسطے مفید ہیں۔۔ بنج جس کو ہندی میں بھنگ کہتے ہیں **ماھیت** اس کی مشہور ہے۔ نہایت خراب اور اخبث اقسام اس کی وہ ہے جو سیاہ ہو اور اس کے بعد سرخ اور اس کے بعد سفید قسم اس کی اسلم ہے۔ پہلی دونوں قسمیں یعنی سیاہ اور سرخ مستعمل نہیں ہوتی پھول سفید ہوتا ہےخواہ زردی مائل۔ جو سفید قسم اس کی کہ مستعمل ہوتی ہے۔ اس میں رطوبت بلغمیہ موجود ہوتی ہے **اختیار** بہترین اقسام سفید ہیں لیکن اگر دستیاب نہ ہو سرخ ہی کا استعمال کریں گے اور سیاہ سے ہمیشہ اجتناب کیا جاتا ہیں مگر سیاہ بھنگ کی شاخوں کا عصارہ اکثر ہمراہ افیون کے مستعمل ہوتا ہے۔ **طبیعت** سیاہ کی سرد خشک آخر درجہ سوم کی ہے اور سپید بھنگ کی **طبیعت** اول سوم میں سرد وخشک ہے **افعال وخواص** مخدر ہے اور ضربان اور دھمک جو درد میں ہوتی ہے مٹ جاتی ہے۔ زنیت فربہ کرنے میں بدن کے جو ادویہ تجویز کی جاتی ہیں ان میں بھنگ بھی داخل ہیں اس لیے کہ خون کو بستہ کرتی ہیں اور منجمد کرتی ہے **اورام اور ثبور** درد جو ورم اور پھوڑے میں ہوتے ہیں۔ ان میں سکون پیدا کرتی ہے اور صلابت خصیہ کی تحلیل کرتی ہے اور حمرہ کو نافع ہوتی ہے **آلات مفاصل** طلا کرنے سے نقرس کے درد میں سکون پیدا کرتی ہے اور

اگر بمقدار تین قراط کے ماءالعسل کے ساتھ پلائی جائے جب بھی نقرس کو نفع کرے گی۔ کہتے ہیں کہ اگر اس کے برگ کو بقدر تین اواریقہ یعنی تین پتوں کے ہمراہ طلا نامی شراب کے پلائیں آکلہ استخوان کو بالکل زائل کردیتی ہے۔ **اعضائے سر** عصارہ بھنگ کا جس قسم کا کیا جائے درد گوش میں سکون پیدا کرتا ہے اور سرکہ اور روغن ملا کر عصارہ اس کا درد دندان کو نافع ہے۔ اسی طرح تخم اس کا اور جڑ اس کی سرکہ میں جوش دینے سے اور روغن اور اس کا جمیع امراض مذکورہ بالا میں بھنگ سے چینکی پیدا ہوتی ہے۔ اگر برگ اور پتے اس کے اتنے کھائیں جن کا ایک وزن اور قدر معتد بہ ہو عقل میں تخلیط پیدا کرتی ہے۔ اس لیے طرح اگر اس کے جوشاندہ سے احتقان کیا جائے۔ روغن اس کا جب کان میں ٹپکایا جائے درد گوش میں سکون پیدا کرے گا **اعضائے چشم** آنکھ پر طلا کی جاتی ہیں اس کے تخم کو پیس کر خواہ اس کے برگ کے عصارہ کو آنکھ سے طلا کرتے ہیں پس جو درد آنکھ میں فصلی گرما میں پیدا ہوتے ہیں سکون پیدا ہوتا ہے۔ بھنگ کا رب خواہ برگ خواہ تخم بطور طلا کے لگایا جاتا ہے پس نوازل کو اترنے سے بطرف آنکھ کے روکتا ہیں۔ **اعضائے نفس** اور **صدر** جس وقت بزر البنج بقدر اوبولوس یعنی چار ماشہ پیا جائے نفث الدم جو بحد افراط ہو اس کو نفع کردیگا۔ برگ کا اور اس کے ضماد ورم پستان پر کیا جاتا ہے۔ اکثر ان اور یہ میں بھی اس کو ڈالتے ہیں جو مسکن سعال یعنی کھانسی کے ہیں جو اورام پستان میں بعد حاملہ ہونے کے پیدا ہوتے ہیں ان پر بھی اس کو طلا کرتے ہیں اور ان کو روک دیتی ہے **اعضائے نقص** عصارہ اور اس کا درد رحم کے واسطے مستعمل ہوتا ہے اور جو خون کہ رحم سے جاری ہو اور اس کو بند کر دیتا ہیں۔ برگ اس کے اورام خصیہ پر بطور ضماد کے لگائے جاتے ہیں سموم بھنگ ایسی زہر کی چیز ہے جس سے اختلاط عقل میں پیدا ہوتا ہیں اور ذکر یعنیا دآ دری کی قوت باطل کر دیتی ہے پھر اس کے نشہ میں کچھ بھی یاد نہیں رہتا ہے اور خناق اور جنون پیدا کرتی ہے۔ بقیہ۔ **ماھیت** اس کی شبیہ ہے

قوت میں مسور کے اور ہضم اس کا مسور سے بھی زیادہ دشوار ہیں۔ **طبیعت** معتدل اور مائل بہ یبوست ہے **افعال وخواص** قابض اور اسی طرح ہے جیسے کہ مسور قابض ہے اور سودا کی مولد بھی ہے **آلات مفاصل** جملہ مفاصل کے واسطے جید ہے اور فیلہ اور اقسام فتوق پر اس کا ضماد کیا جاتا ہے جو لڑکوں کو عارض ہوں **اعضائے** نفض قبض **طبیعت** پیدا کرتی ہے۔ بطہ پرندہ مشہور ہے اس کی طبیعت جملہ طیور خانگی سے یعنی جو چڑیان پالی جاتی ہے اور ان سب سے زیادہ گرم ہے بعض اطبا کا قوم ہے کہ جس شخص کو سردی مزاج ہو اور اس کو گرمی کا نفع پہنچاتی ہے اور محرور مزاج میں تپ پیدا کرتی ہے **افعال اور خواص** بطہ کی چربی عظیم النفع ہے درد کی تسکین کے واسطے اور جو لذع کہ اندر عمق بدن کے ہو اور اس کی تسکین کے واسطے اور جملہ طیور کی چربیوں سے بطہ کی چربی افضل ہے اور گوشت اس کا کاسر ریاح ہ اور ریوٹا اس کا کثیر الغذا ہے۔

زینت بطہ کی چربی رنگ کو صاف کرتی ہے اور گوشت اس کا اعضائے بدن میں فربہی پیدا کرتا ہے **اعضائے نفس اور صدر** آواز کو صاف کردیتی ہے **اعضائے غذا** گوشت اس کا دیر ہضم ہے اور معدہ میں گرانی لاتا ہے خصوصاً وہ قسم ربطہ کی جس کو مرغابی کہتے ہیں زیادہ تر سبک اور نہایت عمدہ بطہ کے اعضا میں اس کے پرون کی جڑوں کا گوشت ہے اور جس وقت گوشت بطہ کا کسی قسم کا ہضم ہو جائے جملہ طیور کے گوشت سے اسکا تغدیہ بدن میں زیادہ ہوتا ہے **اعضائے نفض** باہ زیادہ کرتی ہے اور منی میں کثرت پیدا کرتی ہے۔

پرسیادشان جس کو کانی جھانپ کہتے ہیں **ماہیت** ایک گیاہ ہے جو باریک ہوتی ہے اسکے اگنے کی جگہ پانی جہاں بھرا ہو جیسے جھیل اور تالاب وغیرہ اندرون چاہ اور نہروں کے کنارے پر یہ گھاس ہرے دھنیا کے مشابہ ہوتی ہے مگر اس کی شاخیں سرخ سیاہی مائل ہوتی ہیں اور اس میں ڈنڈیاں نہیں ہوتیں اور پھول ہوتا ہے اور نہ کلی

اور قوت اسکی بہت جلد جاتی رہتی ہے مترجم ہمارے **ملک** میں دھنیا کے مشابہ بہت سے
نباتات پیدا ہوتے ہیں کہ بعض ان میں سے زہر قاتل ہیں لٹومری جسکو کبیکج کہتے ہیں وہ
بھی اسی طرح کی ہے جس کی لبدی بدن میں باندھنے سے آبلہ پیدا ہوتا ہے اور فقرا
سستی کا علاج اس سے کرتے ہیں۔ آنجملہ اور بھی بہت سے نباتات ایسی شکل کے
ہیں جن کو عارفان نباتات ہندی خوب پہنچاتے ہیں ہماری غرض فقط یہ ہے کہ ناظر
کتاب ہذا کو دھوکہ نہ ہو اور سمجھ لے یہ شناخت جو شیخ نے پرسیادشان کی لکھیے ہمارے
ملک میں اسی قدر شناخت پر بھروسا نہ کرنا چاہیے یہ اسی **ملک** کے واسطے کافی ہے جہاں
یہ کتاب یعنی قانون یا قانون کا ماخذ تصنیف ہوا ہے **متن** **جالینوس** **کہتا** ہے کہ طبیعت پر
سیادشان کی معتدل ہے اور میں کہتا ہوں کہ بیشتر مائل بحرارت ہوتی ہے اور تھوڑی سی
یبوست بھی اس میں ہے **افعال اور خواص** محلل ہے اور ملطف اور اس میں
اس قدر قبض ہے کہ مانع سیلان ہے اور جس وقت اسکو مرغیوں کے چارہ میں اور سائی
نام اجانور کے چارہ میں آمیختہ کریں اور ان کو قوی کر دیتی ہے چونچ مارنے پر
زینت کا کسترا اسکے ہمراہ سرکہ اور زیت کے دار الثعلب اور دار الحیہ کو مفید ہے۔
روغن آس اور شراب کے ہمراہ استعمال کرنے سے بالوں کو دراز کرتی ہے اور بالوں
کے انتشار اور پراگندگی کو منع کرتی ہے **اورام اور ثبور بیلات** کے اقسام
کو نافع ہے اور خنازیر کے مزاج کو بدل دیتی ہے جراح اور قروح نواصیر کو اور قروح
خبیثیہ اور وہ قروح جو آلائش سے تر ہوں سب کو نافع ہے **اعضائے سر** اگر اس
کے خاکستر کو پانی میں تر کر کے اس پانی کو خزاز یعنی بفا پر لگاہیں بخوبی نفع کریگی
اعضائے چشم آنکھ کی کھجلی کو مفید ہے **اعضائے نفس** بول کا ادار کرتی ہے اور
پتھری کو زیرہ ریزہ کر دیتی ہے پھیپھڑے کو پاک کر دیتی ہے **اعضائے غذا** جو
فضول بطرف معدہ اور شکم کے بہ بہ کر آتی ہوں ان کے واسطے ہمراہ شراب کے نافعہے
طحال کے درد کو اور یرقان کو مفید ہے۔ **اعضائے نفس** اور ار بول کرتا ہے اور

پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے۔حیض کا مدر ہے اور مشیمہ کو خارج کرتا ہے اور نفسا یعنی جو عورت بعد بچہ جننے کے خون دیکھتی ہے اور اسکو نفاس سے پاک کرتا ہے اور جوزف خون اور دیگر رطوبات کا ہو اس کو منقطع کر دیتا ہے اور اکثر اطبا کی رائے میں قبض شکم پیدا کرتا ہے اور ابن ماسویہ کی رائے یہ ہے کہ مسہل دیتا ہے قابض نہیں ہے **سموم** شراب کے ہمراہ دیوانہ کتے کے کاٹنے کو نافع ہے اور دیگر ہوام کے ضرر سے بھی مفید ہے **ابدال** بدلا وسکا ربو میں ہموزن اور سکا بنفشہ اور نصف وزن اسکے رب السوس ہے **باذروج** جسکو جنگلی تلسی کہتے ہیں **ماهیت** اسکی کہ وہ خوک ہے جو مشہور چیز اور روغن اسکا قوت میں روغن مرزنجوش کے ہے مگر اس سے یہ روغن زیادہ تر ضعیف ہے اور اس میں چند قوتیں ایسی ہیں جو باہم متضادہیں۔

طبع گرم ہے اول درجہ کی دوسرے درجہ تک اور خشک ہے اول میں درجہ اول کے اور اس میں ایک رطوبت فضلیہ ایسی ہے کہ شاید اس کی ترتیب دوسرے درجہ تک پہنچ جائے اور یہ ترتیب بادروج کے جوہر اور اصل جرم میں نہیں ہے۔ بلکہ اسی رطوبت فضلیہ میں ہے **افعال اور خواص** اس میں قبض ہے اور اسہال بھی اور قبض تو اس کا اصلی فعل ہے لیکن اگر کوئی فضلہ مستعد خروج پید اسکو ملے تو اس کو بذریعہ اسہال کے اخراج بھی کر دیتی ہے بادروج میں انضاج اور تحلیل کی بھی قوت ہے اور نفع بھی پیدا کرتی ہے اور بہت جلد عفونت کی طرف آ جاتی ہے اور خلط ردی سوداوی پیدا کرتی ہے۔تخم بادروج اس شخص کو نفع کرتا ہے جس کے بدن میں خط سوداوی زیادہ پیدا ہوتی ہے **اورام اور ثبور** سرکہ اور روغن گل کے ہمراجب اور گرم پر لگائی جائے نفع کرتی ہے **اعضائے سر** قطوررا وسکا نکسیر کے لئے مفید ہے خصوصاً ہمراہ سرکہ شراب اور کافور کے اگر بتی بنا کر ناک میں رکھیں نکسیر کا خون بند ہو جائے گا اور ضرس یعنی داڑھ کے درد کو دور کر دیتی ہے۔ بادروج سر کسی شخص کی چھینک رک جاتی ہے اور کسی کے مزاج میں تحریک ایسی پیدا کرتا ہے کہ چھینکیں آنے لگتی

ہیں **اعضا چشم** ضربان چشم کو نافع ہے بطور ضماد کے اگر لگائی جائے اور کھانسی سے باوروج کے تاریکے چشم پیدا ہوتی ہے اسلئے کہ رطوبت چشم میں غلظت پیدا کرتی ہے اور تبخیر اسکی خاصیت ہے۔عصارہ باد روج مقوی بصر ہے اگر بطور سرمہ کے سلائی لگایا جائے **اعضائے صدر** تقویت قلب کی بخوبی کرتی ہے سینہ پھیپھڑے کو خشک کردیتی ہے ایک اسکرجہ اسکا پانی سوء تنفس کو مفید ہے **اعضائے غذا** دشوار ہضم ہوتی ہے اور عفونت اس میں جلدی اجاتی ہے معدہ کے واسطے ازبس خراب چیز ہے خصوصا برگ بادروج اعضائے صدر تقویت کی بخوبی کرتی ہے سینہ اور دودھ کی دھار پیدا کرتا ہے۔**اعضائے غذا** ہضم ہوتی ہے اور عفونت اس میں جلدی آجاتی ہے معدہ کے واسطے اس بس خراب چیز ہے خصوصا برگ بادروج **اعضائے نفض** قبض شکم کرتی ہے اور اگر کوئی خلط مادہ خروج ہو اسکو ملے اسکا اسہال ردیتی ہے خواہ ادارے اسکو خارج کردیتی ہے اور مقعد کو مضر ہے تخم بادروج عسر البول کو مفید ہے **سموم** زنبور اور کژدم اور تنین بحری کے مقام گزید پر اسکو رکھتے ہیں پس فائدہ کرتی ہے۔**بوطانیقی** بعض کا قول ہے کہ یہ بستان افروز ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کی پتی مشابہ صحرائی چکوترہ خواہ صحرائی لیموں کے ہے مگر اسمیں سیاہی زیادہ ہے اور خشونت ہے یعنی روکھی ہے **افعال اور خواص** برگ اسکی قابض ہے جراح اور قروح جراحات اور قروح کا اندمال کرتی ہے **اعضائے سر** عصارہ اس کا نہایت اچھی دوا ہی اون قروکو جو منہ میں کہنہ ہوجائیں۔واجب ہے کہ اس کا رب بنالیں کہ قلاع کو نفع کرے بابلول جس کو فرفخ بھی کہتے ہیں یہ وہی فروخ صحرائی ہے اور منجملہ تیوعات کے ہے یعنی جن اور ختونکا دودھ زہردار ہوتا ہے اور تخم اسکا ناری ہے مثل تیوعات کے پانی اس کا مسہل ہے بقلتہ الحمقا جسکو خرفہ اور عوام ہند قلفہ بھی کہتے ہیں **ماھیت** اس کی مشہور ہے **اختیار** عصارہ اس کا تمام اجزائے خرفہ میں اجود اور اقوی ہے کہ یہ فعل قوی اور اجزا میں نہیں ہے **طبیعت** تیسرے درجہ میں

بارد ہے اور تیسرے درجہ کے اخیر میں رطب ہے **خواص** اس میں قبض ہے اور نزف کو منع کرتا ہے اور جملہ سیلان کے اقسام کو جو کہنہ ہوں غذا اسکی تھوڑی ہے زیادہ نہیں صفرا کا قمع اور توڑ ڈالنا یہ دوا بخوبی کرتی ہے **زینت** مسے جب اس سے کھجلائے جاتے ہیں تو انکو اکھیڑ دیتا ہے اور یہ فعل اس کا بالخاصہ ہے براہ کیفیت کے نہیں ہے مترجم مرادیہ ہے کہ قیاسی اثر برودت اور رطوبت کا یہ نہیں ہے کہ مسے کو اکھاڑ دے بلکہ یہ اثر خرفہ کا بلخاصہ ہے جو ظاہری قواعد کے رو سے اس کا اثبات ممکن نہیں ہے کہ حکیم طبعی کر سکے **اورام او رثبور** ضماد کی دوا ہے ان اورام گرم کے واسطے جنکے فساد کا خوف ہو کہ ایسا نہ کہ فاسد ہو جائیں اور حمرہ پر بھی اس کا ضماد کیا جاتا ہے **اعضایے سر** شراب ملا کر رفہ سے دھونا سر کا ان ثبور اور پھنسیوں کو نفع کرتا ہے جو سر میں اور ضرس دندان کو دور کرتا ہے اس لیے کہ خشونت میں ملاست پیدا کرتا ہے اور ضربانی درد سر کو جار مادہ سے ہو تسکین دیتا ہے **اعضایے چشم** رمد کو مفید ہے اور سرمہ کے اجزء میں داخل ہے۔ زیادہ خرفہ کا استعمال غسادہ چشم میں پیدا کرتا ہے **اعضایے نفس** عصارہ خرفہ کا نفث الدم کو اپنی قوت عفصہ سے منع کرتا ہے یعنی بلکھا ہونا قابض ہو کر یہ اثر ظاہر کرتا ہے **اعضایے غذا** خرفہ پلانے سے التہاب معدہ دور ہو جاتا ہے اور ضماد کرنے سے خرفہ کے یہی اثر پیدا ہوتا ہے۔ جگر ملتہب کو جس کی پھڑک بڑھی ہوئی ہو بھی خرفہ نفع دیتا ہے اور قے مراری کو روکتا ہے اور اشتہا کو ضعیف کرتا ہے **اعضایے نفض** خراش معا کے دور کرنے کے واسطے اس کا حقنہ کیا جاتا ہے اور اسہال مراری کے واسطے بھی اور درد گردہ اور مثانہ کو اور قروح کو انہیں اعضا کے نافع ہے اور اکثر شہوت باہ کو قطع کرتا ہے ابن ماسر جو کہتا ہے کہ خرفہ باہ کو زیادہ کرتا ہے اور شاید یہ فعل خرفہ کا انہیں لوگوں میں صحیح ہو جن کے مزاج گرم ہیں۔ حیض کے بکثرت آنے کو خرفہ بند کرتا ہے اور حرکت جو خون میں ہو اسکو نفع کرتا ہے۔ اب خرفہ تازہ بواسیر خونی کو نافع ہے اور عصارہ خرفہ کا کدو دانہ کو خارج کردیتا ہے۔ اگر خرفہ کو

بریان کر کے کھلائیں اسہال کو قطع کر دیتا ہے **حمیات** اقسام حمیات حارہ کو نافع ہے بندق جسکو فندق کہتے ہیں **ماھیت** اسکی مشہور ہے ارضیت اسکی اخروٹ کی ارضیت سے زیادہ ہے اور غذا بھی اسکی بھی اخروٹ کی غذا دہی سر زائد ہے اسلیے کہ بندق میں اکتناز اور گرفت معدہ زیادہ ہے اور ذہنیت اس میں کمتر ہے اہضم دیر میں ہوتا ہے **طبیعت** کسی قدر مائل بحرارت ہے اور تھوڑی سی یبوست بھی اس میں ہے۔ **افعال اور خواص** مرار اس سے پیدا ہوتا ہے اور قبض اس کا یہ نسبت اخروٹ کے زیادہ ہے اور اس میں نفع ہے اور تولید ریاح کرتا ہے شکم کے اسفل مقامات میں زینت فندق سوختہ سے بالوں کا خضاب کیا جاتا ہے اعضاے سر درد پیدا کرتا ہے اور تخم فندق بریان کر کے تھوڑی سی فلفل ملا کر کھلانے سے زکام پکا دیتا ہے۔ بقراط کہتا ہے کہ بندق کھانے سے جوہر دماغ یعنی بھیجا بڑھتا ہے۔ **اعضاے چشم** ایک قوم نے کہا ہے کہ بندق کو اگر پیسیں اس لڑکے کے یافوخ یعنی سر کے گڑھے پر لگائیں جو کبود چشم اور ازرق ہو کبودی چشم کو زائل کر دیگا **اعضائے نفس** ماء العسل ملا کر بندق کھلانے سے سرفہ کہنہ کو نفع ہوتا ہے اور بلغم وغیرہ کے نکالنے پر معین ہوتا ہے **اعضاے غذا** بطی الہضم ہے اور قے کو ہیجان میں لاتا ہے اور اخروٹ سے اسکی دیر ہضمی زیادہ ہے **اعضاے نفض** پوست بندق کی قابض پیشکم کی روانی روکتی ہو۔ **سموم** نہش اور گزیدگی حیوانات کو مفید ہے خصوصا ہمراہ انجیر اور سداب کے استعمال کی جائے بچھو کے کاٹنے سے فائدہ کرتی ہے **پنجنکشت**۔
ماھیت اسکی گھاس ہے اس قدر بڑی ہوتی ہے کہ شاید اس کو درخت کہنے لگیں جو مقامات پانی کے قریب ہوتے ہیں وہاں پیدا ہوتی ہے۔ شاخیں اس کی سخت ہوتی ہیں پتے اس کے مثل زیتون کے ہوتے ہیں لکڑیاں اس کی علاج طبی میں بکار آمد نہیں ہیں بلکہ پھول اور پتی اور پھل طبیب کے کام کی ہیں۔ پھل میں اس کے اور جو جز اس کا سونگھا جائے اور لطیف اور تیز اور بکھی آتی ہے جو کہ سداب خشک کی بو سے کمتر ہوتی

افعال ہے **طبیعت** پہلے درجہ می گرم ہے اور تیسرے درجہ میں خشک ہے
خواص اور محلل اور ملطف ہے ریاح کو منتشر کردیتی ہے نفخ اس میں یقیناً نہیں ہے تفتیح اس کی ہمراہ قبض کے ہے زینت رنگ کا تصفیہ کرتی ہے **آلات مفاصل** اس کا ضماد مع اس کی پتی کے التواء العصب کے واسطے کیا جاتا ہے۔ ماندگی کو دور کرتی ہے **اعضائے سر** دردسر پیدا کرتی ہے اور پلا سے اس کے سبات پیدا ہوتا ہے اور اگر ضماد اسکا کیا جاے دردسر کو نفع کرے۔ اور بریان کر کے اگر اسے کھائیں دردسر کم پیدا کریگی **اعضائے صدر** دودھ کو زیادہ کرتی ہے باوجودیکہ منی کو کم کردیتی ہے۔ مقدار شربت اس کی ایک درہم تک ہے **اعضائے غذا** جگر اور طحال کے سدوں کی تفتیح کرتی ہے طحال کی سختی کو بہت نفع کرتی ہے جس وقت ہمراہ سکنجبین کے بقدر دو درہم پلائی جاے اور استسقے کو نفع کرتی ہے **اعضائے نفض** اسکے جوشاندہ میں آبزن کیا جاتا ہے رحم کے درد اور ورم رحم کے واسطے منی کی تخفیف کرتی ہے اگر اس کو ہمراہ قوتنج کے پلائیں خواہ دھونی دیں۔ اگر پیٹ کے نیچے کسی قدر اس کی نرم نرم پتلی شاخیں رکھ کر ہو جائیں احتلام کو تندی ہو سوتے وقت ہوتی ہے اسکو منع کرتی ہے عورتوں کو جو شہوت زیادہ ہوتی ہے اسکے کم کرنے کے لیے اسکی دھونی دیجاتی ہے۔ ادرار بھی کرتی ہے شقاق مقعد کو مفید ہے خصوصاً تخم اس کا گھی کے ہمراہ ضماد اس کا خصیہ کی سختی کے واسطے کیا جاتا ہے **سموم** اقسام سانپ کے کاٹنے کو مفید ہے جب ایک درہم اس کا پیا جائے اور کتے کے کاٹنے سے اور درندہ جانوروں کے کاٹن سے ضماد اس کا مفید ہوتا ہے۔ اس کی پتی کی دھونی سے ہوام بھاگ جاتے ہیں۔

بسفایخ ۔ ماہیت اسکی ایک لڑکی ہے غبار آلودہ مائل بسائی و سرخی مگر سرخی تھوڑی سی ہوتی ہے۔ یہ لکڑی بہت پتلی ہے جسکے شعبہ یا جھوترے ایسی ہوتے ہیں جیسے وہ کیڑے جن میں پاؤں بہت ہوتے ہیں چکھنے میں اس کی شرینی مع کسی قدر گرفتگی زبان کے ہوتی ہے بعض طبیب کہتے ہیں کہ یہ درخت کے اوپر پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ

بھی کہا گیا ہے کہ یہ نہروں پر پیدا ہوتی ہے اختیار بہتر وہی قسم اسکی ہو جو برابر خنصر کے موٹی ہو اور **سری** مائل ہو زردی لئے ہوئی اور یکجا فراہم ہو یعنی اس کی شاخیں زیادہ پھیلی نہ ہوں بلکہ اس کا گچھا بندھا ہوا رہو اور تازہ اور سال نہ ہو تھوڑی سی تلخی اس میں پوشیدہ ہو اور شیرینی اور کسی قدر بکٹھا پن بھی ہو مزا اس کا لونگ کے فریکے کے قریب ہو طبیعت دوسرے درجہ میں گرم ہے اور تیسرے درجہ میں خشک ہے تخفیف پوری ہوتی ہے۔ **افعال و خواص** نفخ اور رطوبات کی محلل ہے **آلات مفاصل** ضماد مع اس کی پتی کے التواء العصب کو نفاع ہے **اعضاے نفض** سودا کا اسہال بدوں بیچ کے کرتی ہے اور بلغم کا جو کیموس رقیق اور پتلا ہو اسکا مرغ کے شوربے میں یا مچھلی کے شوربے میں خواہ اور ترکاری کے شوربے میں اس کو پکاتے ہیں پس قولنج کو فائدہ کرتا ہے اور اگر بیج بسفائج کو پیس کر ماءالعسل پر چھڑکیں اور پلائیں مرہ اور بلغم کا اسہال کرتا ہے مقدار شربت اس کے جرم س چھ کرمات ہیں اور ہر ایک کرمہ چھ قراط کا ہوتا ہے **مترجم** اور قراو ابرابر چار جو کے جو برابر ایک رتی کے ہے پس ۶× =۲۶-۸و= ساڑھے چار ماشہ کے ہوا اور یہ وزن چھ کرمات ہے **متن** بلکہ مقدار شربت اس کی دو رہم یعنی سات ماشہ تک ہے واجب ہے کہ شراب العسل میں پانی ملا کر سفوف بسفائج کو چھڑکیں اور پہلے اس کے استعمال طرتح نامے ایک خاص غذا کا کرلیں اور مقدار شربت جوشاندہ بسفائج کی چار درہم تک ہے **ابدال** بدل اس کا ہموزن اس کے افیتمون اور نصف وزن اسکے نمک ہندی ہے **بیش** جسکے اقسام میں سنکھیا اور بچھناک اور زہر تیلہ وغیرہ سب داخل ہیں **ماہیت** زہر قاتل ہے **طبیعت** نہایت گرم ہے اور یبوست بھی اس کی زائد ہے **زینت** طلا کرنے سے برص کو دور کر دیتی ہے اور پلانے سے اسکے جوارس کے جو بنام برتجلی مشہور ہے۔ اور اسی طرح جذام کو نافع ہے **سموم** ایسا زہر ہے کہ جو اس کے کھانے کا مرتکب ہو بدن اسکا پاش پاش ہو جائے اور پھٹ جائے اور مقدار شربت

اسکی جس سے یہ کیفیت ہلاک پیدا ہوتی ہے نصف درہم ہے اور میری راے میں ہے کہ کمتر اس سے بھی کمتر مقدار قاتل ہے اور تریاق اس کا فائدہ یہ ایک قسم چو ہے کیہے کہ بیش اس کی غذا ہی کھاتا ہے اور نہیں مرتا ہے اور سانپ بھی اسکو کھاتی ہے اور نہیں مرتی ہے منجملہ مفرحات کے دوا المسک بھی بیش کے زہر کی مقاومت کرتی ہے۔ **بسد**۔

ماھیت اسکی مشہور ہے سرخ رنگ کا بھی ہوتا ہے اور سیاہ بھی اور سفید بھی۔

طبیعت پہلے درجہ میں سرد ہے اور تیسرے درجہ تک خشک ہے **افعال اور خواص** قابض ہے کہ نزف کو منع کرتا ہے اور تجفیف اسکی زیادہ جراح اور قروح گوشت زائد کو قطع کر ڈالتا ہے آنکھوں کی تقویت جلا دینے سے کرتا ہے اور جو رطوبات آنکھوں میں ٹھہرے ہوں انکو سکھا دیتا ہے خصوصاً بسد سوختہ اور آثار خواہ اغبارے زخم کو دور کرتا ہے یعنی ڈھلکہ کی اصلاح کرتا ہے **اعضاے صدر** نفث الدم کو جسکرتا ہے اور نفث کے اخراج پر معین ہوتا ہے اسی طرح بسد سیاہ خصوصاً اگر اسکو جلا کر استعمال کریں بسد بھی منجملہ ان ادویہ کے ہے جو خفقان کو نافع ہیں **اعضاے غذا** پانی کے ہمراہ ورم طحال کے واسطے پلایا جاتا ہے پس اسکو مفید ہوتا ہے **اعضاے نفض** قروح امعا کو نافع ہے۔ **بلوط**۔ **ماھیت** اسکی مشہور ہے قابض ہوتا ہے اور شاہبلوط میں بلوط کی نسبت قبض کمتر ہے بلوط کے اجزا میں زیادتر قابض جفت بلوط ہے اور جفت پوست زندرونی بلوط کو کہتے ہیں

طبیعت سرد خشک ہے دوسرے درجہ میں اسکی یبوست ہے اور پہلے درجہ میں برودت ہے اور شاہ بلوط کی حرارت کمتر ہے بسبب اسکی شیرنی کے اور برگ بلوط میں قبض بشدت ہے اور تجفیف کمتر ہے **افعال اور خواص** شاہ بلوط میں جلا ہے اور تمامی اجزا میں اس کے نفع ہے جو اسفلشکم میں پیدا کرتا ہے اور قبض اس قدر ہے کہ نزف کو روکتا ہے خصوصاً جفت بلوط کو جملہ اعضا کے نزف کو روکتا ہے جملہ اقسام اس کے مقوی اعضا کے ہیں شاہ بلوط دیر ہضم ہے اور غذا اسکی اچھی اور خوب تر ہے پھر اگر

شکر ملا دیجائے جید الغذا ہو جائے۔ جالینوس کہتا ہے کہ بلوط جملہ اقسام کے حبوب اور دانہ کے اقسام سے زیادہ غذائیت رکھتا ہے تا ایکہ اسکی غذائیت قریب ہے ان حبوب کے جن کی روٹی پکائی جاتی ہے۔ لیکن نشاہ بلوط میں چونکہ شیرینی ہے زیادہ غذا دہندہ ہے علاوہ یہ ہے کہ غذا جملہ اقسام بلوط کی آدمی کے واسطے پسندیدہ نہیں ہے (وہ آدمی جس کو انسانیت سے بہرہ ہے گو عام لوگ بہائم سیرت اوسکی روٹی پکا کر کھاتے ہیں۔ بلکہ شاید اسکی غذا اگر پسند بھی کی جائے تو خنازیر کے واسطے محمود ہوگی **اورام اور ثبور** بلوط ہمراہ چربی بز غالہ کے اور ہمراہ سور کی چربی کے نمک سود کیا ہوا صلابات کو نافع ہوتا ہے بلوط کا پھل ابتدائے اورام میں نافع ہوتا ہے بشرطیکہ ورم گرم ہوں **جراح اور قروح** قلاع اور جوشش دہن کے پھیلنے کو منع کرتا ہے اور قروح ساعیہ جن کا مادہ دوڑتا ہو اور پھیلتا ہو انکو نفع کرتا ہے اگر جلا کر استعمال کیا جائے برگ بلوط جراحات میں چپک پیدا کرتا ہے اگر پیس کران پر جھڑکا جائے **اعضاے سر** بسبب بخارات کے متحقن کرنے کے چونکہ **طبیعت** بستہ ہو جاتی ہے لہذا درد سر پیدا کرتا ہے **اعضاے نفس** نفث الدم روکتا ہے **اعضاے غذا** رطوبت معدہ کو مفید ہے **اعضاے نفض** قبض طبیعت کرتا ہے اور سحج اور قروح امعا اور نفث الدم کو نافع ہے پیشاب زیادہ لاتا ہے **سموم** ہوام کے سموم کو نافع ہے۔ پوست بلوط کا جوشاندہ ہمراہ شیر مادہ گاؤ کے سہام ارمینہ کے زہر کو نافع ہے اور مغز شاہ بلوط کا سموم کے واسطے اچھی چیز ہے **بسپاسہ** جس کو ہندی میں جاوتری کہتے ہیں ماہیت اسکی یہ ہے کہ پتے پر پتے تہ پر تہ جمی ہوئی اور جھریان خواہ سلوٹیں پڑی ہوئی اور سوکھی ہوئی سرخی اور زردی لیے ہوئے جسے چھلکے اور رلکڑیان اور پتے یکجا ہو کر ایک صورت پیدا ہوتی ہے۔ زبان کو اس کے چرچرے ہونے سے یعنی تیزی کا اثر پہنچتا ہے جیسے کبابہ کے زبان پر رکھنے سے ایک قسم کی تیزی اور چرچراہٹ پیدا ہوتی ہے۔ ابن ماسویہ کہتا ہے کہ بسباسہ چھلکے جوز بوا کے ہیں جو بے مزہ خواہ بدمزہ ہوتے ہیں

اور قوت میں شبیہ نا رمشک کے ہیں اور نا رمشک سے زیادہ لطیف ہے **طبیعت** نولس کے نزدیک یہ اسکی معتدل ہے اور سوا اسکے دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے اور اسکی خشکی اور گرمی میں کچھ شک نہیں ہے **افعال اور خواص** نفخ کی تحلیل کرتی ہے اور کس قدر قبض بھی اس میں ہو **زینت** کمت کو پاکیزہ کرتی ہے **اورام و ثبور** صلابات غلیظ کی تحلیل کرتی ہے جب کسی قیروطی میں اس کو داخل کریں **اعضاے سر** روغن بنفشہ کے ہمراہ اس کا سعوط کیا جاتا ہے اس دردسر کے علاج میں جو ریا خغلطیہ کے سر میں بھر جانے سے پیدا ہوا ہو اور شقیقہ کے واسطے بھی انکا سقوط کیا جاتا ہے **اعضاے غذا** جگر اور معدہ کی تقویت کرتی ہے **اعضاے نفض** جس کو دست آتے ہوں اسکی **طبیعت** کو بستہ کر دیتی ہے اور سحج یعنی خراش امعا کو مفید ہے اور رحم کے واسطے بھی مفید ہے **بزرکتان** جس کو ہندی میں السی کہتے ہیں **ماهیت** اسکی مشابہ ہو حلبہ یعنی میتھی کی قوت سے **طبیعت** درجہ اول میں گرم ہے اور رطوبت یبوست میں معتدل ہو کہتے ہیں کہ جوشاندہ تخم کتان کا وہی ہے جو تر و تازہ السی سے بنایا جائے اور اس میں رطوبت فضلیہ موجود ہے **افعال و خواص** منضج ہے اور نفخ پیدا کرتی ہے سب رطوبت فضلیہ کے تا ایکہ بریان تخم کتان بھی مگر بریان میں نفخ کے علاوہ ابظاہر قبض بھی ہے اور قبض معتدل غیر بریان میں ہے اور تلئیں سے یہ قبض ملا ہوا ہے۔ ایسی درد کے اقسام میں سکون پیدا کرتی ہے مگر بابونہ سے اسکی تسکیں کمتر ہے۔ **زینت** نطرون ملا کر السی کا ضماد انجیر داخل کر کے واسطے کلف یعنی جھائیں کے اور واسطے شوریئیہ کے لگایا جاتا ہے اور ناخون کے تشنج کو اور ان کے پھٹ جانے کو اور ناخوں کے تقشر یعنی چھلکے چھلکے جدا ہونے کو مفید ہے جب اسکے ہمراہ زن اسی کے ہالم ملا کر او رشہد سے گوندھیں **اورام اور ثبور** اور رام حارہ جو ظاہر بدن میں ہوں خواہ جو ورم پس گوش میں ہوتا ہے ان کی تلئیں کرتی ہے اب خاکستر میں جب اس کو حل کریں اور ورام صلبہ سوداویہ کو بھی نرم

کرتی ہے آلات مفاصل تشنج کو فائدہ کرتی ہے خصوصاً خون کے تشنج کو اگر موم اور شہد ملا کر استعمال کیا جاوے **اعضاے سر** دھواں اس کا زکام کو فائدہ کرتا ہے اور اس طرح السی کا دھواں بھی مفید ہے **اعضاے نفس** کھانسی کو فائدہ کرتی ہے خصوصاً اگر محض بلغمی کھانسی ہو **اعضاے غذا** معدہ کے واسطے خراب چیز ہے بدشواری ہضم ہوتی ہے غذائیت اس میں کم ہے **اعضاے نفض** بھونی ہوئی السی قبض پیدا کرتی ہے اور بے بھونی ہوئی قبض تلیین میں معتدل ہے اور ادرار اسکا ضعیف ہے مگر بھونے کے بعد قوی ہو جاتی ہے جب شہد اور فلفل کے ہمراہ کھائی جاے محرک باہ ہے اس کے جوشاندہ سے رحم کو حقنہ دیا جاتا ہے السی کا آبزن جب کیا جاتا ہے قروح اور مثانہ اور گردے کو فائدہ کرتا ہے اور تخم کتان کو جوش دے کر اور روغن گل ملا کر اگر حقنہ کریں امعا کے قروح میں اس کی منفعت زیادہ ہوگی **بروی** جس کو ہندی میں کوندل کہتے ہیں **ماهیت** اسکی مشہور ہے اس کا کاغذ بنایا جاتا ہے اور اس کی قوت مثل قوت کاغذ کے ہی بھنے ہوے کوندل میں تجفیف کی قوت زیادہ ہے **طبیعت** سرد خشک ہے خواص نزف کو نفع کرتی ہے اور راکھ اس کی نزف کو رد کر دیتی ہے **جراح اور قروح** تازہ زخموں پر اس کو چھڑک دیتے ہیں ان کا اندمال کرتی ہے کبھی اس کو سرکہ میں بھگو کر خشک کر کے لپٹتے ہیں اور ناسور میں اور دیگر اقسام کے زخم جو پھیلتے ہوں میں بھرتے ہیں **اعضاے سر** راکھ اس کی اکلہ غم کو نفع کرتی ہے **اعضاے نفس اور صدر** خاکستر اس کی نفث الدم کو بند کر دیتی ہے **اعضاے نفض** ہرا اور تازہ درخت السی کا لیکر خرقہ کتان اس پر لپیٹ کر رکھ دیتے ہیں تا کہ خشک ہو جاے پھر اس کو بواسیر پر رکھتے ہیں تو فائدہ کرتی ہے ۔**باقلا** ۔ **ماهیت** اس کی مشہور ہے ایک قسم اس کی مصری ہے اور ایک قسم نبطی ہے اس میں بہ نسبت مصری کے قبض کی قوت زیادہ ہے اور مصری میں رطوبت زیادہ ہے اور غذائیت کم ہے جس باقلے میں رطوبت زیادہ ہے اس میں فضلہ رہ جاتا ہے اگر باقلا دیر ہضم نہ ہوتا اور نفع کی زیادتی اس میں نہ

ہوتی تغذیہ جید میں کشک جو سے کم نہ ہوتا بلکہ خون جو فا قلے سے پیدا ہوتا ہے زیادہ غلیظ ہوتا ہے اور قوت اس میں زیادہ ہوتی ہے **اختیار** بہتر قسم اس کی وہی ہے جس کے بڑے بڑے دانے ہوں اور سفید ہوں کر مخوردہ نہ ہوں اور بُرا با قلہ وہ ہے جو تازہ ہو یعنی ہرا ہوا صلاح کرنا با قلے کا یہی ہے کہ دیر تک ملا جائے کہ چھلکہ اتر جائے اور اچھی طرح سے پکایا جائے اور فلفل اور نمک اور حلتیت اور سعتر وغیریا اور روغنہائے گرم کے ساتھ کھایا جاتا ہے **طبیعت** اس کی قریب باعتدال ہے اور برودت اور یبوست کی طرف اس کا میلان زیادہ ہے اس میں ایک رطوبت فضلیہ خصوصاً تروتازہ میں ہے بلکہ تازہ با قلے کو مناسب یہی ہے کہ ہم اس کے برودت اور رطوبت کا حکم کردیں اور جو لوگ با قلے کو درجہ دوم میں سرد کہتے ہیں تو زیادتی کرتے ہیں۔ **افعال و خواص** تھوڑی سی جلا کرتا ہے اور نفخ زیادہ کرتا ہے اور اگر چہ پکایا جائے لیکن اس کا نفخ مثل کشک جو کے قلیل نہیں ہوتا اس لیے کہ زیادہ پکانا اور آب جوش کو پھینک دینا اور مکرر یہی عمل کرنا بیشتر اس کے یعنی کشک جو کے نفخ کو زائل کردیتا ہے لیکن با قلے کے چھلکے جس وقت نکال ڈالے جائیں اور مقشر کو پکائیں اور پانی پھینک دیں اور پھر پکائیں بعد سکے دیگ میں اسکو پیس کر آٹا کر ڈالیں بدون اور کسی قسم کی تحریک کے جیسے چکی وغیرہ کے پیسنے کی ہوتی ہے اس وقت باقلا کا نفخ کم ہوجاتا بھونے ہوئے با قلے میں نفخ کم ہے اور دیر میں ہضم ہوتا ہے اور چھلکے سمیت جو باقلا پکایا گیا ہو تو نفخ زیادہ کرتا ہے شاید آرد باقلا میں نفخ کمتر ہے اور نبطی میں قبض کی زیادتی ہے اور چھلکا اسکا قبض میں زیادہ قوی ہے اور جلا نہیں کرتا ہے اور مصری میں قبض سب قسموں سے زیادہ ہے اور اس میں جلا بھی ہے گوشت نرم اس سے پیدا ہوتا ہے اور اخلاط غلیظ پیدا کرتا ہے بقراط نے حکم کیا ہے باقلا غذائے جید ہے اور حفظ صحت کرتا ہے جب اسکو مقشر کر کے اسکی دال بنا ڈالے اور کیسے ہی نزف خون وغیرہ پر اسکو رکھے فوراً بند کردیتا ہے اسکے خواص میں یہ بھی ہے کہ مرغی کا انڈا دینا بند ہوجاتا ہے اگر اس کا چارہ دیا

جائے اور یہ بھی اس کا خاصہ ہو کہ بُرے بُرے اور پریشان خواب کھانے والے کو نظر آتے ہیں اور یہ بھی ہے کہ خشک خارش پیدا کرتا ہے خصوصاً ہر باقلا زینت پوست باقلہ کا اگر بالوں پر ضماد کیا جائے بال پتلے ہو جائیں گے اور اگر لڑکے کے پیڑو پر اس کا ضماد کیا جاے کالے بال نکلنے کو منع کردیگا اور اسی طرح جس مقام کے بال اُسترے سے مونڈے جاتے ہیں اگر اس کا ضماد مکرر کیا جائے پھر بال نہ اگیں گے ۔ بہق جو چہرہ پر ہو اس میں جلا پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر چھلکوں سمیت پیس کر لگایا جاے اور جھائیں اور نمش کو دور کرتا ہے رنگ میں خوبی پیدا کرتا ہے اور ام شراب ملا کر ورم خصیہ پر ضماد کیا جاتا ہے **جراح اور قروح** غسل کو نفع کرتا ہے **آلات مفاصل** تشنج عضل کو نفع کرتا ہے باقلے کو پکا کر سور کی چربی ملا کر نقرس پر ضماد کرتے ہیں **اعضائے سر** دردسر پیدا کرتا ہے اور جس شخص کو کسی قسم کا دردسر عارض ہوتا ہو اس کو مضر ہے جو سبز پردہ باقلاے مصری کے دانہ کے اندر ہوتا ہے جسکا مزہ تلخ ہوتا ہے اس پردہ کو پیس کر روغن گل ملا کر کان میں ٹپکائیں درد گوش کو فائدہ کرے گا۔ **اعضائے چشم** میتھی کے ساتھ شہد ملا کر کمودت چشم اور طرفہ پر ضماد کیا جاتا ہے سوکھا گل سرخ اور کندر ملا کر باقلے کا ضماد انڈے کی سفیدی کے ساتھ اس جوظ کے واسطے خاص کر کیا جاتا ہے جو حدقہ چشم کو عارض ہو۔ **اعضائے نفس اور صدر** سینہ کے واسطے بہت خوب چیز ہے نفث الدم اور کھانسی کے واسطے اگر باقلے کو شہد اور میتھیکے آٹے میں ملا کر ضماد کر دیں ورم حلق اور لوزتین کو نفع کرے گا۔ باقلے کو ضماد ورم لپستان کے واسطے بھی عمدہ چیز ہے اور دودھ پھٹ کر جو لپستان میں ٹھہر جاتا ہے اسکے واسطے بھی اس ضماد مفید ہے **اعضائے غذا** ہضم ہوتا ہے مگر بدشواری اور انحدار اس کا معدہ سے اور نکلنا بطور براز کے اس میں دیر نہیں لگتی سُدہ نہیں پیدا ہوتا۔ باقلا مع پوست کے جب سرکہ میں پکایا جائے اس کے پینے سے قے بند ہو جاتی ہے۔ **اعضائے نفض** سرکہ میں پکایا ہوا باقلا جس میں پانی بھی ملا ہوا ہو اسہال کہنہ کو نفع

کرتا ہے خصوصاً اگر مع پوست کے پکایا جائے اور تج یعنی خراس کو بھی فائدہ کرتا ہے خصوصاً باقلائے نبطی آرد باقلا بھی یہی نفع کرتا ہے اسی خشک حالت پر اور ضماد اس کا ورم انثیین کو نافع ہے خصوصاً اگر شراب میں پکایا جائے۔

بابلس۔ ماہیت اس کی کہتے ہیں کہ یہ خشخاش وتری اور خشخاس زبدی ہے اس کا فعل اسہال میں وہی ہے جو زہر دارو ودھ کرتا ہے گرم بہت زیادہ ہے افعال و خواص میں مثل دیگر تیوحات کے ہے **بول** سب سے زیادہ مفید پیشاب شتر اعرابی کا ہے جس کو نجیب کہتے ہیں اور آدمی کا پیشاب سب کے پیشاب سے ضعیف تر ہے اور اس سے زیادہ ضعیف سور کا پیشاب ہے جو پلا ہوا ہو اور بدھیا کر ڈالا گیا ہو اور قوی تر پیشاب اسی جانور کا ہے جو سانڈ ہو آزاد چلتا اور چرتا پھرتا ہو بڈھے کا پیشاب ہر جانور میں ضعیف تر ہوتا ہے اعتدال میں آدمی کا پیشاب سب جانوروں کے پیشاب سے زیادہ **طبیعت** گرم خشک ہے **افعال و خواص** ہر ایک پیشاب جلا کرتا ہے آدمی کا پیشاب خاکستر چوب انگور ملا کر مقام نزف پر رکھا جاتا ہے ہے بس بند ہوجاتا ہے۔ اونٹ کا پیشاب خراز یعنی بفا جو سر میں ہوتی ہے اسکو دھونے میں نفع کرتا ہے اسی طرح بیل کا پیشاب **زینت** بہق کو دور کرتا ہے **جراح اور قروح** گدھے کا پیشاب ان قروح کو فائدہ کرتا ہے جنکا مادہ پھیلتا جاتا ہو اور جو قروح کہ تر ہوں اور آدمی کا پیشاب بھی یہی فائدہ کرتا ہے۔ خصوصاً وہ گدھا کہ جو چھٹا ہوا چرتا پھرتا ہو اور تقشر جلد اور خارش اور برص کو یہی فائدہ کرتا ہے خصوصاً لوزہ اور آب عود یا آب لیموں ملا کر۔ بول کا درد جو تہ نشین ہو حمرہ پر لگایا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے اور خارش اور سعفہ اور وہ قروح جس میں کیڑے پڑ گئے ہیں ان پر طلا کیا جاتا ہے اور وہ قروح جو قدم میں ہوں ان پر پیشاب کیا جاتا ہے اور بحال خود چھوڑ دیئے جاتے ہیں یعنی ان کو دھوتے نہیں ہیں جب تک کہ اچھے نہ ہو جائیں **آلات مفاصل** پٹھے میں جو درد ہوتے ہیں ان کو فائدہ کرتا ہے خصوصاً گوسفند اہلی کا پیشاب اور خاص کر تشنج اور امتداد

کو۔ اسی طرح امتداد کے واسطے اس کا سعوط کیا جاتا ہے **اعضائے سر** بیل کا پیشاب جس وقت اس میں مرکی گھولکر پتلا پتلا کان میں ٹپکائیں کان کا درد ٹھہر جاتا ہے۔ اس طرح بھیڑ کا پیشاب تنہا ہمراہ مرکی کے۔ نوجوان آدمی کا پیشاب کان میں ڈالنے سے کان کی پیپ نکلنے کو منع کرتا ہے اونٹنی کا پیشاب خشم سے یعنی اس بیماری سے جس میں خوشبو بدبو کچھ نہ معلوم ہوتی ہو نجات دیتا ہے اور مصفات یعنی ناک کی ہڈی میں جو سدہ پڑ جاتے ہیں ان کو بقوت شدید کھول دیتا ہے **اعضائے چشم** جب پیشاب کو کسی تانبے کے برتن میں جلا کر سو کھائیں وہ نمک سفیدی چشم، اور خارش کو آنکھ کے فائدہ کرتا ہے خصوصاً لڑکوں کا پیشاب۔ اسی طرح اگر پیشاب کو گندنا کے ہمراہ پکائیں **اعضائے نفس** اطبا نے کہا ہے کہ شیر خوارہ کا پیشاب **انتصاب نفس** کو مفید ہے **اعضائے غذا** ایک آدمی جو تلی کے مرض میں گرفتار تھا اسکی یہ کیفیت دیکھیکی کسی طبیب نے اسے حکم دیا کہ اپنا پیشاب ہر روز تین اوقیہ پی لیا کرے اسنے ایسا ہی کیا پس اسکو صحت ہوگئی اور اس تجربہ میں اسنے اثر اپنے پیشاب کا عجیب پایا۔ آدمی کا پیشاب اور اونٹنی کا پیشاب مرض استسقا اور سختی طحال میں نافع ہوتا ہے خصوصاً ہمراہ شیر مادہ شتر کے اور بھیڑ کا پیشاب تپ کو مفید ہو خصوصاً پہاڑی گوسفند کا علی الخصوص ہمراہ سنبل الطیب کے اسی طرح نوجوان خنزیر کا پیشاب **اعضائے نفض** خنزیر کا پیشاب سنگ مثانہ اور گردہ کو پارہ پارہ کردیتا ہے اور بذریعہ ادرار کے پتھریوں کو خارج کردیتا ہے گدھے کا پیشاب درد گردہ کو مفید ہے آدمی کا پیشاب گندنا میں پکا کر درد ہائے رحم کو نافع ہے اگر پانچ روز اسی آبزن کیا جائے اور ہر روز ایک مرتبہ آبزن ہو **سموم** آدمی کا پیشاب سانپ کے کاٹے سے بطور پلانے کے مفید ہے اور مقام رحم پر ریختہ بھی کیا جاتا ہے خصوصاً وہ سانپ جو بجا گر ہوں جنکو صحری کہتے ہیں اور اکثر پتھروں کی جگہ انکی پیدائش ہے اور نظروں ملا کر دیوانہ کتے کے مقام گزید پر لگایا جاتا ہے اور اسی طرح ہر ایک جانور کے کاٹے

کے زخم پر نوجوان اور مجرد آدمی کا پیشاب جملہ سموم کا تریاق ہے اور ارنب بحری کا بھی تریاق ہے **بزاق جسکی** ہندی تھوک ہے افعال اسکے یہ ہیں کہ قوی اثر کا وہی تھوک ہے جو کہ بھوکے کا نہار منہ اٹھتے ہوتا ہے خصوصاً اس کا جو گرم مزاج ہو **جراح اور قروح** داد میں لگانے سے نفع کرتا ہے **اعضاے چشم** طرفہ اور ریاض چشم کو مفید ہے **سموم** جملہ ہوام کو قتل کرتا ہے اور سانپ اور بچھو کو بھی۔ **بعرالحیوان** حیوان کی میں گنی کو کہتے ہیں **زینت** سوسار کی میں منگنی پرش اور کاف کو نفع کرتی ہے بسبب جلا کے اور اونٹ کی میں منگنی چیچک کے نشانات کو باقی نہیں رہنے دیتی ہے اور مسوں کو فنا کردیتی ہے **اعضاے سر** سوسار کی میں منگنی خراز یعنی بفا کو مفید ہو جلا کرنیکی وجہ سے اور بھیڑ کی مینگنی حمرہ کی مفید ہے **آلات مفاصل** گدھے کی مینگنی **مفاصل** کے درد میں سکون پیدا کرتی ہے اور مقابل کے اورام کو مفید ہے **اعضاے نفض** گوسپند کی میں گنی خصوصاً اپنے ہی صورت پر سیلان رحم کو منع کرتی ہے **سموم** گوسپند کی مینگنی سے ایک اوقیہ اور پانچ اوقیہ شراب سیاہ ملکر گاڑھا قوام کرکے اسکا ضماد سانپ کے کاٹے ہوئے زخم پر کیا جاتا ہے خصوصاً اگر سیاہ شراب تازہ ہو اور معطشہ یعنی جس سانپ کے کاٹنے سے پیاس بہت لگتی ہے اسکے زخم پر بھی یہی ضماد کیا جاتا ہے اور گوسپند کی مینگنی جلا کر خصوصاً سرکہ میں گوندھ کر دیوانہ کتے کے کاٹنے سے جو زخم پیدا ہوا ہو اور پر ضماد کی جاتی ہے **بصل الزبیر** مشابہ بصل الفار کے ہے قوت میں اور مزہ میں اور اوری کے بدلے اس کا استعمال کیا جاتا ہے اور اس سے یہ ضعیف ہے **اعضاے نفض** سردی سے جو درد کہ رحم میں پیدا ہوں ان میں سکون پیدا کرتا ہے **سموم** اقسام سموم سے اور بچھو کے کاٹنے سے اور رتیلا کی سمیت سے میں اور ضماد کرنے سے نافع ہوتا ہے جب کہ تنہا انجیر سے ملایا جائے **نبات وردان** جس کو ہندی میں تیل چورہ اور سونگروا کہتے ہیں یہ ایک چھوٹا سا جانور ہے **اعضاے نفض** رحم کے درد کو مفید ہے اور گردہ کے درد کو بھی جس

وقت کہ اس کی قوت محللہ کو زیت اور موم اور زردی بیضہ ملانے سے توڑ ڈالیں تا ایکہ صلابت نہ پیدا کرے۔ **بول** اور حیض کا ادرار کرتا ہے اور نیز اسقاط بھی کر دیتا ہے اور قردمانا کے ہمراہ بواسیر کو نفع کرتا ہے **حمیات** لرزہ کو مفید ہے۔ **سموم** ہوام کے سموم کو مفید ہے **ابدال** ابدال اس کا قیشورا ہے جس کا بیان آگے آتا ہے **بدیشعان** یہ وہی کشت برکشت ہے اور وہی گھاس ہے جس سے حبشی اور رنگباز کے رہنے والے دست برنجن خواہ کنگن بنا کر پہنتے ہیں۔

بقلہ یہودیہ اسکی حرارت اعتدال سے بڑھکر ہے۔

بوکابیش موش بوکا تو وہ لکڑی ہے جو بیش کے ہمراہ پیدا ہوتی ہے اور جو قسم کہ بوکا کے قریب ہوتی ہے اسکے درخت میں پھل نہیں آتا اور یہ اعظم تریاق ہے بیش کا اور اس میں وہی سب فوائد ہیں جو بیش میں مذکور ہوئے کہ برص اور جذام کو مفید ہے اور بیش موش ایک حیوان خواہ کیڑا ہے جو بیش کی جڑ میں رہتا ہے بشکل چوہے کے **زینت** برص کو نفع کرتا ہے **افعال خواص** جذام کو مفید ہے **سموم** تریاق ہر ایک زہر کا اور اقسام کے سانپ کا تریاق ہو۔

لطباط عصی الراعی کو کہتے ہیں اور عصی الراعی کے خواص کو ہم حرف عین جملہ میں بیان کریں گے۔ **بوش دربندی** قرص اور ٹکیاں بنی ہوئی ارمینیہ سے آتی ہیں **اورام اور ثبور اورام** اور شورگرم پر اس کا استعمال کیا جاتا ہے **آلات مفاصل** نقرس چار پر بطور ضماد کے رکھی جاتی ہے۔ **بطم** جس کو ہندی میں بن کہتے ہیں اس کا بیان حبۃ الخضر میں کیا جاتا ہے۔

حرف جیم سے جو دوائیں شروع ہیں اُن کا بیان۔

جوز جس کو ہندی میں اخروٹ کہتے ہیں **ماہیت** اس کی مشہور ہے اور وہ گرم ہے۔ گرم مزاج کے واسطے تریاق اسکی حرارت کا سکنجبین ہے اور جو لوگ ضعیف المعدہ ہیں انکے واسطے مزی سرکہ ملا کر دینی چاہئے **طبیعت** گرم تیسرے درجہ میں ہے

اور خشک ہے اول دوم میں اور خشکی اس کی کمتر ہے اسکی حرارت سے اخروٹ میں ایک رطوبت غلیظہ ہے جو بعد کہنہ ہو جانے کی جاتی رہتی ہے **افعال وخواص** بریان اخروٹ میں زیادہ قبض ہے اور برگ اس کا اور پوست یہ سب نزف کے قابض ہیں اور پوست اس کا جلا ہوا مخبلا لذع کے ہے۔ اور پرانا روغن اخروٹ کا مثل زیت کہنہ کے قوی ہو زینت تازہ اخروٹ کا ضماد چوٹ کے نشان پر لگایا جاتا ہے **اورام اور بثور** لب اخروٹ کا چبا کر ورم سوداوی پر جو متقرح ہو گیا ہو رکھا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے **جرا اور قروح** گوند اخروٹ کا قروح حارہ کو مفید ہے بطور چھڑ کنے کے جب ان پر مستعمل ہو اور مراہم میں بھی ایسے ہی قروح کے داخل کیا جاتا ہے آلات مفاصل شہد اور سداب کے ہمراہ التوائے عصب کے واسطے مستعمل ہوتا ہے اعضاے سر دردسر پیدا کرتا ہے اور عصارہ برگ جو کان میں نیم گرم ٹپکایا جاتا ہے پس اس مدہ کو نفع کرتا ہے جو کان میں ہے گروہ اطبا نے کہا ہے کہ اخروٹ ثقل زبان پیدا کرتا ہے اور منہ میں اسکے کھانے سے دانہ خواہ چھالے پڑ جاتے ہیں **اعضاے چشم** روغن اخروٹ کا آکلہ اور حمرہ اور نواصیر کو جو اطراف چشم میں ہے مفید ہے **اعضاے صدر** اعصارہ پوست اخروٹ کا خناق کو منع کرتا ہے اور کھانسی کو مضر ہے اور روغن اخروٹ کا جو کہنہ ہو جائے اس سے حلق میں درد پیدا ہوتا ہے اور جمیع اضاف سے اخروٹ کے ورم لپستان پر ضماد کیا جاتا ہے خصوصاً وہ قسم اخروٹ کی جو بنام ملو کے مشہور ہے اور بڑی ہوتی ہے **اعضائے غذا** ہضم دشواری سے ہوتا ہے معدہ کیواسطے خراب چیز ہے۔ اخروٹ پروردہ خواتر وتازہ معدہ کے واسطے بہتر ہے اور ضرر اس کا کمتر ہے اور یہ کمی ضرر کی اس وقت ہے جب مقشر کیا جائے اور پوست نازک بھی اسکا دور کر دیا جائے اخروٹ ہو شہد میں پروردہ کیا جائے معدہ باورد کو نفاع ہوتا ہے میں کہتا ہوں کہ اخروٹ فقط معدہ گرم ہی کو موافق ہوتا ہے بس **اعضائے نقض** ۔مفص مروڑ میں سکون پیدا کرتا ہے اور حابس بھی ہی خصوصاً بھنا ہوا ہے اور پوست اخروٹ نزف طمث کو بند

کر دیتی ہے اخروٹ وردہ گروہ سرد کو زیادہ نافع ہے اور خاکستر اسکی پوست کی حیض کو شرباً منع کرتی ہے جب کسی شراب کے ہمراہ پلائی جائے اور بطور حمول کے بھی مفید ہے اخروٹ پر دروہ کے کھلانے سے دست آتے ہیں اور زیادہ کھانا اسکا دیدان خواہ کیڑوں کو خارج کر دیتا ہے اور کدو دانہ بھی گرا دیتا ہے اور مواے اعور کو بھی مفید ہے **سموم** انجیر اور سداب کیساتھ جمیع سموم کی اخروٹ دوا ہے اور پیاز اور نمک کے ساتھ دیوانے کتے وغیرہ کے کاٹنے کے مقام پر ضماد کیا جاتا ہے **جوزبواس** جس کو ہندی میں جائے پھل کہتے ہیں **ماهیت** وہ ایک پھل بقدر مازور کے ہوتا ہے آسانی سے ٹوٹ جاتا ہے پوست اس کا پتلا اور نازک ہوتا ہے بو پاکیزہ دیتا ہے گرم طبعیت اور بے مزہ ہوتا ہے **طبیعت** گرم خشک آخر دوم سے درجہ سوم تک ہے **افعال و خواص** اس میں قبض ہو **زینت** نمش کو دور کر دیتا ہے اور نکہت کو پاکیزہ کرتا ہے **اعضاے چشم** سبل کو نافع ہے اور آنکھ کی تقویت کرتا ہے **اعضاے غذا** جگر کی اور طحال کی اور معدہ خصوصاً فم معدہ کی تقویت کرتا ہے **اعضاے نفض** قبض پیدا کرتا ہے اور رادرار کرتا ہے اور عسر البول کو نافع ہے اور جس وقت ادہان میں داخل کیا جاے دردہاے **اعضاے نفض** کو مفید ہوتا ہے اسی طرح جب فرزجہ کے ادوریہ میں داخل کیا جائے اررو کتا ہے ابدال بدال اس کا **جندبیدستر۔ماهیت** اسکی خصیہ ہے کسی حیوان دریائی کا اور جوڑا پایا باہم متعلق پایا جاتا ہے کہ جڑ سے دونوں لگے ہوے ہوتے ہیں جیسے پتے گاے سوکھ گئے ہوں اس پر ایک جھلی پتلی سی لپٹی ہوئی ہوتی ہے جو بہت آہستہ چھونے سے ٹوٹ جاتی ہے اختیار مختار اور پسندیدہ وہی قسم ہے جو کہ دو خصیہ باہم ملے ہوں اور جوڑے جوڑے سے نظر آئیں اس لیے کہ ایسا جندبیدستر خالص اور بے میل ہوتا ہے میل اس میں جاؤشیر اور گوند کا خون میں گوندھ کر تھوڑا سا جندبیدستر خالص اور بے میل اور مثانہ میں رکھ کر اسی مصنوعی جندبیدستر کو سکھاتے ہیں جو شخص دریا سے اس عضو کو نکالنے جاے اور وہ

حیوان جس کا یہ خصیہ ہے اسکو دیتا ب ہو لازم ہے کہ جب جلد کو اس حیوان کے پھاڑے تو وہ رطوبت بھی نکال لے اور جو کچھ اسکے ہمراہ مجتس ہو کر آ لا لیس رہ جاتی ہے وہ نہ رہنے پائے اور یہ آلائش ایک رطوبت کی ہوتی ہے مثل شہد کے اور پھر اس عضو کو خشک کرے طبیعت جند بید ستر منجملہ ان ادویہ کے ہے جو تسخین پیدا کرنے والی ہیں اور لائق بلکہ واجب یہ ہے کہ اخر درجہ سوم تا اول چہارم گرم ہو اور یابس درجہ دوم میں ہے **افعال اور خواص** نفخ کو تحلیل کرتا ہے اور جس وقت اس کا دھورا کی اجائے اور خشک سفوف اس کا بدن پر ملا جائے بدن کو گرم کر دیتا ہے۔ وہ ایک چیز مثل موم کے جو اسکے اندر ہی لذع پیدا کرتی ہے اور تسخین اسکی شدید ہے **اور رام اور ثبور** گرم اورام کو مفید ہے **جراح اور قروح** یہ دوا جو قروح قتال ہیں ان کو نفع کرتی ہے **آلات مفاصل** پٹھہ کو نفع کرتی ہے پٹھہ کی تسخیں کرتی ہے اور رعشہ و تشنج رطب کو اور کزار جو رطوبت سے عارض ہو اسکو اور فالج کو نفع کرتی ہے **اعضایے سر نیان** اور لیثاغورس کو سرکہ اور روغن گل ملا کر مفید ہے اور سبات کو نافع ہے اور اگر سبات کے ہمراہ تپ بھی ہو جند بید ستر سفوف کیا ہوا سیاہ مرچ اور شہد ملا کر استعمال کیا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے اور ضرر نہیں کرتا ہے مقدار شربت ایک **ملعقہ** ہے دردسر بارد کے اصناف کی تحلیل کرتا ہے اور ریحی دردسر کو بھی زائل کر دیتا ہے ضماد کیا جاے خواہ دھونی اسکی دیجاے صمم یعنی کری گوش جو برووت کے سبب سے عارض ہو اسکو نفع کرتا ہے اور کان کی ریح کے واسطے جند بید ستر سے زیادہ نافع کوئی دوا نہیں ہے کہ مسور کے برابر جند بید ستر لیک روغن ناردیں میں گھول کر کان میں ٹپکایا جائے **اعضایے نفس اور صدر** جند بید ستر کے دھویں کا سونگھنا اور رام ریہ کو مفید ہوتا ہے اور جو اعضا دروریہ کے اوپر کی طرف ہیں ان کے اورام کو بھی اسی طرح مفید ہے **اعضایے غذا** ہچکی کے روکنے اور بند کرنے کے واسطے ہمراہ سرکہ کے پلایا جاتا ہے اور پیاس کو بڑھاتا ہے **اعضایے نفض** مغص یعنی مروڑے کو دور

کرتا ہے سرکہ کے ہمراہ اگر پلایا جائے اور نفخ کی تحلیل کر دیتا ہے اور حیض کا ادرار کرتا ہے اور شمیہ کو خارج کرتا ہے جب دودھ رہم جند بید ستر ہمرا فو دنج کے شہد ملا کر پلایا جائے بعد فصد کرنے صافن کے اور اس وقت اس کا استعمال بلاضرر ہے اور جنین کا اخراج کرتا ہے اور رحم کو اپنی جگہ روک لاتا ہے اور کسی طرف طرف ہٹ گیا ہو اور خصیہ کو بھی اپنی جگہ پھیر لاتا ہے **سموم** ہوام کے کاٹے کو نفع کرتا ہے اور جو خناق کہ خربق کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے اسکا تریاق ہے۔ جاوشیر۔ **ماہیت** اسکی یہ ہے کہ ایک کی برگ ہے اور شاید وہ درخت زمین ہی پر اگتا ہے دریائی وغیرہ نہ ہو۔ انجیر کے برگ سے اسکے پتے مشابہ مگر مائل یعنی مستعارہ یعنی مدد ہوتے ہیں کچھ اسکو زیادتی ہے اور بلندی اس کی پانچ تشریف سے ہوتی ہے ساق اسکے مثل نیزہ طویل اور اس پر چھوٹے چھوٹے روئیں خواہ بال کے مانند جھوڑے برنگ غبار کے ہوتے ہیں پتی اس کی چھوٹی زیادہ ہوتی ہے اور کنارہ پر پتی کے قبہ خواہ نوک ایسی کلی ہوتی ہے جیسے لوک شبت خواہ سویہ کی ہوتی ہے پھول اسکا زرد ہوتا ہے اور تخم اسکا پاکیزہ بو رگیں خوا تپلی شاخیں اسکی بہت سی جنکے پھیلاؤ کا مقام ایک ہے جڑ سے ہی چھلکہ موٹا ہوتا ہے مزہ اُس کا تلخ اور بو میں اس کے ثقل اور گرانی سی ہوتی ہے گوند اس کا اسکی جڑ کے شق کرنے سے اس طرح نکالا جاتا ہے اور دوہر کو پل چھوٹی اور شاخ کے نکلنے کے آثار نمایاں ہوتے اور شق کر دیا جس کو باغبان چھیوا لگانا کہتے ہیں) گوند کا رنگ سفید ہوتا ہے اور جب سوکھ جائے جس جگہ چاک کیا تھا سفید ہو جاتا ہے اور ظاہری رنگ گوند کا مائل بلون زعفران ہوتا ہے **مترجم** شاید مراد شیخ کی اس جگہ گوند کی رنگت کے سفید ہونے سے یہی ہے کہ اگر چہ بظاہر اس کا رنگ زعفرانی ہے مگر جب اس کو پیسیں اور چھوٹے چھوٹے ریزہ بذریعہ سحق کے ہو جائیں ان ریزوں کا رنگ سفید ہوگا بس اب تناقض عبارت کا نز ہا متن جاؤشیر کی اس قسم سے مشابہ ایک وہ نبات بھی ہے اور اصناف جاؤ شیر میں اسکا شمار بھی کیا جاتا ہے جس کو فافاس اسقلقیون کہتے ہیں اس کی ساق خواہ

ڈانڈ پتلی ہوتی ہے اور باریک ہے رہ کر بقدر ایک ہاتھ کے اونچی ہوکر پھر اسکی شاخیں اور شعبہ ایسے نکلتے ہی جیسے برگہاے رازیانہ کی کونپلیں پھوٹتی ہیں اور یہ پتی زیادہ تر ضعیف ہے۔ ایضاً ایک نبات جس کا نام فافاس چیز زبیون ہے کہ جس کی برگ مثل برگ رازیانہ کے سفید سفید ہوتی ہے اور شگوفہ سنہری ہوتا ہے **اختیار** بہتریں بیج جاوشیر وہی ہے جو سفید ہو اور زبان کو چھیلتی ہو مگر اسکے چکھنے سے زبان اٹھینہ جاے یا ایکہ خود وہ بیج اینٹھی کونٹھی نہ ہو بو اسکی معطر ہو اور بہترین ثمر اور عمدہ پھل اسکا وہی جو جو ساق پر لگا ہوا ہو اور حد اوسط پر اور گونداس کا عمدہ وہی ہے جو خوب تلخ ہو اور باطن میں رنگ اسکا سفید ہو اور ظاہر زعفرانی اور نرم ہو کہ ذرا سے دبانے سے اجزا اس کے جدا جدا ہو جائیں اور پانی میں گھل جاے سیاہ رنگ کا نرم گوند خراب ہوتا ہے اور اس میں اشق اور موم کا میل ہے **طبیعت** گرم خشک ہے تیسرے درجہ کا **افعال و خواص** محلل ریاح کا ہے اور ملین ہے اور جالی ہے اورام اور بثور نہیں صلابات کی کرتا ہے اور شکم نجد اس کا ثبور کا ملین ہے۔ جراح اور قروح بیخ اسکی صلاحیت رکھتی ہے ملاوا کرنے کی ان ہدیوں کے جو گوشت سے خالی ہوں خواہ سامنے کی ہڈیوں جو نمایاں ہیں اور ان ڈیوں کے علاج میں جاوسیر شہد ملا کر مستول ہوتی ہے اور قروح مرمنہ اور نارفاری کی دوا بھی ہے اور شگوفہ اسکا بھی جراحات اور بثور کی دوا ہے خلاصہ یہ ہے کہ جاوتیر کے سب اجزا قروخ خبیثہ کو نافع ہیں **آلات مفاصل** ماء العسل کے ہمراہ خواہ اور کسی شربت کے ساتھ جاوشیر پلائی جاتی ہے ہر عضل کی سستی کے واسطے جو کہ چوٹ لگنے سے پیدا ہوئی ہو۔ بعض کا قول ہے کہ پٹھہ کے واسطے خراب چیز ہے اور شاید یہ خرابی جاوشیر کی بہ نسبت عصب صحیح کے بیچ ہونے یںکہ عصب مرطوب کو مضر ہو۔ عرق النسا کو بھی نافع ہو اور عرق النسا کے واسطے عصیر جاوشیر بھی پلایا جاتا ہے۔ اور ماندگی کو دور کرتا ہے اور اوجاع مفاصل کے جملہ اقسام کو نافع ہے اور نقرس کو بھی مفید ہے بطور ضماد کے **اعضاے سر** جس وقت جاوشیر کو منہ میں رکھیں اکال

دندان کو نفع کرتی ہے اور دانتوں کے درد میں سکون پیدا کرتی ہے اور دردِ سر کو نافع ہے او رصرع اور ام الصبیان کو مفید ہے **اعضائے چشم** سرمہ کے طور پر آنکھ میں لگانے سے نگاہ تیز کرتا ہے اور بصارت کو بڑھاتا ہے اعضائے صدر برگ جاوشیر کا ضماد ذات الجنب کے درد میں کیا جاتا ہے اور جاوشیر دونوں جنب کے درد کو بھی نفع کرتی ہے اور کھانسی کو بھی مفید ہے بشرطیکہ درد جنبیں اور کھانسی دونوں سردی سے عارض ہوں **اعضائے غذا** عصیر جاوشیر کا ضماد کرنے سے اور پلانے سے دونوں طرح صلابت طحال کو مفید ہے اس طرح کہ سرکہ بوزن دس درزخمی ڈال کر اس میں دو خرمہ عصیر ملا کر دو مہینے تک بھیگا رہنے دیں بعد اس کے صاف کریں اور چھان ڈالیں کہ اس طرح جس اس کو نبانا طحال کو زیادہ مفید ہے اور بھی عصیر مذکور استسقا کو بھی فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفض** صلابت رحم کو نرم کر دیتی ہے اور تقطیر البول کو مفید ہے اور بوزن ایک بندقہ واسطے ادرار بول اور ادرار حیض کے پلائی جاتی ہے اور رحم باردکی برودت کو دور کرنے کے واسطے بھی اس قدر پلائی جاتی ہے۔ پھل جاوشیر کا بھی حیض کا ادرار کرتا ہے خصوصاً افسنتین کے ہمراہ اور جنین کو قتل کرتا ہے۔ خصوصاً بیخ جاوشیر کہ حمول کرنے سے اور پلانے سے اسقاط جنین کر دیتی ہے یہی جڑ اختناق رحم کو بھی مفید ہے اور قولنج کو نفع کرتی ہے اور رخام کی مسہل ہے مثانہ کی کھجلی کو مفید ہے **حمیات** ماء العسل کے ہمراہ لرزہ کیواسطے پلائی جاتی ہے اور ان تپوں کے واسطے جو دورہ سے آتی ہوں **سموم** زفت ملا کر جاوشیر کا مرہم اور لعوق تیار کیا جاتا ہے اور دیوانے کتے کے زخم پر لگایا جاتا ہے اور زراوند ملا کر ہوام کے کاٹنے میں پلائی جاتی ہے اور اسی طرح عصیر جاوشیر کا ابدال بدل اس کا انجیر ہے اور مجھے ایسا گمان ہے کہ اشق بھی قریب جاوشیر کے ہے۔

جلوز ماہیت اس کی حب صنوبر کبار ہے اور خروٹ کی بہ نسبت یہ غذا عمدہ ہے مگر دیر ہضم زیادہ ہے۔ یہ پھل مرکب ہے جو ہر مادی اور ارضی سے اور جوہر ہوائی

اس میں بہت کم ہے مناسب ہے کہ اس کی ماہیت کا پورا ذکر جو ہم کریں گے اس کو صنوبر کی بحث میں تلاش کر کے ملاحظہ کیا جائے **طبیعت** اس کی معتدل ہے اور اس میں تھوڑی سی حرارت ہے **افعال اور خواص** غذا ئے قوی اور غلیظ اس سے حاصل ہوتی ہے جو ردی اور خراب غذا نہیں ہوتی اور جو رطوبات فاسدہ امعا میں ہوتی ہیں انکی اصلاح کر دیتا ہے اور خود یہ بطی الہضم ہے۔اس کے ہضم کی اصلاح سرد مزاج والوں کے واسطے شہد سے کی جاتی ہے اور حار مزاج کے لوگوں کے واسطے شکر طبرزد سے اور اسی اصلاح سے اس کی غذائیت عمدہ ہو جاتی ہے۔پانی میں بھگونے سے اس کی حدت اور تیزی اور لذع سب مٹ جاتی ہے اور نہایت درجہ تغذیہ میں پہنچ جاتی ہیں یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے دانہ جن کو حب صنوبر کہتے ہیں وہ بھی اس بھگونے کی وجہ سے مرتبہ غذائیت سے نکل کر درجہ دوائیت کو پہنچ جاتے ہیں یہ چھوٹے دانے وہی ہیں جن کو حب صنوبر صغار کہتے ہیں اور جو تمام شہروں میں پائی جاتی ہیں **آلات مفاصل** درہائے عصب کو اچھا کر دیتا ہے اور درد پشت کو اور عرق النسا کو اور استرخا کو بھی نافع ہے **اعضائے نفس اور صدر** یہ کا اچھی طرح تنقیہ کرتا ہے اور جو کچھ ریہ میں ہو مثل قیح کے اور خلط غلیظ کے سب کو خارج کر دیتا ہے **اعضائے نفض** باہ کو ہیجان میں لاتا ہے خصوصاً جو پر وردہ کیا گیا ہے اور مثانہ میں جو ریم او ر پتھری پڑی ہے اس کو نفع کرتا ہے **سموم** انجیر اور چھوہارے کے ساتھ بچھو کے کاٹنے سے نفع کرتا ہے۔

جنطیاط جس کو ہندی میں بید کہتے ہیں **ماہیت** ایک نبات ہے جس کی وہ پتی جو کہ جڑ کے قریب اور متصل ہوتی ہے مثل اخروٹ کی پتی کے خواہ بارتنگ کی پتی کے ہوتی ہے اور رنگ اس کا سرخ ہوتا ہے اور باڑھ اس کی اور پیٹ اسی پتی کا اونچا اور ابھرا ہوا ہوتا ہے۔ساق اور ڈانڈا اس کی اجوف یعنی بھرتو اور ٹھوس اور انگل موٹی اور دو ہاتھ لمبی اس کی دور دور ہوتی ہیں کہ ایک پتی سے دوسری چھوتی نہیں جاتی اور پھل اس کا

ایک ٹوپی خواہ غلاف میں ہوتا ہے۔ جڑ اوسکی لالمبی شبیہ زراوند کی جڑ کے۔ پہاڑوں میں اور ٹیلوں پر اور جو مقامات تر ی کے ہیں ان میں اسی جگہ پیدا ہوتی ہے کہتے ہیں نام اس کا جنطیانا اسی سبب سے رکھا گیا ہے کہ سب سے پہلے اس کو جانطلیس نامی بادشاہ نے پہچانا تھا مقام روئیدگی اس کا پہاڑ کی چوٹیاں جو بہت اونچی ہیں اور بلند ہیں عصارہ اس کا اسطور سے بنایا جاتا ہے کہ پانچ دن تک میں بھگو کر اس کو پکاتے ہیں بعد اس کے مروق کر کے بستہ کر لیتے ہیں کہ پھر وہ گاڑھا اور لیسدار مثل شہد کے ہو جاتا ہے **اختیار** بہترین اقسام اس کی جنطیانہ رومی ہے کہ وہ خوب سرخ ہوتا ہے اور سخت زیادہ ہوتا ہے۔ یہ دوا در حقیقت لکڑی ہے اور مثل رگوں کے ایک انگل موٹی بڑی اور چھوٹی ہوتی ہے رنگ اس کا سیاہی مائل اور توڑنے سے جو ٹکڑا ہو جاتا ہے اور اس کا رنگ نہایت زیادہ گرم ہے اور دوسرے میں خشک ہے **افعال اور خواص** مفتح ہے اور اس میں قبض بھی ہے اور جڑ اس کی تفتیح میں پوری ہے اور تلطیف اور جلا کی قوت بھی اس کی پوری ہے **زینت** بیخ اس کی بہق کو دور کرتی ہے خصوصاً وہ عصارہ جو ابھی مذکورہ ہو چکا ہے **جراح اور قروح** جراحات اور قروح متاکل کو اچھا کرتا ہے عصارہ اس کا **آلات مفاصل** دو درہم جنطیانا ہمراہ شراب کے التواءعصب میں پلایا جاتا ہے۔ ایضاً جنطیانا اس شخص کو مفید ہے جو کسی بلندی سے گر پڑا ہے اعضاے چشم آشوب چشم کے واسطے اس کا لطوخ بنا کر آنکھ پر لگایا جاتا ہے **اعضاے نفس** دو درہم عصارہ جنطیانا کا ذات الجنب کے واسطے جید ہے **اعضاے غذا** مفتح سددوں کا ہے جگر اور طحال کے اور دو درہم جنطیانا شراب کے ہمراہ طحال اور جگر کے درد اور دونوں کے برودت سے اور دونوں کے ورم کے واسطے مستعمل ہوتا ہے اور بیخ جنطیانا کی اس معدہ کی اصلاح کرتی ہے جو برودت سے علیل ہو گیا ہے **اعضاے نفض** اور ادرار بول اور ادرار حیض کرتا ہے اور بیخ جنطیانا بطور شیاف کے رحم میں رکھی جاتی ہیں پس جنہیں کو خارج کر دیتی ہے اور اس کا اسقاط

کردیتی ہے **سموم** بچھوں کے کاٹنے کی بہت اچھی اور کامل دوا ہے اور دو درہم ہمراہ شراب کے تمام ہوام کے کاٹنے سے نافع ہوتا ہے اور دیوانہ کتے کے کاٹنے سے اور جملہ درندہ جانوروں کے کاٹنے سے مفید ہے **ابدال** ڈیوڑھا وزن اس کا اساروں اور نصف وزن اس کے پوست بیخ کبر اس کا بدل ہے **جوز جندم** کی **طبیعت** یہ ہے کہ اس میں قوت مبردہ ہے جو اطفاے حرارت کرتی ہے اور تھوڑی سی تجفیف بھی ہے **افعال اور خواص** قاطع نزف کی ہے زینت فریہی ملاتی ہے **جراح اور قروح** داد کو دور کردیتی ہے **اعضایے غذا** باہ کو برانگیختہ کرتی ہے **جوزالسر** وجراح اور قروح میں اس کا فائدہ یہ ہے کہ فتق پر اس کا ضماد کیا جاتا ہے **جیلاهنگ ماهیت** اس کی ایک قوم نے کہا ہے کہ ترید سیاہ کا بیج اور تخم ہے اور اس کی جڑ کے چھلکے وہی تربد زرد ہے اور صغد نام جو ایک شہر ہے سمرقند خواہ بخارا کی طرف وہاں اوگتی ہے مگر بہتر وہ ہے جو ہندی ہے اور وہ توری کے مشابہ ہوتی ہے فعل اس کا قریب خریق کے فعل کے **آلات مفاصل** پچھلے زمانہ میں بعض اطبا مفلوج کو بقدر دو درہم جیلاہنگ پلاتے ہے پس مریض کو قے آجاتی تھی۔ **اعضایے غذا** لاتی ہے اور بیشتر لوگ کہتے ہیں کہ قے بقوت لاتی ہے **اعضایے نفض** اسہال کرتی ہے یعنی دست لاتی ہے۔ مقدار شربت اس کی نصف درہم ہے اور ایک درہم دینے میں خطرہ اور اندیشہ ہے **سموم** خود اس میں قوت سمیہ ہے جوز ہندی یہ ناریل ہے **اختیار** عمدہ ناریل وہی ہے جو تازہ ہو اور سفیدی اس کی زیادہ ہو اور پانی جو اس میں ہے برآمد ہو میٹھا ہو اور جب اس میں سے پانی نہ خارج ہو معلوم ہوگا کہ پرانا ہو کر سوکھ گیا ہے واجب ہے کہ اس کا اندرونی چھلکہ جو سیاہ اور سخت ہوتا ہے دور کردیا جائے **طبیعت** اول دوم میں گرم ہے اور خشک ہے درجہ میں اور اس میں رطوبت فضلیہ ہے بلکہ تر و تازہ جوز ہندی پہلے درجہ میں رطب ہے **خواص** ناریل سقیل ہوتا ہے مگر غذاے ردی نہیں ہے۔ **آلات**

مفاصل روغن کہنہ ناریل کا درد ہائے پشت اور دونوں کہنیوں کے درد کو نفع کرتا ہے آلات غذا معدہ پر ثقیل ہے مگر ضرر اس میں بکتر ہے غذائیت اس کی جید ہے اور پوست سیاہ مغز ناریل کی ہضم نہیں ہوتی ہے پس لازم ہے کہ اس کو چھیل ڈالا کریں۔ واجب ہے کہ ناریل کھا کر اس پر کھانا بدون ایک گھنٹہ کے فاصلہ کے نہ کھائیں۔ تازہ روغن اس کا گھی سے کیموس میں افضل ہے نہ تو معدہ میں لزوجت پیدا کرتا ہے اور نہ معدہ میں ارخا یعنی ڈھیلا پن پیدا کرتا ہے **اعضائے نفض** قوت باہ زیادہ کرتا ہے اور روغن سے اس کا بواسیر کے لیے عمدہ ہے خصوصاً ہمراہ پرانے روغن مشمش کے جبکہ ہر واحد روغن کو ایک مثقال تناول کریں۔ یہی روغن نارجیل پرانا ہونے سے کھلانے کے طریقہ سے کدو دانہ اور چھوٹے چھوٹے پیٹ کے کیڑوں کو قتل کرتا ہے اور اسہال کے ذریعہ سے ان کو نکالدیتا ہے۔

جوز رومی اور اس کو اکروس اور کروفس بھی کہتے ہیں ماہیت تسخین شدید تیسرے درجہ تک کی پیدا کرتا ہے اور خشکی اول درجہ کی پیدا کرتا ہے اور گوند اس کا تسخین میں درجہ انتہا کو پہنچا ہوا ہے اور پھول اس کا بھی نہایت ہی مسخن ہے اعضائے سر پھل اس کا ہمراہ سرکہ کے صرح کو مفید ہے۔

جوزالطرفا ۔ **ماھیت** اس کی وہی کرناز ک ہے **طبیعت** حرارت میں گونہ معتدل ہے کہ درجہ اول کے اوائل میں گرم ہے اور یبوست اس کی آخر درجہ اول میں ہے خواہ اس سے بھی زیادہ کہ اوائل دوم تک پہنچی ہے اور ایک قوم کے نزدیک ذریعہ اول میں سرد ہے **افعال اور خواص** اچھی دوا ہے واسطے قطع کرنے نزوف کے اعضائے سر دانتوں کے درد کے واسطے سرکہ کے ساتھ اس کی کلی کیجاتی ہے **اعضائے غذا** جوشاندہ اس کا سرکہ پانی ملا کر صلابت طحال کے واسطے تجویز کیا گیا ہے جلنار۔ **ماھیت** اس کی انار صحرائی کا پھول ہے فارسی ہوتا ہے۔ یا مصری کبھی سرخ رنگ کا ہوتا ہے اور کبھی سفید رنگ کا ہوتا ہے۔ رنگت اس کی کبھی گلابی

پھیکی سرخی لیے ہوتی ہے اس کے عصارہ کی **طبیعت** مثل عصارہ لیحتہ التیس کے ہوتی ہے اور فوبس یعنی جولحم اور شحم اس کے اندر ہے اس کی قوت مثل قوت شحم رمان خواہ اندرونی اشیائے انار کے ہے **طبیعت** درجہ اول کے آخر میں سرد ہے اور درجہ دوم میں خشک ہے **افعال اور خواص** مغری ہے ہر ایک سیلان کو حبس کرتا ہے اور سودا کی تولید کرتا ہے زینت جس مسوڑھے سے خون نکلتا ہے اس کے واسطے عمدہ دوا ہے **جراح اور قروح** پرانے قروح مندمل کرتا ہے اس طرح جو رطوبات کہ عورتوں کے عضو نہانی کی طرف سے کسی قرحہ وغیرہ کے سبب سے برآمد ہوتے ہیں انکا اور خراش معاو غیرہ کا اندمال کرتا ہے جب بطور ذرور کے ان مقامات تک پہنچایا جائے۔ **آلات مفاصل** گلنار کا ایک لزوق چسپندہ واسطے فتق کے تیار کیا جاتا ہے **اعضائے سر** ملتے ہوے دانت کی تقویت کر دیتا ہے **اعضائے نفس** نفث الدم کو روکتا ہے **اعضائے نفض** قبض کرتا ہے اور قروح امعا کو مفید ہے اور سیلان رحم اور نزف رحم کو فائدہ کرتا ہے **ابدال** بدلہ اسکا جفت بلوط ہے اور انار کی پھٹی **جفت آفرید** ۔ **ماهیت** اسکی صنوبری شکل کی ایک گھاس ہے سر پر اسکے ایک چیز مثل کانٹوں کے ہوتی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ بادام کے مشابہ ہوتی ہے اور بیشتر شگافتہ ہونے سے جدا جدا بھی اس کے ٹکڑے ہو جاتے ہیں

اعضائے نفض باہ کی زیادتی بخوبی کرتی ہے

جبسین بفتح جیم وسکون باء موحدہ و فتح سین مہملہ اور آخر میں نون ہے فارسی میں سنگ گچ یعنی چونہ کا پتھر اس کو کہتے ہیں **ماهیت** یہ چونہ کا پتھر ہے جس کے پرت پرت ہوتے ہیں سپید اور شفاف اور جب اس کو جلائیں اس کی لطافت زیادہ بڑھ جاتی ہے طبیعت اس کی سرو خشک ہی **افعال و خواص** مغری ہے نزف جس عضو سے ہوتا ہو اس کے اطراف پر رکھا جاتا ہے پس روک دیتا ہے جیسا کہ اس کے بارہ میں لوگ بیان کرتے ہیں اس لیے کہ اس میں تغریہ کے ہمراہ قوت کے لاصقہ

بھی اور قبض کے ہمراہ لزوجت بھی ہے اور جلانے کے بعد زیادہ لطیف ہوجاتا ہے **اعضائے سر** پیشانی پر اسکو طلا کرتے ہیں خواہ سر لیں اسکی تعلیق کرتے ہیں یعنی اس کو لٹکا دیتے ہیں پس نکسیر کے خون کو بند کردیتا ہے اور جب اس کا چونہ بنالیں وہ چونا بھی یہی اثر کرتا ہے خصوصاً ہمراہ گل ارمنی کے اور مسور اور ہوفسطبید اس کے آب آس ملا کر اور تھوڑا سر کہ بھی شریک کردیا جاے **اعضائے چشم** سفیدی بیضہ اس قدر ملا کر کہ سخت اور متحجر نہ ہوجاے بلکہ گیلا رہے آشوب چشم دموی پر رکھا جاتا ہے **مترجم** انڈے کی سفیدی جب آہک آب نا دیدہ میں ملاتے ہیں تو اس کی حرارت سے چونہ اس کو خشک کردیتا ہے اور مثل خاگینہ کے بھر بھرا ہوجاتا ہے لہذا شیخ نے قید لگائی ہے کہ اتنی مقدار ملائیں کہ سخت نہ کردے تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ زیادہ سے زیادہ چہارم وزن چونہ کا سفیدی میں ملانے سے سخت نہیں ہوتا **سموم** یہ دوا منجملہ اون سموم کے ہے جس کے کھانے والے کو خناق عارض ہوتا ہے۔

جعدہ بضم جیم وسکون عین مہملہ وفتح دال جس کی بڑی قسم کو فارسی میں عنبر بید کہتے ہیں **ماہیت** ایک قسم کی شیخ ہو اس میں فقط حرارت اور تھوڑی سی حدت ہے اور چھوٹی قسم میں اس کی حدت زیادہ ہے اور تلخی بھی اس کی زائد ہے یہ پتلی پتلی شاخیں اور گچھے دار پھول ہوتے ہیں سفیدی مائل بزردی ایک بالشت تک لمبے اور تخم سے بھرے ہوے سرا اس کا مثل کرہ کے گول ہوتا ہے جس میں جھونپڑے مثل بالوں کے سفید سفید ہوتے ہیں بو اسکی ثقیل اور بھاری تھوڑی سی خوشبو بھی اس میں ہوتی ہے اور بڑی قسم اس کی بہت کم زور اور ضعیف ہے اور وہ تلخ بھی ہے اور اس بڑی قسم میں تیزی بھی ہے۔ پہاڑی جعدہ وہی چھوٹی قسم اس کی ہے **طبیعت** چھوٹی قسم کی تیسرے درجہ میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے اور بڑی قسم کی طبیعت دوسرے درجہ میں گرم اور خشک ہے۔ **افعال و خواص** مفتح ہے اور ملطف خصوصاً چھوٹی قسم کہ جمیع اقسام کے سدوں کی تفتیح کردیتی ہے جو باطن اور اندرون جسم

میں ہوں **جراح اور قروح** تازہ جعدہ زخمہائے کرتی ہے خصوصاً بڑی قسم اسکی اورسوکھی ہوئی قروح کا اندمال کرتی ہے خصوصاً چھوٹی قسم جعدہ کی جو سوکھی ہو **اعضائے سر** دردسر پیدا کرتی ہے **اعضائے غذا** سرکہ میں پیس کر ورم طحال پر لگائی جاتی ہے ۔معدہ کو مضر ہے یرقان سیاہ کو نفع ہے خصوصاً جو جوشاندہ بڑی قسم: کا ستسقا کو مفید ہے اور معدہ کے واسطے فی الجملہ خراب چیز ہے **اعضائے نفض** ۔ اور ار بول اور حیض کا کرتی ہے اور دست آور ہے کدو دانہ کو نافع ہے اچھی طرح سے **حمیات** تہائے کہنہ کو نفع کرتی ہے **سموم** بچھو کے کاٹنے کو مفید ہے اور جوشاندہ بڑی قسم کا جملہ ہوا کے کاٹنے کو نافع ہے اسکی دھونی دینے سے اور اس کا بچھونا اور فروش کرنے سے ہوا گریز کر جاتے ہیں **جمار بصم** جیم و فتح میم مشدد اور آخر میں رائے مہملہ فارسی اس کی پیر نخل ہے **طبیعت** اسکی سرد ہے دوسرے درجہ میں اور خشک ہے اول درجہ میں **افعال اور خواص** قابض ہے اور خشونت حلق کو مفید ہے اسہال کو روکتا ہے اور رزف کو زینور کے کاٹنے سے اس کا ضماد مفید ہوتا ہے **جمیز** (بفتح جیم اور فتحہ میم مشدد اور یائے ساکنہ آخر میں زائے معجمہ ہے) اس کا ذکر انجیر کے باب میں کیا جائے گا۔

جصّ بفتح جیم اور صاد مہملہ مشدد ہے معرب گچ کا جس کو ہندی میں چونہ کہتے ہیں اس کی **ماھیت** مثل جبین کے ہے جو مذکور ہو چکی۔

جلف کھال کو کہتے ہیں **اختیار** کھالوں میں عمدہ ہر ایک شیر خوارہ بچہ حیوان کی کھال ہے کہ اس میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے **افعال و خواص** غذا اس کی مثل حیوانات کے ہے کہ قلیل اور بالزوجت ہوتی ہے تراشہ گوشت گوسپند جو کہ سپلائی سے چمار لوگ باریک چھیل کر اتارتے ہیں جب اس کو کسی سیلان خون پر رکھیں فوراً! خون کو بند کر دیتا ہے **زینت** پوست مار سوختہ کر کے بالخورہ پر طلا کیجاتی ہے **اور ام وشبور** کہتے ہیں کہ دریائی گھوڑے کی کھال جب کسی پھنسی پر رکھیں اس کو توڑ

دیتی ہے **جراح اور قروح** خاکستر پوست خچر وغیرہ سوختگی آتش پر رکھی جاتی ہے اور قروح حادہ پر بشرطیکہ ورم نہ ہو بھی رکھتے ہیں اور سحج کی بھی دوا ہے یعنی جو خراش موزے کی رگڑ سے پاؤں میں آجائے خواہ رانوں میں رگڑنے سے چھل جائیں اس کی بھی دوا ہے بکری کی کھال ادھڑی ہوئی فوراً جس وقت چوٹ لگی ہو رکھنے سے آرام ہو جاتا ہے اور جو آفات چوٹ لگنے سے پیدا ہونے کا مظنہ ہوتا ہے ان سے امان ہو جاتا ہے اور قروح خبیثہ پر اور کے خشک اور تر کھجلی پر بھی رکھنے کے لائق ہے **اعضائے غذا** طائروں کے پوٹہ کی اندرونی کھال اور اسی طرح قانصہ طیور کی کھال خصوصاً مرغ کی بھی کھال اگر سوکھا کر پییں اور کسی شراب غلیظ کے ہمراہ تناول کریں درد معدہ کو نفع کرتی ہے **سموم** کہتے ہیں کہ اگر پوست گوسپند اور دھیڑ کے گرما گرم سانپ کے کاٹنے کے زخم پر رکھیں سمیت کو جذب بخوبی کرلیتی ہے برخلاف اور کھالوں کے۔

جناح جیم مفتوح اور فتحہ نون اخیر میں حاء حطی بازو کو کہتے ہیں **اختیار** بہتر سب بازوؤں سے مرغ کے بازو ہیں اور مرغابی کے بازو کا ہضم اچھا اور غذائیت اسکی عمدہ ہوتی ہے خشکی جو بازو میں آجاتی ہے اسکی وجہ کثرت حرکت اور ریاضت ہے پرند جانور انھیں کے زور سے اڑتے ہیں اور غیر پرند بھی حرکت بازو ہی کے ذریعہ سے کرتے ہیں **مترجم** مراد شیخ کی شاید یہ ہے کہ یبوست عارضی جو اجنحہ حیوانات اور طیور میں ہوتی ہے اور اسکا سبب یہ نہیں ہے کہ دراصل خلقتاً ان پر یبوست غالب ہے کہ اس کے وجہ سے ان کی غذائیت اور سبکی ہضم میں فرق آجائے بلکہ وہ یبوست اور خشکی عارضی ہے اور **طبیعت** مدبرہ بدن زیادہ رطوبت کو بازو تک پہنچا کر اسلیے انکو نرم نہیں کر دیتی ہے کہ جو غرض انکی خلقت سے ہے یعنی زود رو اور سبک ہونا وہ بدن خشکی اور سبکی کے پوری نہیں ہو سکتی ہے پس ان کا خشک رہنا عارضی طور پر جو ہے انکی یبوست مزاج پر دلیل نہ ہوگا لہٰذا انکی غذائیت جید رہے گی **متن** غذا ان کی زیادہ اور

کثیراس واسطے ہے کہ گوشت کی ان میں کثرت ہے **اورام اور ثبور** جہاں اور باتیں لوگ کہتے ہیں یہ بھی کہتے ہیں کہ پر بازوے درشان کے جو ایک قسم کبوتر صحرائی کی ہے جب اس کے ہموزن بھنگ ملا کر جلائیں اور پیس ڈالیں اور روئی میں بجائے نمک کے چھوڑیں ان خنازیر کو تحلیل کردیں گے جو گردن میں کنٹھ مال ہوتا ہے اور لوہا لگانیکی کچھ حاجت نہ ہوگی یعنی کاٹنے اور چاک کرنیکی اور اسی طرح اگر روئی پر اس خاکستر کو چھڑکیں **اعضاے نفض** کہتے ہیں کہ وہی روئی جس کا اٹھنی بنانے کا طریقہ مذکور ہوا ہے خوب دست لاتی ہے۔

جار الانہار کے معنی ہمسایہ نہر کے ہیں **ماھیت** ایک نبات پھول کی قسم کی ہے شبیہ نیلوفر کی پانی میں ڈوبی ہوئی رہتی ہے اور تھوڑی مقدار اس کی پانی کے اوپر نظر آتی ہے اور قوت اس کی قریب قوت طباطر کے ہے **طبیعت** اس کی بارد اور قابض ہے **جراح اور قروح** قروح خبیثہ اور خشک کھجلی کے لیے اچھی دوا ہے **مترجم** ہماری زبان میں (ایک اس طرح کی گیاہ ہے) جس کو جل کھنبی کہتے ہیں اس میں بھی ایسے علامات ہوتے ہیں جیسے کہ شیخ نے لکھے ہیں مگر ذیابیطس حارکی ادرار اور پیاس کا قطع کرنا جو اس کا خاصہ مجربہ ہمارا بھی ہے اور بعض اطبائے نامی گرامی لشکر گوالیار کا تجربہ خاندانی ہے کہ دعویٰ کرکے مرض مذکورہ کا علاج اسی سے کرتے ہیں اور ۱۲۷۸ ہجری میں بمقام گوالیار جب مہاراجہ جیواجی راؤ بہادر کو یہ مرض ہوا تھا اس نبات کی نسبت ایسی تقدیر آگہی دیکھی گئی کہ ہرچند خاص گوالیار قدیم کے تالاب میں بکثرت تھی مگر جب تک مہاراجہ صاحب ڈاکٹری علاج سے اچھے نہ ہوگئے کسی کو نظر نہ آئی اور بعد صحت کے پھر بکثرت دستیاب ہوئی قد ایک تقدیر العزیز العلیم بہرحال مجھے ایسا گمان ہے کہ جار الانہار سے شاید وہی گھاس مراد ہو جس کو ہم جل کنبھی کہتے ہیں۔

جراد بفتح جیم و رائے مہملہ اور آخر میں دال **ابجد** ہے ہندی میں ٹڈی کہتے ہیں **اختیار** عمدہ قسم اس کی وہی ہے جو فربہ ہو اور بازو اس کے نہ ہوں

زینت پاؤں اس کے مسوں کو کاٹکر گرا دیتے ہیں جیسا کہ لوگ کہتے ہیں **اعضائے غذا** گول گول ٹڈیاں بارہ عدد پکڑ کے ان کے سر دن کو در دکردیں اور اطراف یعنی پاؤں وغیرہ کاٹ ڈالیں اور تھوڑی سی آس خشک بھی ان کے ہمراہ لیکر استسقا کے واسطے پلائیں بدون کچھ تصرف کے یعنی پختہ مسلم ان کو کھا جائے **اعضائے نفض** تقطیر البول کو مفید ہے اور جب اس کی دھونی دی جائے عسر بول کو مفید ہوگی خصوصاً عورتوں کو اور بواسیر کو اسکی دھونی دیجاتی ہے **سموم** فربہ بلغ جن کے بازوں نہ ہوں بھون کر بچھو کے کاٹنے میں کھلائی جاتی ہے جمسفرم جس کو ریحان سلیمانی کہتے ہیں **ماھیت** قوت اس کی قریب بقوت شیخ کے ہے ہمراہ ملوہ کے **افعال و خواص** تقید فضول کرتی ہے اور تفتیح کرتی ہے اور نفخ اور ریاح کی مسکن ہے خاص کر **اعضائے غذا** رطوبات لزج جو معدہ میں ہوں ان کی تفتیح کردیتی ہے۔ لڑکوں کے معدوں کو نافع ہے **اعضائے نفض** رحم کی زیاح کو نافع ہے **جبن بضم** جیم وضمہ باءموحد مضمومہ اور نون مشدد ہے پنیر کو کہتے ہیں **ماھیت** پنیر کبھی شیر دوشیزہ سے بنایا جاتا ہے اور کبھی رائب یعنی دوغ سے بنایا جاتا ہے اس کا نام الاف ہے **طبیعت** تازہ پنیر کی سر دتر درجہ دوم میں ہے اور نمک دریا ہوا پنیر کہنہ گرم خشک ہے اور ماءالجبن یعنی جو پانی کو پنیر بنانے سے جدا ہو کر نکل آتا ہے بایں سبب کہ اس میں بورقیت جو خون سے پہلے دودھ کو حاصل ہوئی ہے اور جزا صفرادی بھی اس میں ہے پس اس میں حرارت ہے اختیار افضل پنیر وہی ہے۔ جو لیسدار اور بھر بھرے ہوتے ہیں متوسط ہو اس لیے کہ وہ دونوں قسم یعنی زیادہ لسدار اور زیادہ بھر بھرے ردی اور خراب ہوتے ہیں۔ ایضاً عمدہ ہونے پر اس کے یہ بھی دلیل ہے کہ اس میں کچھ مزہ نہ ہو اور ہو تو بھی مائل بحلاوت ہو اور لذت معتدلہ رکھتا ہو اور ایسا سبک ہو کہ ڈکار میں اس کی بو زیادہ دیر تک نہ آئے۔ جو پنیر ترش دودھ کے خواہ ترشی کے ذریعہ سے بنایا جاتا ہے وہ افضل اقسام پنیر کی ہے۔ اور ملطفات کے ملانے

سے خرابی پنیر کی بڑھ جاتی ہے اس لیے کہ ملطفات اس میں نافذ ہو جاتے ہیں خواہ پنیر کا نفوذ معدہ وغیرہ میں کرا دیتی ہیں اور اس کا بدرقہ بڑھا دیتی ہیں گوسپند کے دودھ کا پنیر جو ملطفات چرتے ہوں بہتر ہے اس گوسپند کے پنیر سے جس کا چارہ شیل اور کابلی مٹر کی زراعت سے ہو **افعال اور خواص** اسمیں جلا ہے اور تازہ پنیر اچھی غذا دیتا ہے اور بدن کو فربہ کرتا ہے اور بعد شہد کے کھایا جاتا ہے اور پرانا پنیر تیز ہے اور جلا زیادہ کرتا ہے اور منقی ہے اور رغذا خلط مراری کی بناتا ہے اور نمک پڑا ہوا پنیر جو پرانا نہ ہو درمیانی کیفیت پر ہوتا ہے بہ نسبت پنیر تازہ کے جو بے نمک ہو اور کہنہ نمکین کے پنیر کا پانی کتوں کو زیادہ فربہ کر دیتا ہے اور ان کو غذا پوری دیتا ہے جو پنیر گوسپند کے دورغ سے بناتے ہیں اس میں قوت محللہ ربہ نسبت دیگر اقسام پنیر کے کسی قدر ہوتی ہے **زینت** آب پنیر کو ہمراہ ادویہ منقیہ سودا کے پینا کلف کو نفع کرتا ہے پنیر تازہ ہموزن طلا نامے شراب میں انار کے چھلکے ملا کر جوش دینا اس قدر کہ نصف رطوبت جل جائے اس کا استعمال چہرے کے تشنج کو منع کرتا ہے پنیر کہنہ جو نمکیں ہو لاغری پیدا کرتا ہے **اورام اور ثبور** تازہ پنیر جو بے نمک ہو زخموں کے ورم کو منع کرتا ہے۔ **جراح اور قروح** زیادہ پرانا دپنیر قروح ردی: کے واسطے اور جراحات کو مفید ہے اور تازہ پنیر ان زخمون کے لئے مناسب ہے جو تازہ ہوں اور ابھی کسی قسم کی روایت ان میں نہ آئی ہو اسلیے کہ ایسے زخمون کو پنیر تازہ ہی مفید ہوتا ہے اور ان کے متورم ہونے اور سوجنے کو منع کرتا ہے خصوصاً اگر برگ چنار اور برگ چکوترہ صحرائی کے ہمراہ اسکو تناول کریں۔آب پنیر تر خارش کے واسطے پیا جاتا ہے **آلات مفاصل** پنیر کہنہ کا زیت اور آب چاچہ گاؤ میں جس میں نمک ملا ہوا ہو خوب پیس کر تحجر مفاصل پر ضماد کیا جاتا ہے پس مفاصل سے ایک مادہ منجمد مثل پتھر کے خارج کر دیتا ہے اور کچھ ایزا اس کے نکلنے سے نہیں ہوتے ہے اور یہ ضماد بہت بڑا نافع ہے تحجر مفاسل کے واسطے **اعضاے چشم** نمکیں پنیر اور پھیکا دونوں کا ضماد

آشوب چشم کیواسطے مفید ہے اور طرفہ کو بھی مفید ہے **اعضاے صدر** پنیر کو پانی میں جوش دیکر اگر مرضعہ یعنی دایہ دودھ پلانے والی تناول کرے دودھ زیادہ ہوجاتا ہے **اعضاے غذا** نمکین پنیر معدہ کے لئے ردی ہے اور اسی طرح پھیکا پنیر اور نمکین پنیر میں کسیقدر دباغت جرم معدہ کی قوت ہے کہ معدہ کے جرم کو سخت اور زدر دار کردیتا ہے یہ قول دیستعوریدرس نے کہا ہے کہ تازہ پنیر معدہ کے لئے جید ہے اور یہ قول دیسقعوریدوس کا ایسا جس میں ہم کو کلام ہو اور محلل نظر ہے نمکین پنیر جو کہنہ نہ ہو بہ نسبت معدہ کے بھی افعال وخواص میں درمیانی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا بطور عموم کے اور یہی پنیر انحدار میں اسفل کی طرف سے سریع ہے اور استمرا یعنی بخوبی ہضم ہوجانے میں بھی سریع ہے بہ نسبت تازہ پنیر کے جو پھیکا ہو اور اقط یعنی جو پنیر گوسپند کے دوغ سے نبایا جاتا ہے **اعضاے نفض** سنگ مثانہ پیدا کرتا ہے اور گردہ میں بھی پتھری پیدا کرتا ہے خصوصاً پنیر تازہ جو تر ہو اور حاض کرا گر اس کو ساتھ ابازیر منفذہ کے تناول کریں یعنی جن چیزوں سے نفوذ اس کا اعضا میں زیادہ ہوجاتا ہے پھیکا پنیر ملین طبع ہے آپ پنیر سے اسہال صفرا کا ہوتا ہے اور اس قوت کی اعانت کرتی ہے قوت جلا جو آب پنیر میں ہے بسبب بورقیت مذکورہ کے اور جب اس میں شہد ملایا جاتا ہے زیادہ نافع ہوتا ہے دوا کی غرض سے جو پنیر تجویز کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ بھیڑ خواہ بکری کے دودھ سے تیار کیا جاے **قروح** امعا کو بھی پنیر نافع ہے خصوصاً پنیر بریان اور اسہال کو منع کرتا ہے کبھی پنیر بریان کو پیس کر اور زیت اور روغن گل ملا کر حقنہ کیا جاتا ہے پس قیام اعراس کو مفید ہوتا ہے سموم بیان کیا جاتا ہے کہ پنیر ہمراہ فودنج کوہی کے سموم پر طلا کیا جاتا ہے **جدوار بفتح** جیم جس کو ہندی میں نربسی کہتے ہیں **ماهیت** ایک ٹکڑا خواہ بیخ ہے زراوند کے مشابہ ہوتی ہے مگر اس سے باریک ہوتی ہے اور اس کی قوت میں ہوتی ہے بلکہ افضل ہے اور بیش کے ہمراہ اگتی ہے اور بیش کے اگنے کو یعنی اور اس کی قوت روئیدگی کو ضعیف کردیتی ہے۔ ابن ماسرجویہ سے مروی ہے وہ کہتا ہے کہ فعل

جدوار کا مثل فعل دروبخ کے ہے مگر ایکہ یہ ضعیف ہے اور میں کہتا ہوں اگر مراد ماسر جویہ کی یہ ہے کہ جدوار بہ نسبت وردبخ کے ضعیف تر ہو تو برا گمان اور خراب تجویز ماسر جویہ کی ہے اور یہ اگر مراد اس کی ہے کہد روبخ بہ نسبت جدوارد کے ضعیف ہے پس کچھ بعید نہیں کہ ایسا ہی کچھ ہو یعنی قول ماسر جویہ کا صحیح ہو پھر مجھے باور نہیں آتا ہے کہ ماسر جویہ کا تجربہ اور راس کی واقفیت اسدرجہ تک پہنچی ہو کہ ایسی تمیز اور تفرقہ اور راس کی جدوار اور دروبخ کے **افعال** میں بہم پہنچا ہو پھر اور راس کے بعد بھی ایک تو یہ کہ اس قول کی روایت ماسر جویہ سے کسی ایسے صدر اور موثق راوی اول تک نہیں پہنچی ہے یعنی جس شخص نے ماسر جویہ سے اس قول کو نقل کیا ہے وہ موثق اور معتمد ایسا ہو کہ اُس کے قول پر اعتماد کیا جائے۔ حالانکہ خود ماسر جویہ نے خواہ جس نے ماسر جویہ سے روایت کی ہے اس نے اس سے جدوار کی تعریف یہ بھی کی ہے کہ جدوار مقاومت بیش کی سمیت کرتی ہی پھر دروبخ سے کیونکر اس کا فعل ضعیف ہوسکتا ہے **مترجم** میری سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ غرض شیخ کی اس عبارت متناقضہ سے تخطیہ ماسر جویہ ہے یا انکہ اس راوی کی چھتاڑ منظور ہے جس نے مایہ جویہ سے اس قول کو نقل کیا ہے اور شاید بخوبی سمجھنا اس مقام کا جب ہو سکے کہ اصل عبارت اس روایت کی دیکھی جائے جو سر ماجویہ سے منقول ہو ورنہ مترجم کچھ اس سے زیادہ نہیں کہہ سکتا ہے فقط **سموم** جملہ اقسام زہر کی تریاق ہے جو سانپ کے اقسام سے پھیلتے ہیں خواہ بیش وغیرہ اور اقسام کے **سموم** خوردنی کا تریاق ہو ابدال بدل اس کا تریاق ہے اور سر چند وزن اور راس کے زرجاد بھی اور اس کا بدل ہی مترجم واضح ہو کہ نربسی ایک اور قسم کی جڑ ہے جو ایک درخت سے نکلتی ہے وہ جدوار نہیں ہے اکثر دوا فروش جو ہندی ادویہ کے بیچنے والے ہیں بجائے جدوار کے اور راس کو دیتے ہیں اس میں کسی طرح کا اثر ایسا نہیں ہے جیسے کہ جدوار کے **افعال** ہیں مجھے بارہا اس کا تجربہ ہوا ہے کہ اکثر بیماروں کو جب جداد تجویز کی پنساریوں نے بجائے اس کے وہی نربسی دے دی تھی جس کو میں نے ابھی

ذکر کیا ہے **جنر بفح** جیم و فتح رائے معجمہ آخر میں رائے مہملہ ہے ہندی میں اس کو گاجر کہتے ہیں۔ **ماھیت** مشہور ہے قوی تر تیج اور تخم اور اس کا وہی ہے جو کلمرائی گاجر سے لیا جائے۔ و یسقوریڈوس کہتا ہے کہ ایک قسم گاجر کی ایسی ہوتی ہے جس کا پتا چھوٹا ہوتا ہے رازیانہ کے پتے سے اور وہ قسم اسی رازیانہ کی صورت پر ہوتی ہے اور ساق اور اس کی ایک بالشت کے طول میں ہوتی ہے اور شگوفہ اس کا درد ہوتا ہے اور چمڑا پن اس میں اتنا ہوتا ہے جیسا کہ دھنیا خواہ سویہ کی شاخ چمڑی ہوتی ہے یعنی جھکا کالے کے بعد جب چھوڑ دیں پھر سیدھی ہو جاتی ہے ٹوٹ نہیں جاتی۔ پھل اور اس کا سفید اور تیز ہوتا جاتا ہے اور بو اس کی پاکیزہ ہے اور چبانے میں بھی خوشبو آتی ہے اور جن مقامات میں دھوپ زیادہ رہتی ہو خصوصاً چاشت کے وقت ان میں آفتاب کا سامنا ہوا اور سخت پتھریلی جگہ نہ ہو وہاں اگتی ہے۔ دوسری قسم مشابہ کرفس رومی کے ہے تیز اور محرق یعنی سوزش پیدا کرنی والی پاکیزہ ہو اور تیسری قسم اُس کی پتی مثل برگ کشنیز کے ہوتی ہیں اور شگوفہ اس کا سفید اور چھتر دار مثل سویہ کے اور پھل بھی اُس کا ایسا ہی ہوتا ہے۔ بھٹیاں اُس میں اخروٹ کی طرح کی ہوتی ہیں اور اس میں تخم بھرے ہوئے جیسے مرمکی اور رہیت اور تیزی میں اس کے اور مرمکی کے فرق ہی **طبیعت** اخر دوم میں گرم ہے اور پہلے درجہ میں تر ہو **جراح اور قروح تخم** اُس کا اور پتے گاجر کے جب کوٹ کر قروح متاکلہ پر رکھے جائیں نفع کریگا **اعضائے نفس و صدر** نافع ہے ذات الجنب کو اور کھانسی کو جو کہنہ ہو **اعضائے غذا دشواری** سے ہضم ہوتی ہے اور پروردگار جو آسانی ہضم ہو جاتی ہے اور استسقاء کو مفید ہے **اعضائے نفص مغص** اور مروڑیں سکون پیدا کرتی ہے۔ خصوصاً دوقو جس کو کہتے ہیں اور اگر شدید کرتی ہے صحرائی گاجر اور اسی کا تخم اور یہ اسی طرح پئی اس کا درباہ کو برانگیختہ کرتی ہے۔ خصوصاً تخم گذر۔ بستانی گاجر میں نفخ کی شدت ہے۔ اور یہ فعل صحرائی گاجر میں نہیں ہے شقاقل اور صحرائی گاجر اگر اس کو گاجر

کے اقسام ہیں شمار کریں پھر تو وہ باہ کی برانگیختہ کرنے والی زیادہ ہے بہ نسبت بستانی کے۔ حیض اور بول کا ادرار کرتی ہے خصوصاً کہ صحرائی گاجر پلانے سے بھی اور حمول کرنے سے۔ گاجر کا تخم اور اس کی جڑ عسر حبل کو مفید ہی یعنی جس کو حمل نہ رہتا ہو خواہ بدشواری وہ عورت حاملہ ہوتی ہے اس کو فائدہ کرتا ہے۔

جرجیرم بجیم مکسور اور رائے مہملہ ساکن پھر جیم مکسور ادریائے حطی اخیر میں رائے مہملہ پھر بھی ہے ہندی میں اس کو ترمرا اور اس کے بیج اور تخم کو عوام ہالم اور چندسر کہتے ہیں **ماهیت** صحرائی بھی ہوتی ہے اور بستانی بھی اور تخم جرجیر دہی ہے جو بدلے خودل کے مستعمل ہوتا ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم ہے اور پہلے درجہ میں خشک ہے اور تروتازہ اس کا درجہ اول میں تر ہے **افعال و خواص** نفخ پیدا کرتا ہے اور ملین ہے زینت آب جرجیر تلخہ گاؤ کے ہمراہ قروح کے نشانات کے واسطے اور تخم اس کا خواہ اس کا پانی شہد کے ہمراہ نمش کے واسطے مفید ہے۔ **اعضائے سر** درد پیدا کرتا ہے اور خصوصاً اگر تنہا اس کو تناول کریں۔ اور کاہو اس ضرر کو جوجیر سے دور کردیتا ہے اسی طرح کاسنی بھی اور خرفہ بھی **اعضائے صدر** دودھ کا ادرار کرتا ہے یعنی کثرت سے پیدا کر کے جاری کردیتا ہے۔ **اعضائے غذا** غذا کے ہضم کردینے کی اس میں قوت ہے۔ **اعضائے نفس** جوجیر صحرائی ادرار بول کرتا ہے اور محرک باہ کا ہے اور لغوظ خواہ تندی کا محرک ہے خصوصاً تخم حرجیر **سموم** جس وقت جوجیر کو کھا کر اس پر شراب پر پانی پلائی جانے والے کے کاٹنے کے زہر کا تریاق ہے۔ **جاورس** جس کو ہندی میں باجرا کہتے ہیں۔ ماہیت اس کی تین قسمیں ہوتی ہیں اور چاول کے مشابہ قوت میں ہے مگر چاول میں غذائیت زیادہ ہے باجرا اپنے جمیع افعال میں دخن یعنی شکم سے بہتر ہے لیکن یہی اک بات اس میں ہے کہ قبض شکم زیادہ تر پیدا کرتا ہے **طبیعت** سرد خشک آخر درجہ سوم میں اور بعض کا قول ہے کہ اول درجہ میں گرم ہے اور پہلا قول زیادہ صحیح

ہے **افعال و خواص** اس میں قبض ہے اور تجفیف بدون لذع کے۔ باجرے میں ایک **قوت** ہے اور وہ کاوی ہے اس لئے کہ درد کے اقسام میں تسکین پیدا کرتا ہے اور اگر مدبر نہ کیا جائے برا اور خراب خون پیدا کرے گا۔ غذائیت اس کی اور حبوب اور دردانہ کے اقسام غلہ سے کمتر ہے جن کی روٹی پکتی ہے اور غذا اس کی تھوڑی اور بازوجت ہوتی ہے اور اس میں لطافت ہے جیسا کہ بعض اطبا نے کہا ہے لیکن اگر باجرا دودھ میں پکایا جائے خواہ گیہوں کے آٹے کے چوکر کے پانی میں اس کو پکائیں غذا کے جید ہو جاتا ہے خصوصاً روغن زرد یا روغن بادام ملا کر **اعضائے غذا معدہ** میں جوہر اس کا خواہ اس کی روٹی دیر تک ٹھہرتی ہے **اعضائے نفض** مڑ رڑ کے واسطے اس کی تکمید یعنی سینک کرتے ہیں اور مدر بھی ہے۔

جوز ماثل جس کی ہندی دھتورہ ہے **ماہیت** سم قاتل ہے مخدر ہے اخروٹ کے مشابہ اس کا پھل ہوتا ہے اس پر چھوٹے چھوٹے کاٹنے والے موٹے ہوتے ہیں اور جونا زالقی کے مشابہ بھی ہوتا ہے۔ دانے اس پھل میں نیبو خواہ چکوترے کے سے ہوتے ہیں۔ **افعال و خواص** مخدر ہے **اعضائے سر** سبات اور چنکی پیدا کرتا ہے دماغ کے واسطے خراب چیز ہے ایک دانگ اس کی مسکر ہی اور نشہ پیدا کرتی ہے۔ **سموم** قلب کا دشمن ہے ایک درہم اس کا ہمروزہ قاتل ہے **جاسوس** قوت میں قریب جبلاہنگ کے ہے اور **طبیعت** بھی وہی ہے مقدار شربت اس کی نصف درہم ہے۔

حرف دال مہملہ

حرف دال ہے جو دوائیں شروع ہوتی ہیں ان کا بیان ہے۔

دارصینی جس کو دارچینی کہتے ہیں **ماہیت** اس کی معروف ہے۔ ایک قسم اس کی عمدہ ہے سیاسی مائل اور وہ پہاڑی ہوتی ہے موٹی اور چھوٹی۔ ایک قسم اس کی سفید اور نرم خواہ پھولی ہوئی اور رجڑا اس کی ٹوٹی ہوئی متفرق یا ملی ہوئی بوسیدہ اور ایک قسم

سیاہ ہوتی ہے چکنی اُس میں گرہیں کم ہوتی ہیں۔اس کی ایک قسم کی بو سلیخہ کے مثل ہوتی ہے سبزی مائل اور پوست اس کے بھی سرخ مثل تج کے ہوتے ہیں اور یہی قسم ایسی ہے کہ اس کی قوت زمانہ دراز تک رہتی ہے خصوصاً اگر کوٹ کر اس کے قرص تیار کر لیے جائیں شراب میں گوندھ کر ایک قسم دارچینی کی وہ بھی ہے جس کو دارچینی کاذب کہتے ہیں اور اس میں کسی طرح کی بو بھی ہوتی ہے اور وہ سخت باخشونت ہوتی ہے اور قوت اس کی ضعیف ہوتی ہے اسی کا روغن بھی نکالا جاتا ہو **اختیار** بہتریں قسم دارچینی کی وہی ہے جس کی بو پاکیزہ ہو اور چکھنے سے اس کی تیزی معلوم ہو اور لذع زبان پر پیدا نہ کرے رنگ اس کا خالص ہو دو رنگی نہ ہو یعنی کوئی ٹکڑا کسی رنگ کا اور کوئی کسی رنگ کا پائیہ مراد ہے کہ ایک ہی ٹکڑے میں رنگت کئی طرح کی نہ ہو دیسقوریدوس نے کہا ہے اچھی قسم اس کی وہ ہے جو سیاہ مائل برنگ خاکستری ہو اور سرخی بھی لیے ہوئے ہو چکنی ہو اجزا خواہ ریشہ اس کے باہم ملے ہوئے پتلے پتلے اس میں شیرینی کے ساتھ کسی قدر نمکینی بھی ہو تھوڑی سی لذع بھی زبان پر رکھنے سے پیدا کرے اور پھس پھس نہ ہو کہ جلدی ٹوٹ جائے۔اس کے عمدہ علامات میں سے یہ بھی ہو کہ ہر ایک چیز کی بو پر اس کی بو غالب رہے اور سوائے اپنی بو کے اور کسی کی بو کا احساس نو کرنے دے خراب قسم دارچینی کی یا تو مثل واشنہ کے ہوتی ہے خواہ مثل کندر کے بو میں ہوتی ہے خواہ تج کی سی بو اس کی ہوتی ہے خواہ چندر رنگ کی جو ہو یا دارچینی کاذب ہو اوپر مذکور ہو چکی خواہ سفید رنگ جس کی جڑ متفرق اور پاشان ہو چکی ہو ایضاً جو دارچینی کہ اینٹھے ہوئے پتر کی ہو یعنی پوست اس کی اینٹھ گئی ہو خواہ چکنی ہو مگر جڑ اور اس کی سخت ہو وہ بھی خراب ہے دارچینی کی قوت کی حفاظت اس طور سے کی جاتی ہے کہ کوٹنے کے بعد اس کی ٹکیاں بنا لیتے ہیں ورنہ پندرہ برس کے بعد اس کی قوت ضعیف ہو جاتی ہے خواہ اس سے کم مدت میں واجب ہے کہ دارچینی کو یعنی پوست کو ایک ہی جڑ پر سے اتار دیں جو دارچینی زدہ شکن ہو وہ سیل کی ہے یا مراد ہے کہ چند ربیخ کے پوست کو ملا دنیا دارچینی کے واسطے غش اور

میل کی بات ہے **طبیعت** اس کی گرم خشک درجہ سوم میں ہے **افعال و خواص** لطافت اس کی درجہ خاصیت پر ہے جاذب ہو مفتح ہی ہر ایک صفونت کی اصلاح کرتی ہے اور ہر ایک قوت فاسدہ کی اور ہر ایک رطوبت صدیدیہ جو اخلاط کی فاسد ہو خواہ قریب انفساد ہو اور اس کی بھی اصلاحکر دیتی ہے روغن اس کا زیادہ گرم اور محلل ہے اور پگھلانے والا ہے زینت کلف اور نمشعدسی پر لگائی جاتی ہے اور ہمراہ سرکہ کے بثور لینہ پر جراح اور قروح داد کے اقسام کے واسطے صلاحیت اس کو فائدہ کرنے کی ہو اور قروح کے علاج میں بھی بکار آمد ہے **آلات مفاصل** روغن دارچینی کا رعشہ کے واسطے عجیب دوا ہے **اعضائے سر زکام** کو مفید ہے اور روغن اس کا گرانی سر پیدا کرتا ہے اور یہی روغن دماغ کا قبضہ کرتا ہے کہ رطوبات دماغی کو کھینچ کر نکال دیتا ہے خواہ جذب کر لیتا ہو۔ کان کے درد میں سکون پیدا کرتا ہے کان کے ادویہ میں داخل ہے **اعضائے چشم** غشاوہ چشم اور ظلمت چشم کو کھلانے سے بھی اور سرمہ کے طور سے لگانے سے بھی فائدہ کرتا ہے اور رطوبت غلظیہ جو آنکھ میں ہو اس کو دور کر دیتا ہے۔

اعضائے صدر تفریح پیدا کرتا ہے کھانسی کو مفید کرتا ہے اور سینہ میں جو آلائش ہو اس کو پاک کر دیتی ہو۔ **اعضائے غذا** سدہ ہائے جگر کی تفتیح کرتی ہے اور تقویت جگر کی بھی کرتی ہے معدہ کو قوی کرتی ہو رطوبت معدہ کو خشک کرتی ہے استسقاء کو نافع ہے۔ **اعضائے نقص** رحم کے اقسام دو کو مفید ہے اور درد گردہ اور ورم ہائے گردہ کو نفع کرتی ہو مگر پہلے دارچینی کی صورت اور تیزی کو تھوڑا سا روغن زیتون اور موم ملا کر توڑ ڈالیں تا کہ بافراط تحلیل کی وجہ سے ورم گردہ میں صلاحیت پیدا نہ کرے اور ادرار بول اور ادرار حیض کرتی ہے اور اسقاط بھی کر دیتی ہے اور قروماتا لا کر بواسیر کو بھی مفید ہے **حمیات** لرزہ کو نافع ہے خصوصاً دارچینی کا روغن بطور ملنے کے سموم ہوام کے سموم کو نافع ہے اور مرکی کے ساتھ اس کا ضماد کیا جاتا ہے بچھو کے کاٹنے

میں ابدال بدل اس کا پوست سلیخہ ہے یعنی تج کردہ بھی قابض ہے اور یہ بدل اسی مقام پر جب قبض مطلوب ہو یا دو چند وزن دارچینی کے ابہل بھی عام بدل اس کا ہے۔

درونج بفتح دال مہملہ او رہملہ مضموم ونون مفتوح **ماھیت** اس کی لکڑی کی بڑ کے ٹکڑے گرہ دار ہوتے ہیں بمقدار انگلیوں کی پوروں کے خواہ اس سے بھی چھوٹے اندر سے تو سفیدہ اور باہر سے اغبر مائل بزردی اور سنگیں بھاری وزنی **طبیعت** گرم خشک ہے تیسرے درجہ میں **افعال و خواص** ریاح رحم کو خارج کردیتی ہے **اعضائے نفس و صدر** قلب کی تقویت کرتی ہے اور خفقان قلب کو زیادہ نفع کرتی ہو **اعضائے نقص** ریاح رحم کو خارج کردیتی ہے **سموم** بچھو کے کاٹنے کو مفید ہے اور رتیلا کے کاٹنے کو پلانے سے بھی اور ضماد کرنے سے انجیر کے ہمراہ **ابدال** بدل اس کا زرنباد ہے اوو ثلث اس کے لونگ ہے۔

دارشیشعان جس کو ہندی میں کالے پھل کہتے ہیں **ماھیت** ایک درخت ہے موٹا جس میں بہت سے کانٹے ہوتے ہوں اُن کانٹوں سے عطار خواہ گندھی اپنے تیل اور روغنہائے خراب کی اصلاح کرتے ہیں اور روغن کی خرابی کو دور کردیتے ہیں یہ دوا مرکب ہے اجزائے غیر متشابہ ہے اور چھلکہ اس کا تیز ہے اور پھول اس کا باحدت ہے لکڑی اس کی پھیکھی مزہ کی ہے اور اس میں کسی قدر برودت ہے کہ مرکب القوہ بھی ہے اور اس میں تیزی اور قبض ہے حرافت اور تیزی کی وجہ سے تخونت کرتا ہے اور قبض کی وجہ سے تبرید کرتا ہے بعض کا گمان یہ بھی ہے کہ سنبل ہندی کی جڑ ہے اور یہ امر ثابت اور محقق نہیں ادا ہے **اختیار** بہتر وہی ہے جو بھاری ہو اور اس کے چھلکے کے نیچے لکڑی کا رنگ سرخ بنفشی مائل نکلے بو اور مزہ اس کا پاکیزہ ہو سفید کالے پھل جس میں بو کسی قسم کی نہ ہو خراب ہے **طبیعت** گرم اول درجہ کا ہے اور یبوست کی نسبت ایک قول تو یہ ہے کہ دوسرے درجہ سے اول سوم تک ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ درجہ اول میں یابس ہے حالانکہ اس کی یبوست درجہ اول سے زیادہ

تر قوی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ بارہ وہی حار نہیں ہے **افعال و خواص** اس میں تحلیل ہے اور قبض ہے ریاح کی تحلیل کر دیتا ہے اور قبض کی وجہ سے اقسام میلانات کا حبس کرتا ہے اور نزف کے اقسام کو بھی روکتا ہے۔ عفونت کی اصلاح کرتا ہے **جراح اور قروح** جس قروح کا مادہ دوڑتا اور پھیلتا ہو اور جو قروح متعفن ہو گئے ہوں ان کو نفع کرتا ہے۔ **آلات مفاصل** براہ خاصیت کے استرخائے عصب کو مفید ہے **اعضائے سر** کالے پھل ناک کی بدبو کھو دینے کی عمدہ دوا ہے کہ اس کی بتی بنا کر ناک میں رکھی جاتی ہے اور اس کے جوشاندہ سے قلاع اور جوشش دہان کے واسطے کلی کی جاتی ہے اور دانت کی حفاظت کی غرض سے بھی اس کا مضمضہ کرنا زیادہ نفع کرتا ہے **اعضائے نفس و صدر** کالے پھل کے جوشاندہ کا نتھرا ہوا پانی اس میں نفث الدم کو نفع کرتا ہے سینہ سے خون آتا ہو **اعضائے غذا نفخ** معدہ کو نفخ کرتا ہے **اعضائے نقص** جوشاندہ اسکا شکم کی روانی کو روکتا ہے۔ امعا کے نفخ کو اور عسر بول کو دور کر دیتا ہے۔ حمول اس کا اخراج جنین کر دیتا ہے اور ور در اس کا قروح عجان پر (یعنی اون قروح پر جو درمیان خصیہ اور مقعد کے جگہ ہے جس کے نیچے کی سیون بھی عوام اہل ہند کہتے ہیں) کرنے سے ان قروح کے پھیلنے والے مادہ اور ان کی صلابت کو اور قروح مذا کیر یعنی آلہ جو لیت کے قروح کے خبث مادہ اور صلابت کو نافع ہوتا ہے **ابدال** بدل اس کا دو ثلث وزن اس کے تمر ہیڈو ایت یعنی زراوند مدحرج ہے اور عصب کے متل منافع میں ہموزن اور اس کے اسارادن اور نصف وزن اس کے دو رنج ہے۔ **دبق** بکسر دال مہملہ او سکون باے ابجد آخر میں قاف ہے جس کو مویز ک عسلی بھی کہتے ہیں۔ **ماهیت** اس کی مشہور ہے پھل مثل نخود سیاہ کے مگر پوری گولائی اور استدارت اس میں نہیں ہے جب دبا کر دھرا کرتے ہیں دب جاتا ہے اور ٹوٹنے سے اس کے ایک رطوبت خواہ چیپ ایسی بر آمد ہوتی ہے جس سے ہاتھ چپ چپا اٹھتا ہے بلوطکے درخت خواہ سیب

خواہ امرود کے درخت میں پیدا ہوتے ہیں زیادہ اس میں قوت مائی اور ہوائی ہے۔ **اختیار** عمدہ ہے جو تازہ ہوا اور چکنی کرانی رنگ اندرونی اس کا اور ظاہری رنگ سبز ہو کوئی جائی ہے اور پھر دھو کر اور اس کو رکھ چھوڑتے ہیں اور اس کے بعد اس سے پکاتے ہیں **طبیعت** گرمی نہیں پیدا کرتی ہے مگر بڑی دیر کے بعد جیسے ثافیسا کا بھی ایسا ہی حال ہے اور اس سے یہ زیادہ تر ضعیف ہے سخین کے بارہ میں اس میں رطوبت فضلیہ ہینا پختہ گرم خشک ہے درجہ سوم میں **افعال اور خواص** محلل ہے کہ رطوبات غلیظہ کی تحلیل عمق جسم میں کر دیتی ہے بوجہ شدت قوت جذب کے جو اس میں ہے اور تلیین کرتی ہے بعض اطباء نے کہا ہے کہ رطوبت رقیقہ میں اس کا کوئی اثر نہیں پہنچتا ہے **زینت** خراب شدہ ناخون کو اوکھیڑ دیتی ہے جب کہ ہرتال طبقی میں ملا کر اس کو ناخون پر رکھیں **اورام اور ثبور** اورام باردہ کی تحلیل کر دیتی ہے خصوصاً چونہ ملا کر اور پتی اچھلنے سے نافع ہے اندھوریاں جو بدن میں پڑتی ہیں ان کو مفید ہے جراح اور قروح پرانے قروح اور زخمہائے ردی اور خراب کی ملیس ہے **آلات مفاصل** نرمی مفاصل میں پیدا کرتی ہے جب ہموزن اس کے راتینج اور اسی قدر موم ملا کر استعمال کریں **اعضائے سر** جو درم بار دپس گوش ہوتے ہیں ان کو نافع ہے راتینج اور موم شریک کر کے **اعضائے غذا** طحال کو پگھلا دیتی ہے جبکہ طحال پر اور گیلی چیزیں مثل چونہ وغیرہ کے اس میں بڑھا کر ضماد کی جائیں۔

دود بضم دال مہملہ کیڑے کو کہتے ہیں یہاں مراد اس سے قرمز کا کیڑا ہے جو کہ صنعت رنگسازی میں ضیاغ یعنی رنگیزوں کے بکار آمد ہے قوت اس کی مثل قوت اسفیداج خواہ سفیدے کے ہے مگر یہ کیڑا اسفیداج سے زیادہ لطیف ہوا اور زیادہ غواصی کر کے رنگت اس کی پائدار زیادہ ہوتی ہے بعض مجربین نے کہا ہے کہ یہ کیڑا بہت سے درختوں سے چنا جاتا ہے اینکہ بلوط پر سے بھی اس کو چنتے ہیں **طبیعت** قرمز کا کیڑا جو تازہ ہو برودت پیدا کرتا ہے اور اس میں کسی قدر یبوست ایسی ہیکہ اس کی

آلات مفاصل شوربا اسی مرغ کا جسکی صفت ابھی بیان ہو چکی ہے اور جسکے پکانے کا طریقہ بھی اوپر مذکور ہو چکا ہے رعشہ اور وجع مفاصل کو مفید ہے۔ واجب ہے کہ اس شوربے کو بسفائج اور شبت اور نمک ملا کر بیس تو طولی پانی میں اس قدر پکائیں کہ تہائی یا چوتھائی وزن پانی کا رہ جائے **اعضائے سر** مرغ کا شوربا آواز کو صاف کرتا ہے۔ بڈھے مرغ کا شوربا شبت اور قرطم ملا کر حلق کے تمام امراض کو فائدہ کرتا ہے۔ چوزوں کی یخنی التہاب معدہ میں سکون پیدا کرتی ہے **اعضائے غذا** مرغ کو شوربا معدہ کے درد ریحی کو فائدہ کرتا ہے **اعضائے نقض** مرغ کا شوربا بسفائج اور شبت ملا کر قولنج کو بہت نفع کرتا ہے۔ جوان مرغ کا شوربا منی زیادہ کرتا ہے۔ وہ شوربا جو اوپر مذکو ہو چکا بفسائج کے ہمراہ مسہل سودا ہے۔ قرطم کے ہمراہ مسہل بلغم ہے۔ کبھی یہ شوربا اور یہ قابضہ سحج یعنی خراش امعا کے لئے پکایا جاتا ہے اور دودھ میں یہ شوربہ با قروح مثانہ کیواسطے بنایا جاتا ہے **حمیات** مرغ کا شوبا تپ ہائے کہنہ کو مفید ہے **سموم** مرغی جسکا پیٹ چاک کیا گیا ہو اسیطرح مرغ بھی کہ ان دونوں کا دل نکال ڈالیں اور گرما گرم مقام گزید ہوام پر رکھیں اور بدلا کریں زہر کے پھیلنے سے اور جسم کو سڑادینے سے منع کرتا ہے۔ جو زہر پلائے گئے ہوں انکے علاج میں بھی جوشاندہ مرغ کا مسو یہ اور نمک ملا کر پلاتے ہیں اور قے کراتے ہیں۔

دماغ بکسر دال مہملہ جس کو ہندی میں بھیجا کہتے ہیں **اختیار** بھیجوں میں افضل اقسام پرندوں کا بھیجا ہے خصوصاً پہاڑی چڑیاں اور چوپائے جانوروں میں سب سے بہتر بچہ گاؤ کا ہے جو دودھ پیتا ہو اس کے بعد وہ بچہ گاؤ جو چرنے لگا ہو مگر ابھی جوان نہ ہوا ہو **طبیعت** سرد تر ہے **افعال و خواص** بلغم اور اخلاط غلیظ پیدا کرتا ہے **اعضائے سر** مرغیوں کا بھیجا اوس نکسیر کو مفید ہے جسمیں خون حجاب دماغ سے آتا ہو۔ اور اونٹ کا بھیجا اگر سکھا کر سرکہ انگوری کے ہمراہ پیا جائے مرگی کو فائدہ کرتا ہے **اعضائے غذا** بھیجے کے ہضم ہوتے وقت متلی پیدا

ہوتی ہے اور اسنہا جاتی رہتی ہے۔واجب ہے بھیجے کو ابازیر یعنی گرم مصالح ملا کر کھایا کریں۔جس شخص کا ارادہ یہ ہو وہ کھانا کھا کر قے کرے اسکو لازم ہے کہ کھانا کھا کر بھیجا کھالے تو قے بآسانی ہو جاتی ہے بھیجا دیر میں ہضم ہوتا ہے اور معدہ کو بہت گندہ اور آلودہ کر دیتا ہے۔اور اسمیں لپٹ جاتا ہے۔**اعضائے لقض** طبعیت کر نرم کرتا ہے اور ربطہ کا بھیجا اورام مقعد کی دوا ہے **سموم** جملہ اقسام بھیجوں کے سموم اور حیوانات کے کاٹنے کے علاج میں صلاحیت رکھتے ہیں اس بات کی کہ کھائے جائیں **ڈلب** بضم دال وسکون لام اور آخر میں بائے ابجد ہے جس کو خیار کہتے ہیں۔**طبیعت** چھلکہ اسکا اور پھل اس کا زیادہ یابس ہے اور جرم اسکا اول درجہ میں سرد ہے اور پھل اسکا اور کچا پھل اسکا اور چھلکہ جلا میں شدید ہے۔اور تجفیف بھی زیادہ کرتا ہے **افعال و خواص** خنافس جس کو ہندی میں کہرور کہتے ہیں اسکی پتی کی بو سے مرجاتے ہیں اور اسکے پھل اور چھلکہ سے بھی اور اسمیں تجفیف زیادہ ہے۔اسکی پتی کا غبار حواس وغیرہ کیواسطے خراب چیز ہے اور نہایت زیادہ تجفیف کرتا ہے۔**زینت** اسکے چھلکہ میں قوت جلا اور تجفیف کی ہے اور بیشتر برص کو بھی فائدہ کرتا ہے **اورام اور ثبور** پتہ اسکا اورام بلغمیہ اور اورام مفاصل اور دونوں گھٹنوں کے ورم کو مفید ہے۔**جراح اور قروح** راکھ اسکی تقشر جلد کے اوپر چھڑکی جاتی ہے اور ان زخموں پر جو چرک آلودہ ہوں پس اچھا کر دیتی ہے اور چھلکہ اس کا سرکہ میں پکا کر آگ سے جلے ہوئے مقام کو فائدہ کرتا ہے۔**آلات مفاصل** وجع مفاصل اور ورم گرم مفاصل میں ہوں اونکو خصوصاً گھٹنوں کے ورم اور درد کو پتا اس کا فائدہ کرتا ہے **اعضائے سر** چھلکے اسکے سرکے میں جوش دیکر دانتوں کے درد کے واسطے اچھی دوا ہیں اور غبار اس کا سماعت کو اور کان کو مضر ہے۔**اعضائے چشم** غبار اسکی پتی کا آنکھ کو مضر ہے لیکن برگ تازہ اسکے جب دھو کر پکائی جائے اور آنکھ پر اسکا ضماد کیا جائے جو نوازل آنکھ سے نکلتے ہوں انکو بند کر

دیتی ہے اور ہیجان اور رمد کو نفع کرتا ہے **اعضائے نفس** غبار اس کا پھیپھڑے کو اور آواز کو مفید ہے۔ **سموم** تازہ پھل اس کا شراب ملا کر ہوام کے کاٹنے کیواسطے استعمال کیا جاتا ہے اور پھل اس کا چربی کے ساتھ ڈنک مارنے پر اور کاٹنے پر مفید ہوتا ہے۔ ہم اوپر کہہ چکے ہیں کہ خنافس کیواسطے یہ غدود زہر ہے اور خنافس اسکی بپت سے مر جاتے ہیں اور اسکے چھلکہ سے۔

دفلی بکسر دال مہملہ وسکون فا و فتح لام جس کو ہندی میں کندبل کہتے ہیں اور فارسی میں کنیر کہتے ہیں صحرائی بھی ہوتی ہے اور نہری بھی صحرائی کی پتی خرقہ کی پتی سے مشابہ ہوتی ہے بلکہ اس سے زیادہ باریک ہوتی ہے اور پتلی پتلی شاخیں اوسکی لائی زمیں پر پھیلتی ہیں اور پتی کے نزدیک کانٹے ہوتے ہیں نہروں کے کنارے اگتی ہے اور شاخیں اسکی زمیں کو چھوڑ کر کسی قدر اونچی جاتی ہیں کانٹا اس کا چھپا ہوا اور پوشیدہ ہوتا ہے اس کا پتا بید سادہ کے پتے سے مشابہ ہوتا ہے اور بادام سے اور چوڑا ہوتا ہے۔ چکھنے میں بہت تلخ۔ بھٹنی اسکی اوپر موٹی ہوتی ہے اور نیچے جسقدر زمین کے قریب ہے وہ پتلی ہوتی ہے۔ شگوفہ اس کا مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور بہت سخت۔ اوسپر کوئی چیز جمع ہوجاتی ہے مثل روئیں کے پھل اس کا سخت ہوتا ہے منھ اسکا کھلا ہوا۔ اندر پھل کے کوئی چیز بھری ہوئی مثل صوف کے **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم وخشک ہے۔ **افعال و خواص** بدرجہ محلل ہے اور اسکے جوشاندہ کو گھروں کی دیواروں پر خواہ زمیں پر چھڑکتے ہیں تو پسو اور دیمک کو قتل کرتا ہے **اورام اور ثبور** پتی اسکی سخت اورام سوداوی پر رکھی جاتی ہے۔ ان اورام کو بہت فائدہ کرتی ہے **جراح اور قروح** خشک اور تر کھجلی کو اور تقشر جلد کیواسطے اچھی دوا ہے خصوصاً رنگ اسکی پتی کا **آلات مفاصل** درد پشت جو کہنہ ہو چکا ہو اور زانو کے درد پر ضماد اسکا لگایا جاتا ہے **اعضائے سر** شگوفہ اس کا جب ناس اس سے لی جائے چھینک لاتا ہے اور طلا کرنے سے دودھر کو مفید ہوتا ہے **سموم** یہ خود زہر ہے۔ اور کبھی سداب اور

شراب ملا کر اسکی پتی سے ہوام کے زہر سے نجات حاصل ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ دوا خود زہر ہے اور فی نفسہ اسکی پتی میں اندیشہ ہے اور اسکے شگوفہ میں آدمیوں کے واسطے بھی اور دواب یعنی چرند کو اور کتوں کو لیکن جب شراب میں سداب ملا کر جوش دیجائے بنا بر قول بعض لوگوں کے نفع بھی کرتا ہے۔

دار فلفل جس کو ہندی میں پیپل کہتے ہیں **ماہیت** یہ چھوٹے چھوٹے پھل شہتوت کی شکل پر خواہ شگوفہ بید شادہ کی شکل پر ہوتے ہیں وہ شگوفہ جسکی نوکیں مثل **سویوں** کے ابھر آئی ہوں۔ مگر شہتوت سے یا شگوفہ بید سے چھوٹ ہوتی ہے اور سخت کہ اس کے خار دبانے سے انگلی میں گڑتے ہیں۔ مزہ میں تیزی اسکی سیاہ مرچ کے قریب ہوتی ہے۔ دار فلفل پہلا پھل ہے جو فلفل کے درخت میں لگتا ہے اسی واسطے رطوبت اسکی زیادہ ہے۔ زبان میں چبھ جاتا ہے۔ مگر لذع نہیں پیدا کرتا ہے۔ ابتداے چکھنے میں۔ **اختیار** بہتر وہی ہے جو بنائی ہوئی نہ ہو اور گرم پانی میں گھل نہ جائے اگر چہ دن بھر اوسکو پانی میں بھگو رکھیں۔ اور مزہ میں سیاہ مرچ کے مشابہ ہو **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے **افعال و خواص** محلل ہے اور امراض بازد کو زائل کر دیتی **اعضائے چشم** جگر گوسفند کو بھون کر جو پانی ٹپکے اسمیں دار فلفل ملا کر آنکھ میں لگانے سے شبکوری کو نفع کرتی ہے **اعضائے غذا** ہضم کراتی ہے اور استمرا یعنی بخوبی غذا بیچ جانا بھی اس سے پیدا ہوتا ہے اور معدہ کی تقویت کرتی ہے **اعضائے نفض** ماہ کو زیادہ کرتی ہے اور زنجبیل کے قائم مقام ہے

دہمست لفظ فارسی ہے **ماہیت** یہ درخت غار ہے اس کا دانہ جس کو حب الغار کہتے ہیں اور اس کا پتا دوا کے بکار و آمد ہے حب الغار میں قوت بہت زیادہ ہے اس کے بعد اس درخت کی جڑ کے چھلکوں میں یہاں ہم بعض افعال ذکر کرتے ہیں اور تمام افعال کا باب غین میں جہاں ہم غار کو لکھیں گے کیا جائیگا۔

طبیعت تیسرے درجہ میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے۔ **آلات مفاصل** استرخاے عصب کیواسطے اچھی دوا ہے اور فالج اور لقوہ کیواسطے **اعضائے سر** پیسکر اسکی ناس لینے سے چھینکیں بہت آتی ہیں **اعضائے غذا** ورم جگر اور ورم طحال کو مفید ہے **اعضائے نفض** قولنج کو فائدہ کرتا ہے **دوسر** بضم دال مہملہ وسکون داداور بفتح سین مہملہ آخر میں رائے مہملہ ہے **ماهیت** یہ ایک نبات ہے جسکی پتی گیہوں کی پتی سے مشابہ ہوتی ہے اور گیہوں کیکھیت میں پیدا ہوتی ہے مگر اسکی پتی گیہوں کی پتی سے نرم زیادہ ہوتی ہے۔ اسکے پھل میں دو پردہ خواہ تین پردہ ہوتے ہیں اور ان پردون پر روئیں مثل بالوں کے ہوتے ہیں مگر کبھی آسکی پتی کا عرق نچوڑ کر بحفاظت رکھ لیتے ہیں اور یہ عصارہ پتی کے جرم سے افضل ہے **طبیعت** اول درجہ میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے **افعال و خواص** اسمیں تجفیف اور تحلیل دونوں قوتیں ہیں **اورام اور ثبور** جو ورم کہ ان میں سختی آنے لگی ہوانکو اور جو سختی ورم میں آچکی ہو اسکو بھی نرم کردیتی ہے **زینت** بالخورہ کو بالکل زائل کردیتی ہے **اعضائے چشم** ناصور گوشہ چشم جس کو غرب کہتے ہیں اسکو مفید ہے

وردار۔ ماهیت اسکی یہ ہے کہ اسکو شجرۃ البق کہتے ہیں اس درخت میں سے بھٹنیاں ایسی پیدا ہوتی ہیں جیسے انار کی بھٹنی۔ ان بھٹنیوں میں ایک رطوبت ہوتی ہے جو مچھر بن جاتی ہے جب وہ بھٹنی پھٹتی ہے اسمیں سے نکل آتا ہے ساگ اس درخت کا تازہ کھایا جاتا ہے مثل اور قسم کے ساگ کے **افعال و خواص** اسمیں قبض ہے اور جلا ہے اور چھلکا اس کا قابض ہے اور جڑ کا فعل قریب چھلکہ کے ہے **زینت** وہ رطوبت جو اسکی بھٹنی میں پیدا ہوتی ہے چھرہ کو جلا دیتی ہے اور چھلکہ اسکا ہمراہ سرکہ کے کہ ابھی وہ تر و تازہ چھلکہ ہو برص کو دور کردیتا ہے **جراح اور قروح** چوٹ لگنے کے مقاموں پر اور منہ کیئے ہوئے پھوڑوں پر اس کا چھلکہ

مثل پٹی کے لپیٹ دیا جاتا ہے پس اندمال زخم کرتا ہے اور اسی طرح چھلکہ اور پتا اور شگوفہ کا جراحات کے لئے صلاحیت رکھتا ہے اور اسی طرح وہ جڑ اسکی جس کو چھلکہ کا اثر پہنچا ہو اور وہ چیز جو مثل آٹے کے اس سے جھڑتی ہے یہ دونوں مادہ خبیثہ کے دوڑنے اور پھیلنے کو منع کرتے ہیں خصوصاً جب ہموزن انیسون ملا کر جوشاندہ تیار کیا جائے اعضائے نفض موٹا چھلکا اس کا جب اوسکو ایک مثقال کسی جوشاندہ خواہ سرد پانی کیساتھ پئیں بلغم کو نکال دیتا ہے

دیودار جس کو ہندی میں چیڑ کا درخت کہتے ہیں **ماہیت** جنس ابہل سے ہے اسکو صنوبر ہندی کہتے ہیں اسکی لکڑیاں زرنباد کی لکڑیوں سے مشابہ ہوتی ہیں اسمیں تھوڑی سی حدت بھی ہوتی ہے۔ شیر دیودار وہ اس کا دودھ ہے حدت اسمیں ہوتی ہے تیزی اور تشنگی پیدا کرتا ہے **طبیعت** یبوست اسکی تیسرے درجہ میں اسکی حرارت سے زیادہ ہے **افعال و خواص** دودھ اس کا تیز ہے سوزش پیدا کرتا ہے جوہر میں اسکے قبض ہے **آلات مفاصل** استرخاء عصب اور فالج اور لقوہ کیواسطے اعلےٰ درجہ کی دوا ہے کہ اس سے افضل کوئی دوا نہیں۔ **اعضائے سر** دماغ کے امراض باردہ کو اور سکتہ کو اور صرع کو نفع کرتی ہے **اعضائے غذا** دودھ اس کا پیاس پیدا کرتا ہے۔ **اعضائے نفض** سنگ گردہ و مثانہ کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے طبیعت میں قبض پیدا کرتا ہے استرخاء مقعد اسکے آبزن میں بٹھانے سے زائل ہو جاتا ہے۔

دردی جس کو ہندی میں تلچھٹ کہتے ہیں **اختیار** افضل تریں دردی کے اقسام میں اور اسلم ہر ضرر سے وردی شراب کہنہ ہے پھر اسکے مشابہ اوس سرکہ کی تلچھٹ ہے جو زیادہ قوی ہو کہ بعد خشک کرنیکے تلچھٹ کو جلانیکی بھی حاجت ہوتی ہے اسطرح پر جس طرح سے سمندر پھین کو کسی کپڑے میں لپیٹ کر یا کسی برتن میں رکھکر گل حکمت کر کے جلاتے ہیں اسطرح دردی کو بھی جلانا چاہئے اور نہایت درجہ جلانے کا یہ ہے سفید ہو

جائے۔ اور باریک ریگ ہو کر اجزا اس کے الگ الگ ہو جائیں اسی طرح ہر ایک دردی کی یہی صورت کرنی چاہئے پس واجب ہے کہ جبتک دردی تر و تازہ ہو اس کے ساتھ وہی طریقہ جاری کریں کہ جو اس کے جلانے اور استعمال کرنے کیواسطے ضروری ہے مراد یہ ہے کہ دردی تازہ کو خشک کرکے جلانا چاہئے اسلئے کہ پرانی دردی کی قوت ضعیف ہو جاتی ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ اسکو بند برتن میں رکھکر ہوا سے محفوظ رکھیں اور کھلی ہوا میں اسکو نہ ڈالیں۔ کبھی دردی کو اسطرح پر دھوتے ہیں جسطرح طوطیا دھویا جاتا ہے **افعال و خواص** سرکہ کی تلچھٹ سب قسم کی تلچھٹ سے قوی زیادہ ہے اسکی جلا کی قوت کے ساتھ قبض ہے اور جلا دینے والی۔ اور جلانے کی قوت میں یہ بھی ہے کہ ایک دوسرے قوت سے عفونیت پیدا کرتی ہے وہی دردی جو بطریق مذکورہ بالا جلائی گئی ہو۔ **زینت** جلی ہوئی ردی رائیج ملا کر ان ناخنوں پر لگائی جاتی ہے جو فید ہو گئے ہوں پس انکے رنگ کو درست کر دیتی ہے **ارام و ثبور** دردی ناسوختہ اوس گرمی اور بھڑک کو بدن کی دور کرتی ہے جہاں خون آ کر بہت سا فراہم ہو گیا ہو اور ٹپک رہا ہو **اعضائے غذا** دردی ناسوختہ جب تنہا استعمال کیا جائے پہنچ کیواسطے مفید ہے اور آس کے ہمراہ بھی اسی طرح فائدہ کرتی ہے اور جو پھنسیاں کہ ان میں قرحہ نہ پڑا ہو ان کا شگافتہ کر دیتی ہے **اعضائے صدر** دردنا سوختہ اسادہ کے سیلان کو روکتی ہے جو بطرف معدہ کے آتا ہو **اعضائے نفض** جس وقت رحم کے باہر دردی ناسوختہ کا ضماد کیا جائے اجرائے حیض کو نفع کرے گی۔

دخان جس کو ہندی میں دھواں کہتے ہیں **ماہیت** اس میں جو ہر ارضی ہے اور لطیف ہے اور جس چیز کا دھواں ہوتا ہے اسی کے اختلاف جوہر سے دھوئیں کے افعال میں بھی اختلاف ہوتا ہے۔ تمام اقسام دھوئیں کے بنظر اپنے جوہر ارضی کے مجفف ہیں یعنی خشکی پیدا کرنیوالے اور تھوڑی سی ناریت بھی دھوئیں میں ہوتی ہے **اختیار** سب سے زیادہ تر قوت میں قطران کا دھواں اس کے بعد

زفت تر کا دھواں اس کے بعد میعہ کا دھواں اس کے بعد مرکی کا دھواں اسکے بعد کندر کا دھواں اسکے بعد بطم کا دھواں شاید کہ رال کا دھواں سب سے زیادہ قوی ہے **افعال و خواص** لطیف ہے مفتح ہے محلل ہے **اعضائے سر** کندر کا دھواں اور بطم کا دھواں سر کی دواؤں میں اور آنکھ کے قروح کی دواؤں میں داخل کیا جاتا ہے اور زیادہ بال جو آنکھ میں پیدا ہوتے ہیں اور سلاق کو منع کرتا ہے اور تاکل جو کسی مادہ خبیث کے سبب سے عارض ہو۔ اسکو اور وہ رطوبات آنکھ کے جنکے ہمراہ آشوب چشم نہ ہو اور گوشہ ہائے چشم کے قروح کو بھی منع کرتا ہے۔

وہ **قوبضم دال مہملہ و سکون داو دضم** قاف آخر میں واو ہے **ماھیت** جنگلی گاجر کا بیج ہو جسکا تفصیلی بیان حرف جیم میں جوزبری کے بیان میں ہو چکا ہے **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم ہے اور پہلے درجہ میں خشک ہے **افعال و خواص** نہایت درجہ کا مفتح ہے **اعضائے نفض** بول اور حیض کا ادرار کرتا ہے بہت نافع ہے۔ دم الاخوین میم مخفف ہے اور کم علم آدمی میم کو مشدد پڑھتے ہیں ہندی میں اسکو ہیرا دکھی اور رنگ برت کہتے ہیں **ماھیت** یہ عصارہ سرخ رنگ کا ہے مثل گوند کے اور مشہور ہے **طبیعت** حرارت اسکی کچھ زیادہ نہیں ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ سرد ہے لیکن خشکی اسکی دوسرے درجہ کی ہے **افعال و خواص** حبس کرتا ہے اور رزف خون کے منع کرتا ہے کسی مقام کا رزف کیوں نہ ہو **جراح اور قروح** قروح کو اور زخمہائے تازہ کو ملا دیتا ہے **اعضائے غذا** معدہ کو قوت دیتا ہے **اعضائے نفض** قبض پیدا کرتا ہے اور سحج یعنی خراش امعا اور شقاق مقعد کو نفع کرتا ہے **ابدال** بدل اس کا جیسا بعض لوگ گمان کرتے ہیں جملا احوال میں کاہو ہے۔

دند بفتح دال مہملہ و سکون نون جس کو ہندی میں جمالگوٹہ کہتے ہیں **ماھیت** چینی کا جمالگوٹہ اس کے دانہ چھوٹے چھوٹے پستہ کے برابر ہوتے ہیں اور سنجری

کے دانہ سرخ ریندڑی کے برابر ہوتے ہیں جنکے سروں پر چتیان پڑی ہوتی ہیں اور ہندی جمالگوٹہ چین کے جمالگھٹہ سے چھوٹا ہوتا ہے اور سنجری سے بڑا ہوتا ہے اور مغز جمالگوٹہ اغبر مائل بزردی ہوتا ہے مغز جمالگوٹہ کی خاصیت یہ ہے کہ پرانا ہونیکے بعد اسمیں سمیت آجاتی ہے اور بہت کم ہوتے ہوتے بالکل نیست و نابود ہو جاتا ہے حالانکہ وہ اسی **ملک** میں ہے جہاں پیدا ہوا ہے **اختیار** چینی جمالگوٹہ بہت اچھا ہے اور قوت بھی اسکی زیادہ ہے اسکے بعد ہندی اور سنجری بہت خراب ہوتا ہے کہ دیر میں عمل کرتا ہے اور کرب پیدا کرتا ہے مڑوڑ پیٹ میں اس کے کھانے سے ہوتی ہے واجب ہے کہ چینی جمالگوٹہ کے چھلکے لوہے سے چھیلے جائیں اور ہونٹھ سے اسکو نچھوئیں اسلئے کہ ہونٹھ کی سرخ رنگ کو اڑا دیتا ہے اور ہونٹھ پر سفیدی ایسی پیدا کرتا ہے جیسے برص کی جب چھلکا اس کا اتار لیا جائے اس چھلکے میں سے ایک چیز مثل زبان کے۔ باریک نکلتی ہے جسکا وزن مرتب نصف حبہ کے ہوتا ہے پس واجب ہے کہ اوس زبان کو پھینک دیں اور مغز جمالگوٹہ کو لے لیں **طبیعت** چوتھے درجہ کا گرم خشک ہے **زینت** جمالگوٹہ کا جلاب لینا ایسی دوائیں ملا کر جو لین ہوں اور اسکی تیزی کو نرم کر دیں بالوں کی سیاہی کو محفوظ رکھتا ہے **اعضائے نفض** مسہل باقراط ہے مقدار شربت اوسکی ڈیڑھ سرخ تک ہے۔ انھیں رطوبات کو اور سودا اور بلغم کو جو مفاصل میں ہوں نکالتا ہے۔ اور سوائے سرد مقام کے اور سوائے سرد مزاج کے اور کسی کو اس کا پلانا جائز نہیں۔ بیشتر لوگ جمالگوٹہ کے پلانے پر بقدر دو انگ کے جرات کر چکے ہیں مگر اس شخص کیواسطے جسکا مزاج قوی ہو اور برداشت مسہل کی کر سکتا ہو۔ واجب ہے کہ جمالگوٹہ کو خوب کوٹ کر اور چھان کر نشاشتہ اور تھوڑی سی زعفران ملا کر استعمال کریں اور اگر اور قسم کی ادویہ مسہلہ ملانے کا ارادہ ہو پس مناسب نہیں ہے کہ اسمیں افتیمون کو ملائیں اور ہر ایک دوائے مسہل کو بلکہ واجب ہے کہ اسمیں ایسی دوائیں ملائیں جیسے تربد یا شیرانجیر یا عصارہ افسنتین یا حب النیل یا کرکم بقدر دو خمس کے یا کم اس سے۔

دم جس کو ہندی میں خون کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہے۔آدمی کا خون اور سور کا خون ہر خاصیت میں مشابہ ہے اور اسی طرح گوشت بھی دونوں کا ہر ایک اثر میں قریب قریب ہے یہانتک کہ ایک آدمی انسان کا گوشت برسر بازار فروخت کرتا تھا اور بیان یہ کرتا تھا کہ سور کا گوشت ہے اور یہ بات مدت تک مخفی رہی اور کسی کو معلوم نہ ہوا جبتک کہ اس گوشت میں آدمی کی انگلیاں نہ پائیں گئیں۔اطبا کہتے ہیں جس شخص کا یہ ارادہ ہو کہ آدمی کے خون پر کسی نفع اور ضرر کا تجربہ کرے اسکو لازم ہے کہ سور کے خون پر تجربہ کرے اسلئے کہ اگرچہ سور کا خون قوت میں آدمی کے خون سے زیادہ ضعیف ہے مگر شبیہ شبیہ آدمی کے خون کی ہے۔ہم چند باتیں جو خون کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ اکثر ان میں سے معتمد نہیں ہے اور انھیں وہ باتیں بھی ہیں جو معتمد ہیں **اختیار** جس خون کا دوا میں استعمال کیا جائے لازم ہے کہ ایسے جانور کا وہ خون ہو جو صحیح وسالم ہو اور ہر طرح کی آفات جسمانی سے خالی ہو کوئی خلط اور اس کے رنگ پر غالب نہ ہو اور نہ عفونت کسی قسم کی اُس کے بدن مین ہو **افعال وخواص** گھوڑے کا خون اخلاط کو جلا دیتا ہے اور عفونت پیدا کرتا ہے اور ہر قسم کا خون بدشواری ہضم ہوتا ہے خصوصاً گاڑھا خون کسی جانور کا کیوں نہ ہو **زینت** خرگوش کا خون گرما گرم بہق پر اور جھاں پر لگانے سے نفع کرتا ہے اور شپرک کا خون جیسا کہ لوگ کہتے ہیں بال اوگنے کو منع کرتا ہے۔اور میرے نزدیک یہ قول صحیح نہیں ہے اور لیکن سبز مینڈک کا خون اور ملخ کا خون البتہ بالوں کے اگنے کو زیادہ منع کرتا ہے۔خشاف کا خون جیسا لوگ کہتے ہیں پستان کو اپنی حالت پر سخت اور گول اور اونچی محفوظ رکھتا ہے اور ڈھلنے نہیں دیتا ہے یہ بھی خاصیت ہم کو تحقیق نہیں ہوئی **اورام اور ثبور** ریچھ کا خون اورام گرم کو بہت جلد پختہ کر دیتا ہے اسی طرح پر بکری کا خون اور بعد بستہ ہو جانے خون کے استعمال کیا جاتا ہے اور حیض کا خون جیسا کہ لوگ کہتے ہیں ورم حمرہ پر لگایا جاتا ہے۔ اور بیل کا خون جیسا کہ لوگ کہتے ہیں ورم حمرہ پر لگایا جاتا ہے۔اور بیل خون گرما گرم

اورام سخت سوداوی پر لگایا جاتا ہے خرگوش کا خون گرم گرم ثبور پر رکھا جاتا ہے **آلات مفاصل** حیض کا خون نقرس پر ٹپکایا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے **اعضائے سر** کبوتر کا خون اور ورشان یعنے کبوتر صحرائی کا اور باز کا خون گرم گرم اس رگڑ اور چھل جانے پر جلد کے لگایا جاتا ہے جو ہاشمہ اور آلمہ کہلاتی ہے جس میں ہڈی ٹوٹ گئی ہو اور درد زیادہ ہو پس جو ورم کہ چوٹ لگنے اور گر پڑنے سے پیدا ہوتا ہے اس کو منع کرتا ہے مگر اس خون کو نیم گرم روغن گل ملا کر لگاتے ہیں۔ جالینوس کہتا ہے کہ یہ فائدہ فقط اس کے نیم گرم ہونے سے پیدا ہوتا ہے خون کا کچھ اثر اس میں نہیں ہے اگر خون نہ ملایا جاوے اور فقط روغن گل کا نیم گرم استعمال کیا جے جب بھی یہی فعل کریگا۔ اس طرح وہ بھی اثر ہو جو مرغی کے خون کا لوگوں نے بیان کیا ہے۔ گدھے کا خون حجابی نکسیر کو روکتا ہے اور صحرائی کچھوے کا خون شراب ملا کر مرگی کو فائدہ کرتا ہے۔ اسی طرح خروف یعنے بھیڑے کا خون کہتے ہیں کہ بزغالہ کا خون مرگی کو نفع کرتا ہے اور یہ بھی صحیح نہیں ہے جالینوس نے کہا ہے کہ یہ اثر اس خون میں اس سبب سے نہیں ہے۔ کہ اس میں تقطیع قوی نہیں ہے اور میں کہتا ہے ہوں شاید اگر یہ بات تجربہ میں صحیح بھی ہوئی تو اس کی قوت ظاہری کی طرف منسوب نہ ہوگی بلکہ کسی خاصیت کی طرف نسبت دیجاوے گی جو اس خون میں ہے **اعضائے چشم** گوہ اور ساہی کا خون خواہ اور جانور وجو مشابہ چھپکلی کے ہوتا ہے بصارت کو قوت دیتا ہے گرگٹ کا خون زیادہ بال جمنے کو منع کرتا ہے اور اسی طرح سبز مینڈک کا خون جیسا لوگ کہتے ہیں مگر تجربہ سے نہیں ثابت ہوا اور کبوتر کا خون اور ورشان اور باز کا خون خصوصاً اُن پرندوں کی ان رگوں کا خون جو بازوں پر ہیں طرفہ چشم پر ٹپکایا جاتا ہے اس طرح فاختہ کے اقسام کا خون۔ اس طرح اگر ان پرندوں کے پروں کی جڑیں جو خون آلودہ ہوں دبا کر ان کی رطوبت ٹپکائی جائے طرفہ کو زائل کردیگی جالینوس کہتا ہے کہ اس دوا کے علاوہ اور دوا ایسی ہے کہ اس کی ہم کو حاجت نہیں **اعضائے نفس** وصدر بوم کا خون ربو کو مفید ہے اسی طرح

ہے اور قبض میں بھی اور بہی کا روغن بھی اسی طرح کا ہے اور بابونہ کے روغن میں حرارت اعتدال کے ساتھ ہے اور سویا کو روغن بھی مشابہ روغن بابونہ کے ہے مگر اس سے گرم زیادہ ہے اور نرگس کا روغن قوت میں قریب اسی کے ہو**افعال وخواص** میں مثل سویا کے روغن کے ہے لیکن بواس کی اس سے تیز ہے پس سر میں لگانے کے قابل نہیں ہے جیسا سویا کا روغن اقابل ہے۔بنفشہ کے روغن یں قبض نہیں ہے مگر کسی قدر تبرید ہے۔سداب کا روغن محلل ہے ہم اس مقام پر روغن بنانے کی ترکیب نہ بیان کریں گے بلکہ اس کو قرابادین میں بیان کرینگے اور نہ ان روغنون کا ذکر کرینگے جو بہت سی دواؤں سے مرکب ہوتے ہیں جیسے روغن قسط اور روغن دارشیشعان اور نہ اُن مرکب روغنون کے بنانیکی ترکیب اور نہ ان کے منافع کا ذکر سوائے قرابادین کے او رکسی جگہ کریں گے۔

افعال وخواص روغن بادام۔خصوصاً روغن بادام تلخ مفتح ہے ارہی کے اور سیب کے روغن یں قبض وتبرید کی خاصیت ہے بابونہ کا روغن درد کے اقسام میں سکون پیدا کرتا ہے تکالیف کو دور کر دیتا ہے بخارات کی تحلیل کر دیتا ہے۔روغن سوسن ملین ہے اعضاے کی تقویت کرتا ہے منضج ہے دردون میں سکون پیدا کرتا ہے۔آس کا روغن اعضا کو مضبوط اور قوی کر دیتا ہے تبرید اس کی بہی کے روغن سے زیادہ ہے اور جو مادہ کھنچ کھنچ کر کسی طرف آتے ہوں اور ان کو روک دیتا ہے سداب کا روغن زیادہ محلل اور مفتح ہے اور یہ روغن مثل دہن الغار کے ہے گرم اس سے زیادہ ہے یہ دونوں روغن پرانے درد میں سکون پیدا کرتے ہیں ریاح کی تحلیل کرتے ہیں روغن قسط اختلاف احوال دبا میں اپنی خوشبو کے سبب سے یہ نفع کرتا ہے کہ ہوا کی بو کو پاکیزہ کر دیتا ہے اور قاذورات کی بدبو کو دور کر دیتا ہے زینت دہن الغار بالخورہ کو مفید ہے۔روغن آس بالوں کی جڑوں کو مستحکم کرتا ہے اور تقویت دیتا ہے اور بالوں کو سیاہ کرتا ہے۔روغن قسط جوانی کے آثار کو بالوں میں محفوظ رکھتا ہے روغن بادام خصوصاً بادام تلخ کا روغن

ہمراہ شہد اور اصل السوس کے موم کو پگھلا کر اگر لگایا جائے چہرہ کی جھائیں اور نشانات وغیرہ کو نفع کرتا ہے اور اگر کسی مطبوخ میں پکا کر بفا اور بوسی جو سر میں ہوتی ہے اسپر لگایا جائے نفع کریگا رینڈی کا تیل برش اور کلف کے واسطے بہتر ہے۔ میتھی کا تیل جو رنگ جلد کا فاسد ہو گیا ہو اسکے واسطے اچھا ہے خصوصاً آنکھ کے گردے میں **اورام و ثبور** روغن بادام ان اورام کو مفید ہیجو کو نگی عضو سے پیدا ہے ہوں روغن سوسن پرانے صالبت کی تحلیل کر دیتا ہے **جراح وقروح** رینڈی کا تیل ثبور غلیظہ اور تر کھجلی کو مفید ہے اور میتھی کا تیل سعفہ کو نفع کرتا ہے روغن آس قروح کو مفید ہے روغن قسط بہت جلد خشک و تر کھجلی کو دور کر دیتا ہے **آلات مفاصل** روغن بادام دنی یعنی کونگی اعضا کو مفید ہے۔ روغن بوبونہ ماندگی کو دور کر دیتا ہے روغن سوسن و تیز روغن شبت بھی یہی نفع کرتا ہے ایضاً جس کو سردی نے ستایا ہو اسے بھی مفید ہے **اعضائے سر** روغن بادام دردسر کو مفید ہے اور کان کی دھمک اور کان کا گونجنا جس کو طنین کہتے ہیں اور کان کے صفیر کو فائدہ کرتا ہے روغن بادام تلخ کا نفع زیادہ ہے کہ لطیف ہے اور اکثر اس کا نفع کان میں اور جو سدے کان میں پڑتے ہیں اور طنین گوش اور وہ کیڑے جو کان میں پیدا ہوتے ہیں اُن سب کو مفید ہے۔ روغن گل التہاب دماغ کے واسطے بہت عمدہ ہے اور شروع ظہور ورم کا جب ہو اس وقت خوب فائدہ کرتا ہے اور دماغ کی قوتوں کو اور فہم کو مفید ہے اور مائل باعتدال ہے اس واسطے جالینوس مدعی ہے کہ جس بدن کو زیادہ سردی پہنچ گئی ہو اس کو گرم کر دیتا ہے اور جن بدن کو گرمی کا اثر پہنچا ہو اس کو سرد کر دیتا ہے۔ میرا ظن غالب جالینوس کے اس حکم میں یہ ہے کہ روغن گل ابدان گرم کی تعدیل زیادہ کرتا ہے بہ نسبت سرد بدن کے گرم کرنیکی دہن الغار روغن سداب یہ دونوں پرانے دردہائے سر کے واسطے عمدہ ہیں۔ میتھی کا روغن بفا کو مفید ہے رینڈی کا تیل قروح سر کے واسطے مفید ہے اور ان اورام کو جو سر میں پیدا ہوتے ہیں اور کان کے درد کو **اعضائے غذا** روغن بادام طحال کے واسطے عمدہ چیز ہے معدہ پر گرانباری کرتا

ہے **اعضائے نفض** اونگن کا تیل اور روغن قرطم دونوں دست آور ہیں۔ روغن گل کبھی دست لاتا ہے جس وقت کوئی مادہ ایسا پاوے جو محتاج پھسلانے کا ہو اور کبھی صفراوی دستوں کو بند کر دیتا ہے ریڈی کا تیل سہل ہے اور کدو دانہ کا نکال دیتا ہے روغن بادام گردہ کے درد کو اور پیشاب کے رک رک کر آنے کو اور پتھری کو مثانہ کے درد کو اور رحم کے درد اور اختناق رحم کو مفید ہی روغن سوسن تسہیل ولادت کرتا ہے اور درد ہائے رحم میں تسکین دیتا ہی پلایا جائے یا حقنہ کیا جائے اور ان سب چیزوں کیواسطے میتھی کا تیل بھی نافع ہے اور صلابت رحم اور رحم کے دبیلہ کو اور دشواری ولادت کو بھی مفید ہی ریڈ یکا تیل ورم مقعد اور رحم کے منہ مل جانے کو رحم کے الٹ جانے کو اور دشواری ولادت کو نفع کرتا ہے **حمیات** بالونہ کا تیل ان پتوں میں بہتر ہے جو زمانہ دراز سے آتے ہیں یا جنکی نوبت دیر تک ٹھہرتی ہو بہ نسبت روغن گل کے اور سویا کا تیل لرزہ کیواسطے بہتر ہے **ابدال** بدل روغن بلسان کا مرتازہ ہے تر چیزوں میں یا ہموزن اس کے روغن وادی ہے مع نصف وزن اس کے روغن تارجیل اور چہارم وزن اسکے کا دہن الغار ہے اور بدل روغن نیلوفر کا روغن گل ہے اور روغن بنفشہ اور بدل روغن بیدانجیر کا روغن ترب ہے یا روغن کتان مگر روغن کان میں عکس نہیں ہے یعنی اس کا بدلہ ریڈی کا تیل نہیں ہوسکتا۔

دراج بضم دال مہملہ و فتح رائے مہملہ مشدد آخر میں جیم جس کو ہندی میں تیتر کہتے ہیں اختیار تیتر کا گوشت کبک اور فاختہ کے گوشت سے اچھا ہے اور نہایت معتدل اور زیادہ لطیف ہے اور خشکی میں اسکے تدرو کے گوشت سے زیادتی ہے اور حرارت اسکی اس کے گوشت سے کم ہے **اعضائے سر** تیتر کا گوشت دماغ کو بڑھاتا ہے اور فہم کو زیادہ کرتا ہے **اعضائے نفض** تیتر کا گوشت منی زیادہ کرتا ہے **دارکیر** شاید یہ وہی دوا ہے جس کو بعض لوگ ہندی زبان میں تالیسپر کہتے ہیں اور بعضے جاوتری کہتے ہیں اور اصل کتاب قانون میں دارکیر لکھا ہے

ماہیت یہ ایک چھلکہ ہے جو ہند سے آتا ہے زبان کو زیادہ سمیٹتا ہے **افعال و خواص** قابض ہے **اعضائے نفس** نفث الدم کو اور ذات الجنب کو مفید ہے آواز کو صاف کرتا ہے **اعضائے نفضا** نتون کے قرحہ کو مفید ہے

دروفسطارنس ۔ ماہیت اسکی یہ ہے کہ ایک چیز پرانے درخت پر بلوط کے لپٹتی ہے نرگس کے مشابہ ہوتی ہے اور اس سے چھوٹی ہوتی ہے اور نوک دار بھی اس سے کمتر ہوتی ہے اسکی جڑیں مشبک سوراخ دار ہوتی ہیں جسکے مزہ میں شیرینی تیزی اور تلخی قبض کے ہمراہ ہوتی ہے یعنی زبان کو کس قدر کاٹیہے اور اسمیں ایک قوت عضونت پیدا کرنے کی بھی ہے۔ **طبیعت** گرم ہے اور حرارت اسکی قوی ہے اور خشک ہے **زینت** بالوں کو پتلا کر دیتی ہے اور بالوں کو تراش ڈالتی ہے اور اڑا دیتی ہے بسبب اپنی رطوبت کے اور تیزی کے **آلات مفاصل** لقوہ کو اور فالج کو مفید ہے۔

حرف الہاء

یعنی جن دواؤں کے شروع میں ہائے ہوز آتی ہے انکا بیان۔

ھیوفاریقون۔ماھیت اسکی یہ ہے کہ پتلی پتلی شاخیں اور کلیاں ملی ہوئی کھلائی ہوئی ہوتی ہیں اور دانہ زرد زرد سرخی مائل بشکل ساق کے ہوتے ہیں مگراتنی سرخ نہیں ہوتی **اختیار** جالینوس کہتا ہے کہ اسکے درخت کے جرم کو پلاتے ہیں اور فقط اس کے پھول کے پلانے پر اقتصار کرتے ہیں **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم ہے اور آخر درجہ میں خشک ہے **افعال و خواص** ملطف ہے اور مفتح ہے اور مذیب یعنی پگھلانے والی اور محلل **ورم و ثبور** سر دورم اور سخت سوداوی درم جو بڑے خوفناک ہوں ان کو مفید ہے **جراح اور قروح** اسکی پتی کا ضماد آگ کے جلے ہوئے کو نفع کرتا ہے اور بڑے بڑے زخم اور خراب قروح کی دواؤں میں داخل کیا جاتا ہے جب اسکو کوٹ کر سفوف اس کا ان قروح پر جو ڈھیلے ہوں اور متعفن ہوں چھڑ کا جائے نفع کرگا **آلات مفاصل** وجع الورک وعرق النسا کو کسی شراب

میں پکا کر فائدہ کرتا ہے خصوصاً اگر چالیس روز برابر پیا جائے کہ عرق النسا کو بالکل دور کر دیتا ہے **اعضائے نفض** اور ادرار بول کرتا ہے اور حیض کا ادرار بنظر اپنی خاصیت کے کرتا ہے۔ اور پھل اس کا مسہل سودا ہے **ابدال** بدال اس کا ہموزن اس کے اذخر ہے اور ہموزن اس کے بیخ کبر ہے **ہلیج جس کو** ہندی میں ہڑ کہتے ہیں **ماھیت** اسکی مشہور ہے ایک قسم اسکی زرد کچی ہوتی ہے ایک قسم اسکی سیاہ ہے جو ہندی ہوتی ہے اور یہ قسم ہلیلہ کی خوب پختہ ہوتی ہے اور ہلیلہ زرد سے اسکے دانے بڑے بڑے اور موٹے موٹے ہیں اور ایک قسم اسکی کابلی ہوتی ہے وہ سب سے بڑی ہے ایک قسم اسکی چینی ہوتی ہے وہ پتلی اور سبک ہوتی ہے **اختیار** بہتر قسم اسکی وہی ہے جو چھوٹی ہے اور زرد ہو اور مائل سبزی ہو وزنی ہو اندر سے بھرتو ہو سخت ہو اور کابلی کی عمدہ قسم وہ ہے جسکے دانہ موٹے ہوں اور اتنی بھاری ہو کہ پانی میں ڈوب جائے اور مائل بسرخی ہو اور چینی کی عمدہ قسم وہ ہے جس میں نوک نکلی ہو۔ **طبیعت** کہتے ہیں کہ زرد ہلیلہ سیاہ سے زیادہ گرم ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہلیلہ ہندی کی برودت کابلی سے کمتر ہے اور سب قسمیں اسکی سرد ہیں پہلے درجہ میں اور خشک ہیں دوسرے درجہ میں **افعال و خواص** سب قسمیں ہلیلہ کی صفرا کی حدت کو بجھا دیتی ہیں اور صفرا کی ضرر سے نفع کرتی ہیں **زینت** ہلیلہ سیاہ رنگ کو صاف کر دیتا ہے **اورام اور ثبور** کل ہلیلہ کے اقسام جذام کو نفع کرتے ہیں **اعضائے سر** ہلیلہ کابلی حواس کو نفع کرتا ہے اور حافظہ کو اور عقل کو اور درد سر کو بھی فائدہ کرتا ہے۔ **اعضائے چشم** ہلیلہ زرد اس آنکھ کو فائدہ کرتا ہے جس میں استرخا آ گیا ہو اور ان ہواد کو دفع کرتا ہے جو آنکھ کی طرف بہکر آئے ہوں جب بطور سرمہ کے لگایا جائے **اعضائے نفس و صدر** خفقان کو اور توحش کو پلانے سے نفع کرتا ہے **اعضائے غذا** اطحال کے درد کو رفع کرتا ہے اور جملہ آلات غذا کو مفید ہے خصوصاً دونوں قسمیں ہلیلہ کی جو سیاہ ہیں یہ دونوں معدہ کی تقویت کرتی ہیں خصوصاً ان دونوں کا

مربی اور غذا کو ہضم کر دیتی ہیں اور معدہ کی برداشت غذا وغیرہ کو قوی کر دیتی ہیں اس سبب سے کہ معدہ کی جلد کو مضبوط کر کے اور جو کچھ فضول معدہ میں ہوں ان کا تنقیہ کر کے اور باقی ماندہ رطوبات کو خشک کر کے معدہ کے اندرونی مقامات اور اجزا کو قوت دیتی ہیں۔ ہلیلہ زرد دباغت معدہ کی خوب کرتا ہے اور ہلیلہ سیاہ بھی اسی طرح کا ہے اور ہلیلہ چینی جو فعل کرتا ہے ضعیف ہوتا ہے۔ ہلیلہ کابلی استسقاء کو نفع کرتا ہے **اعضائے نفض** ہلیلہ کابلی اور ہلیلہ ہندی اگر زیت میں بھونے جائیں قبض پیدا کرتے ہیں اور ہلیلہ زرد صفرا کا مسہل ہے اور تھوڑے سے **بلغم** کو بھی نکالتا ہے۔ اور ہلیلہ سیاہ مسہل سودا ہے اور بواسیر کو نفع کرتا ہے اور ہلیلہ کابلی سے **بلغم** اور سودا کا مسہل ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہلیلہ کابلی۔قولنج کو نفع کرتا ہے۔مقدار شربت ہلیلہ کابلی کی مسہل کیواسطے جو بھگوتے ہیں پانچ سے گیارہ درم تک اور خشک ہلیلہ کابلی کی مقدار شربت دو درم تک ہے میں کہتا ہوں کہ اس سے زیادہ بھی دے سکتے ہیں اور ہلیلہ زرد کے بارہ میں میں کہتا ہوں کہ دس درم تک دینا چاہیے اور زیادہ بھی کوٹ کر پانی میں بھگو کر دیا جاتا ہے **حمیات ہلیلہ کابلی** پرانی تپوں کو مفید ہے۔

ھیل بوا جس کو ہندی الائچی کہتے ہیں **ماھیت** یہ وہی خیر بوا ہے اور قاقلہ یعنی بڑی الائچی سے اسمیں لطافت زیادہ ہے **طبیعت** پہلے درجہ میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے۔ **خواص** لطیف ہے۔ **اعضائے غذا** جگر اور معدہ بارد کو قوی کرتا ہے اور طعام کو ہضم کرتا ہے۔

ھزار چشان جس کو فارسی میں کبانہ دہن کشاد کہتے ہیں **ماھیت پھل** اس کا مشابہ حناقید کے جوزی رنگ کا ہوتا ہے اور دباغت کرنیوالے چمڑے کے اس کا استعمال کرتے ہیں اور جو چیز ضادلہ کے پاس ہوتی ہے لکڑی کے ٹکڑے ہوتے ہیں مشابہ شفتالو کے۔ چباتے وقت پہلے تو اس کا کچھ مزہ معلوم نہیں ہوتا اس کے بعد کسی قدر تلخی ظاہر ہوتی ہے عنقریب ہم اسکا بیان باب فاشرا میں پورا کریں

گے۔

ہندبا جس کو ہندی میں کاسنی کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہے صحرائی بھی ہوتی ہے اور بستانی بھی۔ کاسنی کی دو صفتیں ہیں چوڑی پتی کی اور باریک پتی کی اور یہ دوسری قسم کاہو کی قائم مقام ہے مگر حال یہ ہے کہ بموجب قول اطبایہ کاسنی اپنے خصال اور افعال میں اس سے جدا ہے۔ اور میرے نزدیک یہ بات ہے کہ یہ کاسنی تفتیح میں کاہو پر فوقیت رکھتی ہے اور سدہ ہائے جگر کی تفتیح میں اسکی منفعت کاہو سے زیادہ ہے اگرچہ حرارت کے بجھانے میں اور غذا دینے میں کاسنی کاہو سے کم ہے **اختیار** جگر کیواسطے زیادہ تر نافع وہی کاسنی ہے جو تلخ زیادہ ہو **طبیعت** کاسنی اوردرجہ میں سرد ہے اور خشک کاسنی اول درجہ میں یابس ہے اور تروتازہ کاسنی آخر درجہ اول میں تر ہے اور بستانی کاسنی کی برودت اور رطوبت زیادہ ہے۔ کبھی گرمیوں میں کاسنی کی تلخی بڑھ جاتی ہے پس مائل بحرارت ہوجاتی ہے بوجہ بے اثر ہونیکے اسکو اختیا نہ کرنا چاہیے یعنی جب اسکی تلخی زیادہ ہوجائے تفتیح سدہ جگر میں اسکو نہ دینا چاہیے صحرائی کاسنی میں رطوبت بہت کم ہے اور ترخشقوق بھی اسی کو کہتے ہیں **افعال و خواص** سدہ ہائے احشا اور سدہ ہائے عروق کی تفتیح کرتی ہے اور اس میں قبض مناسب بھی ہے اور کچھ زیادہ قبض نہیں ہے۔ آب کاسنی سفیدہ اور سرکہ ملا کر طلا کرنا عجیب اثر دار ہے سرد کرنے میں اس عضو کو جسکی تبرید منظور ہو **آلات مفاصل** نقرس پر اس کا ضماد کیا جاتا ہے **اعضائے چشم** گرمی سے جو آنکھ میں آشوب ہو اوسکو فائدہ کرتی ہے۔ صحرائی کاسنی کا دودھ بیاض چشم کا مجلی ہے **اعضائے نفس و صدر** آرد جو کے ہمراہ خفقان کیواسطے اس کا ضماد کیا جاتا ہے قلب کی تقویت کرتی ہے جب کاسنی کے پانی میں املتاس کو گھول کر غرغرہ کریں ورم حلق کو فائدہ کرے گا **اعضائے غذا** متلی میں اور صفرا کیہیجان میں سکون پیدا کرتی ہے اور معدہ کی تقویت کا فعل بھی اس سے ہوتا ہے کاسنی بہت اچھی دوا ہے اوس کیواسطے جسکا مزاج گرم ہوگیا ہو جنگلی

کاسنی معدہ کیواسطے بستانی سے اچھی ہے۔ کہتے ہیں کہ کاسنی ہر مزاج کے جگر کو مناسب ہے جگر گرم کوتو نہایت موافق ہوتی ہے اور جگر سرد کو بھی مضر نہیں جسطرح اور سرد طبیعت کے ساگ ضرر کرتے ہیں **اعضائے نفض** جب سرکہ کے ساتھ استعمال کیا جائے روانی شکم کو بند کر دیتی ہے خصوصاً اگر جنگلی کاسنی کا ساگ سرکہ کے ساتھ کھایا جائے۔

حمیات چھوتے لرزہ کو یا چوتھے دن جو تپ آتی ہو اسکو مفید ہے اور جتنی سردیتیں ہیں انکو بھی مفید ہے **سموم** جب کاسنی کا ضماد اسکی جڑ سمیت پیسکر بچھو اور ہوام اور زنبور اور سانپ اور سام ابرص کے کاٹنے پر لگائیں نفع کرے گا اور اسی طرح سویق جو کے ہمراہ۔ **ھلیون** بفتح ہا و سکون لام وضم یا جس کو ہندی میں نا کردن کہتے ہیں **طبیعت اسکی جالینوس** کے نزدیک معتدل ہے اسنے کہا ہے کہ ہلیون میں اسخان اور تبرید دونوں میں سے کوئی فعل ظاہر نہیں ہوتا مگر صحرائی ہلیون میں میں کہتا ہوں کہ ہلیون سے حرارت جدا نہیں ہوتی اور جسقدر اسمیں سختی آجاتی ہے اسکی حرارت بڑھتی جاتی ہے۔ ہلیون پر ایک دودھ زہر دار نمایاں ہوتا ہے جسمیں بڑی لذع ہوتی ہے **افعال و خواص** قوت اسکی جلا کرنیوالی ہے جملہ اندرونی اعضا کے سدون کی تفتیح کرتی ہے خصوصاً وہ ہلیون جو سنگلاخ زمین میں پیدا ہو۔

آلات مفاصل ہلیون کا جوشاندہ درد پشت اور عرق النسا کیواسطے پیا جاتا ہے **اعضائے سر** ہلیون کی جڑ کو جس وقت سرکہ میں جوش دیں اور اسی طرح خود ہلیون کی جڑ اور اسکا تخم یہ سب دانت کے درد کیواسطے جید ہے **اعضائے غذا** سدہ ہائے جگر کی تفتیح کرتی ہے یرقان کو فائدہ کرتی ہے اور اسمیں کسی قدر متلی پیدا کرنیکی قوت ہے **اعضائے نفض** روفس نے خیال کیا ہے کہ ہلیون قبض پیدا کرتی ہے اور شاید گمان روفس کا اس سبب سے ہو کہ ہلیون سے ادرار ہوتا ہے اور

سوائے روفس کے ایک اور شخص کہتا ہے کہ ہلیون کو اوبال کر جب پلائیں تلئین پیدا کرتی ہے اور اکثر اطبا کا یہ قول ہے کہ ہلیون قولنج بلغمی اور ریح کو دفع کرتی ہے۔ ہلیون کی جڑ ونکا جوشاندہ اور اربول کرتا ہے اور دشواری سے جو پیشاب آتا ہو اسکو نفع کرتا ہے اور منی کو زیادہ کرتا ہے اور باہ کو بڑھاتا ہے اور حاملہ ہونے میں جو دشواری ہو اسکو نفع کرتا ہے اسی طرح تخم ہلیون کا جس وقت حمول کیا جائے ادرار حیض کرتا ہے اور سدہ ہائے گردہ کی تفتیح کرتا ہے سموم ہلیون کا جوشاندہ کتوں کا قاتل ہے جیسا لوگ کہتے ہیں بہت فائدہ کرتی ہے۔

ہر طمان بضم ہا و سکون رائے مہملہ و فتح طائے **حطی ماہیت** یہ ایک دانہ ہے قوت اسکی مثل جو کی قوت کے ہے بلکہ یہ دانہ بیچ میں جو اور گیہوں کے دانہ کے قد و قامت میں ہوتا ہے اور ستو اسکا اور دلیا اس کا جو کے ستو اور جو کے دلیا سے زیادہ قابض ہے مترجم مجھے ایسا گمان ہے کہ یہ وہی دانہ ہے جس کو ہماری زبان میں اندرجو کہتے ہیں **طبیعت** معتدل ہو مائل برطوبت **افعال و خواص** تجفیف بدون لدغ کے کرتا ہے اور اسمیں تحلیل کے ہمراہ قبض بھی ہے **ہیوفا سطنداس** یہ عصارہ اس نبات کا ہے جس کو لحیۃ التیس کہتے ہیں یہ عصارہ بارد اور قابض ہوتا ہے اس کا ذکر ہم لت لحتیہ التیس میں کرینگے طبیعت اسکی سرد مائل بہ یبوست ہے۔

ہرنوہ۔ ماہیت اسکی یہ ہے کہ مرچ کے مشابہ ہوتی ہے مگر زردی مائل خوشبو اسکی مشابہ عود کی خوشبو کے ہوتی ہے بلاد سقالیہ سے لائی جاتی ہے **طبیعت** معتدل ہے **ہوفیلوسن** یہ فس الحمار ہے اس کا ذکر باب الخامین کیا جائیگا یہ ایک قسم کا جنگلی ساگ ہے **طبیعت** اسکی سرد تر ہے اور اسمیں تجفیف اور تھوڑی سی تسخین ہے **افعال و خواص** اس میں قبض ہے۔ **ہشت دہان** یہ ایک قسم عود ہندی کی مشہور ہے اسکی خاصیت یہ ہے کہ نقرس کو فائدہ کرتی ہے۔

سے جن دواؤں کا شروع ہے اس کا بیان۔

وسمہ یہ نیل کی پتی ہے **طبیعت** آخر درجہ اول میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے **افعال و خواص** اسمیں قبض ہے اور جلا کی قوت اس میں ہے **زینت** بالوں کا خضاب اس سے کیا جاتا ہے۔

ورد جس کو ہندی گلاب کہتے ہیں **ماھیت** یہ مرکب جوہر مادی اور جوہر ارضی سے ہے اور اسمیں تیزی اور قبض یعنی گرفتگی زبان اور تلخی اور تھوڑی سی شیرینی ہے اور اوسکی **ماھیت** میں حرارت کے توڑ ڈالنے کی قوت ہے اوس چیز کے سبب سے جسکے پائے جانے سے اسمیں شیرینی اور تلخی پیدا ہوئی ہے مراد یہ ہے کہ اسی چیز نے اسکو شریں اور تلخ کیا ہے اور اسکی حرارت بھی توڑدی ہے گلاب میں ایسی لطافت ہے جو اسکے قبض کو نافذ کردیتی ہے۔ اکثر گایہ گلاب زکام پیدا کرتا ہے۔ تلخی کی قوت اسمیں اسیوقت تک رہتی ہے جب تک پھول تازہ ہے اور خشک نہ ہوجائے پھر جب خشک ہو جائے اسکی تلخی کی قوت کم ہوجاتی ہے اسیواسطے تازہ پھول اس کا دست آور ہے جب بمقدار دس درہم کے پیا جائے۔ جس گلاب کا نام۔ ورد منتن ہے وہ گرم ہے اور بیج اسکی مثل عاقرقرحا کے محترق ہوتی ہے **طبیعت جالینوس** کہتا ہے کہ ورد میں زیادہ برودت بہ نسبت ہمارے نہیں ہے یعنی انسان کے بدن میں زیادہ برودت نہیں پیدا کرتا ہے اور یہ بھی جالینوس کا قول ہے کہ مناسب ہ کہ درجہ اول میں گلاب کی برودت ہو۔ اور میں کہتا ہوں کہ یبوست اسکی اول دوم میں ہے خصوصاً سوکھے ہوئے گلاب کی **افعال و خواص** گلاب کی تجفیف اس کے قبض سے زیادہ تر قوی ہے اسلئے کہ اسکی تلخی میں زیادتی ہے بہ نسبت قبض طعم کے۔ گلاب مفتح ہے اور زیادہ جلا کرنیوالا ہے اور زیادہ تر قابض گلاب خشک ہے اور حرکت صفرا کو ٹھہرا دیتا ہے گلاب کا بیج قبض کرنے میں جملہ اجزائے گلاب سے قوی تر ہے اور اسی طرح زیرہ جو گلاب

کے پھول میں نکلتا ہے اور تمام اجزائے گلاب میں اجزائے اندرونی کی تقویت دینے کا اثر ہے۔ قبض گلاب کا اس قدر نہیں بڑھتا کہ تحلیل کو منع کرے سوکھا پھول گلاب کا زیادہ قابض ہے اور برودت بھی اسکی زیادہ ہے۔ کبھی یہ بھی دعوی کیا جاتا ہے کہ اسمیں تکلہ کی نوک اور کانٹے کی کھینچ لینے کی قوت ہے اگر بدن میں گڑ گیا ہو۔ عصارہ گلاب کا عمدہ وہی ہے جو فقط پھول کی اون پتیوں کا ہو جن کو نپکھڑی کہتے ہیں اور سبز پتیاں جو پھول میں ہوتی ہیں انکو کاٹ ڈالا ہو اور رنگ عصارہ کا سفیدی مائل ہو ورد مربی کو سایہ میں خشک کرنا چاہئے **زینت** پسینہ کی بدبو کو دور کر دیتا ہے جس وقت حمام میں استعمال کیا جائے گلاب سے ایک غسول تیار کیا جاتا ہے جسکا نسخہ یہ ہے گل سرخ جس کو تری نہ پہنچی ہو توڑ کر اتنی دیر تک رکھتے ہیں کہ کملا جائے بعد اسکے اسمیں سے چالیس مثقال لیکر پانچ مثقال سنبل الطیب ملا کر چھوٹے چھوٹے قرص تیار کرتے ہیں بیشتر اس میں دو درہم قسط اور سوسن بھی اضافہ کرتے ہیں اور اکثر عورتیں اسکو اوپٹنہ میں پسینہ کی بدبو دور کرنے کیواسطے ملاتی ہیں **اورام اور ثبور** ایک قوم نے کہا ہے کہ جس وقت اسکو پیسکر استعمال کریں کل مسوں کو کاٹ کر گرا دیتا ہے اور جس وقت جوش دیکر اسکو کاٹ ڈالیں اور بے نچوڑے ہوئے ضماد کریں گرم ورم کی تحلیل کر دیتا ہے **جراح و قروح** قروح کو فائدہ کرتا ہے خصوصاً جو رانون کے چھل جانیسے قروح پیدا ہوتے ہیں اور جو قروح گہرے اور پرانے ہو گئے ہوں انمیں گوشت پیدا کراتا ہے۔ اور ایک قوم نے دعوے کیا ہے کہ تکلہ کی نوک اور کانٹے کو جو بدنمیں گڑ گئے ہوں اوسکو کھینچ لیتا ہے **اعضائے سر** تر پھول گلاب کا درد سر میں سکون پیدا کرتا ہے اور اسکے پانی کا جوشاندہ بھی یہی اثر رکھتا ہے روغن گل کے سونگھنے سے چھینک آتی ہے اور ایک قوم نے کہا ہے کہ چھینک لانا اس کا اس سبب سے ہے کہ بخار کو بند کر دیتا ہے اور شاید یہ فعل اس کا اس سبب سے ہو کہ اسمیں دو قوتیں متضاد جمع ہوئی ہیں یعنی جلا کرنیکی قوت اور وہ قوت جو پتلی دماغو نکے فضول کو منع کرنیوالی ہے مراد یہ

ہے کہ رقیق اور پتلے فضول میں جنبش پیدا ہوتی ہے چھینک آتی ہے۔ خود گلاب چھینک اس شخص کو لاتا ہے جسکا دماغ گرم نہ ہو۔ تخم گل مسوڑھے کو مضبوط کر دیتا ہے اسی طرح سلاقہ اوسکا کسی مطبوخ کے ہمراہ دونوں کانون کے درد کے اقسام کو بھی فائدہ کرتا ہے **اعضائے چشم** آنکھ کا درد جو حرارت سے ہوا ہمیں سکون پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح جوشاندہ خشک گل سرخ کا صلاحیت اس بات کی رکھتا ہے کہ اسکو بطور سرمہ کے لگائیں پس پلکوں کے موٹے ہونے کی دوا ہے اور اسی طرح روغن گل اور عصارہ گل سرخ کا آشوب چشم کو اسی وقت فائدہ کرتا ہے جب اوس سے زیرہ سفید اسکا نکال لیا جائے **اعضائے نفس** عرق گلاب اگر گھونٹ گھونٹ پیا جائے غشی کو فائدہ کرتا ہے اور عصارہ اس کا اور پانی اسکی شاخون کا نفث الدم کیواسطے جید ہے اسی طرح بھٹنیان اسکے پھولکی **اعضائے غذا** گل سرخ جگر اور معدہ کیواسطے جید غذا ہے پرورده گل سرخ شہد میں جس کو جلنجبین کہتے ہیں مقوی معدہ ہے اور ہضم پر اعانت کرتا ہے گل سرخ اور اس کا عصارہ یہ دونوں بلادت معدہ کو نافع ہیں اور روغن گل التہاب معدہ کو بجھا دیتا ہے اسی طرح معدہ پر گل سرخ طلا کرنا۔ شربت ورد اوس شخص کو مفید ہے جسکے معدہ میں استرخا آگیا ہو اور ڈھیلا ہو گیا ہو۔ **اعضائے نفض** درد مقعد کو ٹھہرا دیتا ہے اگر گلسرخ کو کسی پر کے ذریعہ مقعد پر طلا کریں اور درد رحم جو حرارت سے ہوا ہمیں بھی سکون پیدا کرتا ہے۔ خشک پھول کا جوشاندہ بھی یہی فائدہ کرتا ہے۔ اور معائے مستقیم کے درد کو بھی یہی جوشاندہ مفید ہے۔ اسکی جوشاندہ سے قروح امعا کیواسطے حقنہ کیا جاتا ہے اسی طرح شربت ورد بھی اسی غرض کیواسطے پلایا جاتا ہے جو شخص گلاب کے پھول کا بچھونا بچھا کر سویا کرے اسکی باہ کو قطع کر دیتا ہے تازہ گلسرخ بیشتر دست لاتا ہے اگر دس درہم کا استعمال کریں اور دس ہی مرتبہ اجابت ہوگی خشک پھول دست آور نہیں ہے روغن گل اسہال شکم کرتا ہے۔

وج جس کو ہندی میں بچھ کہتے ہیں **ماہیت** یہ جڑیں ہیں ایک نبات کا مثل

بلردے کے ہیں جو اکثر تالابوں میں اور پانی کے مقامات میں پیدا ہوتی ہے ان جڑوں پر گرہیں سفید سفید ہوتی ہیں جنمیں ناگوار بو آتی ہے اور تھوڑی سی خوشبو بھی ہوتی ہے یہ جڑ باحدت اور تیز ہوتی ہے جالینوس کہتا ہے کہ اسکی جڑ کے سوا اور کوئی جز اسکی مستعمل نہیں اور قوت اس کی زراوند اور رایرسا کے قریب قریب ہے **اختیار** وج کی اور ہی قسم ہے جو زیادہ کثیف ہو اور بھری ہوئی یعنی پر گوشت ہو خوشبو اسکی پاکیزہ ہو **طبیعت** اول دوم سے لیکر وسط دوم تک گرم ہے **افعال و خواص** نفخ اور ریاح کی محلل ہے اور ملطف ہے بدون لذع کے جلا کرتی ہے مفتح ہے جالینوس کے نزدیک یہ بات ہے کہ اسکی بو ناگوار اور خراب نہیں ہے اور ہمارے حس میں تو یہ بات ضرور ناگوار معلوم ہوتی ہے **زینت** رنگ کو صاف کر دیتی ہے اور بہق اور برص کو نفع کرتی ہے **آلات مفاصل** تشنج کو نافع ہے اور عضل کے کوفتہ ہو جانیکو مفید ہے اور جوشاندہ اس کا بھی نطول کرنے سے اوپر پلانے سے **اعضائے سر** دانت کے درد کے لئے مفید ہے اور ثقل زبانکو دور کرتی ہے **اعضائے چشم** طبقہ قرینہ کے موٹے ہو جانیکو فائدہ کرتی ہے اور سفیدی چشم کو بھی مفید ہے خصوصاً عصارہ اس کا ان دونوں بیماریوں میں **اعضائے نفس** جوشاندہ اس کا درد پہلو اور درد سینہ کو مفید ہے اعضائے غذا درد جگر سردی سے پیدا ہوا ہو اوسکو نفع کرتی ہے اور جس جگر پر برودت غالب ہو اسکی تقویت کرتی ہے معدہ کو فائدہ کرتی ہے صلابت طحال کو مفید ہے بلکہ تلی کو خوب لاغر کر دیتی ہے معدہ کو پاک کرتی ہے۔ **اعضائے نفض** مغص یعنی مڑوڑ کو مفید ہے اور فتق کو جوشاندہ اسکا درد رحم کو نافع ہے۔ اور بوال اور حیض کا ادرار کرتی ہے تقطیر البول کو نفع کرتی ہے جیسا کہ ایک قوم نے بیان کیا ہے باہ کو زیادہ کرتی ہے اور شہوت باہ برانگیختہ کرتی ہے آنتوں کا درد اور انکی خراش کو جو برودت سے پیدا ہوا ہو نفع کرتی ہے سموم ہوام کے کاٹنے کا نفع کرتی ہے **ابدال** ریاح کے نکالنے اور دور کرنے میں اور جگر اور طحال کے منفعت میں ہموزن اس کے زیرہ اور

مفید ہے جبکہ گرم گرم مثل مرہم کے لگایا جائے اور براجم یعنی انگلیوں کے جوڑوں کے پتھرا جانے کو مفید ہے ۔ **ورشان** اس کا خون آنکھوں کے زخم کو مفید ہے گوشت اس کا دشواری ہضم کو دور کر دیتا ہے اور شکم میں قبض پیدا کر دیتا ہے ۔

ورم یہ چھپکلی اور سام ابرص جسکی دم لمبی ہو اور سر چھوٹا ہو اسکی صورت پر ہے اور سوسمار نہیں ہے سوسمار سوائے جنگل کے اور کہیں نہیں ہوتا ہے یا کم ہوتا ہے سوسمار کا سر کہ اور اسکی دم اور اسکا بدن ورل کے مخالف اور کبھی اسکی **طبیعت** میں قریب ہوتا ہے **طبیعت** گوشت اس کا بہت گرم ہے **زینت کلف** اور نمش کو فائدہ کرتا ہے اور فربہی بقوت لاتا ہے اور چربی اور گوشت اس کا کچھ طبقات عورتوں کے ایسے ہیں جو اسکو کھاتی ہیں جیسے کنجڑون کی عورتیں **افعال و خواص** کانٹے اور تکلہ کی نوک کے کھینچ لینے کی اسمیں قوت ہے **اور ام دثبور** پسی ہوئی میگنی اسکی مسوں کو اکھیڑ دیتی ہے **اعضائے چشم** میگنی اسکی سفیدی چشم کو وہی فائدہ کرتی ہے جو سوسمار کی میگنی کرتی ہے **ودع** جسکی ایک قسم کو گھونگھا اور سنکھ بھی کہتے ہیں یہ سیپی کی قسم ہے خواص تکلہ وغیرہ کی نوک اور کانٹے کو کھینچ لیتی ہے ۔ پسا ہوا گھونگھا مسہ کو اوکھاڑ دیتا ہے جلد سے ابھرا ہو یا جلد میں پیوست ہے ۔

حروف زائے معجمہ

ہے جن دواؤں کا نام شروع کیا جاتا ہے اسکا بیان ۔

زنجبیل جس کو ہندی میں سونٹھ اور ادرک کہتے ہیں **طبیعت** میں فلفل کے مشابہ ہے لیکن اسمیں ویسی لطافت نہیں ہے یہ سڑ بھی جاتی ہے بسبب رطوبت فضلیہ کے اور اسی سبب سے اسکے گرم کرنے کی قوت بہ نسبت مرچ کی قوت کے دیر تک باقی رہتی ہے اور یہ بات اسکی کثافت کے سبب سے بھی پیدا ہوتی ہے جسطرح حرف وخردل اور تافیسا میں ہے **طبیعت** آخر سوم میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے اور اس میں رطوبت فضلیہ بھی ہے زنجبیل کا مربہ گرم خشک

ہے اسمیں زیادہ رطوبت فضلیہ نہیں ہے **افعال و خواص** حرارت اسکی قوی ہے بعد تھوڑی دیر کے گرمی پیدا کرتی ہے اسلئے کہ اسمیں رطوبت فضلیہ ہے مگر اس کا گرمی پیدا کرنا بقوت ہوتا ہے محلل نفخ کی ہے اور تلئیں ہے جب شہد میں پرورده کی جائے تھوڑی سی رطوبت کو اس کی شہد جذب کر لیتا ہے پس تجفیف کی قوت اسمیں زیادہ آجاتی ہے **اعضائے سر** حافظہ کو زیادہ کرتی ہے سر اور حلق کے اطراف میں جو رطوبت جمع ہو اوسکو دور کر دیتی ہے **اعضائے چشم** ظلمت چشم جو رطوبت کے سبب سے ہو اوسکو دور کر دیتی ہے سرمہ کے طور سے لگائی جائے یا پلائی جائے۔

اعضائے غذا ہضم غذا کرتی ہے اور سردی۔ جگر کو مفید ہے معدہ کی برودت کو فائدہ کرتی ہے اور بے شعوری معدہ کو جو رطوبت سے ہو خشکی پیدا کر کے دور کر دیتی ہے اور فواکہ کے کھانیسے جو رطوبت معدہ میں پیدا ہو اوسکو خشک کر دیتی ہے۔ زنجبیل مربے باہ کو ہیجان میں لاتی ہے اور جو زنجبیل پر دردہ نہ ہو وہ بھی اور شکم کو نرم کرتی ہے خفیف تلئیں کے ساتھ گروہ اطبا نے کہا ہو کہ قبض شکم پیدا کرتی ہے اور میں کہتا ہوں کہ یہ بات اسوقت ہو جس وقت بدہضمی سے دست آتے ہوں یا کوئی غلط بالزوجت معدہ میں ازلاق پیدا کر رہی ہو۔ سموم ہوام کے سموم سے نفع کرتی ہے۔

زوفا رطب۔ ماہیت اسکی یہ ہے کہ ایک میل کی قسم دنبہ اور بھیڑ کے بالوں پر جمع ہو جاتی ہے اور رانوں کی ڑ میں انھیں جانوروں کے ارینہ کے مقام پر جبکہ یہ جانور ایسی گھاسوں کی قوت اور انھیں گھاسوں کے دودھ کی قوت اس چرک میں آجاتی ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان گھاسوں میں سے وہ دودھ نکال کر ان جانوروں کے بالوں وغیرہ میں بھر جاتا ہے اس صورت میں اس دودھ کا جم بھی اس چرک میں شریک ہو جاتا ہے اور اس چرک کے قوام میں داخل ہو جاتا ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم ہے اور پہلے درجہ میں تر ہے **افعال و خواص** منضج ہے محلل ہے **اورام و ثبور** اورام سخت سوداوی کی تحلیل کر دیتا

ہے اور دشبہ یعنی لخلخہ کو مفید ہے ہے جس وقت اسپر ضماد کیا جائے **اعضائے غذا** برودت جگر کو طلا کرنے سے اور پلانے سے فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفض** ان اصلابات کی تحلیل کرتا ہے جو اطراف مثانہ اور رحم میں ہوں اور ان اعضا کی برودت کو اور گردہ کی برودت کو نفع کرتا ہے **زوفائے یا بس** ایک نبات ہے پہاڑی بھی ہوتی ہے اور بستانی بھی طبیعت گرم خشک تیسرے درجہ میں ہے خواص لطیف ہے مثل سعتر کے **زینت** رنگ کو اچھا کر دیتی ہے کلی اوسکی جو نشان چہرہ پر ہوں انکو دور کر دیتی ہے **اورام و ثبور** اورام سخت کی تحلیل کر دیتی ہے جب شراب کے ساتھ پلائی جائے **اعضائے سر** جوشاندہ اوسکا سرکہ میں نبا کر دانت کے درد میں سکون پیدا کرتا ہے۔ بخارات اسکے جوشاندہ کے جسمیں انجیر بھی ملا ہو کان کے گونجنے کی آواز کو مفید ہے جب کسی ٹوٹی دار برتن سے بچھارہ لیا جائے **اعضائے چشم** زوفا کو پکا کر آنکھ پر ضمد کرتے ہیں اس سے طرفہ کو اور اس خون مردہ کو جو آنکھ کے نیچے جم گیا ہو فائدہ پہنچتا ہے۔

اعضائے نفس و صدر سینہ کو اور پھیپھڑے کو نفع کرتا ہے اور ربو اور پرانی کھانسی کو جوشاندہ اسکا انجیر اور شہد ملا کر بھی اسی طرح کا فائدہ کرتا ہے اور اورام صلبہ جو سوداوی ہیں ان کو اور نفس انتصاب کو یہی فائدہ کرتا ہے۔ غرغرہ اس کا اوس خناق سے جو اندرونی ہو مفید ہے **اعضائے غذا** زوفا ہمراہ انجیر اور بورہ کے تلی کا ضماد ہے اور پینے سے بھی نفع کرتا ہے اور استسقا کو بھی فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفض** بلغم کا اسہال کرتا ہے اور کدو دانہ اور چھوٹے کیڑے جو پیٹ میں پڑ جاتے ہیں انکو نکال دیتا ہے جس وقت اسکو قردمانا اور ایرسا دونوں سے ملائیں اسہال قوی کرے

گاز رنباد جس کو نرکچور کہتے ہیں **ماھیت** ایک لکڑی ہے جو مشابہ موتھ کے ہوتی ہے لیکن یہ لکڑی ناگرموتھ سے بڑی ہوتی ہے اور خوشبو بھی اسمیں کم ہوتی ہے **طبیعت** گرم خشک ہے تیسرے درجہ تک افعال و خواص ریاح کی تحلیل کر دیتی

ہے **زینت فربھی** پیدا کرتی ہے اور شراب اور لہسن اور پیاز کی بوکو دور کرتی ہے **اعضائے نفس و صدر** قلب کی تفریح کرتی ہے **اعضائے غذا** قے کو بند کر دیتی ہے **اعضائے نقض** رونی شکم کو رو دیتی ہے اور رحم میں جو ریاح پیدا ہوں انکو نفع کرتی ہے **سموم** ہوام کے کاٹنے سے بہت نفع کرتی ہے یہاں تک کہ اس کا نفع جدوار کے قریب ہے **ابدال** بدل اس کا ہوام کے کاٹنے میں دیوڑھا وزن درونج کا اور دو تہائی وزن اس کے طرخشقوق صحرائی ہے اور نصف وزن اس کے حب اترج۔

زنجبیل الکلاب یہ ایک گھاس ہے بہت مشہور اسکو فلفل الماء کہتے ہیں پتی اسکی بید کی پتی سے مشابہ ہے مگر زردی اسمیں بید کی پتی سے زیادہ ہے۔ پتلی شاخوں کا اسکی مزہ زنجبیل کا ایسا ہوتا ہے کتون کو مار ڈالتی ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم ہے اور پہلے درجہ میں خشک ہے **زینت** تر و تازہ جب اسکو مع اسکے تخم کے پہسکر ضماد کریں چہرہ کے نشانات کو اور جھائیں کو اور پرانا داغ جو کسی جانور کے ڈنگ مارنے سے رہ گیا ہو سب کو دور کر دیتا ہے اور **ام و ثبور** تر و تازہ جب اسکو مع تخم کے پیسکر ضماد کریں ورم سوداوی کی تحلیل کر دیتا ہے **زیبق** جس کو ہندی میں پارہ کہتے ہیں **ماھیت** پارہ کی ایک قسم اپنے معدن سے صاف شدہ نکلتی ہے اور ایک قسم اسکی معدنی پتھر سے بذریعہ آگ کے نکالی جاتی ہے جسطرح سونے چاندی کو آگ کے زریعہ سے نکالتے ہیں۔ معدنی پتھر پارہ کا اگر صاف ہو اور اوسمیں کوئی پتھر کے ریزی یا مٹی نہ ملی ہو تو وہ پھر شنجرف کے رنگ میں ہوتا ہے اور شنجرف سے ملحق نہیں ہوتا جالینوس وغیرہ نے گمان کیا ہے کہ پارہ بھی مثل مرتک کے مصنوعی چیز ہے اسلئے کہ آگ کے ذریعہ سے پارہ بھی نکالا جاتا ہے اگر یہ قول جالینوس وغیرہ کا صحیح مانا جائے یعنی کبری اس قیاس کا اگر مسلم ہو جائے کہ جو چیز آگ کیذریعہ سے نکالی جائے وہ مصنوعی ہوگی پس اس سے یہ بھی نتیجہ نکلے گا اور واجب ہوگا کہ اب سونے کو بھی ہم

مصنوعی کہیں جیسے مرتک مصنوعی ہے۔ دوسرے وجہ اشتباہ جالینوس وغیرہ کی یہ ہے کہ مجر زیبق چونکہ مشابہ رنگ میں شنجرف سے اس ہوتا ہے لہذا گمان کیا جاتا ہے کہ پارہ کی سیاخت شنجرف سے اس طریقے سے ہوتی ہے کہ اس پتھر کو ایک دیگ میں گل حکمت کر کے چھولے ہر چڑھا کے آگ روشن کرتے ہیں اسوقت پارہ صعود کر کے اوپر چڑھ آتا ہے حالانکہ یہ بات صحیح نہیں ہے بلکہ شنجرف پارہ میں گندھک ملا کر بنایا جاتا ہے اور بعد شنجرف تیار ہونے کے پھر بھی ممکن ہے کہ پارہ اس سے نکال لیا جائے جیسے شنجرف معدنی سے پارہ کا نکالنا ممکن ہے۔ شنجرف کا معدن وہی ہے جو پارہ کا معدن ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں سرد اور تر ہے **افعال و خواص** اوڑایا ہوا پارہ جس کو مصعد کہتے ہیں قابض ہے زیبنت کشتہ سیماب سفید جون اور قمقام جس کو بھی ایک جون کی قسم میں شمار کیا ہے اور انکیں چیز و نکے انڈوں کے دور کرنے کے واسطے روغن گل کے ہمراہ استعمال کیا جاتا ہے **جراح اور قروح** سیماب مقتول تر کھجلی کے واسطے روغن گل کے ساتھ یا اور کھجلی کی دواؤں کے ہمراہ لگایا جاتا ہے اور جو قروح کے ردی اور خراب ہوں ان کی بھی دوا ہے **آلات مفاصل** بخار جو پارہ سے اُٹھتا ہے اس کے بدن میں لگنے سے فالج اور لقوہ اور رعشہ اور سکتہ پیدا ہوتا ہے **اعضائے** سر دخان زیبق سے ساعت جاتی رہتی ہے اور اگر منہ میں چلا جائے گندہ دہنی پیدا کرتا ہے **اعضائے چشم** دخان سے اسکے اگر آنکھ میں لگ جائے بصارت جاتی رہتی ہے **اعضائے نفض** حکیم قولس نے بیان کیا ہے کہ بعض آدمیوں نے سیماب مقتول کو ایلاوس میں استعمال کیا ہے **سموم** زیبق مصعد سم قاتل ہے بسبب اسکے کہ اوسمیں تقطیع زیادہ ہوتی ہے اور قوی اعلاج اس کا یہ ہے کہ دودھ پلائیں اور قے کرائیں۔ جالینوس کہتا ہے کہ اوسکو زیبق مقتول کی سمیت کے علاج میں تجربہ نہیں ہے۔ بعض طبیبوں نے کہا ہے کہ زیبق مقتول اس سبب سے قتل کرتا ہے کہ بھاری زیادہ ہو جاتا ہے اور جس عضو اندرونی جلد سے کھانیکے بعد ملتا ہے

اپنی گرانی کی وجہ سے اسکو سڑا دیتا ہے۔ یہ کلام اس شخص کا ایسا ہے کہ اس کا محصل کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ کشتہ سیماب سے چوہا مر جاتا ہے بلکہ زندہ پارہ سے بھی۔ اور دخان زیبق سے گزندہ حیوانات اور سانپ کے اقسام سب بھاگ جاتے ہیں **مترجم** یہی امور باعث اسکے ہیں کہ طبیب لوگ پارہ کے کشتہ سے ڈرتے ہیں اور بے سمجھے بوجھے بوجی میں آتا ہے کہہ دیتے ہیں اور جو لوگ علم کیمیائے عام یا فن خاص عمل اکسیر کو جانتے ہیں ان کا سبب مضحکہ ہوتا ہے میرے پاس اسوقت قلمی کتاب تصحیحات افلاطون بزبان عربی موجود ہے جسمیں زیبق مقتول کے کھلانے کی مقدار شربت تک لکھی ہوئی ہے اور ہندی نباتات سے پارہ جو کشتہ کیا جاتا ہے سمیت تو کیسی تریاق ہو جاتا ہے اگر خدا نے چاہا تو ایک جداگانہ کتاب تصنیف کر کے ان شبہات کو عام طبائع سر دور کر دونگا **زاج** جس کو ہندی میں پھٹکری کہتے ہیں **ماہیت** پھٹکری کے اقسام تفرقہ اور سفید اور سرخ اور زرد اور سبز پھٹکری میں اور قلقدیس اور قلقند اور قلقطار اور سوری میں یہ ہے کہ پھٹکری کے جملہ اقسام جواہر معدنی میں اور محلول ہونے کو قبول کرتے ہیں جو پتھر ان میں ملے ہوئے ہیں وہ محلول نہیں ہوتے اور خاص جوہر زاجی حل کو قبول کرتا ہے پہلے یہ اپنے معدن میں سیال تھا اور پھر بستہ ہو گیا۔ **مترجم** یہ بیان بھی شیخ کا میرے نزدیک کوئی صحیح معنے نہیں رکھتا ہے اسلئے کہ حل کے آٹھ طریقوں میں سے جملہ احجار کا حل کرنا ممکن ہے۔ اس پھٹکری کو مثانہ ثور میں بند کر کے دو پہر کی آنچ سے گرم پانی میں ہمنے حل کیا ہو اور جو میل اور پتھرون کا اسمیں تھا وہ بھی محلول ہوا پس اگر اس کلام کے یہ معنے ہیں کہ جتنی دیر میں پھٹکری حل ہوتی ہے اتنی دیر میں وہ پتھر حل نہیں ہوتا ہے تو شاید اس کلام کے معنے کچھ درست ہو جائیں **متن** قلقطار زرد پھٹکری کو کہتے ہیں اور قلقدیس سفید پھٹکری کو کہتے ہیں اور قلقند سبز پھٹکری کو کہتے ہیں اور سوری سرخ پھٹکری ہے اور یہ سب قسم کی پھٹکریاں پانی میں اور پکانے میں حل ہو جاتی ہیں سوائے سرخ پھٹکری کے کہ اس کا تجد اور بستگی زیادہ ہے اور سبز پھٹکری کی

بستگی زرد پھٹکری یعنی کسیس سے زیادہ اور اس کا انطباق یعنی طبقات کا باہم چسپیدہ ہونا زیادہ ہو۔ ہر ایک قسم پھٹکری کی **طبیعت** میں اپنے رنگ کی طرف مائل ہے جالینوس نے تو ہم اس بات کا کیا ہے کہ سرخ پھٹکر کی پیدائش زرد پھٹکری سے ہے اسلئے کہ جالینوس نے ایک مرتبہ دیکھا کہ زرد پھٹکر میں سرخ پھٹکری تھوڑی سی ملی ہوئی تھی تب اوس سے سرخ پھٹکری جدا ہوکر نکل آئی اور اس تو ہم میں جالینوس کے نظر ہے **اختیار** سبز پھٹکری جو مصر کی ہوتی ہے وہ قبرسی سے زیادہ قوی ہے لیکن امراض چشم میں قبرسی کی قوت زیادہ ہے۔ بے جلائے ہوئی پھٹکری کی قوت زیادہ ہے اور جلائی ہوئی کی لطافت زیادہ ہے اور زیادہ لطیف سفید پھٹکری اور سبز پھٹکری ہے اور معتدل زرد پھٹکری ہے اور غلاظت سب سے زیادہ سرخ پھٹکری میں ہے یہی سبب ہے کہ پانی میں نہیں گھلتی ہے۔ جس پھٹکری میں زرد زرد سونے کی سی لکیریں یا چتیاں ہوں اسکی قوت قریب بہ قوت زرد پھٹکری کے ہوگی۔ قلقطار کی عمدہ وہی قسم ہے جو بسرعت ریزہ ریزہ ہو جائے رنگ اسکا نحاسی ہو اور پاکیزہ ہو یعنی میلی نہ ہو اور پرانی نہ ہو۔ اور زاج الحمر جس کو شحرا کہتے ہیں عمدہ قسم اسکی وہی ہے جو سخت ہو اور ایسی ہو کہ اوسمیں سنہری چتیاں یا لکیریں چمکتی ہوں اور اسکی قوت مثل قلقطار کے ہے۔ سوری کی عمدہ وہی قسم ہے جو مصر سے آتی ہے اور سیاہ سیاہ ریزے اس سے جھڑتے ہیں اور اس کے اندر بہت سی تجوئفیں ہوں یعنی سوراخ سوراخ ہوں اور مزہ میں اس کے زہومت ہو اور زبان اس کے چکھنے سے سمٹتی ہو اسی طرح اس کے سونگھنے سے **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **افعال و خواص** ہر قسم پھٹکری کی محرق ہے اور خشک ریشہ یعنی پٹپڑی پیدا کرتی ہے اور قابض ہے۔ سرخ پھٹکری میں لذع بہ نسبت زرد پھٹکری کے کم ہے اور کسیس میں قبض جملہ اقسام سے زیادہ ہے اور زرد پھٹکری میں قبض معتدل ہے **اورام وثبور** قلقطار حمرہ کو نفع کرتی ہے اور اورام کو جو دوڑتے اور پھیلتے ہوں **جراحو قروح** جملہ اقسام پھٹکری کے تر خارشت کو اور سعفہ کو

مفید ہیں اور قلقطار اور تمام اقسام کی پھٹکریوں سے جو ناسور کیواسطے بتی بنائی جاتی ہے اونکے رکھنے سے ناسور میں جو گوشت جلا کرتا ہے اوس جلن کو موقوف کر دیتی ہے **آلات مفاصل** سورے کا شراب ملا کر حقنہ کیا جاتا ہے پس عرق النسا کو فائدہ کرتا ہے **اعضائے سر** نکسیر بند کرنے کیواسطے ناک میں اسکو پھونک کر پہنچاتےہیں خصوصاً زرد پھٹکری کو۔ ہر ایک پھٹکری آکلہ اور ران اور رام کو جو مسوڑھے میں پیدا ہوں اور ردی ہوں فائدہ کرتی ہے۔ جب پھٹکری کو شہد میں پیسکر ایک بتی بنائیں اور کان میں رکھیں کان کے قرحہ کو اور اس مدہ کو جو کان میں پڑ گیا ہو فائدہ کریگی اور اسی طرح اگر اسکو پھونک کر کان میں کسی نی وغیرہ کے ذریعہ سے پہنچائیں۔ دانتوں میں جو تاکل پیدا ہو اسکو بھی مفید ہے۔

سرخ پھٹکری جسکا نام سوری مشہور ہے دانتوں کو مضبوط کرتی ہے اور ڈاڑھیں جو ہل گئی ہوں اونکو جما دیتی ہے۔ زاج سوختہ میں سورنجان ملا کر جب زبان کے نیچے رکھیں ضفدع اللسان کو فائدہ کرتی ہے جو قروطی پھٹکری سے بنائی جائے خصوصاً سرخ پھٹکری کی قیروطی آکلہ دہن اور آکلہ بنی اور دونوں کے قروح کو فائدہ کریگی **اعضائے چشم** زرد پھٹکری خصوصاً اور عموماً ہر ایک پھٹکری پلکوں کی صلابت اور خشونت کو فائدہ کرتی ہے **اعضائے نفس** پھیپھڑے کو خشک کر دیتی ہے تا اینکہ اکثر قتل کرتی ہے **سوم اسمیں** قوت سمی ہے جو پھیپھڑے کو خشک کرتی ہے **زرنیخ جس کو** ہندی میں ہرتال کہتے ہیں اسکی ایک قسم سفید ہوتی ہے اسکو گودنتی کہتے ہیں اور ایک قسم سرخ ہوتی ہے اور ایک قسم سرزرد ہوتی ہے۔ **اختیار** عمدہ ہرتال کی وہی ہے جو سرخ ہو رنگ گہرا ہو ریزہ ریزہ ہو اور پس جائے گندھک کی بو اسمیں آتی ہو اور زرد ہرتال کی عمدہ قسم وہی ہے جو سرخ ارمنی ہو سنہری رنگ کے پرت اسمیں ہوں اور وہ پرت پتلے پتلے ہوں جیسے زرد ابرک کی پرت ہوتی ہیں **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **افعال و خواص** کل اقسام ہرتال کی عفونت پیدا کرتی

ہے لذع بہت کرتی ہے اور سرخ ہرتال قلد یقوں سے بہتری **زینت** بالوں کو تراش ڈالتی ہے اور راتینج کے ہمراہ بالخورہ پر لگائی جاتی ہے۔ **جراح و قروح** چربی ملا کر زخموں پر لگائی جاتی ہے **اور ام و بثور** چربی اور تیل ملا کر تر کھجلی پر اور سعفہ تر پر اور سڑے ہوئے مقام پر لگائی جاتی ہے اور جلد کو جلا دیتی ہے اور مرکی ملا کر جون کے قتل کرنے کیواسطے اور جون کے جو نشان رہ جائیں انکے دور کرنے کیواسطے لگائی جاتی ہے۔ اور رفت ملا کر خون کے داغ مٹانے کیواسطے طلا کیجاتی ہے اور کبھی زفت ملا کر جوں کے مارنے کیواسطے لگاتے ہیں **اعضائے سر** قیروطی جو ہرتال ہے بنائی جائے خصوصاً سرخ ہرتال سے وقیروطی آ کلہ دہن اور آ کلہ بینی کو نفع کرتی ہے اور دونوں کے قروح کو بھی فائدہ کرتی ہے **اعضائے نفس** جو لوگ کہ انکے سینہ وغیرہ سے قیح نکلتی ہو انکو مالی اور ماءالعسل ملا کر لائی جاتی ہے اور راتینج ملا کر پرانی کھانسی کیواسطے اسکی دھونی دیجاتی ہے اسی طرح جو شخص کہ اسکی کھنکھار میں پیپ آتی ہو اسکو بھی اسی کی دھونی دی دیجاتی ہے۔ کبھی ربو کی گولیوں میں بھی ہرتال کو داخل کرتی ہیں **اعضائے نفض** روغن گل میں اسکو آلودہ کر کے پھنسیوں پر اور اور ربوا سیر کے مسوں پر لگاتی ہیں **سموم** ہرتال اور روا اڑائی ہوئی سم قاتل ہے

زبدالبحر جس کو ہندی میں سمندر پھین کہتے ہیں **ماھیت** اسی کی پانچ قسمیں ہیں ایک اسفنجی جو ابر مردہ کے مشابہ ہے زرد رنگ اور سطبر باز ہومت ہوتا ہے بو اسکی بری ہوتی ہے جیسے مچھلی میں سڑاندہ آتی ہے دوسری قسم سفیدی مائل اور بہت متخلخل جسمیں سوراخ زیادہ ہوتے ہیں یہ سبک ہوتی ہے اور لمبا ٹکرا نرم بو اسکی بری جیسے کائی کی بو تیسری قسم کیڑوں کی شکل پر ہوتی ہے بنفشی رنگ اور شکل اسکی ایسی ہی ہوتی ہے چوتھی قسم شابہ اس صوف کے ہوتی ہے جو میلا ہو یہ سبک ہوتی ہے اور سوراخ دار پانچویں قسم فطری ہے جو سفید رنگ ہوتی ہے ظاہر اس کا چکنا ہوتا ہے اور اندر سے کھردری با خشونت بو اسمیں کچھ نہیں ہوتی ہے **طبیعت** تیسرے درجہ میں گرم

خشک ہے **افعال و خواص** جملہ اقسام کے چرک کو پاک کر دیتی ہے جالی اور محرق ہے اور تیسرے قسم کی لطافت جملہ اقسام سے زیادہ ہے **زینت** جلا ہوا سمندر پھین خصوصاً تیسری قسم کا بالخورہ کیواسطے مفید ہے اور فطری یعنی پانچویں قسم کا نورہ کا جز ہے کہ بال گرا دیتا ہے اور بہق کو فائدہ کرتا ہے۔وہ دونوں قسم جو اسفنج کی شکل پر ہیں او بٹنے کی دواؤں میں داخل کیجاتی ہیں اور ثبور لبینہ اور چہرہ کے داغ کی دوا میں پڑتی ہے ۔باقیماندہ اقسام بال تراشنے میں بکار آمد میں اور پانچویں قسم جو چکنی ہے دانتوں کی جلا کرتی ہے اور خلاصہ یہ ہو کہ دانتوں کے جلا کرنیکی قوت اسمیں پوری ہے **اورام و ثبور** مساری ورم پر پانچویں قسم جو چکنی ہوتی ہے لگائی جاتی ہے۔اور گلابی رنگ کا سمندر پھین خنازیر کی دوا ہے **جراح و قروح** خارش جسمیں گڑھے پڑ گئے ہوں اور رواد کے اقسام کو مفید ہے خصوصاً وہ دو قسمیں جو اسفنجی ہوتی ہیں **آلات مفاصل** گلابی رنگ کا سمندر پھین موم اور روغن گل ملا کر نقریں پر لگایا جاتا ہے **اعضائے غذا** گلابی رنگ کا سمندر پھین تلی کے مرض کو مفید ہے اور استسقا کو **اعضائے نفض** گلابی رنگ کا سمندر پھین دشواری سے پیشاب آنے کو نفع کرتا ہے اور ریگ مثانہ اور درد گردہ کا نافع ہے زنجفر جس کو ہندی میں شنجرف کہتے ہیں **ماهیت** ایک قوم نے کہا ہے کہ اسکی قوت سفیدہ کی ایسی ہے اور دوسری قوم نے کہا ہے کہ اسکی قوت مثل قوت شادنج کے ہے **طبیعت** صحیح تر یہی مذہب ہے کہ شنجرف گرم خشک ہے اور شاید کہ اسکی گرمی اور خشکی آخر درجہ دوم کی ہے۔اسکے سوا اور کچھ لوگوں نے کہا ہے اونکو شناخت اچھی طور پر نہیں تھی **افعال و خواص** بعضوں کے نزدیک اس کا قبض بہ نسبت اسکی جذب کے زیادہ قوی ہے اور بعضوں نزدیک جذب اس کا اسکے قبض سے زیادہ ہے **جراح و قروح** زخموں کو مندمل کرتی ہے اور قروح میں گوشت بھر لاتی ہے سوختگی آتش کو مفید ہے اور حصف کو یعنی اندھوریوں کو **اعضائے سر** دانتوں کے کرم خوردہ ہونے اور سڑ جانے کو منع کرتی

ہے۔ **زجاج** آبگینہ کو کہتے جس کی ہندی کانچ ہے **طبیعت** پہلے درجہ میں گرم ہےاور دوسرے درجہ میں خشک ہے **زینت** دانتوں میں جلا دیتی ہےاور اگر روغن زیبق کے ساتھ طلا کی جائے بل اگالاتی ہے **افعال و خواص** اسمیں قبض ہے اورلطافت ہے **اعضائے سر** ابر یہ میں ے بالونکی کھوٹیومیں جو میل یا جوں وغیرہ گھسی ہوئی ہوتی ہیں انکوصاف کر دیتی ہے جسوقت سر کواس سے دھوئیں دانتومیں جلا پیدا کرتی ہے **اعضائے چشم** آنکھوں میں جلا کرتی ہےاور سفیدی چشم کو دور کر دیتی ہے زجاج سوختہ میں قوت زیادہ ہے **اعضائے نفض** پسی ہوئی کانچ اور جلی ہوئی سنگ مثانہ اور سنگ گردہ کوزیادہ مفید ہے جب کسی شراب کے ساتھ ملائی جائے۔

زرنب جس کو ہندی میں برجی کہتے ہیں **ماھیت** چھوٹی چھوٹی شاخیں پتلی پتلی اورگول ہوتی ہیں تکلہ سے لیکر قلم کی حد تک موٹی ہوتی ہیں سیاہ زردی مائل مزہ کچھ نہیں اور نہ بو اور جو تھوڑی سی بو آتی ہے تو خوشبو جیسے اترج کی بو اور قوت اسکی جوزبویہ کی قوت ہے لیکن اس کی لطافت جوزبویہ ہے کچھ کم ہے اور کبھی دارچینی کے بدلے قرار دیجاتی ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** اسمیں قبض ہواور ریاح کی تحلیل کرتی ہے **اعضائے سر** پانی ملا کر اسکی ناس لیجاتی ہے روغن گل بھی اس میں شریک ہوتا ہے سردی سے جو دردسر ہواس کے واسطے **اعضائے غذا** معدہ اور جگر بارد کونفع کرتی ہے **اعضائے نفض** شکم کو بستہ کرتی ہے۔

زبد جس کو ہندی میں پھین کہتے ہیں **طبیعت** درجہ اول میں گرم تر ہے اور رطوبت اسکی حرارت پر فوقیت رکھتی ہے **افعال و خواص** منضج ہےاور محلل ہے مرخی ہے۔ تحلیل اسکی ایسے بدن میں جو سختی نرمی میں متوسط ہو سخت بدن میں نہیں ہوتی ہے اور نرم بدن میں اسکی تحلیل بسہولت ہوتی ہے۔ دخان، سکا مجفف ہے

اور قبض بہ نرمی پیدا کرتا ہے درد میں جو مادہ اعضا کی طرف گر رہا ہو۔ سکون پیدا کرتا ہے **زینت** بدن پر اس کا طلا کیا جاتا ہے پس غذا کو اچھی طرح قبول کرتا ہے فربہی لاتا ہے **جراح و قروح** پٹھے کی جراحت کو نفع کرتا ہے اور قرحہ کو بھر لاتا ہے اور چرک وغیرہ سے پاک کردیتا ہے **اعضائے سر** اسمیں اور دوائیں ایسی ملائی جاتی ہیں جو جراحات حجاب دماغ کو مفید ہوں اور ان جراحات کو جو کان کی جڑوں میں ہوں خواہ پردہ بینی میں اور منہ میں اور ان دواؤں میں جو مسوڑھے کے ورم کی ہوں اور قلاع کی دواؤنمیں بھی اسکو ملاتے ہیں۔ لڑکو نکے دانتوں کی جڑ میں جب اس کا طلا کرتے ہیں بہ آسانی دانت نکل آتے ہیں **اعضائے نفس** سردی اور خشکی سے جو کھانسی آتی ہو اوسکو نفع کرتا ہے خصوصاً با دام و شکر ملا کر۔ اسی طرح ذات الجنب اور ذات الریہ کو فائدہ کرتا ہے نفث یعنی کھنکھار وغیرہ کی طرف سے جو چیز نکلتی ہے اوسکے نکلنے میں آسانی کردیتا ہے اور اسمیں نضج پیدا کرتا ہے اسی طرح ہمراہ روغن بادام کے نضج پیدا کرنا اس کا زیادہ ہے لیکن تنہا زبد میں تنقیہ کی قوت کمتر ہے بہ نسبت نضج پیدا کرنے کے اور شکر کے ہمراہ معاملہ برعکس ہے یعنی نضج پیدا کرنیکی قوت زیادہ تنقیہ سے ہے نفث الدم کو منع کرتا ہے اور مدہ جسکی کھنکھار میں آتا ہو جب اس کا لعوق بقدر ریڑھ اوقیہ کے ہمراہ شہد کے چاٹا جائے مفید ہوگا **اعضائے نفض** ملین ہے اور بکثرت اس کا استعمال کرنا مسہل ہے اور رام گرم اور صلب مسوداوی جو آنتوں میں اور رحم میں اور انثیین میں ہوں ان کیواسطے اس کا حقنہ دیا جاتا ہے مثانہ کے منہ میں جو پھوڑے ہوں انکے ادویہ میں داخل کیا جاتا ہے۔ **سموم** اقسام زہر کی مقاومت کرتا ہے اور سانپ کے کاٹنے پر اسکو طلا کرتے ہیں۔

زفت جسکو ہندی میں رال بھی کہتے ہیں **ماھیت** مشہور ہے اور دو قسم کی ہوتی ہے دریائی سیاہ رنگ گیلی ہوتی ہے معجونوں میں داخل کیجاتی ہے اور یہ از قبیل قار ہے اور پہاڑی جنگلی ہوتی ہے جنگلی ایک قسم درخت تیوب سے بہ بہ کر برآمد ہوتی

ہے اور بہت سی قسمیں ہیں جو صنوبر کے درخت سے نکلتی ہیں پہلے پہلے تو گیلی ہوتی ہیں بعد اسکے پکا کر خشک کر لیجاتی ہیں۔ اکثر جو زفت پائیجاتی ہے وہ تینوب کے درخت سے نکلی ہوئی ہے اور وہ درخت چھوٹی قسم صنوبر کی ہے روغن زفت قریب قریب قطران کے ہے طریقہ اسکے بنانے کا یہ ہے کہ جس وقت زفت کو پکانے لگیں روغن کو ٹپکا دیں یا جس برتن میں اسکو پکاتے ہوں اسکے مجھ پر تھوڑا سا صوف لٹکا دیں تا کہ اسکے بخارات سے تر ہو جائے جب تر ہو جائے کسی دوسرے برتن میں اسکو نچوڑ لیں بس یہی روغن ہے۔ علاوہ براں یہ بھی ممکن ہو کہ اس روغن کو قرع انبیق میں ٹپکائیں کہ یہ ٹپکانا اس طریقہ سے بہتر ہے جو اوپر لکھا گیا اور جو میل وغیرہ پکاتے وقت اوپر چڑھتا ہے اور روغن میں مل جاتا ہے اس سے بھی حفاظت ہو جائیگی **افعال و خواص** منضج ہے اخلاط غلیظہ کا اور خوب جلا کرتا ہے مستحسن ہے اور زفت تازہ و تر مین نفخ دینے کی قوت زیادہ ہے اور زفت یابس میں تجفیف کی شدت ہے اور مرہم کی دواؤں میں پڑتا ہے **زینت** ناخون کی سفیدی کو دور کرتا ہے خون کو بطرف اعضا کے کھینچ لاتا ہے پس اعضا کو فربہ کر دیتی ہے خصوصاً اگر بار بار بدن پر لیسی جائے اور دفعتہً بہت درشتی سے چھوڑائی جائے قدم کے پھٹ جانیکے مقام پر اسکو طلا کرتے ہیں اور دیگر اعضا کے شقاق پر بھی تا کہ شگاف کو دور کر دے۔ بالخورہ پر جب اس کا ضماد کریں بال اوگالاتی ہے **اور رام و نبثور اور ام** صلبہ کو نرم کرتی ہے خصوصاً زفت رطب۔ آرد جو ملا کر خنازیر پر لگائی جاتی ہے۔ اگر گندھک یا پوست درخت تینوب زفت میں ملا کر طلا کریں نملہ کے پھیلنے کو منع کرتی ہے۔ غدو میں جو زخم ہوں انکو دفع کرتی ہے **جراح و قروح** داد کے جملہ اقسام کو دور کر دیتی ہے۔ جو قروح بہت گہرے ہوں ان میں گوشت اگالاتی ہے خصوصاً دقاق کندر اور شہد کے ہمراہ۔ اور جو قروح ایسے ہوں کہ اونمیں رطوبات فاسدہ بھرے ہوں انکا تنقیہ کر دیتی ہے۔ زفت یابس میں زخموں کے خشک کرنیکی قوت زیادہ ہے اور اسی طرح زفت یابس پھوڑوں میں خشکی

پیدا کرتی ہے **آلات مفاصل** اورام عضل کو نفع کرتی ہے ۔**اعضائے سر** خشک اورتر دونوں قسم کی زفت سر کے قروح کے واسطے اچھی دوا ہے **اعضائے چشم** زفت کا دھواں ہدب العین یعنی بھووؤں کی درازی موکو درست کر دیتا ہے اور پلکوں کے بال اگا لاتا ہے اور ڈھلکنے کو روک دیتا ہے اور جو قرحہ آنکھ میں پڑے ہوں انکو بھرلاتا ہے بصارت میں تیزی پیدا کرتا ہے **اعضائے نفس** کھانسی جو سرد خشک ہو اسکو نفع کرتی ہے ۔خصوصاً بادام اور شکر ملا کر اسی طرح ذات الجنب اور ذات الریہ کو مفید ہے اور نفث کے نکلنے میں آسانی کر دیتی ہے اور اسمیں نضج پیدا کر دیتی ہے اسی طرح روغن بادام کے ہمراہ ۔اور نضج دنیا اس کا زیادہ ہے مگر تنہا زفت میں تنقیہ کمتری ہے بہ نسبت نضج دینے کے اور شکر کے ہمراہ معاملہ بالعکس ہے ۔اور نفث الدم کو منع کرتی ہے اور رہ رہ کے تھوکنے کو روکتی ہے جسوقت بقدر ڈیڑھ اوقیہ کے زفت کو شہد ملا کر تناول کریں مترجم یہاں تک جو عبارت **اعضائے نفس** کی سرخی سے لکھی گئی بالکل مکرر معلوم ہوتی ہے اور اوسی عبارت سے ملتی ہے جو زبد کے **اعضائے نفس** کے بیان میں گذر چکی ہے اور تکرار عبارت کا سبب معلوم نہیں کا تب کی غلطی تو معلوم نہیں ہوتی شاید اصل مسودہ میں کوئی خلل آ گیا ہو **متن** زفت رطب کو جس وقت حنک پر لگائیں خوانیق کو فائدہ کرے گا **اعضائے نفض** ملیں ہے اور بہت استعمال کرنا اس کا بمقدار کثیر وست لاتا ہے اورام گرم اور اورام صلب سوداوی کیواسطے جو امعا اور رحم اور انثیین میں ہوں اس کا حقنہ دیا جاتا ہے ۔فم مثانہ کی جراحات کی دواؤں میں بھی پڑتی ہے جس زفت کو شقاق مقعد پر کسی گیلی چیز میں چپس کر لگا دیں شقاق مقعد کو نفع کرتا ہے سموم اکثر زہروں کی سمیت کا مقابلہ کرتا ہے اور سانپ کے کاٹنے کے مقام پر اگر اس کو طلا کریں یہی نفع لیا ہے ۔**زعفران** اسکو ہندی میں کیسر کہتے ہیں **ماهیت** اچھی زعفران وہی ہے جو تازی اور خوشرنگ خوشبو ہو اور اسکے ریشہ پر جو مثل بال کے ہوتا ہے تھوڑیسی سفیدی ہو مگر بہت

سفیدی نہ ہو ریشہ اسکا بھرا ہوا ہو یعنی پھوکا نہ ہو اور پورا ہو اوسکے ٹکڑے نہ ہو گئے ہوں پانی میں ڈالنے سے رنگ اسکا جلد نہ چھوڑے پھپھوند اسپر نہ لگ گئی ہو جس سے بو اور رنگ دونوں خراب ہو جاتے ہیں چھونے سے ریزہ ریزہ ہو کر ٹوٹ نہ جائے

طبیعت دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجہ میں خشک ہے **افعال و خواص** قابض ہے محلل ہے منضج ہے اسلیے کہ اسمیں قبض موجود ہے مغری ہے حرارت اسکی معتدل ہے مفتح ہے۔ جالینوس نے کہا ہے کہ حرارت اسکی قوی تر ہے نسبت اسکے قبض کے اور روغن اسکا مسخن ہے اور گروہ اطبا نے کہا ہے کہ زعفران کسی خاطر کی اعانت یقیناً نہیں کرتی بلکہ اخلاط کو انکے مقدار موجود کی برابری پر محفوظ رکھتی ہے اور عفونت کی اصلاح کرتی ہے اور احشا یعنی اعضائے اندرونی کی تقویت کرتی ہے **زینت** رنگ کو خوشنما کر دیتی ہے جب پلانے میں اس کا استعمال کیا جائے **اورام و ثبور** اورام کی تحلیل کر دیتی ہے ورم حمرہ پر اس کا طلا کیا جاتا ہے۔ **اعضائے سر** دردسر پیدا کرتی ہے اور سر کو مضر ہے خمار کیواسطے میفخج کے سات پلائی جاتی ہے اور نیند بھی پیدا کرتی ہے حواس میں کدورت پیدا کرتی ہے جسوقت شراب میں اسکو ملا کر پلائیں اس قدر نشہ کرے گی کہ آدمی آپے سے جاتا رہے اور رعونت میں پڑ جائے کان میں جو ورم گرم ہو اسکو منع کرتی ہے **اعضائے چشم** آنکھ میں جلا کرتی ہے جو نزلہ آنکھ میں اترتا ہے اسکے اترنے کو منع کرتی ہے۔ غشاوہ لینے جھلی آنکھ میں نہیں پڑنے دیتی ہے زرقت یعنی کبودی جو بیماریوں کے سبب سے آنکھ میں آجاتی ہے اسکے دور کرنے کیواسطے بطور سرمہ کے اسکو لگاتے ہیں **اعضائے نفس وصدر** مقوی قلب ہی مفرح ہے۔ جس شخص کو برسام کا مرض ہو یا شوصہ میں گرفتار ہو اسکے سلانے کیواسطے سونگھائی جاتی ہے خصوصاً روغن زعفران کہ منوم قوی ہے۔ سانس کی آمدرفت میں آسانی پیدا کرتی ہے آلات نفس کی تقویت کرتی ہے **اعضائے غذا** متلی پیدا کرتی ہے اشتہا کو ساقط کر دیتی ہے اس لئے زعفران کو

اس ترشی سے سودا کی جو بر وقت اشتہا کے ہوتی ہو مخالفت اور ہے لیکن زعفران معدہ اورجگر کی تقویت کرتی ہے بسبب اپنی حرارت کے اور اس قوت کے جس سے دباغت معدہ کی کرتی ہے اور بسبب قبض کے جو ائیں اور ایک قوم نے کہا ہے کہ زعفران طحال کیواسطے اچھی چیز ہے **اعضائے نفض** باہ کو برانگیختہ کرتی ہے اور ار بول کر تی ہے صلابت رحم کو اور رحم کے ملجانے کو اور قروح خبیثہ جو رحم میں ہوں انکو نفع کرتی ہے جس وقت ہمراہ موم اور زردی بیضہ کے زعفران مع دو چند وزن اسکے روغن زیت کا استعمال کیا جائے بعض طبیبوں نے کہا ہے کہ اگر زعفران کو وہ عورت پی لے جسکو بڑی دیر سے درد زہ کی تکلیف ہو فوراً لڑکا پیدا ہو جائے گا سموم کہتے ہیں کہ تین مثقال زعفران کو جو شخص تناول کرے اس قدر تفریح زیادہ کریگی کرآخر کو وہ شخص مرجائیگا جیسے شادی مرگ سے آدمی مرجاتا ہے **ابدال** بدل اس کا ہموزن اسکے قسط شیریں ہے اور چہارم وزن اسکے پوست سلیخہ یعنی بخ ہے۔ **رنجا** رجسکو ہندی میں زنگار کہتے ہیں **ماھیت** اسکی مشہور ہے طریقے اسکے بنانے کے بہت سے ہیں اور خلاصہ سب کا یہی ہے کہ تانبے پر کائی یا سبز رطوبت جم جائے سرکہ کے درد سے یا تانبے کے برادہ پر سرکہ چھڑکنے سے کہ اسکے بعد اس برادہ کو تری کے مقام میں دفن کردیں خواہ جس برتن میں سرکہ بھرا ہوا سکے منہ پر تانبے کا برتن اندھا کرکے رکھیں اور اتنے دنوں تک رہنے دیں کہ زنگار پیدا ہو جائے بعد اسکے زنگار کو اس برتن سے چھیل کر چھڑا لیں یا تانبے کے برادہ میں نوسادر ملا کر تری میں دفن کردیں بس یہی سب طریقے چنگار بنانے کے مشہور ہیں۔ ایک اور طریقے سے بہت لطیف زنگار بنایا جاتا ہے وہ یہی ہے کہ سرکہ کشید کیا ہوا (جیسے عرق نعناع) کو تانبے کے برتن خواہ دیگچے وغیرہ میں رکھ کر تانبے کے دستہ سے کڑی دھوپ میں پیسنا شروع کریں تا کہ پیستے پیستے اسمیں سبزی آجائے پھر اسمیں پھٹکری اور نمک تھوڑا سا ڈالکر دوبارہ پیسنا شروع کریں جب گاڑھا ہو جائے اور یکجا ہو جائے خواہ یکجا کرکے اسکو سکھا لیں بعد اسکے پھر اسپر سرکہ مقطر اور لڑکا و نکا

پیشاب چھڑک کر تھوڑی دیر پیسیں اور تری کی جگہ پر رکھدیں بعد اسکے اسکو یکجا کر کے سکھا لیں کبھی ان سخت پتھروں پر جوتانبے کے معدن میں ہوتا ہے زنگار خودبخود پیدا ہوا کرتا ہے اور کبھی معدن مس میں زنگار بھی پایا جاتا ہے **اختیار** بہتر قسم زنگار کی وہی ہے جو معدنی ہو اور قوی زیادہ وہ زنگار ہے جو توبال یعنی دیک سے اور سنگ راتخ سے بنایا جائے سرکہ سے بنایا ہوا زنگار زیادہ نرم ہوتا ہے بہ نسبت اس زنگار کے جو نوشادر سے بنایا جائے **طبیعت** چوتھے درجہ تک گرم خشک ہے **افعال و خواص** بڑا جلا کرنیوالا ہے اور سخت اور نرم دونوں طرح کے گوشت کو سڑا دیتا ہے قیروطی بنا دے اسکی تری میں تعدیل ہوجاتی ہے پھر اسمیں تخفیف رہ جاتی ہے اور لذع نہیں کرتا **جراح و قروح** جو قروح کہ مادہ انکا پھیلتا ہوا اسکے پھیلنے کو منع کرتا ہے گوشت کو زخم کے بھر لاتا ہے جب قیروطی میں پڑے۔ جو قروح چوک آلودہ ہوں انکا چرک دور کردیتا ہے۔ زنگار ہمراہ نطروں اور علک الانباط کے اس کھجلی کی دوا ہے جسمیں غار پڑ گئے ہوں اور برص اور بہق کی بھی دوا ہے **اعضائے سر** جو زنگار نوشادر اور پھٹکری اور سرکہ سے بنایا گیا ہو جب اسکو پیس کرناک میں پھونکنے کے ذریعہ سے پہنچائیں اور منہ میں پانی بھر لیں تاکہ حلق تک زنگار نہ پہنچ پائے اس ترکیب سے ناک کی بدبو اور جو خراب زخم ناک میں ہوں سب دفع ہوجائیں گے۔ لوہے کا زنگار جو سرکہ سے بنایا جائے مسوڑھے کو مضبوط کرتا ہے اور اس زنگار کی قیروطی مسوڑھے کے ورم کو فائدہ کرتی ہے اور اسی طرح تانبے کا زنگار **اعضائے چشم** پلکوں کے موٹے ہونے کو اور پردے اور بھاری ہونے کو کہ اٹھانے کے اٹھ نہ سکیں فائدہ کرتا ہے اور آنکھ میں جلا دیتا ہے قروح چشم کی دواؤں میں داخل کیا جاتا ہے آنسو بہ کثرت بہاتا ہے۔ جب زنگار سرمہ میں داخل کر کے آنکھ میں میں لگایا جائے تدبیر صائب یہ ہی ہے کہ پہلے آنکھ کو اسفنج سے گرم پانی میں ڈبو کر سینک لیں **اعضائے نفض** بواسیر کے ادویہ میں داخل کیا جاتا ہے اور اسکی بتی اشق ملا کر بواسیر میں رکھی جاتی ہے

زبرۃ النحاس یہ ایک چیز ہے جیسے نمک یا کف دانہ دانہ اسکے تانبے کو گرم کرنے سے پیدا ہوتے ہیں **افعال و خواص** قابض ہے اکال ہو لذاع ہے۔ **جراح و قروح** گوشت زائد کو سڑا دیتی ہے **اعضائے سر** قروح گوشت کی خشک کرنیوالی دواؤں میں داخل کیجاتی ہے سفید قسم اسکی جب اسکو پیس کر کان میں پھونکنے کے ذریعہ سے پہنچائیں کری گوش کا جو مرض پرانا ہوا اسکو دور کر دیتی ہے خشک پر اسکو شہد ملا کر لگاتے ہیں پس ان اور رام کو جو نرم گوشت میں حلق کے ہوں اور ورم لہات کو دور کر دیتی ہے۔ **اعضائے نفض** چار ابو سات جو برابر ڈیڑھ ماشہ کے ہیں اگر پلائی جائے خلط غلیظ کا اسہال کرتی ہے اور زرداب کو نکال دیتی ہے۔ بواسیر کی خشک کرنے والی دواؤں میں اور قروح مقعد کے ادویہ میں داخل کیجاتی ہے۔

زوفرا ایک درخت ہے جسکے دانہ انجدان کے مشابہ ہوتے ہیں۔ انکو جرا کہتے ہیں مشابہ سداب کے ہوتا ہے اور اس درخت کو دنیا رو کہتے ہیں **طبیعت** گرم خشک ہو **افعال و خواص** نفخ کی تحلیل کرتی ہے **اعضائے نفض** بیخ اسکی اور تخم اسکا منی کے خشک کرنے میں سداب کی قوت سے مشابہ ہے **سموم** بچھو کے کاٹنے میں اس کا پلانا اور لگانا دونوں مفید ہیں۔ **زریس درخت** بعض آدمی اسکو آزاد درخت بھی کہتے ہیں **آلات مفاصل** عرق النسا کو فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفض** اسکی پتی کا عرق مفتح ملا کر اگر دشواری سے پیشاب آتا ہو یا حیض کے آنے میں دشواری ہو اور پلایا جائے فائدہ کرے گا۔ جو خون مثانہ میں بستہ ہو گیا ہو اسکو نکال دیتا ہے **سموم** ہوام کاٹنے کو نفع کرتا ہے۔

زعرور بضم زائے معجمہ وسکون عین مہملہ مشہور پھل ہے ایک قسم اسکی ایسی ہوتی ہو جسکی گٹھلی پتھنکی ہوتی ہے اور ایک قسم اسکی وہ ہے جسکو یونانی زبان میں انمیلس اور سطافیون کہتے ہیں اور اکثر اس کا نام جنگلی سیب بھی رکھتے ہیں اس کا درخت سیب کے درخت سے پتوں میں مشابہ ہوتا ہے مگر اس سے یہ چھوٹا ہوتا ہے مزہ بکھٹا **خواص**

قابض ہے اور سنجد سے قبض اس کا زیادہ ہے صفرا کو ہٹا دیتا ہے سیلان رطوبات جمیع اقسام کو ہر ایک پھل سے زیادہ بند کر دیتا ہے **اعضائے سر** املیس سے درد سر پیدا ہوتا ہے **اعضائے غذا** املیس معدہ کیواسطے خراب چیز ہے **اعضائے نفض** حبس طبیعت کرتا ہو مگر پیشاب کو بند نہیں کرتا ہے **زبل** جسکو ہندی میں میگنی یا گوبر وغیرہ کہتے ہیں **ماہیت** مختلف قسم کی ہوتی ہے جس حیوان کا فضلہ ہو اُسی کا اسمیں اثر ہوتا ہے بلکہ ایک ہی قسم کے حیوان کے اشخاص کا فضلہ بھی طرح طرح کا ہوتا ہے خصوصاً آدمی کا فضلا **اختیار** بطرکی بیٹ کا استعمال جائز نہیں ہے کہ اسمیں حرارت بافراط ہے باز اور جرہ اور باشہ اور اسی طرح سب شکاری چڑیوں کی بیٹ کا بھی استعمال نہیں ہوتا ہے اسلئے کہ حرارت اسکی بافراط ہے **طبیعت** کسی قسم کی زبل تبرید اور ترطیب نہیں پیدا کرتی ہے۔ کبوتر کی بیٹ بہت زیادہ گرم ہے بہ نسبت اور جانوروں کی بیٹ کے جن کا استعمال دوا میں کیا جاتا ہے صحرائی چڑیاں انکی بیٹ نقصان اور کمی رکھتی ہے بہ نسبت پالی ہوئی چڑیوں کے اور بارکش جانوروں کے فضلات کمزور ہیں چھٹے چرنے والوں سے **افعال و خواص** بکری کی میگنی خصوصاً پہاڑی بکری کی ہر ایک سیلان خون پہ لگائی جاتی ہے پنجال کبوتر کو جلا کر اور بے جلائے ہوئے یہ بھی ہر اک سیلان خون پر لگائی جاتی ہے۔ پنجال کبوتر جلد کی سرخ کرنیوالی دواؤں میں داخل ہے اور آرو جو ملا کر محلل ہے بھیڑ کی میگنی جلانے سے لطیف زیادہ ہو جاتی ہے اور گرمی اسکی نہیں بڑھتی **زینت** بھیڑ کی میگنی سرکہ ملا کر مسوں پر لگائی جاتی ہے غملی ہوں یا مساری ہوں یا توتی ہوں۔ ٹڈی کی بیٹ کلف اور بہق پر لگائی جاتی ہے۔ زرزور کی میگنی جسکو سفر چیں کہتے ہیں بشرطیکہ دھان کے کھیت میں چری ہو وہ بھی یہی فائدہ کرتی ہے اسی طرح فردوں جو ایک جانور ہے اسکی میگنی اور گوہ کی میگنی رنگ کو خوشنما کر دیتی ہے۔ خصوصاً پہاڑی گوسفند کی میگنی کو میلا کر بالخورہ پر رکھتے ہیں اسیطرح چوہے کی میگنی وہ چوہا جو بہت بڑا ہو۔ کبوتر

کی بیٹ رنگ کے خوشنما کرنیوالی دواؤں میں داخل ہے۔ گوہ کا فضلہ جھائیں کو دور کر دیتا ہے اسکو ہمنے بھی تجربہ کیا ہے اورام وثبور لگائے بیل کا گوبر سرکہ ملا کر ان پھوڑو دن پر رکھا جاتا ہے جنکا مادہ گرم ہو پس اس حرارت میں سکون کرتا ہے۔ بھیڑ کی میگنی اور بکری کی میگنی سرکہ ملا کر آگ سے جلے ہوئے۔ مقام پر رکھی جاتی ہے یہ ہے اور موم اور روغن گل بھی اسمیں ملانا چاہیے۔ کبوتر کی بیٹ شہد اور السی ملا کر آتشک کے دانوں پر پٹیری ڈالنے کیواسطے اور آگ کے جلے ہوئے مقام پر لگائی جاتی ہے۔ گوسپند کی میگنی نفس جلد کیواسطے مفید ہے۔ کبوتر کی بیٹ اور چڑ کی بیٹ داد پر لگائی جاتی ہے اور اسی طرح زرزور کی بیٹ جو دھان کے کھیت میں چرتا ہو **جراح قروح** کتے کے بیٹ جو ہڈیوں کے کھانیکے بعد برآمد ہو پرانے قروح کو نفع کرتی ہے **آلات مفاصل** گائے کا گوبر عرق النسا پر ضماد کیا جاتا ہے بکری کی میگنی خصوصاً پہاڑی بکری کی میگنی سور کی چربی ملا کر نقرس پر اور عرق النسا پر لگائی جاتی ہے۔ سور کی بیٹ خشک ہوگئی ہو سرکہ ملا کر عضل کی سستی اور کمزوری کیواسطے لگائی جاتی ہے۔ اور قیروطی ملا کر التوائے عصب پر اور صلابات کے جملہ اقسام پر لگائی جاتی ہے کبوتر کی بیٹ و مفاصل پر بکری کی میگنی بھی صلابات مفاصل پر اور مفاصل کے ورم پر منجملہ مجربات کے ہے۔ خصوصاً سرکہ میں پانی ملا کر جب اس میگنی کو اسمیں پیسیں اور لگائیں اور یہ دوا مجربات جالینوس سے ہے اسی طرح آرد جو کے ہمراہ اور یہ دوا اس شخص کے واسطے مناسب ہے جسکا گوشت سخت ہو اور جلد کے نیچے مخفی ہو اور پتلا ہو گیا ہو **اعضائے سر** سرگیں خر تازہ نکسیر قوی میں سونگھایا جاتا ہے پس رک جاتی ہے یا اسکو نچوڑ کر ایک قطرہ ناک میں ڈال دیتے ہیں۔ جب بھی نکسیر بند ہو جاتی ہے۔ کبوتر کی بیٹ سعفہ کو مفید ہے۔ جالینوس کہتا ہے میں چرنے والے کبوتر کی بیٹ کو تخم بالم ملا کر اس دردسر میں استعمال کرتا ہوں جسکا بیضہ ہے پس دردسر زائل ہو جاتا ہے۔ گائے کا گوبر ان اورام پر لگایا جاتا ہے جس پس گوش پیدا ہوں **اعضائے چشم** فضلہ گوہ اور سوسمار اور زماح لینے

بھو کا سفیدی چشم پر لگایا جاتا ہے فضلہ خطاف یعنی شپرہ بیاض چشم کیواسطے عجیب اثر کرتا ہے اس کا تجربہ خود میں نے کیا ہے۔ **اعضائے نفس و صدر** سور کی میگنی پانی یا شراب ملاکر نفث الدم کو مفید ہے اور پہلو کے درد کو کہتے کی بیٹ جمنے ہڈیاں کھائی ہوں جبڑے پر خناق کیواسطے لگائی جاتی ہے اسی طرح چھوٹے لڑکوں کا فضلا اور اتنا فائدہ کرتی ہے کہ بیشتر اوقات فصد کی حاجت نہیں رہتی جب کسی لڑکے کے فضلہ کا اسطرح پر ضماد کرنا مطلوب ہو واجب ہے کہ اسکو روٹی ترمس کے ہمراہ کھلائیں تاکہ بد بو کم ہو جائے۔ گائے کا گوبر سل کے مرض میں پھیپھڑے وغیرہ پر اسکی دھونی دیجاتی ہے۔ **اعضائے غذا** بکری کی میگنی خصوصاً پہاڑی بکری کی بعض ادویہ ملاکر یرقان کیواسطے مجرب ہو اور استسقا کیواسطے ضماد کرنے اور پلانے دونوں طرح سے مگر اس کا ضماد کرنا خواہ اور طرح سے لگانا جب چاہے دھوپ میں بٹھلا کر کیا جائے **اعضائے نفض** بیل کا گوبر رحم کے اونچے ہو جانیکے واسطے اسکی دھونی دیجاتی ہے بکری کی میگنی خصوصاً پہاڑی بکری کی بعض ادویہ کے ہمراہ پلانے سے اور ار حیض کرتی اور اسقاط بھی کردیتی ہے اور تلی کی سختی کی تحلیل بھی کردیتی ہے۔ اور خشک بھی میگنی پیس کر رحم سے جو رطوبات جاری ہوں اسکے بند کرنے کیواسطے اس کا حمول کیا جاتا ہے خصوصاً ہمراہ کندر کے اور یہ بھی مجرب ہو چکا ہے۔ مرغی کی بیٹ قولنج کو مفید ہی بھیڑیے کی بیٹ یہ بھی اس قولنج کو مفید ہے جو ورم سے نہ عارض ہو کہ اسکو پانی میں گھولکر یا کسی جوشاندہ میں ملاکر پلائیں یا سلاقہ ادویہ میں داخل کردیں خصوصاً وہ بیٹ جو کانٹوں کے کھانے سے یا مقل کے درخت کو جڑ سے چرنے کے بعد برآمدہ ہوئی ہو اور سفید ہو اس میں ہڈیاں ہوں کہ ایسی بیٹ قولنج کو بہت مفید ہوتی ہے۔ حتے کہ اگر ایسی بیٹ کو بھیڑیے کی کھال میں لپیٹ کو خواہ ایسے فتیلہ میں اسکو داخل کرکے جو بکری کی دم بالوں سے بنایا گیا ہو یا اونٹ کی کھال میں اس بیٹ کو لپیٹ کر مریض کے بدن پر تعلیق کریں جب بھی قولنج کو دور کردیتی ہے یا ایسی تدبیر کریں جسطرح جالینوس نے کیا تھا کہ اس بیٹ کو

ایک چاندی کی ڈبیا میں بند کر کے مریض کے بدن پر اسے لٹکا یا تھا واجب ہے کہ اس بیٹ کی تعلیق مقام تہیگاہ پر کیجائے پس درد قولنج کو فائدہ کرے گی اگر اس بیٹ کو بر وقت سکون درد کے پلائیں خواہ اورطرح پر استعمال کریں دوبارہ درد ہونے کو منع کرے گی بموجب مشاہدہ جالینوس کے اور ہرگز پھر درد نہ ہوگا یا رفتہ رفتہ اس میں کمی ہوتے ہوتے اخیر کو مٹ جائے گا۔گدھے کے لید کی دھونی سے اسقاط ہوجاتا ہے۔ چوہے کی مینگنی کندر اور شراب میں ملا کر پلانے سے پتھری ریزہ ریزہ ہوجاتی ہے اور حمول کرنے سے اس کے بچوں کو دست آتے ہیں کبوتر کی بیٹ درد قولنج کو دفع کرتی ہے جب حقنہ میں داخل کی جائے۔جس کتے نے ہڈیاں کھائی ہوں اسکی بیٹ قروح امعاپر اور اسہال کو فائدہ کرتی ہے حقنہ میں پڑے یا پلائی جائے اس طرح پر کہ دودھ کو لوہے کے ٹکڑے خواہ سنگریزہ پر ڈالکر جوش دیں اور اسی دودھ میں اس بیٹ کو ملا کر پلائیں۔ ہاتھی کا لینڈ اگر اتوڑ کر تھوڑی سی مقدار اسکی لیکر حمول کیا جائے۔عورت کو حاملہ نہ ہونے دے گا جیسا لوگ کہتے ہیں سموم بکری کی مینگنی خصوصاً سرکہ میں پکا کر یا شراب میں جوش دے کر ہوام کے کاٹنے پر لگائی جاتی ہے بلکہ بموجب شہادت جالینوس کے کبھی سانپ کے کاٹنے کو بھی فائدہ کرتی ہے۔جنگل کا چرنے والا گدھا اس کا فضلہ جو خشک ہوگیا ہو بچھو کے کاٹنے کے واسطے اچھی دوا ہے مرغی کی بیٹ تریاق ہے فطر کے کاٹنے کے خناق سے اس کا تجربہ بھی ہم کر چکے ہیں کہ بعد اسکے استعمال کے ایک خلط بالزوجت اور غلیظ تھوکتے تھوکتے صحت ہوجاتی ہے۔بکری کی مینگنی میں قوت جاذبہ ہے کہ زنبور کے زہر کو کھینچ لیتی ہے۔گائے کے گوبر سلگانے سے پسو اور مچھر بھاگ جاتے ہیں۔

زیتون۔ ماھیت اسکی مشہور ہے زیت کبھی تو زیتون خام سے نچوڑا جاتا ہے اور کبھی اس زیتون سے جو پختگیمیں اپنی مراد پر پہنچ گیا ہو۔زیت انفاق وہی ہے جو خام زیتون سے نچوڑا گیا ہو اور کبھی زیتون سرخ سے جو گدرہو لینے خامی اور پختگی کے

بیچ میں ہواس سے نچوڑا جاتا ہے اوراس کا فعل متوسط ہے۔

بیچ میں دو چیزوں کے یا بیچ میں دونوں قسم کے زیت کی جو خام اور پختہ سے نچوڑی جائیں زیت کی ساخت کبھی زیتوں بستانی سے ہوتی ہے اور کبھی جنگلی زیتون سے پرانے زیت کی قوت ضماد میں مثل روغن پیدا انجیر کے ہے یا روغن ترب یا روغن شونیز کے مگر یہ تیل زیادہ گرم ہے اور انکا فعل قریب زیت کے فعل کے ہے۔ اگر زیتون کی شاخوں کا اور پتوں کا جلانا منظور ہو لازم ہے کہ اس پر شہد لگا دیں **اختیـــــار بهترین زیت صحیح** اورتندرست آدمیوں کے واسطے زیت انفاق ہے جنگلی زیتون کا گوند وہی اچھا ہے جو زبان پر لذع پیدا کرے اور اگر زبان کو نہ چھیلے تو اس میں کچھ فائدہ نہیں **طبیــعــت** زیت انفاق پہلے درجہ میں سرد خشک ہے اور روفس حکیم کہتا ہے کہ اس میں رطوبت فضلیہ ہے۔ اور زیت پختہ زیتون کا اس میں گرمی باعتدال ہے اور مائل برطوبت ہے پھر اگر دھوڈالا جاے پس رطوبت اور یبوست میں معتدل ہوگا اور حرارت اس کی معتدل ہو جائیگی۔ خلاصہ یہ ہے کہ پختہ زیتون گرم ہے اور زیت جو اس سے نکالا جاتا ہے اسکی رطوبت معتدل ہے اور کچا زیتون سرد ہے اور لکڑی اسکی اور برگ زیتون خام دونوں سرد ہیں۔ جب زیت انفاق بہت پرانا نہ ہو جاے زیتون شیریں کی طبیعت میں آجائیگا **افــعــال و خواص** زیت کے جملہ اقسام مقوی بدن میں حرکات جسم میں نشاط پیدا کرتے ہیں حرارت کو بجھا دیتے ہیں۔ زیت صحرائی زیتون کا تانبے کے برتن میں اتنا پکایا جائے کہ بستہ ہو کر جم جائے اب طبیعت میں قریب حضض کے ہو جاتا ہے۔ پانی زیتون مملح کا آب نمک سے زیادہ قوی تنقیہ میں ہے بہترین زیت صحیح اور تندرست آدمیوں کے واسطے زیت انفاق ہے پرانے زیت کی حدت لذع کی حد تک نہیں پہنچتی ہے۔ زیتون بھی اس قسم کی چیز ہے جو غذا بدن میں کم بنتی ہے **زنیت صحرائی** زیتون کا پتا بسہری کے واسطے اچھی دوا ہے اور بدن میں ملنے سے زیادہ پسینہ نکلنے کو منع کرتا ہے۔ صحرائی زیتون کا

زیت مثل روغن گل کے اکثر باتوں میں ہے بالوں کے گرنے سے محفوظ رکھتا ہے اور جلدی بالون کو سفید ہونے نہیں دیتا ہے بشرطیکہ کہ ہرروز اس کا استعمال برابر چلا جاے۔ برگ زیتون کو کچھ انگور کے پانی میں یہانتک پکائیں کہ مثل شہد کے گاڑھا ہو جاے پھر اسکو اس دانت پر لگائیں جسکو کیڑے نے کھالیا ہو جلدی اکھیڑ دیتا ہے اور **ام وشور** حمرہ اور رغلد اور رشری یعنی پتی اور راورام گرم ان سب کو فائدہ کرتا ہے اور انکی تحلیل کر دیتا ہے۔ جو رطوبت زیتون کی لکڑی سے بروقت جلنے کے ٹپکتی ہے وہ رطوبت ترکھجلی اور رداد کو مفید ہے زیت کی تلچھٹ اُن اورام گرم کی دوا ہے جو نمدی ہوں خصوصاً برگ زیتون کے ہمراہ زیت زیتون صحرائی خام کا قروح تر اور خشک کو فائدہ کرتی ہے اور جرب یعنی ترکھجلی کو بھی۔ برگ زیتون صحرائی اُس حمرہ کو مفید ہے جسکا مادہ پھیلتا ہوا ہو اور خبیث ہو اور اُن قروح کو جن میں چرک بھری ہو اور رغلد کو اور رشری یعنی پتی کو جب زیت کے درد کو خامالادن یعنی گرگٹ میں ملا کر لگائیں ترکھجلی کو دور کر دیتا ہے یہاں تک کہ دواب اور چو پایوں کی کھجلی کو خصوصاً ترمس کے خیساندہ میں پیس کر۔ زیتون آبی جو آب ونمک میں پروردہ کیا جائے جب آگ کے جلے ہوئے مقام پر اسکو لگائیں آبلہ نہ پڑے گا اور چرک آلودہ قروح کو صاف کر دیتا ہے۔ صحرائی زیتون کا گوند اُس ترکھجلی کو نفع کرتا ہے جس میں غار پڑ گئے ہوں اور رداد کو اچھا کر دیتا ہے اور زخموں کے مرہم میں داخل کیا جاتا ہے۔ **آلات مفاصل** پانی زیتون مملح کا حقنہ عرق النساء کے واسطے دیا جاتا ہے۔ زیت مغسول پٹھے کے اقسام درد کو مفید ہے اور عرق النسا کو۔ زیت کہنہ بیماران نقرس کو فائدہ کرتا ہے جس وقت اُنکے مقام درد پر طلا کیا جائے اعضائے سر انگور خام کے پانی میں برگ زیتون کو اس قدر پکائیں کہ مثل شہد کے غلیظ ہو جائے اور جس دانت کو کیڑے نے کھالیا ہو اُس پر لگایا جائے فوراً دانت اُکھاڑ دیتا ہے۔ زیتون صحرائی کا زیت مثل روغن گل کے ہے دردسر سے نفع کرنے

میں۔صحرائی زیتون کا عصارہ خشک کر کے قرص بنالیا جاتا ہے اور بحفاظت اُسکو رکھ چھوڑتے ہیں تا کہ علاج میں کان کے بکار آمد ہو۔زیتون صحرائی کی کلی کرنیسے ملتے ہوئے دانتوں کو جما دیتے اور مضبوط کرنے کا فائدہ ہوتا ہے جب اُن دانتوں کی ریخون میں بھر دیا جائے۔ **زیت العقارب** نہایت شریف دوا ہے کانوں کے درد کی بطور ٹپکا ٹپکے ۔برگ زیتون قلاع کے واسطے اچھی دوا ہے اعضائے چشم پرانے زیت سے ظلمت چشم کے واسطے سلائی میں لگا کر آنکھ میں استعمال کیاجاتا ہے۔دردُاسکا ادویہ چشم میں داخل کیاجاتا ہے اور برگ زیتون کوجلا کر طورطیا کے بدلے آنکھ میں لگاتے ہیں پس جھلی اور سفیدی چشم کی کٹ جاتی ہے اور طبقہ قرینہ کی گندگی دور ہو جاتی ہے نچوڑا ہوا پختہ کارنگ ہجوز کو فائدہ کرتا ہے اور قرینہ کے قروح کو اور لوم زل چشم کو زیتون بسانی زیادہ موافق ہے آنکھ کے لیے یہ نسبت صحرائی زیتون کے گونداس کا بھی آنکھ میں جلا دیتا ہے اور قروح چشم کے چرک دور کرنے میں فائدہ کرتا ہے اور آب نزول کو اور سفیدی چشم کو جلا کر کے ہٹا دیتا ہے **اعضائے نفس** سیاہ پھل زیتون کا مع گٹھلی کے جلا کر یہ بھی ایک قسم کی دھونی ربو کے واسطے ہے اور پھیپھڑے کی بیماریوں کے واسطے **اعضائے غذا** زیت کے درد کا ضماد مستسقی کے شکم پر کیا جاتا ہے۔زیتون مسلم کا نضج دشواری سے ہوتا ہے اور مملوح زیت جو غلیظ ہو اشہتا کو برانگیختہ کرتا ہے اور معدہ کو قوی کرتا ہے۔اور کیموس قابض پیدا کرتا ہے اور سرکہ میں مدبر کیا ہوا زیت جملہ اقسام زیت سے قابلیت ہضم کی زیادہ رکھتا ہے اور بہت ہی زود ہضم ہے اور زیت انفاق معدہ کے واسطے اچھی چیز ہے **اعضائے نفض** مری کے ہمراہ قبل طعام کے جب کھایا جاتا ہے تلئینکرتا ہے۔ اور نواوقیہ جو برابر پچیس تولہ کہ تخمیناً ہے گرم پانی میں خواہ آب جو ملا کر پلانے سے دست لاتا ہے سداب کو اس میں پکا کر مرطور اور چھوٹے چھوٹے کیڑوں کے واسطے پلاتے ہیں اور قولنج ورمی کو بھی فائدہ کرتا ہے اور قولنج ثفلی جو سدہ اڑ جانے سے عارض

ہوتا ہے اس کے واسطے اسکا حقنہ کرتے ہیں عصارہ زیتون کا حمول سیلان رحم اور نزف رحم کے واسطے کیا جاتا ہے۔ آرد جو ملا کر اس کا ضماد اسہال کہنہ کو مفید ہے۔ آب انگور خام سے پرانے زیت کو گاڑھا کر کے جب حقنہ کیا جائے اندرونی قروح مقعد کو فائدہ کرتا ہے اور اس طرح رحم کے قروح کو گوند اس کا حیض اور بول دونوں کا ادرار کرتا ہے اور جن کو نکال دیتا ہے سموم زیت میں گرم پانی ملا کر پلانے سے اُبکائی آتی ہے پس زہر کی قوت ٹوٹ جاتی ہے یعنی جو زہر کھانے پینے میں آیا ہو اس کی سمیت ٹوٹ جاتی ہے۔ زیتون صحرائی کا گوند خود زہر ہے ادویہ قتالہ میں شمار کیا گیا ہے۔

زدوار میرے گمان میں وہی جدوار ہے۔

زراوند بفتح زائے معجمہ و سکون رائے مہملہ و فتح واو و سکون نون اور آخر میں دال مہملہ ہی ماہیت دیسقوریدوس کہتا ہے کہ یہ لابی بھی ہوتی ہے اور گول بھی ہوتی ہے اور ایک قسم اسکی لکڑی سے چوب انگور کے مشابہ ہوتی ہے اور یہ بھی لمبی ہوتی ہے زراوند مد حرج کو انثی یعنی مادہ کہتے ہیں اسکی پتی مشابہ اس نبات کے ہوتی ہے جسکو حسوس کہتے ہیں یہ ایک قسم کی لبلاب کی ہے پاکیزہ بو میں کسی قدر تیزی اور حدت ہوتی ہے مائل باستدارپر م نرم بہت سے نوکیں نکلی ہو میں اور بہت سی شاخیں ایک ہو جڑ سے پھوٹتی ہیں جو لمبی لمبی ہوتی ہیں اور اسکے غنچہ کے اندر سرخ رنگ ہوتا ہے بدبو اور گول شکال اسکی مثل **فلس** ماہی کے زراوند طویل اسکو نر کہتے ہیں پتی اسکی لمبی اور ہر ایک شاخ اسکی ایک بالشت لمبی نخشی رنگ اور پھول اسپر ایسے نمایاں ہوتی ہیں جیسے امرود کے پھول اور جڑ اسکی ایک بالشت لمبی اور ایک **انگل** موٹی ہوتی ہے زراوند طویل کی وہ قسم جسکو زرخونی کہتے ہیں اس کی شاخیں پتلی پتلی اور برگ اس کے مثل برگ حی العالم اور پھول اس کا مثل پھول دواب کے اور جڑ اسکی بہت لمبی چھلکا جڑ کا موٹا جسکو عطار لوگ نیل کے بنانے میں اور پرورده کرنے میں استعمال کرتے ہیں طبیعت جملہ اقسام زراوند کی طبیعت دوسرے درجہ تک گرم ہے اور تیسرے درجہ میں خشک ہے **افعال و**

خواص بڑی جلا کرنیوالی ہے اور ملطف ہے مفتح ہے غلیظ مواد کو رقیق کرتی ہے جذب کی قوت اس میں اتنی زیادہ ہے کہ تکلہ کی نوک اور کانٹے وغیرہ کو باہر کھینچ لاتی ہے۔ زراوند طویل زیادہ مناسب ہے انیاب کے واسطے یعنی دانتوں کے قروح کے واسطے اسلیئے کہ اس میں جلا اور تسخین زیادہ ہے اور سب افعال کے واسطے پر حرج بہتر ہے اس لئے کہ اس میں تفتیح اور تلطیف زیادہ ہے اور زراوند طویل کی قوت مثل قوت مدحرج کے ہے گرمی پیدا کرنے میں بلکہ شاید مدحرج سے اس کی گرمی بڑھی ہوئی ہے مگر لطافت میں طویل مدحرج سے کم ہے اس لئے کہ مدحرج میں لطافت زیادہ ہے اسی سبب سے ریحی درد میں سکون زیادہ پیدا کرتی ہے اور تیسرے قسم جو اوپر لکھی گئی ان دونوں سے ضعیف ہے **زنیت** بہق کو دور کرتی ہے دانتوں میں جلا دیتی ہے دانتوں کے میل کو دور کر دیتی ہے خصوصاً مدحرج اور رنگ کو صاف کر دیتی ہے **جراح و قروح** جو قروح چرک آلودہ اور خبیث ہوں انکا تنقیہ کر دیتی ہے اور تقشر جلد کو فائدہ کرتی ہے قروح میں گوشت پیدا کر دیتی ہے خصوصاً زراوند طویل قروح عفضہ جو پرانے ہوں انکے خبث مادہ کو منع کرتی ہے اور جس وقت ایرسا لا ملا کر استعمال کی جاے قروح میں گوشت بھر لاتی ہے **آلات مفاصل فسخ عضل** کو مفید ہے نقرس پر طلا کی جاتی ہے خصوصاً مدحرج اور اصحاب نقرس کو پلائی بھی جاتی ہے پس نفع ہوتا ہے اعضاے سر کان کے چرک کو صاف کر دیتی ہے اور جب شہد ملا کر کان میں ڈالی جاے ساعت کو قوی کرتی ہے مدہ جو کان میں پیدا ہوا سکے پیدا ہونے کو منع کرتی ہے جب فلفل کے ساتھ استعمال کی جائے فضول دماغ کا تنقیہ کرتی ہے مرگی کو فائدہ کرتی ہے اور مسوڑھے کو مضبوط کرتی ہے اعضاے نفس ربو کی اچھی دوا ہے خصوصی مدحرج سینہ کا تنقیہ کرتی ہے۔ پانی کے ہمراہ پہلو کے درد کو فائدہ کرتی ہے اور مدحرج ان سب افعال میں زیادہ قوی ہے **اعضاے نفض** اگر ایک درخمی جو برابر ایک درہم یا ایک مثقال کے پیس کر پلائی جاے اخلاط بلغمی اور مراری کو باسہال دفع کرتی

ہے اور معدہ کو نفع ہے جب طویل اور مدحرج کو مکی اور فلفل کے ہمراہ پلائیں فضول رحم کو نفسا کے یعنی اس عورت کے جس کو خون ولادت آتا ہو پاک کردے گی اور ادرا حیض کا کرے گی اور جنین کو نکال دے گی

حمیات جن چتوں میں لرزہ آتا ہے ان کو مفید ہے سموم بچھو کے کاٹنے سے فائدہ کرتی ہے خصوصاً زراوند طویل کہتے ہیں کہ اگر زراوند طویل دو درہم شراب کہ ساتھ پلائی جائے خواہ ضماد اس کا کیا جائے ہوام کے کاٹنے اور جملہ سموم سے نفع کریگی **ابدال** زراوند مرحرج کا بدل ہموزن اسکے زرنباد اور تہائی وزن اسکے اسبا سا اور نصف وزن اسکے قسط شیریں اور زراوند طویل کا بدل ہموزن اسکے زرنباد اور نصف وزن اسکے فلفل ہے۔ زمادۃ الراعی جسکو زمات الراعی بھی کہتے **طبیعت** شاید اول دوم میں گرم خشک ہے **خواص** کہتے ہیں کہ تہیج کی تحلیل کر دیتا ہے **اعضایے نفض** جالنیوس نے تجربہ کیا ہے کہ سلاقہ اس کا گردہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے اور ایک قوم نے کہا ہے کہ امعا کے قروح کو اور مروڑ کو اور آلام رحم کو نفع کرتا ہے اور حیض اور بول دونوں کا ادرار کرتا ہے۔ فتق کے جملہ اقسام کو رفع کرتا ہے سموم ایک مثقال یا دو مثقال اسکے پلانے سے ارنب بحری کے کھانے سے جوز ہر بدن میں پھیلتا ہے اور افیون وغیرہ کے زہر کو نفع کرتا ہے۔

زبیب جس کو ہندی میں منقہ کہتے ہیں عنب یعنی انگور کے بیان میں مذکور ہوگا۔ زہرہ بفتح زائے معجمہ قرنفل شامی کو کہتے ہیں **ماھیت** یہ ایک بنات ہے ایک قسم اسکی ایسی ہوتی ہے کہ جسکی پتی مسور کی پتی کے مشابہ ہوتی ہے شاخیں اسکی سیدھی کھڑی بقدر ایک بالشت کے اور پتی اسکی نرم جڑ بہت پتلی ایسی زمین میں پیدا ہوتی ہے جو شور ہو اور دھوپ اس پر زیادہ پڑتی ہو مزہ میں اس کے شوریت ہوتی ہے اور دوسرے قسم مثل سمافیطوس یعنی ککرونده کے ہوتی ہے رنگ اچھا ارغوانی ہوتا ہے قروح کا اندمال کرتی ہے فضول کی تلطیف کرتی ہے تا ایکہ دوسری قسم اسکی پلانے سے مرگی کو نفع کرتی

ہے جب سکنجبین ملا کر پلائی جاے **زوان زاے** بفتح معجمہ واودالف دنون

ماهیت میں کہتا ہو کہ زوان کی لفظ کا اطلاق آدمی دوچیزوں پر کرتے ہیں ایک تو دانہ ہے جو گیہون کے مشابہ ہے اور اسکی روٹی پکائی جاتی ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ زوان کنیت ہے اور ایک قوم زوان ایک مسکر اور خراب چیز کا نام رکھتے ہیں جو گیہون وغیرہ میں پڑجاتا ہے اور اس قسم میں کلام کرنا ہماری بحث طب سے خارج ہے

اختیار بہتر وہی زوان ہے جو سبک ہو وزنی نہ ہو اور بد بو کی بخارات اس سے نہ اٹھیں اور چھونے سے ٹکرے ٹکرے نہ ہو جاے بلکہ چپکتا ہوا بالزوجت ہو بروقت چبانے کے دانت چپک جائیں رنگ اس کا سرخی مائل ہو۔ اس میں تھوڑا سا بکھا پن ہو۔

حرف حاے مہملہ

جو دوائیں شروع میں حرف حاء سے اُن کا بیان

حضض جس کو رسوت بھی کہتے ہیں **ماهیت** گمان غالب یہ ہے کہ حضض ہندی عصارہ فیلز ہرج کا ہے اور میل اس میں ایسا کیا جاتا ہے جس کو بڑے بڑے ماہر اور شنا سالوگ نہیں پہچان سکتے کہ اُن پر بھی مخفی ہو جاتا ہے اور اس طور پر ہوتا ہے کی عصارہ زرشک کو پانی میں اس قدر پکاتے ہیں کہ چسہ ہو جاتا ہے قوت اسکی قریب ہے جوہر ناری لطیف اور جوہر ارضی بارد سے حضض مکی ایک بنی ہوئی چیز ہے **اختیـــــار** حضض ہندی حضض مکی سے زیادہ قوی ہے بالوں کے واسطے بالوں کو مضبوط کرتی ہے حضض مکیسے زیادہ قوی ہے طبیعت حرارت اور برودت میں معتدل ہے اور یبوست دوسرے درجہ کی ہے افعال وخواص ہندی میں تحلیل اور تھوڑا سا قبض ہے مگر تحلیل اسکی بہ نسبت قبس کے زیادہ ہے ہر ایک نزوف کو فائدہ کرتی ہے اور تحلیل اسکی قبض سے زیادہ ہے تحلیل میں اس کا دوسرا درجہ ہے اور قبض اس کا تجفیف سے بھی کم ہے اس میں ایک قوت لطیفہ ہے **زینت** بانوں کو سرخ کر دیتی ہے اور قوت دیتی ہے خصوصاً حضض

ہندی اور جھائیں کو دور کر دیتی ہے ہر ایک قسم حضض کی بسہری کو فائدہ کرتی ہے **اور رام وشبور ارام** زم کو اور زمہ کو فائدہ کرتی ہے جراح وقروح دونوں قسم حضض کی قروح خیشہ کو نفع کرتی ہیں **آلات مفاصل** پٹھوں کو مضبوط کرتی ہے۔

اعضاے سر حضض ہندی کان سے جو مدہ بہتا ہو اور کان کے قروح کو مفید ہے قلاع کے مرض میں جبڑے پر اس کا ضماد کیا جاتا ہے پس قلاع کو دور کر دیتی ہے مسوڑھے کے قروح اور دیگر امراض جو مسوڑھے میں پیدا ہوں ان کو بھی دور کر دیتی ہے اعضاے چشم آشوب چشم کو نفع کرتی ہے طبقہ قرینہ کو جلا دیتی ہے جھلی جو اس طبقہ میں پڑ جاے اس کو دور کرتی ہے جرب العین کو دفع کرتی ہے **اعضاے صدر** حضض ہندی نفث الدم اور کھانسی کے واسطے پلائی جاتی ہے اعضاے غذا یرقان سیاہ کو اور تلی کے بڑھ جانے کو حضض ہندی پلانے سے فائدہ کرتی ہے اور اسی طرح طلا کرندے اور درخت اس کا بھی یہی فعل کرتا ہے معدہ کی خرابی سے اسہال عارض ہوا س کو نفع کرتی ہے اعضاے نفض شقاق معدہ کو فائدہ کرتی ہے اور پلانے سے خواہ حمول کرنے سے اسہال کو نہ اور اس اسہال کو جو ضعف معدہ سے عارض ہو کہنہ کو اور اس اسہال یا کو فائدہ کرتی ہے حیض کا ادرار کرتی ہے تازہ پھل بلغم مائی کا اسہال کرتا ہے جو قروح وبر میں ہوں انکو فائدہ کرتی ہے عورتوں کے مقام نہانی سے جو رطوبت جاری ہو اس کو منع کرتی ہے بواسیر کو نفع کرتی ہے **سموم** پھل اس کا قتال دواؤں کے ضرر سے نفع کرتا ہے اور حضض ہندی دیوانے کتے کے کاٹنے فائدہ کرتی ہے **ابدال** بدل اس کا ہم وزن اس کے فیلزہرج ہے اور ہم وزن اس کے فوفل اور صندل دونوں نصف نصف ملا کر۔

احنا بکسر حاے حطی دونوں مشدد جسکو ہندی میں مہدی کہتے ہیں طبیعت اول درجہ میں سرد ہے اور دوسرے میں خشک ہے افعال وخواص اس میں تحلیل ہے اور قبض ہے اور تجفیف بدون اذیت کے کرتی ہے محلل ہی ریاح کو پھیلا دیتی ہے مفتح ہے کہ

رگوں کے منھ کھولدیتی ہے روغن حنا میں قوت مسخنہ ہے اس ذریعہ سے تلین پیدا کرتی ہے **اورام وثبور** جوشاندہ اس کا اورام حارہ اور بلغمیہ کو مفید ہے بلغمی اورام کو بسبب تحفیف کے فائدہ کرتی ہے اورام اربیہ یعنی کش ران کو جس کو ہندی میں بد کہتےہیں **جراح و قروح** آگ سے جل جانے کو اس کا نطول فائدہ کرتا ہے یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کا فعل جراحات میں مثل فعل دم الاخوین کے ہے ہڈیوں کے ٹوٹ جانے پر فقط مہدی یا کسی قروطی میں ملا کر لگائی جاتی ہے **اعضاے سرکہ** میں پیس کر پیشانی پر دردسر کے واسطے لگائی جاتی ہے اس ترکیب سے اسی ترکیب سے اس کا لگانا قروح دہن کو فائدہ کرتا ہے آلات مفاصل پٹھے کے درد کو اس کا پھول مفید ہے فالج کے مرہم میں داخل کی جاتی ہے اور تمدد کے مرہم میں روغن خماماندگی کی تحلیل کردیتا ہے اعصاب کو نرم کردیتا ہے شکست استخوان کو درست کردیتا ہے **اعضاے صدر** شوسہ کو مناسب ہے اور خناق کے مرہم میں داخل کی جاتی ہے اعضاے نفض رحم کے ہر قسم کے درد کو مفید ہے حماما بفتح مائے مہملہ **ماہیت** ایک درخت ہے بیلدار اس کی لکڑی سوراخدار ہوتی ہے شگوفہ اس کا چھوٹا ہوتا ہے رنگ میں بھوج پتر کے مشابہ ہے پتیاں اس کی فاشرا کی پتی سے مشابہ ہوتی ہیں رنگ ان کا سنہری ہوتا ہے اور لکڑی کا رنگ مثل یاقوت کے سرخ ہوتا ہے بو اس کی پاکیزہ ہوتی ہے ایک اور قسم ہے جو سبز اور غلیظ یعنی گندہ ہوتی ہے تری کی جگہ پر پیدا ہوتی ہے اسکی بو مثل سداب کے ہوتی ہے ایک قسم اسکی خبطی ہے نہ زیادہ لمبی نہ چوڑی ہوتی اور نہ دشواری سے ٹوٹتی ہے **اختیار** پہلے قسم جس کا رنگ سنہری ہوتا ہے وہی اچھی ہے جو تازہ ہوا اور ارمنی ہو تلخ ہو پاکیزہ بو ہو اور دوسری قسم جو سردھوتی ہے خراب ہے بو بھی اس کی ضعیف ہے انہیں مقامات میں اگتی ہے جو ترائی یا کچار کہلاتے ہیں ۔ تیسری قسم میں بہتر وہی ہے جونئی ہو مائل بسفیدی سرخی لیے ہوے کشفہ ہو یا گھنی پتی اور لچکنے اور پھیلنے میں پیچیدگی نہ ہو کیجا سمٹی ہوئی کہ اس کا گچھا بندھجاے اور لذع پیدا کرتی ہو تنات یعنیا اس قسم سے جو

زود شکن ہو اجتناب کرنا چاہیے اور اسی کو پسند کرنا چاہیے جسکی شاخیں ایک ہی جڑ سے نکلی ہوں تاکہ غش اور میل سے اطمینان رہے ویسقوریدوس کہتا ہے کہ عمدہ وہی ہے جو سفید ہو یا سرخی مائل ہو بیج اس میں بھرے ہوں گے جیسے خوشہ انگور میں بھرے ہوتے ہیں بو اس کی بھاری ہو اور ایسی بدبو نہ ہو جو ناگوار ہو رنگ ایک ہی طرح کا ہو مختلف نہ ہو زبان کو لذع کرتی ہو اور ایسی ہو کہ اس پر پھپھوند نہ لگی ہو **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے **افعال و خواص** ترقیق مادہ غلیظ کی کرتی ہے اور ایسے مادہ کا نضج کردیتی ہے اس میں قبض کی قوت بھی ہی قوت اس کی مثل قوت وج ترکی کے ہے **اور ام وشبور** اور ام حارہ میں نضج دیتی ہے **آلات مفاصل** اس کا جوشاندہ پینا نقرس کو فائدہ کرتا ہے اور آبزن اس کا بھی یہ فائدہ کرتا ہے اعضاے سر سر میں گرانی پیدا کرتا ہے اور دردسر پیدا کرتا ہے نیند لاتا ہے بعض کا قول یہ ہے کہ جب پیشانی پر اس کا طلا کیا جاے دردسر کو دور کردیتا مسکرات اور منومات یعنی نیند پیدا کر نیوالی چیزوں میں داخل ہے۔

اعضاے چشم گرمی سے جو آشوب چشم ہو اس کے واسطے اس کا نطول کیا جاتا ہے **اعضاے صدر** شوصہ باردکو نفع کرتا ہے اعضاے غذا سدھ جائے کی تفتیح کرتا ہے جوشاندہ اس کا امراض جگر کے واسطے پلایا جاتا ہے وج ترکی سے ہضم میں زیادہ ہوتا ہے **اعضاے نفض** حیض اور بول کا ادرار کرتا ہے دردہاے رحم کو نافع ہے فرزجہ ہاے رحم میں داخل دردگردہ کے واسطے اس کے جوشاندہ میں بٹھا کر آبزن کرتے ہیں رحم کے درد کے واسطے پلایا جاتا ہے **سموم** بادروج کے ہمراہ بچھو کے کاٹنے پر اس کا ضماد کیا جاتا ہے حرف جسکو ہالم کہتے ہیں ماہیت اسکی مشہور ہو قوت اسکی مثل رائی کے قوت اور مولی کے بیج کے ہے جب دونوں کو ملائیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ قوت اسکی رائی اور تخم جرجیر کے مثال ہے جب دونوں کو ملائیں پتی اسکی جملہ افعل میں اسکے دانہ سے کم ہے اسلیئے کہ رطوبت اس میں زیادہ ہوتی ہے اور جب

خشک ہو جائے تب اور اس کی قوت ہیج کے قریب ہو جائیگی اور شاید اسی کی قوت سے
ملجائے طبیعت تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے افعال وخواص محلل ہے منضج ہے ہمراہ
تلمین کے اندرونی اعضا میں جو قیح پڑ گی ہو اس کو خشک کر دیتی ہے **زینت** بالوں
کے جھڑنے کو پلانے سے اور طلا کرنے سے روک دیتی ہے **اورام وشبور** ورم
بلغمی کے واسطے اچھی دوا ہے اور نمک پانی ملا کر ہر قسمکے دنبل پر اس کا ضماد کیا جاتا ہے
جراح و قروح جس خارش میں گڑھے پڑ گئے ہوں اس کو اور داد کے جملہ اوسام
کو مفید ہے اور شہد ملا کر قروح شہدیہ کو مفید ہینا رفاری کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے **آلات
مفاصل** عرق انسا کو فائدہ کرتی ہے پلائی جائے خواہ ضماد کی جائے سر کہ اور آر د جو
کے ہمراہ عرق النساء میں کبھی اس کا حقنہ دیا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے خصوصاً اگر دست
کی راہ سے کوئی ایسا مادہ نکلے جس میں خون ملا ہو حرف جمیعا عصاب کے استرخا کو نفع
کرتی ہے۔ **اعضائے نفس** پھیپھڑے کو پاک کر دیتی ہے ربو کو تقطیع کرتی ہے
ربو کی دواؤں میں داخل ہے اور جو حریرہ ربو کے واسطے بنائے جاتے ہیں ان میں داخل
ہوتی ہے اس واسطے کہ اس میں تقطیع ہے اور تطیف ہے اعضا غذا معدہ اور جگر کو گرم
کر دیتی ہے اور طحال کے موٹے ہو جانے کو دور کر دیتی ہے خصوصاً جب سر کہ ملا کر اس
کا ضماد کیا جائے۔ معدہ کے واسطے بری ہے اور شاید یہ برائی اس کی معدہ کے واسطے
اس لیے ہو کہ لغوع شدید پیدا کرتی ہے اشتہائے طعام بڑھاتی ہے جب بقدر ایک
ایک سو نافن پلائی جائے مری کو براہ قے یا براہ اسہال دفع کر دیتی ہے اور یہ فعل اس کا
اگر تین ربع درہم سے پلایا جائے ہوتا ہے **اعضائے نفض** باہ کو قوی کرتی ہے
کیڑوں کی اصلاح کرتی ہے حیض کا ادرار کرتی ہے اسقاط جنین کرتی ہے بھیگی ہوئی
ہالم جس طبیعت کرتی ہے خصوصاً اگر پیسی نجائے کہ اس کی لزوجت پینے سے باطل
ہو جائے قولنج کو نفع کرتی ہے۔ اگر چار درہم یا پانچ درہم اس کو پیس کر ہمراہ آب گرم
کے پلائیں اسہال طبیعت کرتی ہے اور ریاح امعا کی تحلیل کر دیتی ہے بعضوں نے کہا

ہے کہ حرف بابلی اگر ایک اکسو نافن پلائی جاے اسہال مرہ کرے گی اور قیم اری آ جاے گی اور تین ربع درہم کا بھی یہی فعل ہو **مترجم** ابھی اعضاے غذا میں یہی فقرہ بلفظہ گذر چکا ہے پس یہ بھی مکرر معلوم ہے **سموم** ہوام کے کاٹنے کو پانے سے اور شہد ملا کر ضماد کرنے سے فائدہ کرتی ہے اور اگر اس کی دھونی دیجاے تو ہوام بھاگ جائینگے ۔

حاشایہ ایک پہاڑی پودینہ ہے ماہیت ایک گیاہ ہے جس میں سفید پھول سرخی مائل ہوتا ہے شاخیں اس کی پتلی پتلی مشابہ اذخر یعنی کتنول کے ہوتی ہیں پھول اس کا گول پتیاں چھوٹی چھوٹی باریک اور بہت سی ہوتی ہیں کناروں پر اسکے چھوٹی چھوٹی نوکیں یا سرے بنفشی رنگ کے ہوتی ہیں دیسقوریدوس کہتا ہے کہ یہ ایک کٹیلہ درخت ہے چھوٹا اس کے گرد بہت سی چھوٹی چھوٹی پتیاں باریک باریک ہوتی ہیں اکثر سنگ دلاخ زمیں میں پیدا ہوتا ہے ۔ **طبیعت** تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے روفس حکیم کہتا ہے پودینہ سے زیادہ اس میں خشکی ہی **افعال و خواص** محلل ہی مقطع ہے یہاں تک کہ خون بستہ کی تقطیع کر دیتا ہے مسخن ہے یہاں تک اس کی گرمی ہے کہ جاڑوں میں جب زیادہ سردی ہونے سے بدن کے بال کھڑے ہو جاتے ہیں اگر اس کو پیلے پھر ہری کو منع کرتا ہے **زینت** سون کی تحلیل کر دیتا ہے **اورام وشبور** سرکہ ملا کر اس کا ضماد اورام بلغمیہ تازہ پر کیا جاتا ہے **آلات مفاصل** ضعف عصب کے واسطے پلایا جاتا ہے اور سویق یعنی جو کا ستو اور شراب ملا کر عرق النسا پر ضماد کیا جاتا ہے شراب اس کی ان دردون کو فائدہ کرتی ہے جو شراسیف کے نیچے ہوں **اعضاے چشم** کھانے میں ملا کر اسکے کھانے سے قوت بصر کی حفاظت ہوتی ہیا و ضعف بصارت دور ہو جاتا ہے اعضاے صدر سینہ اور پھیپھڑے کو پاک کر دیتا ہے نفش پر معین ہوتا ہے یعنی تھوکنے اور کھنکھارے میں جو چیز دشواری سے نکلتی ہو اس کو با آسانی نکال دیتا ہے سراشیف کے درد میں تسکین دیتا ہے

جوشاندہ پلایا جاتے یا شہد ملاکرلعوق چٹایا جاے۔ چونکہ اس میں تجفیف زیادہ ہے لہذا نفث الدم کوروکتا ہے **اعضاے غذا** ہضم پر اعانت کرتا ہے اورشراب اس کی بدہضمی کواور کمی اشتہارکو دور کردیتی ہے **اعضاے نفض** بول حیض کا ادرار کردیتا ہے کیڑونکو براہ اسہال دفع کرتا ہے۔ جب اس کو ایک درہم سے لیکر چار درہم کے درمیان تک پئیں بلغم کا اسہال کافی طور پر بالاذیت کرتا ہے، **حسک** جسکو ہندی میں گوکھرو کہتے ہیں ماہیت صحرائی گوکھرو میں ارضیت زیادہ ہے اور بستانی گوکھرو میں جزومائی زیادتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ گوکھرو کی ترکیب جوہر رطب سے ہے کہ اس جوہر کی برودت زیادہ نہیں ہے اور دوسرا اس کا اپنے جوہر میں یابس ہے جسکی برودت کچھ کم نہیں ہے **طبیعت** گوکھرو کی دونوں قسمیں ویسقوریدوس اس کے نزدیک سرد خشک ہیں اور سواے اس کے اور لوگوں نے اسکو اول درجہ کے اوائل میں گرم اور خشک در **جاول** کا کہا ہے اور یہ طبیعت مناسب اس گوکھرو کے ہے جو ہمارے ملکوں میں ہوتا ہے **افعال و خواص** گوکھرو میں بوجہ قبض کے مواد کی ریزش کو منع کرنیکی قوت ہے اور انضاج اور تلیین بھی ہے۔ **اورام وثبورا** اورام گرم کے پیدا ہونے کو منع کرتا ہے اور مواد کی ریزش کو روکتا ہے اورام حلق کے واسطے اچھی دوا ہے **جراح و قروح** گوشت میں جو قروح متعفن ہوانکو شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے نفع کرتا ہے **اعضاے چشم** گوکھرو کا عصارہ آنکھ میں سرمہ کے طور پر لگایا جاتا ہے یا سرمہ کے اجزا میں داخل کیا جاتا ہے۔ **اعضاے صدر** جن ورام کے حلق کے تلے بند ہوجاتے ہیں اُن کو نفع کرتا ہے **اعضاے نفض** باہ کو زیادہ کرتا ہے گردہ اور مثانہ کی پتھری کو پارہ پارہ کردیتا ہے اسیطرح گوکھرو کا عصارہ دشواری سے جو پیشاب آتا ہو اس کو اور قولنج کو نفع کرتا ہے **سموم** دو درہم صحرائی گوکھرو کا پھل سانپ کے کاٹنے کو فائدہ کرتا ہے اور دو درخمی اس کا شراب ملاکر سموم قتالہ کا تریاق ہے گوکھرو کو جوش دیکر مکان میں چھڑکتے ہیں مکان کے مچھر وغیرہ

بھاگ جاتے ہیں **حرمل** حاے مہملہ مضموم اور راے مہملہ ساکن اور میم مفتوح اسپند کو کہتے ہیں تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے **افعال وخواص** مقطع ہے ملطف ہے آلات مفاصل وجع مفاصل کے واسطے اچھی دوا ہے پلانیکے ذریعہ سے اور کبھی اس کا طلا بھی کیا جاتا ہے **اعضاے سر** اسمیں نشہ لانیکی قوت ہے مثلاً جیسے شراب میں اعضاے چشم ویسقوریدوس کہتا ہے کہ اگر حرمل شہد اور شراب اور چکور کے پتہ یا مرغی کے پتہ اور رازیانہ کے پانی میں پیس کر آنکھ پر لگائیں ضعف بصر کو فائدہ کریگی اعضاے غذا متلی بقوت پیدا کرتی ہے اعضاے نفض حیض اور بول کا بوقت ادرار کرتی ہے پلائی جاے خواہ طلا کی جاے ایضاً قولنج کو بھی پالنے سے اور طلا کرنے سے نفع کرتی ہے **حلتیت** بکسر حاے مہملہ وسکون لام ہندی میں ہینگ کہتے ہیں ماہیت دو قسم کی ہوتی ہے خوشبو اور بدبو خوشبو کی بو قوی ہوتی ہے دونوں قسم میں زیادہ تر گرم وہی ہے جس کی بدبو زیادہ ہو اور ناریت اسکی جملہ اقسام میں ہے اکثر یہ قسم قیروانی ہوتی ہے یعنی حلتیت محروث کا گوند ہے **طبیعت** اول چہارم میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے **خواص** ریاح کو نکالدالتی ہے اور توڑ ڈالتی ہے بسبب اپنی تحلیل کے اور باوجود اسکے خود حلتیت نفاخ ہے تقطیع کرتی ہے اور اندرون بدن میں خون بستہ ہوگیا ہو اس کی تحلیل کرتی ہے **زینت** بالخورہ کو سرکہ اور سیاہ مرچ ملاکر جب اس کا نطوخ لگایا جلاے فائدہ کرتی ہے جب کھانی والی چیزوں میں اس کا استعمال کیا جاے رنگ بدن کو خوش نما کردیتی ہے۔مسوں کے مساری قسم کو اُکھاڑ دیتی ہے **اورام وشبور** جب ان اورام پر جو عضو کی حیات کو فنا کرنے والے ہیں یعنی ان اورام کے سبب سے وہ جگہ مردار ہو جاتی ہے ایسے ورم پر بھرے پچھنے لگا کر ہینگ لگائی جاے نفع کرے گی۔دبیلہ ظاہر بدن میں ہو یا اندرون جسم کے دونوں کے واسطے اچھی دوا ہے جراح وقروح داد کے جملہ اقسام کو فائدہ کرتی ہے **آلات مفاصل** آب انار کے ساتھ جھینگ پلائی جاے شدخ عضل کو مفید ہے پٹھے کے دردوں کو بھی

فائدہ کرتی ہے جیسے وہ درد جو تمدد ار فالج میں ہوتا ہے اس طرح پر کہ ایک ابولوس جو برابر نورتی کے ہوا موم میں ملا کر نگل جائیں یا شراب کے ہمراہ جرچ اور سداب ملا کر پی جائیں جیسا بعض لوگوں نے کہا ہے۔ **اعضائے سر** سڑے ہوئے دانتوں میں جو گڑھے پڑ گئے ہوں ان میں بھر دینے سے فائدہ کرتی ہے یا کندر ملا کر دانت میں چپکا دیجاتی ہے مرگی میں وہی اثر کرتی ہے جو فائدہ کرتی ہے جب اس کا غرغرہ کیا جائے جونک جو حلق میں چمٹی ہوئی ہو اس کو چھڑا دیتی ہے **اعضائے چشم** ابتدائے نزول الماء میں اگر اس کا سرمہ لگایا جائے بہت فائدہ کرے گا مگر شہد تھوڑا سا ملالیں **اعضائے صدر** پانی میں گھول کر جب اس کو گھونٹ گھونٹ پئیں آواز کو اسی وقت صاف کر دیگی اس طرح پر کہ ابھی پینے والا اس جگہ پر ہوگا اور آواز صاف ہو جائیگی خشونت حلق کو فائدہ کرتی ہے کیسی ہی پرانی ہوگئی ہو اگر انڈے کے ساتھ اسکو چاٹ لیں پرانی کھانسی اور شوصہ بارد کو نفع کریگی۔ ورم لہاۃ میں اس کا فعل وہی ہی جو گوکھر د کا فعل ہے **اعضائے غذا** اگر انجیر خشک کے ہمراہ اسکو کھلائیں یرقان کو نفع کریگی جگر اور معدہ کو مضر ہے **اعضائے نفض** بواسیر کو نفع کرتی ہے باہ پر قادر کرتی ہے بول اور حیض کا ادرار کرتی ہے مروڑے اور قروح امعا کو مفید ہے فولس حکیم نے کہا ہے کہ اس میں قوت مسہلہ ہے مگر تھوڑی سی ہے اور تھوڑا سا قبض بھی ہے یہ بات جماعت طبیبوں کو معلوم ہے کہ بیشک اس اسہال کہنہ کو نفع کرتی ہے جو برودت سے ہو **حمیات** ربع سے بہت فائدہ کرتی ہے **سموم** دیوانے کتے کے کاٹنے پر اور ہوام کے کاٹنے پر اس کو لگاتے ہیں خصوصاً بچھو اور رتیلہ کے کاٹنے پر اور سبقسم کے زہر میں فائدہ کرتی ہے پلائی جائے یا زیت ملا کر طلا کی جائے زہر میں بجھے ہوئے تیر کے زہر کو بھی فائدہ کرتی ہے۔

حنظل بفتح حائے مہملہ وسکون نون وفتح ظائے معجمہ جس کو ہندی میں اندرائن کہتے ہیں ماہیت اس کی مشہور ہے نر بھی ہوتا ہے اور مادہ بھی ہوتا ہے نر ریشہ دار ہوتا ہے اور

مادہ نرم سفید ڈھیلا چمڑا ہوتا ہے **اختیار** دواؤں میں پسندیدہ وہی ہے اسر اسکو اختیار کرتے ہیں جو سفید ہو اسر سفیدی اسکی زیادہ ہو اور نرم ہو اسلیئے کہ سیاہ قسم اس کی ردی ہے اور خراب ہے اور سخت قسم بھی خراب ہے جب شحم حنظل یعنی مغز اندرائن کے پھل کا نکالنے کا قصد ہو مناسب نہیں ہے کہ درخت سے توڑ کر اس کا مغز نکالیں اس لیے کہ توڑنے کے بعد اس کا اثر ضعیف ہو جاتا ہے اور یہ بھی مناسب ہے کہ جب تک پھل میں زردی نہ آجاے اور سبزی بالکل جاتی رہے جب تک نہ نکالیں ورنہ سبزی کی حالت کا نکالا ہو مغز مضر ہوتا ہے اور خراب ہوتا ہے جس شخص کا یہ قول ہے جو اوپر لکھا گیا ہے وہی کہتا ہے واجب ہے کہ اس پھل کے چھلکہ اور دانہ سے اجتناب کیا جاے اور اگر درخت پر سوا ایک کے دوسرا نہ ہو تو زہر قاتل ہے تر قسم اسکی جو ریشہ دار اوپر لکھی گئی وہ زیادہ قوی ہے بہ نسبت مادہ قسم کے جو دیوی اور پھس پھسی ہوتی ہے واجب ہے کہ اسکے پیسنے میں زیادہ مبالغہ کیا جائے اسر اس دھوکے میں نہ آجائیں کہ اب خوب پس چکا ہے اسلیئے کہ بہت چھوٹا ٹکڑا اس کا جس وقت رطوبت پاتا ہے پھول کر بڑا ہو جاتا ہے خواہ معدہ کے اردگرد جو مقامات ہیں اُن پر لپٹ جاتا ہے یا آنتوں کے لپیٹ اور گھماؤ کے جو مقامات ہیں ان میں چمٹ جاتا ہے اور ورم پیدا کرتا ہے اسی واسطے واجب ہے کہ اس کو پیسنا چاہیں پہلے ماءالعسل میں بھگولیں اور خشک ہو جانے کے بعد پھر پیس شحم حنظل کی اصلاح اور اس کے ضرر کا دفع کرنا کتیرا سے بہت ہی بہ نسبت گوند کے اس لیے کہ گوند بہت زیادہ قوت دوا کو توڑ دیتا ہے طبیعت تیسرے درجہ میں گرم خشک ہے اور کندی حکیم نے کہا ہے کہ سرد تر ہے اور اس قول میں یہ حکیم راستی اور حق سے بہت دور ہو گیا **افعال و خواص** محلل ہے مقطع ہے جاذب ہے کہ دور سے مادہ کو کھینچ لاتی ہے برگ تازہ اس کا نزوت الدم کو قطع کرتا ہے **زینت** جذام اور داءالفیل پر اسکی مالش کی جاتی ہے **اورام وشبور** تحلیل اورام کرتا ہے اور ران میں نفخ پیدا کرتا ہے **آلات مفاصل** درد ہاے عصب اور مفاصل کو اور عرق النسا اور نقرس بارد کو

نفع کرتا ہے **اعضائے سر** دماغ کا تنقیہ کرتا ہے اندرائن کے جڑ سرکہ میں جوش دیکر کلی کی جاتی ہے دانتوں کے درد کو فائدہ کرتی ہے جب اندرائن کی جڑ کو اندر سے خالی کر کے جو کچھ اندر رہو اس کو پھینک دیں اور سرکہ اس میں ڈال کر جوش خفیف اس طرح پر دیں بھوخواہ راکھ پر اس کو رکھیں اور اس کلی کریں دانتوں کے درد کو فائدہ کرے گی اور مسوڑھے کو مضبوط کریگی جب اس کو زیت میں پکائیں یہ زیت ددی گوش کو نفع ہوگا۔ دانتوں کے اُکھاڑنے میں اس کے ذریعہ سے سہولت ہوتی ہے اعضائے نفس وصدر خطل سے استفراغ کرنا اس شخص کو مفید ہوتا ہے جس کو انتصاب نفس کے شدت ہو اعضائے غذا اندرائن کی جڑا ستسقا کو مفید ہے معدہ کے واسطے ردی اور خراب ہے **اعضائے نفض** بلغم غلیظ کو مفاصل سے دستوں کی راہ نکال دیتا ہے خصوصاً چھٹے کے بلغم کو اور مرار کا بھی مسہل ہے امراض گردہ اور مثانہ کو مفید ہے مقدار شربت اس کی بوزن دو کرمہ یعنی بارہ قیراط ہے جو برابر چھ رتی کے ہے واجب ہے کہ بہت نرم نرم اس کو پیس لینے کے بعد اسکے اندرونی مغز کو پھل کے اوپر سوراخ کر کے نکال لیتے ہیں اور اس میں رب انگور یا کوئی اور میٹھی شراب پرانی بھر کر ایک شبانہ روز اسی طرح چھوڑ دیتے ہیں اور اکثر اسی کو خاکستر گرم پر اتنی دیر تک رکھتے ہیں تاکہ یہ اچھی طرح سے پس جاے سبز پھل کا مغز بافراط اسہال کرتا ہے اور قے زیادہ لاتا ہے اور کرب پیدا کرتا ہے تا اینکہ قتل کر ڈالتا ہے اور اکیلا پھل جو اپنی جڑ پر ہووہ ایسا زہر قاتل ہے کہ بیشتر دو دانگ اس کا قتل کرتا ہے اور چھلکا اس کا اور بیج ایسے ان میں بلکہ ایک دانگ بھی قاتل ہے سموم سانپ کے کاٹنے کو نفع کرتا ہے اور بچھو کے کاٹنے کی بہت نافع دوا ہے۔ ایک شخص نے مجھ سے یہ حکایت بیان کی کہ کسی عرب کے بدن پر چار جگہ پر بچھو نے ڈنک مارا تھا اس کو اس راوی نے ایک درہم شحم خنظل پلایا فوراً اسی جگہ اچھا ہوگیا۔ طلا کرنے سے بھی اس طرح نفع کرتا ہے **حمض** بکسر حاے حطی وفتح میم آخر میں صاد مہملہ ہے جس کو ہندی میں چنا کہتے ہیں ماہیت سفید ہوتا ہے اور سرخ

اور سیاہ اور مٹر کے رنگ کا جس میں سیاہی اور سبزی ملی ہوئی۔ اصناف اس کی جنگلی ہے اور بستنی ہے جنگلی میں حدت اور تلخی زیادہ ہوتی ہے اور گرمی بھی زیادہ پیدا کرتا ہے اور قوت میں اس کا فعل بستنی وہی ہے جو بستانی کا ہے لیکن بستانی کی غذا صحرائی چنے کی غذا سے اچھی جو بستانی کا ہے لیکن بستانی کی غذا صحرائی چنے کی غذا سے اچھی ہے طبیعت سفید چنا پہلے درجہ میں گرم خشک ہے اور سیاہ کی قوت زیادہ ہے خواص دونوں قسم اور سفید سیاہ نفخ پیدا کرتی ہیں اور ملیں ہے اور اس میں تقطیع بھی ہے اور غذا وہی اس کی فاقلیے زیادہ ہے اور چمکتا خوب ہے اور کوئی دانہ جو چنے کی صورت میں ہو چنے سے زیادہ پھیپھڑے کی غذا دہی نہیں کرتا۔ چنا فضول کو زیادہ پیدا کرتا ہے بہ نسبت سوکھے چنے کے **زینت** نمش کو صاف کر دیتا ہے طلا کرنے سے اور کھانے سے رنگ کو خوشنما کر دیتا ہے **اورام وشبور** ادرام گرم صفراوی اور اورام صلب سوداوی اور تمام اقسام اورام کو اور جو اورام کے اقسام غدو میں ہوں ان سب کو فائدہ کرتا ہے۔

جراح و قروح چنے کا تیل داد کو دور کر دیتا قوبیں قرح حیشہ اور قروح سرطانیہ اور سوکھی خارش کو مفید ہے **آلات مفاصل** درد پشت کو نفع کرتا ہے اعضاے سر تین جو گیلی پھنسیاں ہوتی ہیں ان کو فائدہ کرتا ہے جس پانی میں چنے کو بھگوئیں وہ پانی دانتوں کے درد کی کلی ہے اور مسوڑھے کے ورم گرم صفرادی خواہ ورم سوداوی کو بھی مفید ہے اور ران اورام کو جو کانوں کے نیچے ہوتے ہیں **اعضاے نفسا** واز کو صاف کر دیتا ہے پھیپھڑے کی غذا اس سے بہت کوئی چیز نہیں ہے اسی کے واسطے اس کا حریرہ خواہ لپٹا بنایا جاتا ہے یعنی اسکے آٹے کا **اعضاے غذا** جو ماندہ اس کا اسقسقا اور یرقان کو مفید ہے تفتیح کرتا ہے خصوصاً وہ قسم جو کرنسی یعنی مٹر کی شکل پر ہو۔ سیاہ چنا جگر اور طحال کے سدون کو مدید ہے چنے کو جب کھائیں چاہئے نہ اول طعام میں ہو نہ آخر میں بلکہ بیچ میں کھانا چاہیئے اعضاے نفض سیا چنے کا جوشاندہ ہمراہ روغن بادام اور مولی درد کرفس کے مشانہ اور گردہ کی پتھری کو پرہ پارہ کر دیتا ہے اور جنین کو بالکل نکال

دیتا ہے قروح مثانہ کے واسطے زبون ہے باہ کو خوب زیادہ کرتا ہے اوراس کے واسطے ساانڈ کی چربی میں چنے کا کھیت خواہ چنے کا دانہ کھلانے میں تجویز کیا جاتا ہے نہار منہ چنے کے پانی پینے سے نعوظ ہے بقوت ہوتا ہے ہر ایک چنا شکم کو نرم کرتا ہے اور سدہ ہاے گردہ اور مثانہ کی تصحیح کرتا ہے خصوصاً سیاہ چنا اور کرسنی جو مٹر کی صورت ہوتا ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اگر چنے کو سرکہ میں بھگو کر نہار منہ اس کو کھائیں اور آدھے دن تک صبر کریں یعنی پھر کچھ نہ کھائیں اور نہ کچھ پیں جتنے کیڑے پیٹ میں ہوں سب کو قتل کردیگا بقراط نے کہ ہے کہ چنے میں دو جز جوہری ہیں دونوں بالطبع ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں ایک جز مالح ہے نمکیں جو طبیعت کو نرم کرتا ہے اور دست آور ہے دوسرا حاو ہے یعنی شریں جو ادرار بول کرتا ہے اور یہی جز دھلوا ایسا ہے جس میں نفخ ہے کہ باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اور مفید ہے خطہ بکسر حاے مہملہ وسکون نون جس کو ہندی میں گیہوں کہتے ہیں **ماہیت** اسکی مشہور ہی **اختیار** بہتر وہی گیہوں ہے جو سختی اور نرمی میں متوسط ہو اور تورنے میں نہ بودار ہو نہ بہت سخت دانہ بڑا بڑا اسر موٹا اور نیا گیہوں چکنا اور سرخی اور سیاہی کے بین بین رنگ اس کا اور سیا گیہوں خراب چیز ہے یعنی غذائیت اسکی بری ہے **طبیعت** پہلے درجہ میں گرم ہے اور رطوبت اور یبوست میں معتدل ہے آٹا اس کا مائل بہ یبوست ہے خواص بڑے دانہ کا گھوں جو سرخ رنگ ہو اس میں غذائیت زیادہ ہے او بالا ہو گیہوں اگر کھایا جاے دیر میں ہضم ہوگا اور نفخ بھی کرئے گا لیکن اگر خوب ہضم ہو جاے غذائیت کثیر اس میں ہے اور جواری جس کو میدہ کہتے ہیں نشاستہ کے قریب ہے جو آٹا کہ بنظر اپنی طبیعت کے اس میں چپک اور لس زیادہ ہو وہ اور ہی اور جس آٹے میں صنعت اور کارستانی سے لس پیدا ہو جاے وہ اور ہے اور حبوبات اصلی لس دار آٹے میں ہے وہ مصنوعی لس دار آٹے میں نہیں ہے گیہوں کا آٹا معدہ سے دیر میں اُترتا ہے اور نفخ زیادہ کرتا ہے ضرور ہے کہ اس کے ہمراہ کسی قدر مٹھائی کھائی جائے کہ اس کو جلدی معدہ سے اُتار دے اور گرم

پانی سے دھونا اس کا بھی ضرور ہے اور تھوڑا سا جو کا آٹا بھی اس میں ڈالنا چاہئے نشاستہ سرد تر ہے بالزوجت ہے **زینت** گیہوں کی خورش چہرے کو صاف کردیتی ہے اور گیہوں کا آٹا خصوصاً نشاستہ زعفران ملاکر چھائیں کی دوا ہے **اعضائے غذا** گیہوں اور جو کا آٹا دونوں ثقیل چیزیں ہیں **اعضائے نفض** کچا گیہوں ونیز اُبالا ہو گیہوں جس کو گھگری کہتے ہیں اور دیہاتی زبان میں کھنگنی کہتے ہیں جو بے دلا اور پیا ہوا گیہوں اُبالا جائے اور اُبالنے بے بعد گھوٹا نجائے اور مثل ہریسہ کے یا لپٹہ کے نہ ہو جائے جیسے حلیم پکائی جاتی ہے الغرض اُبالا ہوا مسلم گیہوں اگر کھایا جائے پیٹ میں کیڑے پیدا کرتا ہے **سموم** کٹا ہوا گیہوں دیوانے کتے کے کاٹنے کے زخم پر چھڑ کا جائے فائدہ کرے گا۔ **حلبیب** جس کو سورنجان ہندی کہتے ہیں سفید سورنجان کے مشابہ ہوتا ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے آلات مفاسل اس کا پینا نقرس دیگر اقسام وجع مفاسل کو مفید ہے اعضائے نفض بلغم خام اور چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ اور اخلاط غلیظہ کو براہ اسہال دفع کردیتا ہے **حماض بفتح** حائے حطی و میم مشدد آخر میں ضاد ہے **ماهیت** بستانی بھی ہوتی ہے اور صحرائی بھی صحرائی کو سلق بری بھی کہتے ہیں اور صحرائی حماض کے اقسام میں ترشی نہیں ہوتی ہے جیسا لوگ کہتے ہیں بلکہ بعض میں ترشی ہوتی ہے صحرائی قسم اسکی ہر ایک اثر میں زیادہ قوی ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں سرد خشک ہے اور تخم حماض پہلے کسی درجہ میں سر ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے **افعال و خواص** اس میں کسی قدر قبض ہے اور پھیکی قسم اس کی تھوڑی سی محلل بھی ہے اور ترش قسم میں قبض بہت ہے اور جس قسم میں زیادہ ترشی نہیں اس میں غذائیت زیادہ ہے اور یہ وہی ہے جو کاسنی کے مشابہ ہے ہر ایک قسم اس کی صفرا کو توڑ دیتی ہے اور جو خلط اس سے پیدا ہوتی ہے وہ اچھی ہوتی خواص اس میں قبض ہے اور پھیکی قسم میں تھوڑی تحلیل ہے اور ترش میں زیادہ قبض ہے جڑیں اس کی سرکہ کے ہمراہ تقشر اظفار یعنی ناخون کے چھلکے چھلکے اترنے کا علاج ہے

جب شراب میں جوش دیکر اس کا ضماد برص اور داد پر لگایا جاے فائدہ کرے گا۔

اورام وشبور خنازیر پر اس کا ضماد کیا جاتا ہے اور بہت فائدہ کرتا ہے یہاں تک کہا گیا ہے کہ اگر اسکی جڑ صاحب خنازیر کی گردن میں لٹکائی جائے نفع کرے گا **جراح وقرح** جڑیں اسکی ہمراہ سرکہ کے اس خارشت پر جس میں قرحہ پڑ گیا ہوا اور داد پر لگائی جاتی ہے اس طرح اس کا جوشاندہ آبِ گرم میں سوکھی کھجلی پر لگایا جاتا ہے اور خود جرم اس کا آبِ حمام میں یعنی اسکے پانی میں ملاکر مستعمل ہوتا ہے اعضاے سر اسکے عصارہ سے یا اسکے جوشاندہ سے اس دانت کے علاج میں کلی کرائی جاتی ہے جس میں درد ہو اسراس طرح اس کو شراب میں جوش دیکر دانت کے درد کے واسطے کلی کرائی جاتی ہے جو اورام کانوں کے نیچے ہوتے ہیں انکو بھی فائدہ کرتی ہے۔

اعضاے غذا یرقان سیاہ کو شراب ملا کر مفید ہے متلی میں سکون پیدا کرتی ہے مٹی کھانیکی جو اشتہار پیدا ہو جاتی ہے اسکے دور کرنے کے واسطے بھی مفید ہے اعضاے نفض جرم حماض اور تخم اسکا دونوں قابض ہیں خصوصاً بڑے حماض کا بیج یہ بھی کہا گیا ہے کہ برگ حماض میں کسی قدر تلیین ہے اور تخم حماض میں قبض مطلق ہے اور بعض نے کہا ہے کہ تخم حماض بے بھنا ہوا ازلاق اور تلیین کرتا ہے اور جڑ اسکی سیلان باہنہہر حم کو مفید ہے اور گردہ کی پتھری کو پارہ پارہ کرتی ہے جب کیس شراب کے ہمراہ پلائی جاے جولزوجب اس میں ہے اس خراش کو مفید ہے جو ثقل براز کی خشکی سے آنتوں وغیرہ میں آ گئی ہو اس لیے کہ تخم حماض باہنمہ کہ سحج یعنی خراش کو نفع کرتا ہے مزلق بھی ہے **سموم** چھوکے کاٹنے سے نفع کرتا ہے خصوصاً حماض صحرائی اور اگر تخم حماض کو قبل بچھو کے کاٹنے کے استعمال کیا ہو پھر اگر اس کو بچھو کاٹے زہر نہ چڑھے گا۔

حرشف بفتح حاے مہملہ سکون اے مہملہ و فتح شین معجمہ آخر میں فاے معجمہ ہو **ماهیت** بستانی اور صحرائی دونوں طرح کی ہوتی ہے یہ ایک قسم اس کی ہے

جسے فارسی میں کنگر کہتے ہیں **طبیعت** حرارت میں معتدل ہے یا حرارت کی طرف مائل ہو با عتدال اور رطوبت اسکی دوسرے درجہ تک ہے خوزی نے کہا ہے کہ سرد تر ہے مسیح کہتا ہے کہ افعال میں مثل ہلیون کے پہلے درجہ میں گرم تر ہے اور غیر مسیح کا قول ہے کہ پہلے درجہ میں گرم ہے اور دوسرے درجہ میں تر ہے اور جالینوس کی طرف ایسی نسبت دی گئی ہے کہ وہ حرشف کو دوسرے درجہ میں گرم کہتا ہے۔اور مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکے اقسام بہت سے ہیں اور ہر ایک کی طبیعت جداگانہ ہے۔ **افعال وخواص** تھوڑا سا تنقیہ کرتی ہے اور تخفیف پیدا کرتی ہے اس میں کسی قدر لطافت ہے۔خوزی نے کہا ہے کہ سودا کو پیدا کر دیتی ہے اور یہ قول اس کا راستی سے دور ہے **زنیت** طلا کرنا اس کا بالخوریکو نفع کرتا ہے اور پانی سے اسکے اگر سر کو دھویں سر کی جوں کو قتل کرتا ہے گندہ بغلی کو اور ربول کرکے دور کر دیتی ہے اور جب تک بغل کی بو دور نہ ہو جائے پیشاب بدبو ہوا کرتا ہے۔ **اورام وثبور** پانی اس کا اورام کی تحلیل کرتا ہے اور جرم اس کا بھی **جراح وقروح** پانی اس کا بھی اس خشک کھجلی کو مفید ہے جو مادہ سوداوی سے عارض ہو اور سخت ہے **اعضاے سر** پانی اس کا خراز یعنے بفا کو اُڑا دیتا ہے **اعضاے غذا** متلی پیدا کرتی ہے خصوصاً پہاڑی قسم اس کی اور جڑ پہاڑی قسم کی متلی پیدا کرنے میں زیادہ خصوصیت رکھتی ہے اور گوندا اس کا وہی ہے جس کا نام کنگر زد ہے اور باب کاف میں ہم اس کا بیان کریں گے **اعضاے نفض** باہ کو زیادہ کرتی ہے بول کا ادرا کرتی ہے نہیں پیشاب میں بوجہ کسی سبب سے بو آتی ہے اُس کا اخراج کر دیتی ہے طبیعت کو نرم کرتی ہے بلغم کا اخراج کرتی ہے اکثر قبض شکم پیدا کرتی ہے جب کسی شراب کے ہمراہ پلائی جاے **حند**

قوقی بفتح حاے مہملہ وسکون نون وفتح دال مہملہ وضم قاف اول وسکون واو اور دوسرے قاف کو کھڑا زیر ہے ہندی میں بسکھپرا اور پتھر چٹہ اور ساٹھی اور گدا پورنیا کہتے ہیں ہر ایک قسم کا الگ نام ہے **ماھیت** یہ ایک گیاہ ہے صحرائی بھی ہوتی ہے اور بستانی بھی اور ایک قسم اس کی مصری بھی ہوتی ہے بیج کو پیسکر روٹی پکاتے ہیں **طبیعت** ابن جریج کہتا ہے کہ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے۔ ابن ماسو یہ کہتا ہے کہ وسط دوم میں گرم ہے اور بستانی قسم اسکی عجب نہیں کہ حرارت اس کی آخر درجہ اول میں ہو **خواص** بسانی میں جلاے معتدل اور تجفیف ہے اور صحرائی میں ہمراہ قبض کے تسخین ہے۔ روغن اس کا کاسر ریاح غلیظہ ہے **زینت** صحرائی اور اس طرح بستانی کلف یعنے جھائیں کو مفید ہے **قبروح** بسانی کا عصارہ شہد ملا کر قروح کو صاف کردیتا ہے **آلات مفاصل** روغن اس کا ایسے وجع مفاصل کو مفید ہے جو ریحی ہو اور بروقت خوف زمانت یعنے بیکار ہو جانے عضو کے لگایا جاتا ہے اور گردہ بیماروں کا اس سے اچھا بھی ہوگا ہے **اعضاے سر** جب اس کے عصارہ کا سعوط کیا جاے اور ناس لیا جاے دردسر پیدا کرتا ہے اور جس کو مرگی آتی ہے اس فائدہ کرتا ہے **اعضائے چشم** عصارہ بستانی کا بیاض چشم اور غشاوہ یعنی جھلی کو جو آنکھ میں پڑ جاتی ہے مفید ہے خصوصاً شہد ملا کر **اعضائے نفس** وصدر پسلیوں کا درد جو بلغمی ہو خصوصاً صحرائی قسم اس کی اس درد کو بہت مفید ہے۔ حلق میں درد اور خوانیق پیدا کرتی ہے اور اسکے ضرر کی تلافی کشنیز اور کاہو اور کاسنی سے کی جاتی ہے **اعضائے غذا** اور معدہ جو برودت سے ہو خواہ ریحی درد معدہ کا اس کو مفید ہے۔ روغن اس کا آغاز استسقا میں فائدہ کرتا ہے مترجم سونٹھ اور سرکہ میں اس کی پتی کو ملا کر

ضماد کرنےسے یہاںتک اثر دیکھا ہے کہ استسقا کا ورم وکیسا ہی زیادہ کیوں نہ ہو دور ہو جاتا ہے یہ دوا خاص ہمارے تجربہ کی ہے مگر اُسی میں اسی قسم کی پتی وغیرہ داخل کی جاتی ہے جس کو گداپورینہ ہم نے لکھا ہے اور جڑ اسکھپرا کی جس کو سانٹھی بھی کہتے ہیں قریب چار رتی کے ہیضہ وبائی لیکن ہماری مجرب ہے **اعضایے نفض** بول کا اور حیض کا ادار کرتا ہے اور صحرائی قسم اس کی ہے شراب اور تخم نلوخیا کے دردمثانہ کے واسطے عمدہ دوا ہے۔ روغن اس کا انثیین و ردردرحم کو مفید ہے اور صحرائی قسم اس کی ہیضہ کو مفید ہے۔ اور شکم مضبوط کرتی ہے جرم اس کا اور تخم اس کا دونوں باہ کو برانگیختہ کرتے ہیں **حمیات** لوگ کہتے ہیں کہ جس کو ایک دن درمیان دے تپ آتی ہو اس کی تین پتی خواہ تین بیج پیسکر پہلے تپ کے درد میں تشویش پیدا ہو جائیگی یعنی دورہ تپ کے محفوظ رہیں گے اور وقت چھوٹ جاے گا۔ اسی طرح تپ ربع یں بھی پتی یا بیج کے استعمال سے یہی اثر ہوگا **سموم** اگر اس کا عرق نچوڑ کر بچھو کے کاٹے ہوئے مقام پر چھڑکا جاے سوزش او رددفوراً جاتا رہے گا اور اگر عضوصحیح پر اس کو چھڑکیں سوزش اولذع پیدا کریگا تخم اس کا بچھو کے کاٹنے کے علاج میں اس کے جرم سے زیادہ قوی ہے۔ **مترجم** میرے تجربہ میں بسکھپرہ کی جڑ اکثر سموم کا تریاق ہے خصوصاً افیون کا یہاں تک کہ بعض معتمد حاضرین کا تجربہ ہے کہ افیونیکو اگر اس کی جڑ کی مسواک کرائیں نشہ اتر جاتا ہے **حُبلہ** بضم حاے مہملہ وسکون لام وفتح باے موحدہ آخر میں ہاے ہوز ہے جسکو ہندی میں متھیی کہتے ہیں **طبیعت** آخر درجہ اول میں گرم ہے اور خشک اول درجہ میں ہے اور رطوبت فضلیہ سے خالی نہیں ہی **افعال وخواص** منضج ہے ملین ہے اور یہ بات اس میں اس لیے ہے کہ اس میں حرارت ہمراہ لزوجت کے جمع ہوئی ہے او رلزوجت اس کی حرارت کی ایزادگی کے غلبہ کو منع کرتی ہے اور حرارت اسکی بہ نرمی اثر

کرتی ہے کیموس اس کا خراب بنتا ہے اگر چہ تھوڑا نہیں ہوتا ہے زینت روغن اس کا جو
ہمراہ آس کے بنایا جاے بالوں کو مفید ہے اور اُن نشانوں کو قروح کے مندمل ہونیکے
بعد رہ جائیں اور اس شقاق کو جس میں بوجہ برودت کے اعضا پھٹ جاتے ہیں خصوصاً
ہمراہ روغن گل کے کلف کی دواؤں میں بھی میتھی داخل کی جاتی ہے اور رنگ کے خوشنما
کرنیکی دواؤں میں اور رنگت کی بدل دینوالی دواؤں اور بدنکی بدبو اور ہے بدبو پسینے
میں آتی ہو اسکی بدبو دور کرنیوالی دواؤ میں بھی داخل ہے **اورام وثبور** بلغمی
اورام کی تحلیل کردیتی ہے اور سوداوی اورام جو سخت ہوں پسی ہوئی میتھی اُن اورام گرم
کو مفید ہے جو اندرونی ہوں خواہ بیرونی کہ جس میں التہاب ہو کی کس قدر صفرادیت نہ
ہوں بلکہ مائل بصلابت ہوں یعنی کسی قدر رسوداویت ان میں دبلیوں کو نرم کرتی ہے
اور انکے مادہ میں نضج پیدا کردیتی ہے **جراح وقروح** روغن گل ملا کر آگ سے
جلنے کو فائدہ کرتی ہے **اعضائے سر** اگر میتھی کے لعاب سے سر کو دھویا کریں خراز
یعنی بفا کو زائل کردیتی ہے سر میں درد پیدا کرتی ہے اگر مُری کے ہمراہ تناول کی جائے
۔مرے کے ہمراہ اس کے تناول کرنے سے معدہ کی مضرت بہت کم ہوجاتی ہے۔
اعضائے چشم جوشاندہ میتھی کا طرفہ چشم کو دور کردیتا ہے **اعضائے**
نفس آواز کو صاف کرتی ہے اور پھیپھڑوں کو تھوڑی سی غذا پہنچاتی ہے سینہ اور حلق
کو نرم کردیتی ہے کھانسی میں اور ربو میں سکون پیدا کرتی ہے خصوصاً اگر شہد یا چھوہارا یا
انجیر میں جوش دیا جائے اور بہتر ہے کہ جرم کہ تمر ادرادویہ مذکورہ کو ملا کر پانی میں جوش
دیں پھر صاف کرکے بہت سا شہد ملا کر کوئلہ کی کی آنچ پر کہ نرم نہ گرم آنچ رہے پکائیں
اور جب قوام گاڑھا ہوجاے طعام سے بہت دیر پہلے اس تناول کریں **اعضائے**

غذا نظروں ملاکر ورم طحال پر اس کا ضماد کیا جاتا ہے اور جوشاندہ اس کا ضعف معدہ کو مفید ہے خصوصاً اگر تازہ میتھی ہے اور قروح معدہ کو بھی یہی جوشاندہ فائدہ کرتا ہے متلی پیدا کرتی ہے اور سرکہ مری میتھی کے کھانے کے اُس ضرر کو دفع کردیتا ہے **اعضائے نفض** اس کے جوشاندہ میں ورم رحم اور درد رحم اور رحم کے منہ مل جانے کے واسطے آبزن کیا جاتا ہے جوشاندہ اس کا سرکہ میں قروح امعا کو مفید ہے اسی طرح تازہ میتھی کا ساگ اگر دانتوں سے کاٹ کاٹ کر سرکہ میں ڈبو ڈبو کر کھایا جاے میتھی کو پانی میں جوش دیکر پیچش اور اسہال کے واسطے پلاتے ہیں میتھی کا روغن مقعد کے ورم کو مفید ہے اور پیچش اور مروڑے کے واسطے اس کا حقنہ بھی دیا جاتا ہے خصوصاً مری ملاکر قبل طعام کے ثقل کے دفع کرنے پر اس کی تحریک اس کے سبب سے ہے کہ اس میں حراقت اور تیزی ہے۔ خصوصاً تھوڑا سا شہد ملا کرتا کہ بقوت لذع کرے۔ جوشاندہ اس کا شہد ملا کر رطوبات غلیظہ کا انحدار کردیتا ہے یعنے معدہ سے نیچے اتار لاتے ہے اصحاب بواسیر کے واسطے میتھی عمدہ چیز ہے۔ فضلہ کو بدبو سے پاک کردیتی ہے اور پیشاپ اور پسینہ کو بدبو کردیتی ہے۔ مگر مثل ترمس کے اس کا حال نہیں کہ ان دونوں کے نکلنے میں دشواری پیدا کرے۔

حردوم بکسر حاے مہملہ وسکون را وضمہ دال وسکون واو۔ جس کو ہندی میں باہمنی کہتے ہیں **ماھیت** ایک جانور مشابہ گوے کے ہوتا ہے اور طبیعت اسکی بھی اُسی کے مشابہ ہے غذا دینے میں اعضاے بدنی کے **اعضاے چشم** پنجال اس کی بیاض اور آنکھ کی کھجلی کو مفید ہے اور بصارت کو تیز کرتا ہے۔

جوزومی جس کو اکبردس کہتے ہیں **طبیعت تسخین** زیادہ پیدا

کرتی ہے تیسرے درجہ تک گرم ہے اور پہلے درجہ میں خشک ہے اور پھول میں اس کے
تسخین زیادہ ہے اور گوند اس کا نہایت درجہ تسخین تک پہنچا ہوا ہے **اعضاے سر**
پھل اس کا سرکہ میں ملاکر مرگی کو نہایت ہی نفع کرتا ہے۔

حلزوم بفتح حاے مہملہ وسکون لام وضم اے معجمہ وسکون واو ونوں گھونگھے کے
جمیع اقسام کو کہتے ہیں **ماہیت** سیپی کی اقسام سے ہے **افعال وخواص**
خون کی حرارت بجھا دیتی ہے **اعضاے چشم** اس کو جلاکر آنکھوں کے قروح
کو مفید ہے **حد۔ ماہیت** اس کی بعض لوگوں نے کہی ہے کہ وہی گلنار جوزی
ہے **آلات مفاصل** پٹھے کو مضر ہے تو تشنج پیدا کرتا ہے۔

حشیشتہ الزجاج جس کو فارسی میں گیاہ آبگینہ کہتے ہیں **ماہیت**
ایک لکڑی جس سے آئینہ پر جلا کرتے ہیں **خواص** اس میں قبض ہمراہ رطوبت کے
ہے اور الصاق بھی ہے اور منقی ہے ملین ہے **اورام وتبورواورام** میں سکون
پیدا کرتی ہے۔ پتی اس کی حمرہ کو اور آگ سے جل جانے کو اورام بلغمیہ کو شفا دیتی ہے
۔عصارہ اس کا سفیدہ قلعی کے ہمراہ نملہ اور حمرہ پر لگایا جاتا ہے اور ورم نورتین کے
واسطے اسی عصارہ کا غرغرہ کیا جاتا ہے **آلات مفاصل** قیروطی کے ہمراہ نقرس پر
لگایا جاتا ہے **اعضاے سر** عصارہ اس کا روغن گل ملاکر کان کے درد کو مفید ہے
اور ورم نورتین کے واسطے اس کا عصارہ جبڑہ پر لگایا جاتا ہے **اعضاے نفس**
عصارہ اس کا پرانی کھانسی کے واسطے مثل حریرہ کے پیا جاتا ہے **اعضاے نفض**
بواسیر کو دور کرتی ہے خربا اور اسکو بونخشطیش کہتے ہیں تخم اس کا ملونہ مثل خربہ کے ہوتا ہے
اور پتی اس کی بھی مشابہ برگ استولوقندریوں کے ہوتی ہے طبیعت بستانی کی
حرارت کمتر ہے اور صحرائی کی حرارت دوسرے درجہ میں ہے **جراح وقروح** تازہ
یہ دوا زخموں کا اندمال کرتی ہے **اعضاے غذا** پوست اس کے سرکہ ملاکر طحال پر

لگائی جاتی ہے پتی اس کی سکھا کر اگر پی جائے ورم طحال کو دور کہ دیتی ہے **اعضایے نفض** بول کا ادرار کرتی ہے خصوصاً وہ پتی اسکی مشابہ برگ اسقولوقندریوں سے ہے **حالبی** جس کو اس طرح اطیقوس بھی کہتے ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ ستاروں کے کے مشابہ ماہیت ایک نبات ہے اس کا نام حالبی واسطے رکھا گیا ہے کہ جتنے ورم حالت یعنی چڑھے کے ہوتے ہیں سب کو شفا دیتی ہے ضماد اس کا کیا جائے یا لگائی جائے اور یہ بھی مثل گل سرخ کے مرکب القوی ہے **طبیعت** اس میں قوت مبردہ ہمراہ حرارت کے ہے **خواص** محلل ہے اواس میں قوت مبردہ ہے جو روم کو دافع کرتی ہے **اورام** جو بیاری اور ورم کہ حالت میں پیدا ہوا اسکو بطور تعلیق کے دور کردیتی ہے ایکہ چہ جا اُس کا ضماد کیا جائے اور اس کا نام اسطراطیقوس ہے جس کا بیان حرف الف میں ہو چکا ہے حزایہ دہی زوفرا ہے اور اسی کو دنیارونہ بھی کہتے ہیں اس کا بھی

بیان اوپر گذر چکا ہے **حاشیس - ماهیت** ایک دوائے ارمنی ہے اس کو فارسی بھی کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ فارس سے بھی آتی ہے۔ گردہ اطبا نے کہا ہے کہ یہ فریبوں سے زیادہ قوی ہے اور اگر مقدار شربت اس کی ایک درہم سے زیادہ تجویز کی جائے قاتل ہوگی **طبیعت** چوتھے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** محرق ہے اور بدمزہ ایسی ہے کہ منہ کو بھی بدمزہ کردیتی ہے اعضا غذا معدہ میں سوزش پیدا کردیتی ہے اور قے لاتی ہے **حب البان** اس کا بیان حرف بائے موحدہ میں ہم کر چکے میں **حب الغاریہ** دھمست کا بیج ہو چھوٹے بندوق کے مشابہ ہوتا ہے چھلکا اس کا سیاہی مائل پتلا جس وقت کہ دباؤ انگلی سے دو ٹکڑے سخت سخت ہو جاتے ہیں اندر سے اس کی زردی مائل سطح روغن دار ہوتی ہے جس میں خوشبو آتی ہے اس کو ہم غار کے لغت میں **لکھنے گے حب الزلم** یہ ایک دانہ ہے جس کا مزہ بہت پاکیزہ ہے اور شہر زور میں پیدا ہوتا ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں گرم تر ہے زینت خشک

ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے **زینت** فربہی لاتا ہے اعضائے نفض منی کو زیادہ کرتا ہے حب النیل جس کو ہندی میں مرجائے کہتے ہیں ماہیت یہ وہی قرطم ہندی ہے اختیار عمدہ وہی ہے جو وزنی ہو سرخ اور چکنا اور تازہ طبیعت بعضوں نے کہا ہے کہ پہلے درجہ میں گرم خشک ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے۔ چھوٹے کیڑے اور کدو دانہ کو بھی خارج کر دیتا ہے ابدال سہال میں اور خلط سوداوی کے نفع کرنے میں بدل اس کا نصف وزن اس کے تخم حنظل ہے جس کے ہمراہ چھٹا حصہ اس کا حجر امنی ہو۔

حب المنسم بکسر میم اور سکون نون فتح سین مہملہ **ماہیت** دیبانہ مزج کے برابر ہوتا ہے اور رنگ بھی اسی کا سا نگرآسانی سے ٹوٹ جاتا ہے پوست اس کی ایسے مغز سے چسیدہ ہے جس کی سفیدی زیادہ ہے اور خوشبو ہے طبیعت دوسرے درجہ میں خشک ہے **اعضائے غذا** سر دمعدہ جو مسترخی اور ڈھیلا ہو گیا ہو اس کو مفید ہے **حب السمنہ** بکسر سین مہملہ وسکون میم و فتح نون جسکو فارسی میں نقل کہتے ہیں یہ ایک درخت اُجا طرراز میں کا ہے جہاں آبادی نہ ہو ہاتھ بھر کا اونچا ہوتا ہے پتی اس کی سفید ہے مگر زیادہ سفید نہیں ہوتا ہے پھل اس کا مرچ کے برابر ہوتا ہے اندر اس کے تیل بھرا ہوا اور رزم بعض لوگوں نے کہ ہے کہ وہ تخم مامرلوبا کو ہے **طبیعت** گرم ہے مائل برطوبت **زینت** فربہی پیدا کرتا ہے **اعضائے غذا** دیر میں ہضم ہوتا ہے پھر جس وقت ہضم ہو جاے غذا اس کی زیادہ ہوتی ہے **اعضائے نفض** منی اور باہ کو زیادہ کرتا ہے۔

حب الصنوبر پستہ سے یہ دانہ چھوٹا ہوتا ہے چھلکہ اس کا پتلا اور نازک سرخ رنگ جس کے اندر سے مغز لمبا اور سفید روغن بھرا ہوا لذیذ نکلتا ہے اور یہ دانہ وہی ہے جس کو صنوبر کبار کہتے ہیں اور ہندی میں چرونجی کہتے ہیں یہ اُس صنوبر سے پیدا ہوتا

ہے جس کا نام شیریں ہے۔ صنوبر انار کا دانہ چھوٹا ہوتا ہے اُس میں تین کونے ہوتے ہیں چھلکا سخت اور مغز میں اس کی حدت اور تیز اور بکٹھا پن ہوتا ہے اور یہ چھوٹا دانہ دوا کے واسطے بہ نسبت غذا کے زیادہ بکار آمد ہے **طبیعت** بڑا دانہ جس کو چرونجی کہتے ہیں اس کی **طبیعت** معتدل ہے یا شاید مائل باحرارت ہو اور رطوبت اس کی زیادہ ہے اور چھوٹا دانہ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے **خواص** اس میں تفتیح دینے کی قوت اور تلئین اور تحلیل کی ہے اور لذع بھی پیدا کرتا ہے خصوصاً تازہ دانہ میں اگر اس کو پانی میں بھگو دیں لذع اس کی جاتی ہے اور اس وقت اس کی تملیس یعنی خسونت کو دور کرنا اور تعزیہ پورا ہوتا ہے اگرچہ یہ دونوں خواص قبل بھگونیکے بھی اس میں موجود ہیں۔ جو ہر اس کا ارضی مائی ہے جس میں تھوڑی سی ہوائیت ہو زینت فربہی پیدا کرتا ہے **آلات مفاصل** چرونجی کھانے سے استرخا اور ضعف بدنکو فائدہ ہوتا ہے اور طوبت فاسدہ کو خشک کر دیتا ہے **اعضاے صدر** چھوٹی اور بڑی دونوں قسم اس کی پھیپھڑے کے رطوبات متعفنہ اور قیح اور نزف الدم اور کھانسی کو مفید ہیں خصوصاً ہمراہ میفیج کے اس سبب سے کہ تھوڑی سی تلخی اس میں ہے اور جب کسی شراب شریں میں اس کو جوش دیں تنقیہ قیح کا پھیپھڑے سے بخوبی کریگی۔ اس طرح چھلکے اس کے اور دانہ اس کے اور لکڑی اس کی جب لعوق میں داخل کی جاے **اعضائے غذا** نشنتین کے ہمراہ جب اس کا معدہ پر ضماد کریں معدہ کو قوی کرے گی۔ خود یہ دشواری سے ہضم ہوتی ہے غذائیت اس کی زیادہ ہے اور قوی ہے معدہ میں لذع پیدا کرتی ہے مگر یہ کہ آب گرم میں بھگو دیجاے۔ گرم مزاج آدمی اس کو شکر کے ساتھ کھانے اور سرد مزاج کے آدمی شہد کے ساتھ پس اچھی طور پر ہضم ہوگی اور معدہ کے واسطے اچھی چیز ہے ولیتوریدوس کہتا ہے کہ معدہ کے واسطے خراب چیز ہے اور شاید ایسی نہ ہوگی مگر جس وقت کہ جلا دیجاے اور اس کے چھلکے دور کر دینے چاہیں۔ پانی میں بھیگی ہوئی جید

ہوتی ہے اور اس کے فساد کی اصلاح ہو جاتی ہے اور اس کے ریاح کی فزونی ٹوٹ جاتی ہے جب خرفہ کے ساتھ کھائی جائے مسکن لذع معدہ ہے لذع کا نہ کرنا کیسا **اعضائے نفض** منی کو زیادہ کرتی ہے جب ہمراہ کنجد اور شکر سفید اور شہد اور رقند کے کھائی جائے بہت کھانا چھوٹی اور بڑی دونوں قسموں کا مروڑہ پیدا کرتا ہے اور تریاق مصلح اس ضرر کا آنار دانہ میخوش ہے کہ بد اس کے کھانے کے پیا جاتے۔ رطوبات گردہ اور مثانہ کی جلاء شدید کرتی ہے اور دونوں گردہ اور مثانہ کو پیشاب کے روکنے پر قوی کرتی ہے اور دونوں قسم کی کثرت بول مثانہ کی جہت سے ہو یا گردہ کی دور کر دیتی ہے تقطیر البول کو منع کرتی ہے قروح مثانہ اور سنگ مثانہ پیدا ہونے سے منع کرتی ہے اور ادرار کرتی ہے ضماد اس کا افسنتین کے ساتھ بھی مفید ہے اور تنہا بھی **حب القلقل** دونوں قاف مکسور اور مضموم بھی پڑھے گئے ہیں اور ہندی میں اسکو ارچکنا کہتے ہیں ماہیت مرچ کا سا دانہ سفید ہوتا ہے اور کسم کے بیج سے بڑا خوب گول نہیں ہے توڑنے سے مغز اندرونی تیل بھرا ہوا خوش مزہ نکلتا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ بیج انار صحرائی کا ہے اسی شخص کا قول یہ بھی ہے کہ اس کی جڑ کا نام مغات ہے **آلات مفاصل** جو بدن ڈھیلے ہو گئے ہوں اور استرخا ان کو عارض ہوا ان کو قوی کر دیتا ہے **افعال وخواص** کو ارچکنا بھونا ہوا زیادہ سب ہے زینت فربہی زیادہ پیدا کرتا ہے **اعضائے سر درد** سر پیدا کر دیتا ہے خصوصاً جب شراب پینے کے بعد اس کے دانہ سے تنقل کریں۔ **اعضائے نفس** بڑا وانہ اس کا جو رطوبت وغیرہ پھیپھڑے نکلتی ہے۔ سب کو نفع کرتا ہے **اعضائے غذا** ہیضہ اور تخمہ اس کی زیادہ کھانے سے پیدا ہے اور اگر شکر سفید یا شہد کے ہمراہ کھایا جائے بخوبی ہضم ہو جاتا ہے بھونا ہوا یہ بیج غذائے جید ہے اور جو خلط اُس سے پیدا ہوتی ہے وہ خراب نہیں ہوتی اور چھوٹی قسم اس کی لذع معدہ میں شدید پیدا کرتی ہے وہ

خراب نہیں ہوتی اور چھوٹی قسم اس کی لذع معدہ میں شدید پیدا کرتی ہے۔

حدید جس کو ہندی میں لوہا کہتے ہیں ماہیت لوہے کی تین قسمیں ہیں شابورقان اور نرم آہن اور فولاد مصنوع شابورقان فولاد اصلی ہے یہ معدن سے نکلتا ہے اور فولاد مصنوعی نرم آہن اور توبال سے بنایا جاتا ہے اس لیے کہ یہ میل شابورقان کا تانبے کے میل کے قریب قریب ہے اور ہم نے نیل اور چرک کے بیان کرنے کے واسطے باب خائے معجمہ میں ایک باب جداگانہ کر دیا ہے اور **افعال وخواص** لوہے کا زنگا قابض ہے اور اکال ہے اور میل اس کا اس کے زنگار سے بہت زیادہ ضعیف ہے مگر بہ نسبت اور دھوتو نکے میل کے لوہے کے میلمیں تحفیف کی قوت زیادہ ہے۔

زینت لوہے کا زنگ بسہری پر شراب ملا کر لگایا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے۔

اعضاے سر جب پرانے سرکہ میں اس کو پیس کر اور پکا کر سرکہ کو چھان لے جو چوک کان سے جاری ہوا اس کو بہت فائدہ کرے گا **اعضاے چشم** لوہے کا زنگ پلکوں کی سختی اور ظفرہ چشم کو مفید ہے **اورام وثبور زنگ** اس کا شراب ملا کر حمرہ اور ثبور پر لگایا جاتا ہے **آلات مفاصل** زنگ آہن شراب ملا کر نقرس پر لگایا جاتا ہے **اعضائے غذا** شراب یا پانی جس میں لوہا بجھایا جاے ورم طحال اور استرخا معدہ اور ضعف معدہ کو فائدہ کرتا ہے **اعضائے نفض** توبال آہن میں جو قوت اخراج زرد آب کی ہو وہ بہت ضعیف ہے بہ نسبت توبال نحاس کے۔ اور زنگ آہن قابض ہے اس کا حمول کیا جاتا ہے پس رحم کے نزف الدم کو قطع کرتا ہے۔ زنگ اس کا بواسیر کو خشک کر دیتا ہے۔ شراب میں لوہا بجھا کر اسہال کہنہ اور زوسنطاریا کو بند کر دیتا ہے اور استرخاء مقعد کو نفع کرتا ہے اور سلسل البول اور زیادہ حیض جاری ہونے کو روکتا ہے اور باہ پر بہت قوت دیتا ہے **حمام** بفتح حاے مہملہ کبوتر پر کہتے ہیں

طبیعت بچہ کبوتر میں حرارت اور رطوبت فضلیہ ہے اور جب پر و بال اُس بچے کے سبب نکل آئیں اور اُڑنے کے قریب زمانہ پہنچے اس کا گوشت زیادہ سبک ہوتا ہے کبوتری کے انڈے میں گرمی زیادہ ہے **افعال وخواص** چھوٹا بچہ کبوتر کا اُس کے گوشت میں غلاظت زیادہ ہے بسبب اُسی رطوبت فضلیہ کے **اعضایے سر** کبوتر کا خون اُس نکسیر کو فائدہ کرتا ہے جو حجاب دماغ سے پیدا ہوئی ہے **اعضایے غذا** جو بچہ کبوتر کا بال و پر نکال لایا ہو وہ سکی سے ہضم ہو جاتا ہے اور غذا بھی اس کی عمدہ بنتی ہے بہ نسبت اس بچہ کے جس کے پر ابھی جمے ہوں۔ واجب ہے کہ محرور مزاج آدمی اس کو انگور خام اور کشنیز کے ہمراہ تناول کرے اور مغز خیار بھی اُسکی ساتھ کھاے انڈے میں اس کی **زہومت بضم** حاء مہملہ اور آخر میں زاے معجمہ ہے **ماہیت** یہ ایک درخت ہے اسکے گوند کو اکہربا کہتے ہیں اور رہم کہربا کو ایک باب جداگانہ میں بیان کریں گے **طبیعت** معتدل ہو مائل بہ یبوست ہے مگر بہت تھوڑی سی ہے خواص لطیف ہے اور تخم اس کا بہت زیادہ لطیف ہے اور زیادہ گرمی اس میں نہیں ہے **آلات مفاصل** ایک مثقال اس درخت کا پھل عرق النسا کو نافع ہے اور قسم رومی کا برگ سرکہ ملا کر نقرس کے درد پر ضماد کیا جاتا ہے **اعضایے سر** اس کی پتی کا عصارہ نیم گرم کر کے کان میں ٹپکاتے ہیں پس کان کے درد کو فائدہ کرتا ہے اور پھل اس کا مرگی کو مفید ہے **اعضائے چشم** شہد ملا کر اس کے پھل کو بطور سرمہ کے آنکھ میں لگاتے ہیں بس آنکھ کو قوت دیتا ہے۔ **اعضائے نفض** پھل اس کا ایک مثقال تقطیر البول کو مفید ہے اور ایک مثقال اس کا پھل سرکہ ملا کر بعد طہر کے یعنی جب عورت حیض سے پاک ہو جاے اگر استعمال کیا جاے حاملہ ہونے کو منع کرتا ہے اور اسی طرح پتا اس کا۔

جتہ الخضراء جس کو ہندی میں بن کہتے ہیں ماہیت اس کی مشہور ہے پھل

داخل ہوتا ہے اور جو مرہم اس واسطے اور فالج او رلقوے کے واسطے بنائے جائیں ان میں بھی **اعضائے سر** گوند اس کا شہد او روغن زیت ملا کر جو رطوبت کان سے نکلتی ہے اس کو بہت مفید ہے **اعضا چشم** دھواں اس کا ان کا جلوں میں داخل کیا جاتا ہے جو موئے مژہ کے گرنے کی حفاظت کریں اور پلکوں کے سڑ جانے کا جلوں میں بھی پڑتا ہے **اعضائے نفس وصدر** پہلو کے درد میں ضماد کرنے سے اور ملنے سے فائدہ کرتا ہے۔ گوند اس کا پھیپھڑے کے قروح پر اور پرانی کھانسی کی اچھی دوا ہے تنہا اُسی کو چاٹیں یا کوئی مٹھائی ملا لیں اعضائے غذا تلی کے مرض کو نفع ہے خصوصاً دانہ اس کا جس کو بن کہتے ہیں مگر اس سے اشتہائے طعام جاتی رہتی ہے اس طرح جگر کا بھی تنقیہ کرتی ہے **اعضائے نفض** ادرار کرتا ہے اور باہ کو برانگیختہ کرتا ہے اور گوند اس کا بھی ادرار کرتا ہے اور شکم کرزم کرتا ہے جب ایک دانہ بقدر بندقہ کے یا بقدر ایک جوزہ کے نہار منہ کھایا جائے اور تلئین شکم اس کی بدون اذیت ہے۔ احشاء اندرونی کا تنقیہ کرتا ہے اور گردے کو جلا دیتا ہے **سموم** گوند اس کا اور پھل اُس کلارتیلا کے کاٹنے کے واسطے ہم اشراب کے پلایا جاتا ہے۔

حربا جس کو ہندی میں گرگٹ کہتے ہیں اس کا کونجو بال کہ آنکھ سے بوجہ تکلیف دہی کے اُکھاڑ لیا جاے اس کے دوبارہ اگنے کو منع کرتا ہے **سموم** کہتے ہیں کہ اس کا انڈا زہر قاتل ہے اور اس کا بیان ہم کتاب چہارم کے حیوانی **سموم** کرینگے۔ **حیہ**۔ جس کو ہندی میں سانپ کہتے ہیں اسکو پانی میں پکا کر نمک اور پچکر ی ملا کر اور کبھی اُسپر زیت بڑھ کر استعمال کرتے ہیں اور نمک اس کا وہی قوت رکھا ہے جو اس کا گوشت میں قوت ہے۔ سانپ کے کیچل کو بھی استعمال کیا جاتا ہے ہم سانپ کے اقسام کتاب چہارم میں بہ تفصیل لکھیں گے **اختیار** گوشت بہتر سانپ کی مادہ کا ہے اور کیچل بہتر سانہ کی **طبیعت** تجفیف کی قوت اس کے گوشت میں زیادہ

ہے اور تسخین زیادہ نہیں اور کیچل میں تجفیف بھی زیادہ ہے **خواص** سانپ کے گوشت میں یہ خاصیت ہے کہ فضول کو بطرف جلد کے نافذ کردیتا ہے خصوصاً انسان کا بدن پاک نہ ہو۔ ایک شخص کو سانپ کھانے سے یہ ہوا کہ اس کی گردن میں ایک بڑا پھوڑا چاک کیا گیا بجائے پیپ اور لہو کے اس میں بڑی بڑی جوں نکلیں سانپ کا گوشت اگر کھایا جائے عمر دراز کرتا ہے اور قوت بڑھاتا ہے اور حواس کی حفاظت کرتا ہے اور جوانی کو دیرپا کرتا ہے **زینت** سانپ کے گوشت کھانے سے جوں بہت پڑی ہیں اور چونکہ یہ گوشت فضول کو بطرف جلد کے دفع کرتا ہے لہذا کھال اترنے لگتی ہے۔ جذام کو سانپ کا گوشت بہت فائدہ کرتا ہے اگر یہ بالخورہ پر لگایا جائے بہت فائدہ کرے گا **اورام ثبور** سانپ کا گوشت اور اسی کا شوربا جب سر دم کاٹ کر پکایا جائے خنازیر کے بڑھنے کو منع کرتا ہے اور اس طرح سانپ کی کیچلی کا بھی یہ اثر ہی **آلات مفاصل** سانپ کے گوشت کا شوربا جب اسکو سر اودُم کی طرف سے چار چار انگل کاٹ کر پکایا جائے جب اس کو کھائیں اور اسی طرح سانپ کے گوشت کو اگر کھائیں پٹھے کے اقسام درد کو مفید ہے اس طرح نمک اس **اعضاے سر** سانپ کی کیچل اگر شراب میں پکا کر کان میں ٹپکائی جائے کانکے درد کو ٹھہرا دیتی ہے اور سرکہ میں جوش دیکر اس کی کلی دانت کے درد کے واسطے کی جاتی ہے بہت اچھی کیچل نر سانپ کی ہے۔ جالینوس کا قول ہے کہ اگر بہت سے ڈورے لیکر خصوصاً جوان میں انکور رنگ کر سانپ کی گردنیں کس کر باندھ دیں اور پھر اس ڈورے کو کھول کر اس مریض کی گردن پر لپٹیں جو ورم لہات اور ورم حلق میں مبتلا ہو عجب نفع ہوگا **اعضائے چشم** سانپ کا شوربا اور گوشت مذکورہ بالا دونوں بارت کو قوی کردیتے ہیں طبیبوں نے اس بات پر کہا ہے کہ سانپ کی چربی آنکھ میں پانی اور تری کو منع کرتی ہے مگر آدمی جو انسانیت سے موصوف ہے اس کے لگانے پر جسارت نہیں کرسکتا **سموم**

سانپ کا پیٹ چاک کر کے اُسی مقام پر رکھ دینے سے جہاں پر سانپ نے کاٹا ہوا فوراً درد میں سکون پیدا کرتا ہے **حمار** بکسر حاے مہملا اوآخر میں راے مہملہ ہے جس کو ہندی میں گدھا کہتے ہیں ماہیت خالستر حمار کی اور خصوصاً گدھے کے گوشت کی راکھ اور گدھے کا جگر جلا کر اس کی راکھ زیت ملا کر سردی کے سبب سے جو بدن پھٹ گیا ہوا سپر لگائی جاتی ہے **اورام وثبور** گدھے کے جگر کی راکھ زیت ملا کر خنازیر پر لگائی جاتی ہے جراح وقروح اورام کو اچھا کر دیتی ہے **آلات مفاصل** جس شخص کو یبوست کی وجہ سے کزاز کا مرض عارض ہوا ہو گدھے کے گوشت کے شوربے سے اس کا آبزن کیا جاتا ہے **اعضاے سر** گدھے کا جگر بھون کر نہار منہ اگر کھایا جاے مرگی کو فائدہ کرتا ہے اس طرح گدھے کا سم سوختہ اور مقدار شربت دو فلنجار جو قریب ڈیڑھ تولہ کے ہوا **اعضاے نفض** کہتے ہیں کہ گدھے کا پیشاب درد گردہ کو مفید ہے اور جنگلی گدھے کا پیشاب سنگ مثانہ کو پارہ پارہ کر دیتا ہے جیسا کہ کہا گیا ہے۔

حجر الیھودا س کو فارسی میں سنگ جہوداں کہتے ہیں ماہیت چھوٹا سا پتھر ہے چھوٹے جوز کے برابر کسی قدر لمبا ہوتا ہے اس میں ڈورے ڈورے سے اور لکیریں ہوتی ہیں جو اسکے کنارے سے آتی ہیں یہ ایک رخ کی لکیریں ہوتی ہیں اور دوسری طرف کی لکیریں جو مقابل اس کے ہوتی ہے ہیں وہ اُن لکیروں پر تقاطع کرتی ہیں اور یہ خطوط متوازی ہوتے ہیں اب جو لکیروں کے تقاطع سے خانے بن جاتے ہیں وہ مثل تفالیسیعنی ڈورون اور لکیروں کے چھوٹے چھوٹے چمکدار ہوتے ہیں **اعضاے غذا** معدہ کو ضعیف کر دیتا ہے اوبعد کو موافق نہیں ہوتا اشتہا کو ساقط کر دتیا ہے **اعضائے نفض** سنگ گردہ کو مفید ہے کہ اس کو نکال دیتا ہے مقدار شربت آدھا مثقال ہر ماہ آب گرم کے ہے یہ بھی سدی کہہ گیا ہے کہ سنگ گردہ کو مفید

ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ مقعد سے جو خون آتا ہو اس کو بند کر دیتا ہے **حجر المثانہ** پتھر مثانہ میں پیدا ہوتا ہے۔ **اعضاے نفض** کہتے ہیں کہ مثانہ اور گردہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے جالینوس کہتا ہے کہ یہ کوئی بات یقین کرنیکی نہیں ہے **حجر الاسفنج** یہ پتھر اسفنج کے اندر پایا جاتا ہے اور گردے کی پتھری کو ریزہ ریزہ کر دیتا ہے **حجر لبنی** سے یہ پتھر ایسا ہے کہ جب پانی کے ذریعہ سے اس کو تراشیں جیسے سنگ تراش کا طریقہ ہے اس کے اندر سے ایک چیز مثل دودھ کے نکلتی ہے اس پتھر کا رنگ خاکستری ہے مزہ اس کا شیریں ہے پانی سے پسکر جس قدر پانی میں گھل جاتا ہے اس کو رانگے کے ڈبے میں بند کر کے رکھتے ہیں طبیعت بہت معتدل ہے **اورام وثبور** ابتدا ہے اور امحارہ میں نفع کرتا ہے اور زمانہ انتہا میں اس کا نفع کرتا ہے اور زمانہ انتہا میں اس کا نفع اتنا نہیں ہوتا کہ ورم جاتا رہے **اعضا چشم** پانی میں ملکر اسکے ریزہ ریزہ جو بروقت تراشتے کے جدا ہوتے ہیں ان کو آنکھ میں لگانے سے جو فضول آنکھ کی طرف سیلان کرتے ہیں اور جو قروح آنکھ میں عارض ہوتے ہیں سکو فائدہ ہوتا ہے یعنی فضول کے سیلان کو منع کرتا ہے اور قروح کو اچھا کر دیتا ہے۔

حجر الرجی جس کو سنگ آسیا کہتے ہیں **اورام وثبور** اس پتھر کو گرم کر کے سرکہ ڈالنے سے جو بخارات اٹھیں ان کے سونگھنے سے ناک کی طرف سے جو خون جاری ہو بند ہو جاتا ہے اسی طرح جس عضو سے خون جاری ہو اس کی دھونی دینے سے رک جائے گا **اورام گرم** کے بڑھنے کو روکتا ہے **حجر المسن** کہ اس کو ہندی میں کرنڈ کہتے ہیں جس سے چاقو وغیرہ پر باڑھ رکھی جاتی ہے **زینت** تراشہ اس کا پستان اور خصیہ پر اس واسطے لگاے جاتا ہے کہ بڑھ نہ جائے۔

اورام تراشہ اس کا اورام گرم پستان کو مفید ہے۔

حجر عاجی سنگ مرمر کو کہتے ہیں افعال وخواص مخفف ہے جلا کرتا ہے خون کو بند کر دیتا ہے **جراح وقروح** زخمونسے اور قروح سے جو خون جاری ہے اکو روکتا ہے حجر اصلی یہ پتھری وہی ہے جس کلے تراشہ میں حلاوت زیادہ ہوتی ہے مگر اور اپنے تمام احوال میں مثل حجر لبنی کے ہوتا ہے اور قوت اس کی شادنج کی سی ہے طبیعت میں اس کے کسی قدر حرارت ہے۔

حجر القمر جس کو ہندی میں چندر گانٹ کہتے ہیں ماہیت کہتے ہیں کہ یہ ماہتاب کا تھوک ہے اور کف ماہتاب کا بھی کہا تا ہے اور جن تاریخوں میں چاند پورا ہوتا ہے اور اس کو نور بڑھتا ہے انھیں دنوں میں ملتا ہے اور بلاد عرب میں پایا جاتا ہے سبک ہوتا ہے بھاری نہیں ہوتا **افعال وخواص** کہتے ہیں کہ درکت بےثمر پر اس کا لٹکا تے ہیں اُس درخت میں پھل جاۓ ہیں **اعضاے سر** مرگی کو شفا دیتا اور جس کو مرگی آتی ہو اسکے گلے وغیرہ میں تعویز بنا کر اس کو لٹکا تے ہیں۔

حجر سمسیطوس۔ ماھیت اس کی افعال وخواص میں مثل شادنج کے ہے لیکن یہ ضعیف تر ہے۔

حجر حبشی جس کی حجر فلفل بھی کہتے ہیں یہ پتھر بلاد حبش سے لایا جاتا ہے زردی مائل اُس کا برادہ اگر زبان پر رکھا جاۓ لذع پیدا کرتا ہے رنگ اس کا مثل دودھ کے سفید ہو جاتا ہے پینے کے بعد **اعضائے چشم** غشادہ چشم کو اگر خون اگر اس کے ساتھ آشوب ورورم نہ ہو دور کرتا ہے اور جو نشان قروح کے آنکھ میں ہوں اُن کو نفع کرتا ہے ناخونہ اگر آنکھ میں بہت سخت ہو گیا ہو اسکو دور کر دیتا ہے

حجرا فروحی خواص اس کے یہ مجفف ہے ہمراہ کسی قدر قبض اور تحلیل کے اور لذع بھی پیدا کرتا ہے مگر تھوڑا سا۔

حجر الحیہ جس کو فاسی میں سنگ مار کہنا چاہیے **اعضاے نفض** کہتے

ہیں کہ سنگ مثانہ کو پارہ پارہ کر دیتا ہے اور جالینوس اس کا منکر ہے **سموم** کہتے ہیں کہ اس کی تطیق مار گزیدہ اگر گزیدہ پر اگر کیجاے نفع کرتا ہے جالینوس کہتا ہے کہ مجھے اس اثر کی خبر ایک بڑے سچے آدمی نے دی ہے۔

حجر یطفا بالزیت یہ پتھر زیت میں بجھایا جاتا ہے اور پانی میں ڈالنے سے اس سے شعلے پیدا ہوتا ہے **سموم** ہوام اس سے گریز کرتے ہیں۔

حجر الیشب جس کو سنگ یشب کہتے ہیں **اعضاے غذا** معدہ کو بہت نافع ہے جالینوس نے کہا ہے کہ اگر سنگ یشب کی ایک تختی معدہ کے برابر تراش کر لکائی جاے جس طرح تعویذ گردن میں لٹکاتے ہیں معدہ اور مری دونوں کو فائدہ کریگا ۔

حجر الاساکفہ یہ پتھر اورام اور قروح لہات کو فائدہ کرتا ہے۔

حجر ارمنی اس کی ماہیت یہ ہے کہ یہ پتھر ایسا ہوتا ہے کہ اس میں تھوڑا سا لاجوردی رنگ ہوتا ہے اور یہ رنگ لاجوردی خاص اس کا نہیں ہے کہ سطح ظاہر پر محسوس ہو اور نہ اس کے گرد اطراف میں کسی خاص جگہ پر رنگ ہوتا ہے بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اس میں کسی قدر ریگ لاجوردی رنگ کی بھر گئی ہے بیشتر اس کو رنگ ریز اور نقاش لوگ بجاے لاجورد کے استعمال کرتے ہیں چھونے میں یہ پتھر نرم معلوم ہوتا ہے **اعضائے غذا** معدہ کیواسطے خراب چیز ہے دھویا ہوا یہ پتھر متلی نہیں پیدا کرتا ہے اور بے دھویا ہوا متلی پیدا کرتا ہے اور جملہ احوال میں یہ پتھر معدہ کے واسطے خراب چیز ہے **اعضائے نفض** سودا کے مسہل میں لاجوردی ہے یہ پتھر زیادی قوی ہے۔ اس پتھر کے استعمال کرنے سے خرق سیاہ کا استعمال متروک ہو گیا اسلئے کہ امراض سوداوی کے علاج میں تنہا اس کے استعمال سے کامیابی ہوئی۔

حرف طاے مہملہ

بیان اُن دواؤں کو جو حرف طاء سے شروع ہیں۔

طباشیر جس کو ہندی میں بنسلوچن کہتے ہیں تباکیہر بھی کہتے ہیں **ماهیت** دوا یہ ترابانش کی جڑوں کو جلا کر یا خود بخود جلنے سے پیدا ہوتی ہے کہ جس وقت ہوا چلتی ہے اور جڑیں اس کی آپس میں ٹکراتی ہیں آگ لگ جاتی ہے **طبیعت** دوسرے درجہ میں سرد ہے اور تیسرے درجہ میں خشک ہے **افعال و خواص** اس میں قبض ہے اور دباغت بھی کرتی ہے کہ اگر معدہ ڈھیلا ہو گیا ہوا سکے ڈھیلے پن کو دور کردیتی ہے۔تھوڑی سی تحلیل بھی اس میں ہے اور تبرید اس کی تحلیل سے زیادہ ہے بس تھوڑی تلخی کے جواس میں اور اسی تحلیل اور قبض کے سبب سے اس کی تجفیف میں شدت ہے طباشیر بھی مثل گل سرخ کے مرکب القویٰ ہے **اعضاے سر** قلاع کو کرتی ہے اور توحش کو مفید ہے **اعضاے چشم** اورام گرم یا تر جو آنکھ میں ہوں ان کو نفع کرتی ہے **اعضاے صدر** قلب کی تقویت کرتی ہے اور خفقان گرم کو اور اُس غشی کو جو معدہ پر صفراوی خلط کرنے سے عارض ہوئی ہو اس کو بھی پلانے سے اور رطلا کرنے سے فائدہ کرتی ہے توحش اور غم کو بھی مفید ہے **اعضاے غذا** پیاس اور التہاب معدہ اور ضعف معدہ کو مفید ہے اور ریزش خلط صفراوی بطرف معدہ منع کرتی ہے اور کرب معدہ کو منع کرتی ہے **اعضائے نفض** خلفہ صنعر ادیکو کو بند کردیتی ہے **حمیات** گرم تپوں کو مفید ہے طرخون بضم طائے مہملہ وبفتح طا بھی آیا ہے اور رائے مہملہ ساکن اور خائے **معجمہ** مضموم **ماهیت** مشہور ہے کہتے ہیں عقر قرحا تر خون پہاڑ کی جڑ ہے۔ **طبیعت** ظاہر یہ ہے کہ تیسرے درجہ تک گرم خشک ہے اس میں تخذید کی قوت بھی ہے۔اور بعض غیر معتمد کا قول ہے کہ یہ بارد یابس ہے **افعال وخواص** رطوبات کو خشک کردیتی ہے اور پوچھ لیتی ہے اور اس میں کسی قدر تبرید بھی ہے **اعضاے سر** جب اس کو چبا کر منہ میں رہنے دیں اور نگل نہ

جھاؤ کا پھل **اعضائے چشم** جھاؤ کا پھل قائم مقام مازو اور رسوت کے امراض چشم میں ہے **اعضائے نفس وصدر** تعث مرمن یعنے تھوک اور کھنکھار کی طرف سے جو چیزن سے نفکلتی ہے اس کو فائدہ کرتا ہے خصوصاً جھاؤ کا پھل **اعضائے غذا** پتلی پتلی شاخیں جھاؤ کی جو سرکہ میں گھل گئی ہوں ان کا لیپ تلی پر لگاتا بہت ہے تلی کے مرض میں کسی شراب میں اس کی یا پتلی پتلی شاخیں استعمال کی جاتی ہیں تلی کے بیماروں کے واسطے اس کے شربت طرح طرح کے بنائے جاتے ہیں **اعضائے نفض** اسہال کہنہ کو مفید ہے۔ اس کے جوشاندہ میں سیلان رحم کا آبزن کیا جاتا ہے اور اس کے مغز کو **حمول** بھی اسی مرض کو مفید ہے جھاؤ کا پھل بھی اسے واسطے پلایا جاتا ہے سموم پھل اس کا ریتلا کے کاٹنے کو مفید ہوتے

طبراثیت بفتح طائے مہملہ وار والف وکشٰر ثائے شلثہ اول وسکون یا فتانیہ اور اخراب میں پھر ثائے مثلثہ ہے **ماھیت** یہ ایک لکڑی ہے جس کے ٹکڑے ٹکڑے پیچیدہ ایک ناگل موٹے ہوے ہیں میں کم وبیش مزہ میں حامض رنگ اغبر قوت اس کی مثل گلنار کے ہے کہتے ہیں بلاو بادیہ سے لائی جاتی ہے خواص قابض ہے تمام اعضا میں حرکت خون کو منع کرتی ہے **آلات مفاصل** جو مفاصل بسبب استرخا کے ڈھیلے ہو گئے ہوں ان کو قوی کر دیتی ہے **اعضائے غذا** استرخائے معدہ اور جگر کو مفیدہ ہے **اعضائے نفض** طبیعت کر بستہ کرتی ہے نیز ف دم کو بند کرتی ہے اور خون کی آمد پے در پے ہو اور اغراض یعنی وہ رطوبت جو ہمراہ بچہ کے رحم سے نکلتی ہے پس اس کو شیر کوسفند میں پکا کر پلانے سے بند کر دیتی ہے **ابدال** بدل اس کا نصف وزن اُس کے پوست بیضہ سوختہ جو دھلی ہوئی ہو اور چھٹا حصہ اس کے وزن کا مازو اور دسواں حصہ اس کے وزن کا گوند۔

طلق بفتح طا و لام آخر میں قاف ہے اور جو لوگ لام کو ساکن پڑھتے ہیں غلطی

کرتے ہیں ہاں بکسر طا بھی ہوسکتا ہے ہندی میں اس کو ابرک کہتے ہیں **بعض** لوگوں نے کہا ہے کہ اس کے پلانے میں خطرہ ہے اس لیے کہ معدہ میں کنارے کنارے یا معدہ کے سلوٹوں میں چمٹ جاتا ہے اور حلق واور مری میں بھی لپٹ جاتا ہے جب اس کے حل یعنی دو شیدہ کرنیکی حاجت ہوایک کپڑے میں پلٹ کر اس کے ساتھ برف کے ٹکڑے خواہ سنگریزہ رکھ کر اتنا کوٹ کو محلول ہو جاے اور اگر سنگریزہ رکھنا چاہیں چارہ نہ ہوگا کہ اسے پانی میں بھگولیں ۔ اگر کوئی آدمی اس کا کپڑے میں ملنا چاہے لازم ہے کہ اُسی خرقہ میں رکھ کر کسی چھٹے ہیں رکھدیں اور جو خاک اُس سے جھڑے اس کو گوند کے پانی وغیرہ کے ہمراہ استعمال کرے یہ طریقہ اس کی عرض کے واسطے جو دہے **مترجم** ابرک کے محلول کرنے کا طریقہ کتاب قرابادین میں لکھا جائے گا اور اسکے محلول کرنے طریقے بھی بہت بکار آمد ہیں ہمارے **ملک** میں کگرونده کا ایک ایسا قوی پانی جو بالخاصہ ابرک کو فوراً محلول کر دیتا ہے کہ پانی ہو جاتا ہے عبیر کے بنانیوالیا چھی طرح اس کو جانتے ہیں **اختیار** مکلیس ابرک کی قوت زیادہ ہے اور لطیف بھی زیادہ ہے اور طریقہ یکلیس یعنی خاک کرنے کا اوپر مذکور ہو چکا ہے **طبیعت** پہلے درجہ میں سرد ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے **افعال وخواص** قابض ہے خون کو بند کر دیتا ہے وزہ میں استعمال کیا جاتا ہے جیسا فولس وغیرہ نے کہا ہے تاکہ تخفیف وزا کی زیادہ ہو جاے آگ ابرک کو نہیں جلاسکتی ہے بدون اُن تدبیرونکے جو علم کیمیا میں اور خصوصاً فن اکسیر میں بیان کی جاتی ہیں **اورام وثبور** پستان کے ورم اور مذاکیر یعنی آلات مردی کے ورم جو ورم پس گوش ہوتے ہیں یا تمام جو روم گوشت نرم کے مقامات پر ہوتے ہیں ان سب کو ابتدا میں فائدہ کرتا ہے ۔ **اعضاے نفس** نفث الدم کو آب بارتنگ کے ہمراہ پلانے سے بند کر دیتا ہے اعضاے نفض خون کی آمد جو رحم اور مقعد سے ہو اس کو ابرک معتول

پلانے اور طلا کرنے سے بند کر دیتا ہے اور ذوسنطاریا کو نفع کرتا ہے **طحلب** بضم طائے مہملہ وسکون حا وضم لام جس کو ہندی میں کائی کہتے ہیں **ماھیت** اس کی مشہور ہے تالابوں میں پانی کے اوپر بھی جمتی ہے اور زمین پر تالابوں بھی جب پانی خشک ہو جائے کائی پڑ جاتی ہے اور دریا کی کائی میں قبض زیادہ ہے پتھر پر جو کائی جمتی ہے جس کو خزاز الصخر کہتے ہیں اس کا ہم ذکر کرینگے **طبیعت اس کی سرد ھے خواص** طلا کرنے سے ہر مقام کو خون بند کر دیتی ہے اور دریا کی کائی میں یہ قوت زیادہ ہے **اورام ثبور** اورام گرم اور حمرہ اور نملہ پر لگائی جاتی ہے اس طرح وہ کائی جس کے دانے گول گول مسور کے برابر ہوتے ہیں ارو جو کے ہمراہ اورام مذکورہ پر لگائی جاتی ہے **آلات مفاصل** نقرس گرم اور اوجاع مفاصل جو گرم ہوں اوپر لگائی جاتی ہے اور جب زیت کہنہ میں اس کو جوش دیں اور مالش کریں اعصاب کو نرم کر دیتی ہے **اعضائے نفض قیتلہ** الامعا جس میں آسین پھول جاتی ہے کائی کے ضماد کرنے سے ان کو لاغر کر دیتی ہے۔

طحال بکسر طائے مہملہ جس کو ہندی میں تلی کہتے ہیں **اختیار** ہر ایک جانور کی تلی سے بہتر سور کی تلی ہے لیکن یہ بھی ردی الکیموس ہے خواص اس میں کسی قدر قبض ہے اور خون سوداوی پیدا کر دیتی ہے اعضائے غذا چونکہ بکثھی ہے لہذا دیر میں ہضم ہوتی ہے۔

طالیسفر بفتح طائے مہملہ وکسر لام وسکون یا تحانیہ وسین مہملہ وفتح فا وراے مہملہ جس کو ہندی میں تالیسپتر کہتے ہیں ماہیت یہ چھلکے ہیں ہندوستان سے آتے ہیں ان میں قبضا ایسا ہے ہوتا ہے کہ زبان کی گرفت کرتے ہیں اور تیزی اور تھوڑی خوشبو بھی ہوتی ہے۔ جوہر ارضی اس میں زیادہ ہے اور جوہر لطیف کم ہے **طبیعت** جالینوس کے نزدیک ظاہر نہیں ہوا کہ اس میں حرارت ہے یا برودت ایسی جو معتد بہ ہو

کے ایک غار سے نکالی جاتی ہے اور بعد دھونے کے اس کو خون بتر کو ہی میں گوندھ کر قرص بنا لیتے ہیں۔ کبھی اس میں آمیزش اور میل بھی ایسا کر دیتے ہیں جو کسی طرح نہیں پہنچانا جاتا **اختیار** بہتر وہی قسم ہے جس کی بو سویا کی سی ہو اور جب لعاب دہن سے اس کو بھگو کر ایسے مقام پر رکھیں جہاں سے خون نکلتا ہو فوراً بند کر دے اور زبان جب اس کو رکھیں چپٹ جائے اور اگر کوئی ٹکڑا اس زبان پر رکھا جائے بے چھڑا ے نہ چھوٹے۔ فولس حکیم کہتا ہے کہ کوئی دوا خون کی روکنے والی۔ اس سے زیادہ قوی تر نہیں ہے طین شاموس سے بھی زیادہ اس میں قوت ہے یہاں تک اس کی قوت زیادہ ہے کہ اگر اعضا میں اورم گرم ہو خصوصاً وہ اعضا کہ جو نرم ہیں وہ اس مٹی کی قوت کو برداشت نہیں کر سکتے اور ایک قسم کی خشونت ان اعضا کو اس سے محسوس ہوتی ہے یہ مٹی برودت پیدا کر دیتی ہے مغری ہے **اورام وثبور** ابتداے اورام گرم میں نفع کرتی ہے **جراح وقروح** تازہ جراحات کو مندمل کر دیتی ہے اور جو قروح دشواری مندمل ہونے والی ہوں ان میں گوشت بھر لاتی ہے جلے ہوئے مقام کو قرحہ پڑنے سے منع کرتی ہے اور اگر قرحہ پڑ گیا ہو تو اس کو اچھا کر دیتی ہے **آلات مفاصل** احشاء اندرونی کے پھٹ جانے سے بروقت گر پڑنی کے اونچے مقام سے حفاظت کرتی ہے اور اگر شکستگی اعضا میں پہنچی ہو اس کو درست کر دیتی ہے۔ مواد کی ریزش کو دونوں ہاتھ اور پاؤں کی طرف روکتی ہے۔ اعضا کے سڑ جانے کو منع کرتی ہے اعضا سر نزلہ کو منع کرتی ہے منہ سے جو رطوبت بہتی ہو اور مسوڑھے سے اس کو روکتی ہے **اعضاے صدر** اندرونی احشا کو گر پڑنے سے جو صدمہ پہنچے اس کی حفاظت کرتی ہے اور سل کو نفع کرتی ہے نفث الدم کو مفید ہے اس لیے کہ قرحہ خراب کو خشک کر دیتی ہے **اعضاء نفض** سج معا جو خبیث ہو یعنی کسی مادہ خبیث کے جہت سے خراش پیدا ہو گیا ہو اس کو پلانے سے حقنہ کرنے سے دونوں طرح سے مفید ہے خصوصاً اگر پہلے ماء العسل سی حقنہ

کیا گیا جس میں فقط ماء العسل ہو بعد اس کے نمک پانی سے حقنہ کریں اس کے بعد طین مختوم کا حصہ کیا جائے سموم تمام سموم کا مقابلہ کرتی ہے اور تمام جانوروں کے کاٹنے اور ڈنگ مارنے کی سمیت کا شراب ملاکر پلائی جائے یا سرکہ ملاکر لگائی جائے۔ خالص طین مختوم اگر پلائی جائے متلی ہوتے ہوتے قے ہو جائیگی اور زہر نکل آئیگا خصوصاً اگر پہلے سے پلائی گئی ہو۔ جالینوس کہتا ہے ادوائے عرعر جو طین مختوم ملاکر بنائی جاتی ہے اس کا تجربہ ارنب بحری اور ذراتیج کے زہر میں میں نے کیا ہے یہ اثر دیکھا کہ فوراً براہ قے اس کو نکال دیتی ہے اور دیوانے کتے کے کاٹنے میں شراب ملاکر اس کیا تجربہ کیا ہے اور سانپ کے کاٹنے میں سرکہ ملاکر طین مختوم کو طلا کرکے اسپر برگ اس کا دردیا قطوریوں کو رکھا ہے۔

طین مطلق ہر قسم کی مٹی کی طبیعت یہ ہے کہ برودت پیدا کرتی ہے **خواص مخفف** ہے اور جلا پیدا کرتی ہے اور پنڈال ایسی زمین کا جس پر دھوپ زیادہ رہتی ہے ایسے ابدان کو جو ڈھیلے ہو گئے ہوں خشک کر دیتا ہے اور اس کی تجفیف میں لذع نہیں ہے اس لیے کہ اس میں تغریہ ہے اور اگر اس میں کوئی چیز نہ ملی ہو سوائے جلائی ہوئی مٹی کے جیسے اینٹ یا ان دیواروں کی مٹی جو دھوپ کی تیزی سے جل گئی ہوں ایسی مٹی میں قوت محللہ بھی ہوتی ہے پھر اگر ایک مرتبہ ڈھو ڈالی جائے تجفیف معتدل پیدا کرے گی جو حرارت اور برودت میں لطیف ہو **زینت** ڈھیلے گوشت کو سخت کر دیے گی اور ام شبورقیروطی ملاکر اورام اور صلابات پر لگائی جاتی ہے۔ اعضائے غذا جلی ہوئی دھوپ کی مٹی استسقا اور تلی کے بیمارں کو پلائی جاتی ہے پس بخوبی نفع کرتی ہے اور استسقاء لحمی کا بالکل دور کر دیتی ہے **طین ارمنی** یہ مٹی سرخی مائل بہ غبرت ہوتی ہے بہت مشہور ہے اور آلاتی جو ایک قسم مٹی کی ہے فعل میں طین ارمنی کے قریب ہے **طبیعت** پہلے درجہ میں سرد ہے اور دوسرے درجہ میں خشک ہے خواص

خون کی آمد کو بند کر دیتی ہے اس لیے کہ تجفیف اس میں نہایت درجہ کی ہے **اورام وثبور طاعون** کیا اقسام کو پلانے اور طلا کرنے سے نفع کرتی ہے اور عفونت اعضا کے دوڑنے ار پھیلنے کو روکتی ہے **جراح وقروح** جراحات میں اس کا فائدہ عجیب ہے **اعضاء سر** نزلہ کو منع کرتی ہے اور رقلاع کو منع کرتی ہے **اعضاء نفس نفث** الدم کے واسطے بہت عمدہ دوا ہے اور سل کو نفع کرتی ہے اس لیے کہ پھیپھڑے کے قرحہ کو خشک کر دیتی ہے۔ جو ضیق النفس ونزلہ سے پیدا ہوا ہو اس کی بھی اچھی دوا ہے۔ اعضائے نفض قروح امعا اور اسہال اور نزف رحم کے واسطے دوائے جید ہے حمیات سل کیمرض میں جو پیتں ہوتی ہیں اور وبائی پتین ان سب کو مفید ہے۔ ایک قوم نے جن کو عادت گل ارمنی پینے کی تھی کہ وہ اس کو کسی شراب رقیق کے ہمراہ پیا کرتے تھے فقط اسی کے پینے سر وبائے عظیم سے نجات پائی اگر اس کو حماے وبائی میں استعمال کریں مناسب ہے کہ اس میں کوئی شراب شیریں بھی ملالیں تا کہ اس کا اثر قلب تک نہ پہنچے اور اس میٹھے شربت میں گلاب کی بھی شرکت ہونی چاہیے **طین شاموس** جس کو فارسی میں گل سفید کہتے ہیں اور ہندی میں کھریا مٹی بھی اس کی ایک **قسم ھے ماھیت** جالینوس کہتا ہوں کہ ہم سفید مٹی کی اس قسم استعمال کرتے ہیں جس کا نام کوکب بتاموس ہے اور میں کہتا ہوں کہ بہت سے آدمی خیال کرتے ہیں کہ کوکب شاموس وہی طلق ہو مگر طلق کا تذکرہ ایسے لوگ جن کو بہرہ تحقیق پر ہے اس طرح کرتے کہ جزیرہ قیروس سے بلا دیونان تک پہنچتا ہے **افعال وخواص** طین شاموس کو جالینوس کہتا ہے کہ خون کے بند کرنے میں مثل گل مختوم کے ہے اور بہت سے فوائد میں بھی اسی کے مثل ہے طین شاموس کہ یہ سبک زیادہ ہے بلکہ سبکی اُس کی بہت بڑھی ہوئی ہے اور چسپیدگی اور لزوجت اس کی گل مختوم سے زیادہ ہے اور گل مختوم قوت میں اس سے بڑھی ہوئی ہے **طبیعت** طین شاموس میں

لیے کہ یبروج نام ایک بُت کا ہے جیسے نام اُس نبات کا ہے جو آدمی کی صورت ہے حاصل اس بات سے کہ جس معنی پر یہ لفظ دلالت کرتا ہے اُس معنی کا وجود ہو یا نہ ہو اور بہت سے الفاظ ایسے ہیں جو معانی غیر موجودہ پر دلالت کرتے ہیں صورت اس یبروج کی جو پائی جاتی ہے یہ ہے کہ ایک لکڑی برنگ اغبر ہوتی ہے جس کے ریشہ جدا جدا اور بڑے بڑے مثل قسط کبیر کے ہوتے ہیں اور ٹوٹنے میں اُن کے دشواری نہیں ہوتی طبیعت تیسرے درجہ میں سرد ہے اور یبوست اُس کی بھی تیسرے ہی درجہ تک پہنچتی ہے اور اس میں تھوڑی سی حرارت بھی ہے جیسا بعض لوگ گمان کرتے ہیں مگر جڑ اُس کی مجفف قوی ہے جڑ کا چھلکا ضعیف الاثر ہے اور پتی خشک وتر دونوں طرح **مستعمل** ہوتی ہے پس نفع کرتی ہے اور خود لفاح میں رطوبت ہے **خواص** مخدر ہے اور رطوبت اس میں دو طرح سے نکلتی ہے ایک تو وہ بطور آنسو کے خود بخود ٹپکتی ہے اور دوسری رطوبت وہ ہے جو نچوڑنے سے نکلتی ہے اور دوسری رطوبت اور یہ دوسری رطوبت یعنی عصارہ اس کا پہلی رطوبت یعنی آنسو سے قوی ہے جس شخص کے کسی عضو خاص کاٹنے کا قصد ہو تین ابولوسات اسی دوا کا کسی شربت میں ملا کر اس کو پلا دیں تا کہ اس کو سبات عارض ہے اور بے حس ہو جائے پس عضو کاٹ ڈالیں یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر اس کی جڑ میں چھ گھنٹے ہاتھی دانت کو جوش دیں نرم ہو جائیگا اور اس سے ہر چیز کا بنانا آسان ہو جائے گا **زینت** اس کے پتے سے ایک ہفتہ برش کی مالش کی جاتی ہے پس زائل ہو جاتا ہے اور قرحہ نہیں پڑتا خصوصاً اگر ہرا پتا مل جائے لفاح کا دودھ نمش اور کلف کو بدون لذع کے قلع کرتا ہے **اورام وثبور** اورام صلب اور دبیلہ اور خنازیر پر اس کا استعمال کیا جاتا ہے پس نفع کرتا ہے اور جب اس کی جڑ کو آہستہ آہستہ کوٹ کر سرکہ ملا کر حمرہ پر لگائیں اُس کو دور کردے گی **آلات مفاصل** آروجو کے ہمراہ دردہائے مفاصل کے واسطے مفید ہے

اعضائے سر چنکی پیدا کرتی ہے نیند لاتی ہے شراب میں اگر اس کو ڈال دیں نشہ تیز کر دیتی ہے کبھی اس کو حمول مقعد میں کرنے سے بھی سبات پیدا ہوتا ہے سونگھنے سے بھی اس کے چنکی پیدا ہوتی ہے یہ اثر اسی لفاح کا ہے جس کا سفید پتا ہوتا ہے اور جس میں ساق یا ڈالیاں نہیں ہوتی ہیں اور اسی کو قسم نر کہتے ہیں اور مادہ قسم دوسری طرف کی ہے ۔ بہت استعمال کرنا لفاح کا اور بہت سونگھنا اس کا سکتہ پیدا کرتا ہے خصوصاً اُس لفاح کو جو سفید ہو ۔ بیداری مفرط کے مرض کے دور کرنے کے واسطے لفاح کا شربت بنایا جاتا ہے تا کہ یہ مرض دور ہو جاوے اور اس شربت بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ پوست بیخ لفاح تین من جو برابر ڈیڑھ سیر کے ہے اس کے ایک مطریطوس شراب شیریں میں جو برابر خم اوسط کے ہے بھگو کر شربت تیار کرتے ہیں اور بقدر تین قوانسات جو برابر ساڑھے بارہ تولہ کے ہے پیتے ہیں ۔ کبھی اس طرح بھی یہ شربت بناتے ہیں کہ پوست بیخ لفاح کو کسی شربت میں اس قدر جوش دیتے ہیں کہ قوت لفاح کی اس میں آ جاوے پس بیہوش کرنے کے واسطے زیادہ مقدار اور سلانے کے واسطے کم مقدار پلاتے ہیں ایک قوم اطبا نے ایسے بیہوش کے ہوش میں لانے کے واسطے یہ تدبیر تجویز کی ہے کہ بہت زیادہ ٹھنڈے پانی میں اُس کو بٹھاتے ہیں تا ان کہ اس کو افاقہ ہو جاوے اور مجھے گمان ایسا ہے کہ یہ تدبیر اسو اسطے تجویز کی گئی ہے تا کہ حرارت یک جا ہو جائے **مترجم** ابن ابی وقاص نے لکھا ہے کہ برف کے حوض میں مفلوج کو صبطو دیا حرارت باہر نکلنے سے سدہ کی تحلیل ہوگئی اور فالج کا مرض جاتا رہا **اعضائے چشم** آنسو اس کا درد فند ید میں آنکھ کے سکون پیدا کرتا ہے ۔ اور پتا اس کا بھی بطور ضماد کے لگایا جاتا ہے **اعضائے غذا** آنسو اس کا ایک اوقیہ ماالعسل میں ملا کر پلانے سے قے کی اسے مرہ اور بلغم کا اخراج کرایا جاتا ہے جس طرح خربق کے پلانے سے بھی یہی اثر ہوتا ہے **اعضائے نفض** نصف ابولوس جو برابر جو کے ہو

اس کا آنسو جمول کے کیا جاتا ہے پس ادرار کرتا ہے اور جنین کو نکال دیتا ہے ۔ تخم لفاح رحم کو پاک کر دیتا ہے جس وقت پلایا جاے ۔ اور گندھک میں اس کو بے آگ دکھائے ہوے عورت کو حمول کرائیں نزف رحم کو قطع کر دیگا ۔ لفاح کا دودھ بلغم اور مرہ کا مسہل ہے ۔ اگر لڑکا غلطی سے لفاح کو تناول کر جائے قے اور دست اور سپر طاری ہونگے اور بسا اوقات اس سے لڑکا مر جاتا ہے **سموم** شہد اور زیت ملا کر نیش کے مقامات پر لگایا جاتا ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ یبروج اور خصوصاً وہ قسم اس کی جو اس جو اس یبروج کی ہے جس کا پتا سفید ا ہوتا ہے فرق اسی قدر ہے کہ یہ پتا چھوٹا ہے پس یہی یبروج فاد ہر اُس مادہ کا ہے جو سم قاتل ہے اور جو یبروج ایسی قاتل ہے اُس کے قاتل ہونے سے پہلے اور بعد تناول کے یہ اعراض پیدا ہوتے ہیں اختناق رحم ہوتا ہے اور چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور آنکھیں پتھرا جاتی ہیں اور بدن پھول جاتا ہے جیسے مست آدمی کا حال ہو علاج اس کا گھی اور شہد کھلانا اور قے کرانی ۔

یبون ثافیسا کو کہتے ہیں جس سداب کوہی کا گوند ہے ۔

نیبوت بفتح یا و سکون نون و ضم باے ابجد و سکون واد آخر میں تاے قرشت ہے ماہیت یہ خرنوب نبطی ہے اور باب خاے معجمہ میں اس کا حال لکھا گیا ہے **طبیعت** برودت حرارت دونوں کی اس میں کمی ہے اور یبوست دوسرے درجہ کی **خواص** قوت اس کی ہے کہ قبض مدون لذع کی پیدا کرتی ہے

اعضائے نفض خلفہ کو منع کرتی ہے **سموم** جوشاندہ اس کا مچھروں کو قتل ہے ۔ یاسمین جسکو ہندی میں چنبیلی کہتے ہیں طبیعت سفید چنبیلی زرد چنبیلی سے زیادہ گرم ہے اور زرد چنبیلی ارغوانی سے حرارت میں زیادہ ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ جملہ اقسام اس کے دوسرے درجہ میں گرم خشک ہیں خواص **رطوبات** تلطیف کرتی ہے اور مشائخ کو تیل اس کا نفع کرتا ہے **زینت** کلف کو دور کر دیتی ہے تازہ ہو یا خشک ہو

حکیم نے کہا ہے کہ یتوع قوع تر وہی ہے جو تر ہوا و راوپر اس کا ذکر ہو چکا ہے اور یج اس کی موٹی شاخیں اُس کی پتلی ایک ہاتھ تک لمبی مائل بسرخی ایسے دودھ سے بھری ہوتی ہیں جسمیں تیزی اور حدتہے یہی شاخیں زیتوں کی ٹھنیوں سے مشابہ ہوتی ہے اگر لمبی زیادہ اور بار بہتر ہوتی ہیں اور ایسی زمیں میں پیدا ہوتی ہیں جو سخت اور کھردری اور پہاڑی زمیں ہو مادہ قسم یتوع کی وہیہے جس کا نام امتق رکھا گیا ہے اور جوزی بھی اس کو کہتے ہیں اور یہ بھی ہے کہ یہ بوٹی مشابہ اس گیاہ کے ہوتے ہے جس کو غارا اکبر کہتے ہیں سرے اس کی پتوں کے خاردار ہوتی ہے ں اور جڑ سے سب کی شاخیں بالشت بالشت پھر لمبی نکلتی ہیں ایک سال اس میں پھل آتا ہے اور ایک سال نہیں آتا ہے یہ پھل بھی ایسا ہوتا ہے کہ اسمیں لذع ہے اور اخروٹ کے مشابہ ہے مگر یہ قسم پہلی قسم سے قے لانے میں کمتر قوت رکھتی ہے مقام روئیدگی اس کا بھی وہی ہے جہاں وہ قسم زپیدا ہوتی ہے۔ دریائی قسم یتوع کی جسکو خشخاطی بھی کہتے ہیں اس کی شاخیں ایک بالشت طولانی مائل بسرخی اور سیدھی کھڑی ہوتی ہیں شمار میں پانچ یا چھ ہوتی ہیں ان شاخوں پر چھوٹی چھوٹی پتیاں باریک لمبی مشابہ السی کی پتیوں کے ہوتی ہیں اور پھل اس کامڑ کی صورت پر ہوتا ہے اور پتی اس کے سرے کی دہری اور گول ہوتی ہیں پھول اُس کا سفید ہوتا ہے۔ اس حکیم نے کہا ہے کہ ازیں قبیل ایک یتوع اور بھی ہے جسکو مشمش کہتے ہیں وہ مثل خرفہ کے ہوتا ہے مگر اس کی پتی زیادہ باریک اور گول ہوتی ہے ۔ اُس کی جڑوں سے بہت سی شاخیں سُرخ سرخ دودھ بھری ہوئی نکلتی ہیں اگر شمار کی جائیں تو چار پانچ ہونگی اس کی شاخوں کا حجم سو یہ کہ شاخوں کا سا ہوتا ہے اُنھیں شاخوں میں اس کا پھل بھی ہوتا ہے مقام روئیدگی اس یتوع کا ویرانہ اور گرداگرد شہرون کے جوزمین ہے اکثر ایسے ہی مقام روئیدگی اس یتوع کا ویرانہ اور گرد شہروں کے جوزمیں ہو اکثر ایسے ہی مقام میں اُگتی ہے۔ یتوع کی وہ قسم جس کا نام سردی ہم

سوکھی کھجلی جو مادہ سوداوی سے ہو اور رفا رسلی اور آکلا اور عنقرانا جو ایک ورم خاص ہے ان سب کو دور کردیتی ہے **اعضائے سر** دودھ اس کا دانت پر ٹپکایا جاتا ہے جو سڑ گیا ہے پس اس دانت کو ریزہ ریزہ کرکے گرا دیتا ہے اور پیشتر اس دودھ کے ساتھ قطران بھی ملا دیتے ہیں تاکہ قوت اس دودھ کی ٹوٹ جائے اور بہتر یہ تدبیر ہو کہ جو مقام صحیح ہو اس پر موم لگا دیا جائے تاکہ اس دودھ کے ضرر سے بچا رہے بعد اس کے پھر یہ دودھ اس دانت میں ٹپکایا جائے اگر اس کی جڑ سرکہ میں جوش دے کر کلی کی جائے دانتوں کا درد ٹھہر جاتا ہے **اعضائے چشم** دودھ اس کا ناخونہ کو نکال ہے اور دور کردیتا ہے **اعضائے نفض** مسہ بواسیر کو گرا دیتا ہے ہے اور بلغم اور تائیت کا اسہال کرتا ہے اگر اس کے دودھ کے دو یا تین قطرے انجیر پر ٹپکا کر اس کو سکھا لیں پھر اس انجیر کو تناول کریں پورا مسہل ہو جائیگا اس طرح اگر آرد جو میں یا روٹی میں اس دودھ کو ملا کر کھلائیں اگر یہ تنہا یہ دودھ پیا جائے اور کچھ اس میں ملانا ہو مناسب ہے کہ قیروطی یا موم اور شہد میں رکھ کر اس کو تناول کریں تاکہ منہ اور حلق میں زخم نہ ڈالے کبھی پتلی پتلی شاخیں تازہ یتوع کی لیکر کسی ٹھیکرے پر تھوڑا تھوڑا سے پریاں کرکے پیستے ہیں اور بقدر دو کرمہ آرد جو ملا کر اس پر تھوڑا سا پانی ڈالکر پلاتے ہیں اور ہر می شاخیں اس واسطے لیتے ہیں۔ کہ سونگھنے کے بعد ضعیف ہو جاتی ہے۔ جو قسم اس کی بنام قنون مشہور ہے اُسکی شاخیں سایہ میں سکھا کر اسکے چھلکے اتار لیتے ہیں بوزن نو تولہ شراب کہنہ میں شبانہ روز بھگو کر پھر صاف کرتے ہیں نیم گرم پلاتے ہیں پس بدون اذیت کے دست آتے ہیں ابدال بدلہ اُس کا ماہیت اور بلغم کے نکالتے ہیں کہ چند وزن اُس کے ایرسیا اور دو ثلث وزن اُس کا سکنجبین ہے۔

۔۔۔۔۔ اختتام حصہ سوئم ۔۔۔۔۔